قل لا اسئلکم اجراً الا المودة فی القربیٰ

الحمد للہ کہ این کتاب مستطاب بر معجزات حضرت سید انبیاء و ائمہ ہدیٰ علیہ التحیۃ والثنا موسوم بہ

انوار الاعجاز

۱۸۸۷ء

از تالیف سیادت مآب شرافت انتساب شاعر نازک خیال میر مہدی صاحب مجروح

در مطبع فوق کاشی منشی انبی پرشاد طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خداوند کون و مکان اور ثنای آفرینندۂ جہان و جہانیان کس زبان سے بیان ہو ذرۂ ناچیز
مہرِ پُر تنویر کی روشنائی اور قطرۂ تنگ ظرف پر دریای بیکران کی پہنائی کیونکر عیان ہو وہ قادر
توانا جسنے خاک ناپاک سے وہ گوہر تابناک بنایا کہ اوسنے اشرف المخلوقات خطاب پایا اور
ابلیس کی انانیت کو خاک مین ملایا آدمِ خاکی نہاد کو مسجود ملایک فرمایا ؎ یکی سجدہ ناکردہ
مردود شد ✤ یکی سجدہ ناکردہ مسجود شد ✤ اوسکی قدرت کاملہ کا کیا بیان ہو کبھی تاریکی
شب سے غشاوۂ ظلمت بروی روز پر ڈالتا ہے کبھی پرتو مہرِ پر انوار سے ساحت جہان کو
چمکاتا ہے وہ اسواسطے تا مترددان روز بستر استراحت پر راحت پائین اور وَجَعَلْنَا الَّیْلَ
لِبَاسًا کا لطف اوٹھائین اور یہہ اسواسطے تا آسودگان شب تلاش مین جی لگائین اور وَجَعَلْنَا
النَّہَارَ مَعَاشًا کا مفاد دکہلائین کبھی موسمِ خزان آتا ہے برگ و بار و غنچہ و از ہار سب نابود
ہوجاتا ہے اور سہرستان بادہ پندار دار ناپایدار کو کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ کا نمونہ دکہلاتا ہے
پھر موسم بہار آشکار فرماتا ہے اور نوخیزی سبزہ زار و برومندی نخل و شاخسار سے حشر اجساد
بندگان خاکی نہاد کا آثار دکہلاتا ہے آفتاب کی حرارت پختہ ساز میوہ و اثمار سے ماہتاب کی
ٹھنڈک قوت افزای ابصار ہی ستارے شبگیران وادی پرخوف و خطر کو راہ بتاتے ہین

اور مسخر جہان علم نجوم بیک نہار روزگار نتایج دکہلاتے ہین سبحان اللہ کیا بیدریغ بخش سرکار ہے جہان جس سے ہر روز مژدہ ہزار عالم روزی خوار ہے **ع** چنان لطف خاصش کند با ہر تن آ که هر بنده گوید خدای من ست ❊ چنان کار ہر کس جدا ساختہ ❊ که گوئی به غیرے نه پرداخته ❊ سب کے راز پنہان اوسپر آشکار سب دلون کے بہید ونکا واقفکار ہے **ع** بر احوال نابوده علمش بصیر بر اسرار ناگفته لطفش خبیر ❊ آدمی کو جبہہ عقل ودین بنیاد دیا تا اوسکی صنایع وبدایع کو دیکہین اوسے عبرت پذیر ہوں اور گوش شنوا عنایت کیا تا اوسکا کلام ہدایت فرجام سنین اور راه پر آئین اور اپنے پیغمبر ورسول بہجواتے اونہین معجزات باہره عنایت فرماتے تا ره سپران وادئ ضلالت کو راه پر لائین اور گمراہان وادئ شک کو منزل یقین کا رستہ بتائین ❊ ❊ ❊ ❊

نعت خصوصًا اوسے پیدا کیا جسکے سبب سے جہان کی نمایش اور آدمؑ کی پیدایش ہوئی وہ جسکی نعلین تاج سر عرش برین وہ جسکے ادنی خدمتگارونمین روح الامین وہ جسکے خاک آستان پہ سر عجز آسمان وہ جسکا محکوم زمین وزمان وہ کہ اگر اوسکا قدم مبارک زمین پہ نہ آتا کار رسالت ناتمام رہجاتا وہ اوج رسالت کا ماه دو ہفتہ وہ سپہر کرامت کا مہر رخشنده وہ جسکا زمین سے بالائی عرش ایکدم مین گذار ہوا وہ جسکا براق برق رفتار راہوار ہوا وہ جسکا خدا خود طالب دیدار ہے وہی باعث نازش پروردگار ہے وہ جسکے تحت لواء پیغمبران مرسلین وہ کون یعنی خاتم النبیین صلواة اللہ علیہ وآلہ اجمعین الی یوم الدین

مضمون محمد عربی بادشاه عرش حریم ❊ کرے ہے روح قدس جسکے در کی دربانی ❊ اوسے خدا تو نہین کہہ سکون پہ کہتا ہون ❊ کہ اوسکے مرتبہ دانی مین ہے خدا دانی ❊ وہ لباس بشر مین نور خدا تہا واللہ اعلم کیا ماجرا تہا بندہ ہوکر خدا کا حبیب ہو یہہ رتبہ کسکو نصیب ہو **غالب** تمنائی دیرینہ کردگار ❊ بوی ایزد از خویش امیدوار ز راز نہان پرده برزده ❊ ز ذات خدا معجزی سرزده ❊ وہ خاتم نگین رسالت وہ گوہر دریائی جلالت قصر اسلام کو اوسکے معمار شرع نے قوی اساس بنایا ظلمت جہل کو اوسکے نور جمال نے مٹایا اوس ذات مقدس کا اگر دنیا مین ظہور نہوتا تو قیامت تک رجس اصنام بیت الحرام سے نہ دور ہوتا وہ نور پاک نہ ہوتا اس جہان ظلمت بنیاد کی اگر رونق نہ بڑہاتا

اور اگر وہ قدم مسعود زمین کو آسمان نہ بناتا تو گم کردہ راہون کو طریق نجات کون دکھاتا باغ نعیم
یونہین خالی رہ جاتا بہشت اوسکے محبّون کی فرش راہ ہی کو ترستا کوثر اوسکے خادمونکی چاہ بھی نہ ہو
نایب خدا او شفیع روز جزا جب اپنا رتبہ شفاعت دکھائیگا طاعت کو گناہ پر رشک آئیگا ۞
خسرو پردہ کش امت شوریدہ کار ۞ ضامن آمرزش پروردگار ۞ عذر ز عاصی بود اندر گناہ
طرفہ کہ من عاصیم او عذر خواہ ۞ اللہ تعالی کو اس دنیائی نابود کی بود سے غرض اوسکا وجود تھا شب
میلاد اوسکی کنگرہ قصر کسری کی مانند کچہ ہر ایک بت ہی نہین گر پڑا بلکہ شیطان کا تخت بھی
اوسکے بخت کیطرح اولٹ گیا اوس شرک سوز کے پیدا ہونے سے کافرون کا دل آتشکدہ فارس
کیطرح ٹھنڈا ہوگیا بازار آتش پرستی سرد ہوا اگر یوسف کو حسن عالم آرا اور موسی کو
ید بیضا ہاتھ آیا مگر وہ دست قمر شگاف روئی ضیا مایہ و جسم بے سایہ کیسی نے نہ پایا اوسکے حکم سے رجعت
آفتاب کا کیا استعجاب ہے اگر وہ اپنی لب معجز نما سے فرمائی تو زمین آسمان و آسمان زمین بنجاے
رسالت نے اوسکی نسبت ذات سے زینت پائی نبوت نے اوسکے سبب سے یہ رفعت کہائی اوسکی
بارگاہ عرش اشتباہ وہ گلشن ہے جسمین طایر سدرہ نشیمن نواسنج ہے اوسکے در سے جنت کیطرف
جانا گمراہی ہے وہانکی گدائی بہ از بادشاہی ہے وہ آسمان جلالت کا سراج وہاج وہ
سلطان بے تخت و تاج ہے اوسکا حصیر سریر شاہی سے اعلی اوسکی پاپوش کی آگے تاج خسری کا
کیا رتبا اوسکی مسند جلالت پر کون قدم رکھنے پائے ہان مگر وہ خود جسکے حق مین انت منی
بمنزلۃ ہارون من موسی ۞ مکہ کی سعادت اوسکی ولادت سے مدینہ کی عزت
اوسکی تربت سے خدا کا وزیر ہو کر حصیر بچھائے دو جہان کا مالک ہو کر نان شعیر کہائے باوجود سب کچھ
اختیار ہونیکے تکلیف اوٹھائے یہہ حوصلہ سوائے ختم المرسلین کہان سے آئے باآنکہ کیا کیا اذیت پائی
مگر دعائے بد زبان پہ نہ آئی دشمنون سے دوستداری کی رحمۃ للعالمینی کی شان دکہاوی آدم خاکی نہاد
سے کیا اوسکا وصف بیان ہو جسکا خداوند جہان مدح خوان ہو مصحف انوار کو اسی
بات کی جلن ہے کہ اوس روضہ مین ہمن اور شمع روشن ہے آسمان کو زمین سے اسیکا غبار ہے
کہ اسپر کیون حضرت کا مزار ہے ای دل سودا زدہ یہہ تیری زبان اور اوسکے وصف کا بیان
کیا امکان اب ادب مانع طول مقال ہے وقت عرض حال ہے ای خواجہ دوسرا

اس غلام روسیاہ کی دستیاری ہو کشتی شکستہ کی بحر معاصی سے رستگاری ہو دیار ہند مین اس سیہ کار کا روز عمر نہ شب ہو جائی جلد اسکی طلب ہو جائی یہہ غبار ناتوان زائران روضۂ بایاب مطاف مین ملجائی جنت مین جانیکی دل سے ہوس نکلجائی کبہی آستان فلک نشان پہ سر بجز جہکا کہ محسود فرشتگان ہو کبہی مرقد مطہر کی آسمان کیطرح قربان ہو جان کو اوس ہوا نے روح پرور سے اہتزاز ہو زبان پر یہہ زمزمہ دلنواز ہو + + + + **للمؤلفہ**

در فیض شہ کون و مکان ہے
میری پاؤنکی نیچی آسمان ہے
محمد مخزن اسرار حق ہے
محمد پیشوائی انس و جان ہے
وہی علم لدنی کا مفسر
وہ ذات بی نشانی کا نشان ہے
وہی ان دونوکا باہم نفی و اثبات
کہو کیسا معزز میہمان ہے
یہہ وہی نسبت اوسی ذات خدا سے
خدا بندہ نہ یہہ اپنے مہربان ہے
کہا اوسنی انا احمد بلا میم
نشان پاکا اوسکے یہہ نشان ہے
اغثنی یا رسول اللہ اغثنی
گنہگاروں کا یہہ دارالامان ہے
بیان کرتا ہوں اوصاف محمدؐ
محمد قبلہ گاہ راستان ہے
وہی دنیا کی پیدایش کا باعث
وہ اسرار خدا کا ترجمان ہے
ہوا گرم اوسکا بازار شفاعت
ولا سی اوسکی ایمان و امان ہے
ہوئی اشجار و احجار اوسکے ساجد
کہ وہ پیدا نہ سب مین عیان ہے
مگر ہو قصر شوکت تک رسائی
دوئی کا اب پہلا کہٹکا کہان ہے
خطر کیا مجھ محشر سے ہے اون کو
بہت رنجور نہین جان ناتوان ہے
تیرا مولا شفیع انس و جان ہے
قدم رکہا ہی اوسکی در پہ شاید
خدا گویا میرا سر آستان ہے
محمد افتخار مرسلین ہے
وہ آدم کا چراغ دودمان ہے
بشر پر کیا کہلے اوسکی حقیقت
بیتہ اب خس عصیان کا کہان ہے
خدا جسکی کری خود میزبانی
وہ عبدیت مین معبود جہان ہے
ہوا ثابت یہہ پیدایش سی اوسکی
تہہ پایہان سر وہم و گمان ہے
جبین ہمگی غم مشغول کی اوسی جا
جنہین اوسکی ولا کا سایبان ہے
شہ ذر مہدی گنہگاری سے اتنا

مناقب المؤلفہ بعد حمد خداوند کون و مکان اور نعت سرور دو جہان کے قلم کیا دکار تس پرداز ہو سوائی اسکے کہ مناقب شاہ اولیا مین زمزمہ ساز ہو + + + + + + +

یا علی شاہ لا فتا ہو تم
مظہر قدرت خدا ہو تم
آپکا قلب یا شہ ابرار
نایب سید الوریٰ ہو تم
نور عرفان سے ہی تجلی زار
شبن خاص کبریا ہو تم

دین حق تم سے آشکارا ہوا
حصن اسلام استوار ہوا
خصم کب تم سے وہ بکار ہوا
جب مقابل ہوا فرار ہوا
آپکی ہی وہ تیغ جوہر دار
جسنے لاکہوں عدو کئے فی النار

سب کے عقدہ کشا ہو یا مولا
دافع ہر بلا ہو یا مولا
تم ولی خدا ہو یا مولا
حامی مصطفیٰ ہو یا مولا
گل گلزار ہل اتی ہو تم
درۃ التاج انما ہو تم

تمنے ہر ایک کی رہنمائی کی
دین کی کفر سے جدائی کی
اور جب تیغ آزمائی کی
صف صفین کی صفائی کی
سرکشان عرب کو پست کیا
شرع کا خوب بند و بست کیا

جان کا تمنے کچھہ نہ پاس کیا
بت پرستوں کو حق شناس کیا
کلمۂ حق کو اقتباس کیا
قصر ملت قوی اساس کیا
اوسکی اثبات سے نہ منہہ موڑا
حق کو حق کر کے آپنی چھوڑا

کفر یکسر مٹا دیا تمنے
رہ دین کو بتا دیا تمنے
حق و باطل جتا دیا تمنے
نار و جنت دکھا دیا تمنے
کوئی کیا کہہ سکے کہ کیا ہو تم
دین و ایمان کی بنا ہو تم

مصدر لطف ذو الجلال ہو تم
مظہر حسن لایزال ہو تم
زینت مسند کمال ہو تم
قصہ کوتاہ بیمثال ہو تم
سب تیرے در سے فیضیاب ہوے
جتنے ذرے تھے آفتاب ہوے

کون ایسا ہے افتخار آثار
جسکے بیٹے بہشت کے سردار
کون ایسا جہان عز و وقار
جسکا بہائی ہوا احمد مختار
اوسکے اوصاف کا بیان کیا ہے
جسکی زوجہ جناب زہرا ہے

لب پہ جب نام پاک آتا ہے
دل نہایت ہی چین پاتا ہے
سارے افکار بہول جاتا ہے
آپ ہی آپ حظ اوٹہاتا ہے
شاد ہوتا ہی فرط عشرت سے
مست ہی نشۂ محبت سے

ہی زبان اوسکی داستانے کی
ہی جبین اوسکی آستانے کی
ہی فلک اوسکی آستانے کی
ہی جنان اوسکی مدح خوانی کی
مظہر اوج کمال ہی حیدر
اسد ذو الجلال ہی حیدر

ہی نشان قدرت آلہی کا
بحر ہی فیض لا تناہی کا
باب ہے حصن دین پناہی کا
مہ ہی اوج بلند جاہی کا
ہی وہ سرتاج نیک ناموں کا
جد امجد ہی نو اماموں کا

چمن دین کی بہار ہی وہ
شہر عظمت کا تاجدار ہی وہ
سبکا عقدہ کشائے کار ہی وہ
ضامن عفو کردگار ہی وہ
ذکر کبھی نہ نیک ناموں کا
فکر آقا کو ہی غلاموں کا

کیوں گناہوں سے ہوں بہت رنجور ہے
میرا مولا شفیع محشر ہے
حال گو خستگی سے ابتر ہے
میرا آقا غریب پرور ہے

ہے وہ ماوا امیدواروں کا
مالکِ کوثر و بہشت ہے وہ
لطف تیرا جو شاہِ ذیشاں ہو
ابرِ رحمت جو قطرہ بار ہوا
کون ہے جز علیؑ عمرانی
سب ہیں ذاکر تری سخاوت کے
ہے وہی قاسمِ جحیم و نعیم
صاحبِ بخشش و عطا ہے وہ
رجعتِ شمس سے یہ ہے روشن
صاحبِ مصطفیٰ ہے اوسکی ذات
پیشوائے رہِ یقین ہے وہ

جب علیؑ ہے تو کیوں ہراس رہے
ہے وہ ملجا سیاہ کاروں کا
اوس نے سبکی گرہ کشائی کی
واقفِ حالِ خوب و زشت ہے وہ
ہے وہ صدق و صفا کا گنجینہ
مور کو رتبۂ سلیمان ہو
قطرہ ہو جائے بحرِ گوہر خیزینہ
باغِ امید تو بہار ہوا
ایسا وہ دافعِ نوائب ہے
جسکی الفت ہے جزوِ ایمانی
دوشِ احمدؐ پہ جب سوار ہوا
سب ہیں ناظر تری عبادت کے
تیرا ایثار ہاں قبول ہوا
ساقیِ آبِ کوثر و تسنیم
ہے وہ مسندِ کمالِ بیحد کا
رہبرِ مسلکِ رضا ہے وہ
فلکِ عزت کمال کا بدر
کہ علیؑ فضلِ حق کا ہے مکمن
حسبِ ارشادِ شاہِ جن و بشر
کاشفِ سرِّ حق ہے اوسکی بات
ہے نجبارِ رشتۂ ابرار
سچ ہے سردارِ مومنین ہے وہ
شہرِ علمِ نبیؐ کا وہ در ہے

جو رہے اوس سے التماس رہے
ہے وہ شافع گناہگاروں کا
بندِ اندوہ سے رہائی کی
سبکا آگاہ سرنوشت سے وہ
مشرقستانِ نور ہے سینہ
خارِ خجلت سے وہ گلستاں ہو
ہو غبارِ زمیں عبیر آگینہ
جب ترا لطف ہمکنار ہوا
کیوں نہ ہو مظہرِ عجائب ہے
ختم اوس پر ہوئی خدادانی
بت شکن تب خلیل وار ہوا
سب ہیں شاکر تری عنایت کے
سورۂ ہل اتیٰ نزول ہوا
ہے وہی وارثِ نبیؐ کریم
آئینہ ہے جمالِ سرمد کا
اولیاؤں کا پیشوا ہے وہ
کون یعنی علیؑ عالیقدر
تیرہ روزوں پہ ہے وہ نور افگن
دوستی اوسکی فرض ہے سب پے
ہے کتابِ خدا میں اوسکی صفات
سرمۂ دیدۂ اولو الابصار
خاتمِ زہد کا نگیں ہے وہ
اوس سے گمراہ دین سے باہر ہے

ہے وہ دافعِ ستمشعاروں کا
ہے بشر پر ملک سرشت ہے وہ
ذرہ میں نورِ مہرِ رخشاں ہو
جبر میں پہلوئے اختیار ہوا
اوس سے قایم ہوئی مسلمانی
سب ہیں قایل تری قناعت کے
کوئی اوسکا نہیں عدیل و سہیم
اتقیاؤں کا رہنما ہے وہ
خصم اوسکا خدا کا ہے دشمن
اوسکی درگہ ہے قبلۂ حاجات
تفرقہ ساز کفر و دین ہے وہ

	چاہ اندوہ سے نکال مجھے	میرے مولا ذرا سنبھال مجھے	
سر میں سودائے خام رکھتا ہوں	پائی بی رہ خرام رکھتا ہوں	فکر باطل مدام رکھتا ہوں	نامرادی سے کام رکھتا ہوں
	خود ہوں میں اپنے حال میں ششدر	نظر لطف یا علی مجھ پر	
شمع ہوں پر نہیں شبستاں میں	پھول ہوں پر نہیں گلستاں میں	خار ہوں پر نہیں بیاباں میں	قطرہ ہوں پر نہیں ہوں باراں میں
	سب میں ہے پست بود دار ہوا	نقش باطل کی طرح ہی بیکار	
اپنے اعمال بد سے ترساں ہوں	سخت مشکل ہے پیش حیراں ہوں	ترا درہ کچھ نہیں پریشاں ہوں	آپ سے پر مدد کا خواہاں ہوں
	فرط عصیاں سے یہہ تباہی ہے	مو سفید ہیں روسیاہی ہے	
فرط عصیاں سے شرمساری ہے	ہوں ضعیف اور بوجھ بھاری ہے	تجھ سے امید رستگاری ہے	سند نیکی گناہگاری ہے
	گرچہ حالت تباہ رکھتا ہوں	تجھ سے امیدگاہ رکھتا ہوں	
آپکا بندہ آپ کا خادم	بار عصیاں سے ہو بہت بیدم	فرط خجلت سے سر جھکا ہر دم	اور گناہوں سے سخت ہوں نادم
	نہ سر عز و جاہ رکھتا ہے	عرض عفو گناہ رکھتا ہے	
فلک کج خرام نے مارا	خلش صبح و شام نے مارا	خواہش ناتمام نے مارا	دل ناشاد کام نے مارا
	یہہ تو بد قسمتی ہماری ہے	ورنہ حضرت کا فیض جاری ہے	
ہرزہ گردی مدام کی آقا	عمر یوہیں تمام کی آقا	فکر ہی صبح شام کی آقا	عرض ہے یہہ غلام کی آقا
	حالت نزع جبکہ طاری ہو	آپکا نام لب پہ جاری ہو	
حسنؑ سبز فام کا صدقہ	اور شہؑ تشنہ کام کا صدقہ	عابدؑ نیک نام کا صدقہ	باقرؑ صدق کام کا صدقہ
	پھر ارواح جعفرؑ صادق	کہ مخبر حق کی رہ تہا ناطق	
از پے کاظمؑ و امام رضاؑ	اور تقیؑ و نقیؑ دین آرا	از پے عسکریؑ راہ نما	از پے مہدیؑ امام ہدا
	یہہ مناقب قبول ہو مولا	اتنا مقصد حصول ہو مولا	
جلد اوس رہگزار کو دیکھوں	نجف فیض بار کو دیکھوں	در انجم نثار کو دیکھوں	جائے عز و وقار کو دیکھوں
	سنگ در پر جبیں ہماری ہو	اور آنکھوں سے اشک جاری ہو	
بعد اسکی کہوں کہ کیا دیکھوں	روضہ شاہ کربلا دیکھوں	اپنی آسودگی کی جا دیکھوں	مرہ کی وہاں خلد کا مزا دیکھوں
	ہوں نثار ضریح عرش اساس	اور قربان روضہ عباس	

شور محشر ہو جب بپا یارب	غلغلہ ہو حساب کا یارب مہر محشر جو سر پہ آتش فگن ہو	تو نگہبان ہو مرا یارب سر پہ آل عبا کا دامن ہو	یہی ہے تجھ سے روح کی دعا یارب

حدیث لحمک لحمی سے مبرہن کہ خانہ رسالت و امامت ایک ہی چراغ سے روشن ہے وہ سرور انبیا یہ افضل اوصیا وہ فخر رسل یہ امام اکمل حقیقت مین ایک ہی نور ہی نبی و علی کو جدا سمجھنا اپنی فہم کا قصور ہے اوسکا کون زمانہ مین شبیہ و نظیر ہی وہ شاہ رسل کا وزیر ہی اوسکا ذکر کیا بیان کیا جائی جسے خدا تعالی نفس پیغمبر فرمائی وہ شہسوار عرصہ لافتی و مظہر آیت انما وہ حیدر کرار صاحب ذو الفقار ہے **رباعی لمولفہ** دانای امور بادشاہی ہے علی ❊ کشاف حقایق الہی ہے علی ❊ سیراب ہین اوس سے تشنہ کامان امید ❊ سرچشمہ فیض لاتناہی ہے علی اوسنے جہان سے رسم صنم پرستی اوٹھائی اوسکی شمشیر کج نے کافرون کو راہ راست دکھائی ضربہ ید اللہی دکھا دیا حق کو ظاہر کر دیا باطل کو مٹا دیا اوسکا حملہ مردانہ صف شکن دشمن دلریش اوسکا نعرۂ دلیرانہ زلزلہ افگن بنای خصم بدکیش یکہ تاز میدان رزم کی سامنے سے عدو دو آبیہ گریز کرتے ہین اوس شیر خدا کی دہشت سے کافر بے اجل مرتے ہین اوس آئینہ تیغ نے دشمنونکو صورت مرگ دکھائی اوس صفدر تیر جگر دوز نے منافقین کو خبر فی النار سنائی اوسکے زور دست نے گردنکشان عرب کا سر جھکایا اوسکی ثبات قدم نے فوج مخالف مین تفرقہ ڈالا اوسکے محبون کے لئی نعیم ہی ہیچ ہے اوسکی محبت سپر آتش جحیم ہے **رباعی** علی حبہ جنہ ❊ قسیم النار والجنہ وصی المصطفی حقا ❊ امام الانس والجنہ ❊ کیون نہ وہ اولیا اور اصفیا کا سرتاج ہو جسکی دوش پیغمبر پہ معراج ہو اوسکا سینہ اسرار نہانی کا گنجینہ اوسکا قلب پر ضیا علوم ربانی کا دفینہ ہین تشنگی روز محشر سے کیا خطر ہی ہمارا مولا ساقی کوثر ہے غلام اگر محبوب و ناچار ہے آقا خدا کے گھر کا مختار ہے اوس خاک آستان کو آسمان پر سو سو ناز ہی وہان خلد برین عرش پا انداز ہے زہی جسوقت اوس درگاہ مین آتے ہین فرشتے اپنے پرونکو بچھاتے ہین وہ لخت رسول ہی زوج بتول ہے اوس ہژبر بیشۂ تہور دبیر فارین روباہ خصلت کو تفوق دینا نادانی ہے شیر عالم افروز کو چھوڑ کر خفاش طلبی حماقت کی نشانی ہے

سر دفتر جملہ اولیا حیدر ہے ❊ ❊ انبیا و ہی ولی ہی وصی رسو... یہ

کیا سمجھون مین غیر کو برابر اوسکے ❊ کیا ذرہ کشندہ در خیبر ہے ❊ مریضان ہلو موس کو
نفس نبی پر تفضیل دینا غضب ہی مالیخولیا ہے حق کی موجودیت مین باطل کی تلاش
دیوانگی نہین تو کیا ہی گوہر گران ارز کے سامنی شبہ فروشی غضب ہی ذہن مستقیم
کیونکر مانے راہ مستقیم چھوڑ کر گمراہ ہونا عجب ہی رائی سلیم کیونکر مسلّم جانے ہمارا کلام
حق کہنے کا دستور ہے اندھی کو رستہ بتانا ضرور ہے **رباعی** علیؑ و نبیؐ ہر دو نسبت باہم ❊
دو تا ویکی چون زبان قلم ❊ خط شرع گردید ناخوان ازان ❊ گنجینۂ غیری چو موتی میان ❊
پھر مدحت نگاری ہے چشمۂ فیض جاری واہ واہ کیا نام پاک ہے جب زبان پر آجاتا ہی
ہر کار مشکل آپ سے آپ آسان ہوجاتا ہے دَرّ مَن قَالَ **فرد** علیؑ کا نام ہی نام خدا کیا
راحت جان ہے ❊ عصای پیر ہے تیغ جوان ہی حرز طفلان ہے ❊ قلم کو کیا یارا کہ مدح
ممدوح رسولخدا لکھے زبان کو کیا طاقت کہ اوسکا کچھ وصف کہی اوسکی مدحت سرائی کرنا کسکا
مقدور ہی اب عرض حال ضرور ہی ای فریادرس درماندگان ای عقدہ کشای بستکاران
یہہ عرض اس بندۂ ناچیز کی قبول ہو جلد اسی زیارت روضۂ اقدس حصول ہو یہہ جان
پروانۂ شمع مزار ہو جسم خاکی اوس آستان کا غبار ہو آخر ایکدن موت آنی ہی وہان مرنا
زندگانی ہی بقول اوستاد **غالب** و لیکن چون آن ناحیہ دلکش است ❊ اگر در نجف مردہ باشم
خوش است اور الوف الوف صلوۃ و سلام اوسکی اولاد طیبین الطاہرین پر جنکے نامونکی برکت سے
توبہ آدم نے رتبۂ اجابت پایا آتش کو ابراہیمؑ پر گلزار بنایا اونکی محبت عین ایمان ہی **آیہ** قُل لَا
اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی برہان ہی صَلَوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ دائماً ابداً **سبب تالیف**
بعد حمد و نعت و مناقب کے گزارش حال ہی مختصر مقال ہی کہ اس فقیر کثیر التقصیر **محمد مہدی بن**
میر حسین مرحوم کو ہنگام شباب مین کہ لطیف ترین ایام حیات ہی ہنگامہ لہو و لعب گرم رہا
تھا یک کا ہو بھی دل سرد کیا جب سنین عمر تیس سے تجاوز کیا اور قوای بدنیہ مین اضمحلال پیدا ہوا
اوسوقت خیال مرگ آیا نہ رادی و تہیدستی پر افسوس کہایا اور تصور کیا کہ اس راہ ناگزیر گذار اور اس سفر دور
دراز مین بی توشہ کیونکر گذارا ہوگا خاطر غم آلود و جان الم فرسود ہوگئی اسیحال مین پیر خرد نے رہنمائی اور
خضر توفیق نے پیشوائی کی اور کہا کہ کیون اتنا غمگین ہے کچھ فضایل جناب سید المرسلین

و آئمہ طاہرین صلوۃ اللہ علیہم اجمعین لکھہ اور ذخیرۂ عقبی جمع کرے جس وقت مینی یہہ سخن سُنا
حیران ہوا کہ قطرۂ تنگ ظرف دریائے بی پایان کی بیکرانی کا کیا موصوف ہو اور ذرۂ ناچیز
مہر منیر کی نور افشانی کا کیا معترف ہو مگر جو سعادت دارین اسمین مضمر تھی اور تائید غیبی
رہبر ہوئی اس بی بضاعت نی کمر ہمت جست باندھی اور باوجود بی استعدادی اور لاعلمی
کے کتب معتمدہ اوکہ دینیہ مثل حیات القلوب و عین الحیوۃ مُلا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ و شمس الضحی
اور کتب عامہ مثل مناقب مرتضوی و فتوحات القدس و طالب القصص وغیرہ سے فضائل
استیعاب کر کے زبان مروجہ حال مین کہ بالفعل تالیف و تصنیف کتب اسی زبان اُردو مین
مروج ھی لکھی چونکہ فضائل جناب رسالت پناہ اور آئمہ ہدا علیہم السلام کا لکھنا اور احصا کرنا
محالات سی ھی اسواسطی کچھہ معجزات کا بیان کیا گیا کہ یہہ بہی جزو ایمان ھی اور کتب حقہ کی
سوا کتب عامہ سے اسواسطی انتخاب کیا کہ مدعی استخفاف کے قول سے افضلیت کا
ثبوت اتم و اکمل و اعلی و افضل ہے اور اکثر یہہ بہی ہوا ہے کہ بسبب خوف طوالت
کل روایات مین سے معجزہ لکھا ھی لواحقات کو ترک کیا اور نیز آغاز باب مین کچھہ حال
پیدائش وفات و کنیت و القاب و عدد فرزندان آئمہ ہدی بہی لکھا ہے تا مزید آگاھی
ناظرین ہو اور جو کہ فی زماننا فراغ خاطری بالکل مفقود اور آسودہ دلی نابود ھی یا آنکہ بہت
پریشان حالی مین گرفتاری رہی مگر نوشت و خواند بہی کچھہ کچھہ جاری رھی تا کہ عنایات ایزدی سے
ماہ شوال المکرم سنہ ایکہزار دوسو تراسی مین یہہ تالیف تمام ہوئی اور **انوار الاعجاز**
کے نام سے موسوم ہوئی امید ناظرین مومنین سے یہہ ھی کہ جب اس کتاب مستطاب کو
مطالعہ فرمائین اوسکی صحیح مین کوشش کر کے ذیل عاطفت سے ساتر عیوب ہون نہ ظاہر
کنندۂ ذنوب کریم الرحیم محمد و آل محمد صلوۃ اللہ علیہم کے صدقے سے اس سراپا التقصیر کو ہول
قیامت سے بچائی اور اس کتاب مستطاب کو اس گناہ مجسم کا وسیلہ بخشش ٹھرائی
واللہ ولی التوفیق یہہ کتاب ایکمقدمہ اور چودہ ۱۴ باب پر محتوی ہے تفصیل ابواب کی یہ تشریح ہے
مقدمہ مین بیان ثبوت رسالت و امامت ھی **باب اول** مین معجزات جناب
رسالت پناہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین **باب دویم** مین معجزات جناب

علی مرتضی علیہ السلام ہین **تیسری باب** مین معجزات سیدۃ النساء العالمین جناب فاطمۃ الزہرا علیہا السلام ہین **چوتہے باب** مین معجزات حضرت امام حسن علیہ السلام ہین **پانچوین باب** مین معجزات حضرت امام حسین علیہ السلام ہین **چہٹی باب** مین معجزات جناب امام علی بن الحسین یعنی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہین **ساتوین باب** معجزات جناب امام محمد باقر علیہ السلام ہین **آٹہوین باب** مین معجزات جناب امام جعفر الصادق علیہ السلام ہین **نوین باب** معجزات حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام ہین **دسوین باب** مین معجزات حضرت امام علی موسی رضا علیہ السلام ہین **گیارہوین باب** مین معجزات حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ہین **بارہوین باب** مین معجزات جناب امام علی نقی علیہ السلام ہین **تیرہوین باب** مین معجزات حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ہین **چودہوین باب** مین معجزات جناب امام العصر حضرت محمد مہدی الہادی صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم قوم ہین اللّٰہم عجل فرجہ **مقدمہ** واضح ہو کہ معجزہ کے لغت مین عاجز کنندہ کی معنی ہین اور اصطلاح علما مین معجزہ اوسے کہتے ہین کہ جو مدعی رسالت کی ہاتہہ پر جاری ہو اور عقل بشر سی وہ امر باہر ہو اور دوسرا شخص وہ نکر سکے جیسی اژدہا ہونا عصا کا اور شق ہو جانا قمر کا اور معجزہ کا ہونا پیغمبر کو ضروریات سی ہی مثلاً ایک شخص دعوی کرے کہ مین پیغمبر ہون اور کوئی میرے حقیقت پر فلان امر عجیب ہی کہ مجہسے ظاہر ہوگا اور جو وہ کہے وہ ظہور مین آوی اور وہ امر خارج طاقت بشر سی ہو تو اسصورت مین یقین ہوتا ہی کہ یہہ شخص فرستادۂ خدا ہی جیسی کہ ایک شخص حضار مجلس بادشاہی سی کہے کہ مین بادشاہ کیطرف سے مامور ہون کہ تمسے فلان کار لون اور صداقت میرے قول کی یہہ ہی کہ آج بادشاہ تین مرتبہ تخت سے اوٹہی اور بیٹہی گا اور بادشاہ نی اوسکا سخن سنا ہو خواہ بادشاہ اس جماعت کی سامنے ہو خواہ پردہ مین ہو بعد اوسکے جو اس شخص نے کہا ہی وہی بادشاہ سی ظاہر ہو تو حاضرین کو یہہ بات بپایہ یقین کو پہونچی گے کہ اسنے سچ کہا تہا اور جیسی کہ ظہور معجزہ سے نبوت کا اثبات ہوتا ہی اسیطرح معجزہ کا ثبوت اخبار متواترہ سے پہونچتا ہی کہ یقین بمنزلہ مشاہدہ کے ہوتا ہی جیسے کہ اخبار متواترہ سے وجود شہر مکہ کا اونکو

وہ علم ہوا ہی کہ دیکھنی کے بعد کچھہ اوس سے زیادہ نہوگا اور جبکہ خوارق عادات منکر خدا و رسول سے
ظاہر ہو وہ معجزہ نہین چنانچہ اگر خدا یتعالی معجزہ موافق کہنے مدعی کاذب کے ظاہر کری تو ظاہرا
اوسکی تصدیق کی اور تصدیق کاذب کی قبیح ہے اور یہہ امر قبیح روا نہین اور روا نہی عقل
کیونکہ تجویز کری کہ خدا اپنی مرحمت و لطف ایسی امر کو جس سے ضلالت و گمراہی خلایق ہو
کیونکر بروی کار لاسکتا ہی اور اس بات کی دلیل کہ پیغمبر کا ہونا کافہ ناس کیواسطی ضرور ہے
جناب امام جعفر صادق علیہ السلم نی فرمائی ہے اور وہ ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب
عین الحیات مین لکہی ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ ایک زندیق نی حضرت سی سوال کیا کہ کس
دلیل سے ثبوت انبیا و رسل کا منظور کہنا چاہتی آپنی فرمایا کہ جب ہمنی ثابت کیا خداوند کو کہ وہ
خالق و پیدا کرنیوالا ہمارا ہی اور وہ منزہ ہی صفات مخلوقین سے اور وہ صانع و حکیم ہی
اور سارا اوسکے ہر امور کی بنا خالی حکمت اور مصلحت سے نہین اور خلق اوسے دیکھہ نہین سکتی
اور لمس و حس سے وہ دریافت نہین ہوسکتا اور اوسکی جسم نہین کہ اوسکی سامنی جاکر
باتین کرین پس ثابت ہوا کہ اقتضائی حکمت یہہ ہی کہ درمیان اوسکے اور خلایق کی رسول
ہونا چاہیئی کہ خلایق کو اوس امر کی دلالت کری جسمین اونکی مصلحت ہو اور انکا باعث نفع ہو
اور وہ رسول انکی رہنمائی کری اون امور چند پر کہ وہ اونکی سبب بقائی نوع ہون اور
ترک کروائی اونسے اون امور و نکا جو اونکی مورث فنا ہون پس ثابت ہوا کہ کچھہ لوگ ایسی
ہون کہ خدا تعالی کیطرف سے لوگون کو امر و نہی کرین اور تکالیف سبحانی و حکم ربانی خلق کو
پہونچائین سو وہ پیمبر اور پیغمبر کے وصی ہین اور وہ خلق مین برگزیدہائی خدا ہین اور اللہ تعالی نے
اونکو تادیب حکمت کے ساتھہ تمام کرکے کامل کیا ہی اور اونکو مبعوث اس حکمت کی ساتھہ کیا ہے
کہ وہ اخلاق و صفات مین عامہ خلایق کی شریک نہون اگرچہ صورت ترکیب مین خلق کی مانند ہون یعنی آدمی
ہون تاکہ لوگونکو وحشت نہو اور موید ہون ساتھہ معجزات کی وہ ثبوت حقیقت ہیں اونکی دلیل ہون جیسے مردہ کا
زندہ کرنا اور اندہونکی آنکہین روشن کرنا اور ... القیاس اور کبہی زمین خدا کی اون مین سی ایک سے خالی نہین ہستی اور رکہنا
علم معجزے سے اوسکی حقیقت دلیل ہے اور ہر وصی دلیل ہے اوسکے
پیغمبر کی حقیقت پر اور یہہ جو حضرت نی اشارہ فرمایا کہ اخلاق و صفات مین

پیغمبر خلق کی شریک نہون اسکی وجہہ یہہ ھی کہ چونکہ خلایق مین امر معاش پر معارضات و مشاجرات واقع ہوتی ہین تو اسصورتمین ضرورت حکومت ایک حاکم کی ہوئی کہ وہ رفع تنازعات اسطرح کری کہ حیف و میل کی اوس حکم مین جا نہو اور جو حیف و میل ہوگا تو جلدی وہ لوگ آپسمین لڑکر فانی ہوجائینگے اور حاکم جبتک مؤید خدا کیطرفسے نہین ہوتا تو محفوظ حیف و میل سی نہین ہوتا اور حکم موقوف ھی اوپر جاننے خصوصیات مقدمہ پر اور عقل بشری احاطہ جمیع خصوصیات احکام پر نہین کر سکتے تو ضرورت ہوئی کہ وہ حاکم مؤید بوحی ہوتا کہ جو کچھہ کہ وہ کری حق کری اور یہی حال امام کا ھی کہ جب وہ خلق مین اولی بالتصرف ہوا تو مؤید بالہام الٰہی ہوا اور منصوب خدا کیطرفسے ہوا حکم اوسکا صحیح و درست ہوا اور حیف اور میل کو اوسمین راہ نہوا اور نیز یہہ بہی ضرور ھی کہ امام ہمیشہ زمانہ مین ہو ورنہ فسادین واقع ہونگی ایک شخص نے حضرت امام مہدی علیہ السلم سی عہد طفولیت مین سوال کیا تھا کہ اسکی دلیل کیا ھی کہ امام منصوب خدا کیطرفسے ہو اور آدمی اپنی واسطے آپ امام تعین نہین کر سکتے آپنے فرمایا کہ امام جو آدمی مقرر کرینگی تو اپنی صلاح کیواسطے مقرر کرینگے یا فساد کیواسطی اوسنے کہا کہ صلاح کیواسطے آپنے فرمایا کہ لوگ حال ضمیر سی آگاہ نہین پھر اونہین کیونکر معلوم ہوگا کہ یہہ امام جو ہم کرتی ہین یہہ ہماری صلاح کریگا اکثر ایسا ہوا ھی کہ کمال صلاح مین فساد واقع ہوا ھی چنانچہ پیغمبر کہ کتاب خدا اونپر نازل ہوتی اور وہ مؤید بوحی ہین اونہون نی اپنی وفور عقل سی کسیکو مومن گمان کیا اور پھر وہ منافق نکلا سائل نے کہا یہہ نہین ہوسکتا آپنی فرمایا کہ موسی علیہ السلم پیغمبر اولو العزم تھے اور وہ اپنی اعیان قوم سی ستر آدمیکو اپنی گمان سی مومن تصور کرکی اپنی ہمراہ طور پر لیگئی اور وہ سب منافق نکلے کہ اونہونے آواز سنتی پر اکتفا کیا اور کہا کہ ہمین خدا کو ظاہر دکھا دو چنانچہ خدائی تعالے نے اون کے حال سے خبر دی ہے جب اوس برگزیدہ خدا نے اپنے گمان سے اون کو اختیار کیا کہ یہہ اصلح امت ہین اور وہ افسد امت نکلے تو عوام الناس کے گمان پر کیا اعتبار ہوسکتا ہے جیسے کہ مہاجر و انصار نے امام مقرر کر لیا پس امام منصوب ہونا ایسا چاہئے کہ وہ عالم ہو ضمائر خلق پر اور ایسا شخص سوائی اسکے کہ خدا اوسکو منتخب کر کے مقرر کرے اور نہین ہوسکتا

اور نیز دلیلین اس امر کی کہ امام صغائر و کبائر سے محفوظ ہو بہت ہین چنانچہ اگر وہ گناہ سے محفوظ
نہو گا تو وہ خود محتاج اور کسیکا ہو گا کہ وہ اوسے گناہ سی مانع آتے اور نیز خلق کو بہی اوس سے
نفرت ہو گی کہ آپ تو یہہ ایک کام کرتا ھی اور ہمین منع کرتا ھی اور اسکے سوا بہت سی دلیلین ہین
کہ وہ کتب کلامیہ مین مرقوم ہین اس مختصر مین اوسکی گنجایش کہان اور نیز دلیلین اس امر کی
کہ امام کا ہمیشہ ہونا دنیا مین ضرور ھی بہت سی ہین اول یہہ کہ اگر کوئی افزونی و کمی دین کو
نہ جانچیوالا ہو اور کم کو زیادہ اور زیادہ کو کم نکری تو ہور مسلمانونکی مختلط و مشتبہ ہو جائین
اور کوئی آدمی حق و باطل مین فرق نکری دوسرے یہہ کہ امام کا ہونا سبب امان اہل دنیا ھی
چنانچہ حق تعالے نی اپنے پیغمبر کو فرمایا ھی کہ خدا عذاب سے اون کو معذب نہین کرتا حالانکہ
تو اونمین ھی اور جناب رسالت پناہ صلعم نی فرمایا ھی کہ ستارہ امان اہل آسمان کی ہین
اور میری اہلبیت امان اہل زمین کی ہین چنانچہ جب ستارہ آسمان سے زایل ہونگے تو قیامت
اونکی قایم ہوگی اور جب میری اہلبیت زمین پر نہ رہین گے تو قیامت اہل زمین کی برپا ہوگی
چنانچہ مصداق اس خبر کا یہہ ھی کہ خاصہ و عامہ سب اسپر متفق ہین کہ بعد خروج حضرت
امام مہدی علیہ السلام کی قیامت قایم ہوگی چنانچہ جناب علی بن الحسین علیہ السلام نی
فرمایا ھی کہ ہم مین امام مسلمانون کے اور ہم ہین حجت خدا عالم مین اور ہم امان ہین اہل زمین
کی عذاب سے اور ہماری برکت سے خدا تعالی نگاہ رکہتا ھی آسمانون کو زمین پر گرنے سے اور
ہماری برکت سے امان مین رکہتا ھی خدا تعالی زمین کو اور اہل زمین کو پانی مین غرق ہونی سے
اور ہماری برکت سی اللہ تعالی مینہ برساتا ھی اور زمین سے نعمتین پیدا کرتا ھی اگر امام
زمین پر نہو تو زمین اوسیوقت پارہ پارہ ہو جائی اور سب غرق ہو جائین راوی کہتا ھی
کہ مینی حضرت سی پوچھا کہ امام جو غایب ہو اوس سے خلقت کو کیا منفعت پہونچتی ہی آپنی
فرمایا جیسی آفتاب زیر ابر سے خلقت کو منفعت پہونچتی ہے پس مسلمہ اہل حق ہے کہ ثبوت
ایمان و صحت عبادت مشروط ھی اعتقاد امامت آئمہ اثنا عشر علیہم السلام پر چنانچہ حضرت
علی بن الحسین سے روایت ھی کہ حضرت رسالت پناہ صلعم نی فرمایا کہ اگر آدمی روز قیامت
کو ساتہہ عمل ستر پیغمبر کے آئیگا خدا اوسکو قبول نکریگا جبتک اوس شخص کو ولایت میری

اور میری اہلبیت کی نہوگی اور نیز امام مین علامت امامت بہی ہونی ضرور ہے چنانچہ ابن بابویہ نے بسند
قوی حضرت علی بن موسی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اون حضرت نی فرمایا کہ امام کی
علامتین یہہ ہین کہ دانا ترین مردم ہو اور جمیع مردم عصر سی پرہیزگار تر و بُردبار تر ہو اور
شجاعت و سخاوت و عبادت مین سب سے زیادہ ہو اور ختنہ کیا ہوا پیدا ہوا ہو اور ہنگام ولادت
خون و کثافت اوسکے ساتہہ نہو اور پیش و پس سے یکسان دیکہتا ہو اور سایہ نرکہتا ہو اور جسوقت
وہ تولد ہو تو زمین پر ہاتہہ رکہکر ندائے شہادتین بلند کرے اور کبہی محتلم نہو آنکہین اوسکی اور طرف
جائین مگر دل کسیطرف نجائے اور جو کہ واقع ہو خواب مین بہی وہ اوس سے مطلع ہو اور فرشتے
اوس سے باتین کرین اور زرہ رسولخدا صلعم کی اوسکے قامت پر درست آئے اور کبہی بول و غائط کو
اوسکے کوئی نہ دیکہے کہ خدا تعالی نے زمین کو موکل کیا ہے کہ وہ چہپا لیتی ہے اور بدن اوسکا مشک سے
خوشبو تر ہو اور مومنون کے نزدیک وہ جان سے عزیز تر ہو یعنی جان اوسپر نثار کرین اور آدمیون پر
اونکی مادر پدر سے زیادہ مہربان ہو اور تواضع اور فروتنی مین خدا کیواسطے سب سے زیادہ ہو اور جس
امر خیر کا کہ لوگون کو حکم دے آپ اوسکو اونسی زیادہ کرتا ہو اور جن امور سے آدمیون کو منع کرے
آپ اونسے زیادہ مجتنب ہو اور دعا اوسکی مستجاب ہوتی کہ وہ اگر پتہر کو کہے کہ دو ٹکڑے ہو جا تو وہ
ہو جائے اور سلاح اور حربہ رسول و ذو الفقار اوسکے پاس ہو اور اوسکے پاس ایک صحیفہ
ہوتا ہے کہ نام سارے شیعون کے جو قیامت ہونگی اوسمین لکہی ہوئی ہین اور دوسرا صحیفہ ہے کہ
اوسمین نام دشمنونکی جو تا قیامت ہونگی لکہی ہین اور جامع اوسکی پاس ہوتا ہے اور وہ نامہ ہے
کہ طول اوسکا ستر گز کا ہے اور تمام احکام الٓہی کہ آدمی ساتہہ اوسکے محتاج ہین اوسمین
لکہی ہین اور جفر اکبر و اصغر اوسکی پاس ہو اور وہ ایک پوست بکری کا ہے اور ایک پوست
گوسپند کی ہے اور اوسمین سب علوم اولین و آخرین اور سب پیغمبرون کے اور وصیون کے
اوسمین لکہے ہین حتے کہ جو بیدان کہجاتا ہے وہ بہی اوسمین لکہا ہے اور نیز مصحف
فاطمہ اوسکے پاس ہوتا ہے حضرت صادق علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہین
کہ مصحف فاطمہ تین حصہ کلام اللہ سے زیادہ ہے اور اوسمین حال آیندہ مرقوم ہے
اور وجہ اوسکے لکہے جانے کی یہہ ہوئی کہ جب جناب رسولخدا صلعم نے انتقال کیا تو

حضرت فاطمہ علیہا السلام کو نہایت رنج ہوا خدا تعالی نے ایک فرشتہ بھیجا کہ وہ حضرت سیدہ
کی تسلی کیواسطے قصہ کہتا تہا اور حضرت علی علیہ السلام لکہتے تہے اور وہ مصحف اخبار آیندہ پر
مشتمل ہی حضرت صادقؑ فرماتے ہین کہ ہمین شب جمعہ کو رتبہ عظیم ہوتا ہی کہ اوس رات کو
اللہ تعالے جمیع ارواح پیغمبران و اوصیائی گذشتہ کو اور امام حی کی روح کو رخصت دیتا ہی
کہ وہ عروج کرتے ہین عرش تک اور ہر قائمہ عرش کے پاس دو رکعت نماز پڑہتی ہین اور
سات دفعہ طوف عرش کرتے ہین اور پہر اپنی بدنکی طرف رجوع کرتے ہین اور بہت سا علم
امام حاضر پر افزون کیا جاتا ہی وہی حضرت فرماتے ہین کہ مین اگر درمیان موسیؑ و خضرؑ کی
ہوتا تو اونسی کہتا کہ مین تم دونون سے افضل ہون اور چند علم کا اونسی بیان کرتا کہ وہ خبردار
نہوتے اسواسطے کہ وہ علم گذشتہ جانتی تہی اور مین جانتا ہون علم گذشتہ و آیندہ اور پیغمبر سے
ہمین میراث پہونچی ہی غرض سب آئمہ علیہم السلام مین حضرت رسولخداؐ ہی کا پرتو ہی
اور جسقدر کہ ہمارے حضرت سے معجزات ظاہر ہوئی کسی نبی سے ایسی ظاہر نہین ہوئے
چنانچہ چند معجزات لکہی جاتے ہین اول +

حال تولد مبارک جناب رسول محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

واضح ہو کہ ہر چند تولد باسعادت حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد سب پیغمبران
اولو العزم کے واقع ہوا ہے لیکن بمضمون حدیث اول ما خلق اللہ نوری حضرت کو سب پر
اولیت و اقدمیت ہی **ظہوری** غمی نیست پیش اند اگر دیگران + بہ پیشی گذشت است
بر دیگران + پس از جلوہ برگ بر میدہد + چو شب رخت بند دسحر میدہد + بہ بزمی
کہ اشراف عالم نشست + موخر در آمد مقدم نشست + نہ بینی کہ آخر دہد جوہرے +
در قیمتی جلوہ بر مشترے + ظاہر ہی کہ جو کوئی کسیکا عزیز تر ہوتا ہی اوسکی جدائی شاق تر ہوتی ہے
اور اوسکو اپنی سے جدا نہین کیا جاتا الا کسی ایسی ہی امر اہم و عقدہ مبہم کیواسطے پس چونکہ
تبلیغ رسالت ہر نبی مرسل کے عہد مین ناتمام رہا اور ایمان نہ لائے الا اشخاص چند
اسواسطے غیرت ایزدی مقتضی اس امر کی ہوئی کہ اب جہان کو اوسکی وجود باجود سے
زینت بخشے کہ گمراہان وادی ضلالت کو شاہراہ ہدایت پر لائے اور دو ایمان قافلہ تیہ

جہالت کو منزل مقصود دکہائی اور بموجب آیہ وافی ہدایہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ اتمام نعمت واستکمال دین کا باعث ہو کون وہ مہتر وبہتر آدمیان
پیشوای پیغمبران خواجہ ہر دو سرا امام اتقیا چابک خرام میدان سبحان الذی اسریٰ
یکہ تاز سیر منزل قاب قوسین او ادنیٰ نقطۂ دائرہ کن فکان باعث ایجاد زمین وزمان مظہر کرم
رحمت الٰہی مورد عظمت نامتناہی باعث نازش جہان آفرین خاتم المرسلین حبیب خدا
حضرت ابوالقاسم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائما ابدا **نظامی** احمد مرسل کہ خرد خاک اوست
سر دو جہان بستہ فتراک اوست * تازہ ترین سنبل صحرای نازہ خاص ترین گوہر دریائی راز
اُمّی گویا بزبان فصیح * از الف آدم و میم مسیح * بود درین گنبد فیروزہ خشت * تازہ
ترنجی ز سرای بہشت * رسم ترنجست کہ در روزگار * پیش دہد میوہ پس آرد بہار
واضح ہو کہ اجماع علمائی امامیہ رضوان اللہ علیہم اسپر ہے کہ ولادت باسعادت حضرت کی
سترہوین ربیع الاول روز جمعہ مطابق ۲۹ ماہ اپریل سنہ ۵۷۲ عیسوی ہنگام طلوع آفتاب
اول عام فیل بادشاہی نوشیروان مین واقع ہوتی ہے اور اکثر علمائی عامہ بارہوین ماہ مذکور
روز دوشنبہ کے قایل ہین اور بعضون نے آٹھوین اور دسوین بہی ماہ مذکور کی لکہی ہے اور
حاملہ ہوتین حضرت کی والدہ شریفہ حضرت سی ایام تشریق مین پاس جمرۂ وسطی کے مکان
عبداللہ عبدالمطلب مین اور حضرت تولد ہوئی مکہ معظمہ شعب ابی طالب مکان محمد بن
یوسف مین کہ اب اوسجگہہ مسجد ہی اور زیارتگاہ خاص وعام ہی اور تحویل ہوا نطفۂ زکیہ
حضرت کا صلب حضرت عبداللہ سے شکم حضرت آمنہ مین شب جمعہ اٹہارہوین جمادی الثانی
کو **روایت ہی** جس شب نطفۂ زکیہ نے شکم حضرت آمنہ مین استقرار پکڑا اوس شب
سروش غیبی نی عالم ملکوت مین ندا دی کہ آسمان وزمین پر بارش نور کرین اور فرشتگان
ملاء اعلا اظہار مسرت وسرور خازن جنت دروازے بہشت عنبر سرشت وا او رروایح عنبرین
سے عالم کو عطرسا کرے حضرت جبرئیل امین علم سبز محمدی سقف کعبہ پر نصب کرکے تمام زمین
وزمان مین بشارت رسان ہوئی کہ آج نور محمدی شکم مادر مین جاگزین ہوا ایسا برگزیدہ خدا جہان
سب اہل جہان پر مبعوث ہوگا خوش نصیب اوس امت کے جسکا محمد مصطفےٰ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم سا پیغمبر ہو حضرت آمنہ سی روایت ہی کہ جب مین حاملہ ہوئی رسولخدا سے تو کچھ اثر حمل اپنے مین نہ پاتی تہی اور جو عوارض اور عوارات کو ہوتے ہین وہ مجہی لاحق نہوئی جب چھہ مہینے گذر چکے تو مینی خواب و بیداری مین دیکہا کہ ایک شخص کہتا ہی کہ تو حاملہ ہوئی بہترین الناس و جان یعنی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی چنانچہ اوس روز سے مجہی یقین ہوا کہ مین حاملہ ہون جب ایام ولادت نزدیک ہوئی تو پھر مینی اوسی شخص کو دیکہا کہ وہ کہتا ہی کہ تو یہہ کہہ کہ مین پناہ پکڑتی ہون اور سونپتی ہون اوسکو صمد و واحد کو شر حاسد سی اور نام اس مولود کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکہنا اور نام اسکا توریت و انجیل مین احمد ہے اور قرآن مین محمد ہی اور سکان زمین و آسمان اسکی حمد و ثنا کرتے ہین اور پھر خواب مین دیکہا ہے کہ ایک نور مجہسی نکلا ہی کہ تمام عالم اوس سے منور ہو گیا ہے اور اسقدر کثرت انوار ہوئی کہ مین نے مکہ سی محل بصرہ و شام برائی العین مشاہدہ کئی اور اسیطرح پہلے ولادت باسعادت سے حضرت عباس نی خواب مین دیکہا کہ حضرت عبد اللہ کی بنی مبارک سی ایک مرغ سفید نکلا اور وہ پرواز کر کی اقصائی مشرق و مغرب تک پہنچا اور پھر آکر بام کعبہ پر بیٹھا اور تمام قریش نے اوسی سجدہ کیا بعد اسکے وہ مرغ ایسا بڑا ہوا کہ اقصائی مشرق و مغرب کو اوسنی گہیر لیا حضرت عباس فرماتی ہین کہ یہہ خواب مینی دیکہکر اسکی تعبیر ایک راہب سی پوچھی اوسنی کہا کہ اگر تونی یہہ خواب سچ دیکہا ہی تو عبد اللہ کی پشت سی ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ سراسر آفاق اوسکا تابع و فرمان بردار ہوگا اور اسیطرح عبد المطلب نے خواب دیکہا اور حضرت ابوطالب سے بیان کیا کہ ایک رات مین حجرۂ اسماعیل مین سوتا تہا کہ یکایک ایک عجیب خواب مینی دیکہا اور مین ترسان اوٹہا وہان ایک کاہن نے مجہی دیکہا کہ مین لرز رہا ہون یہہ حال دیکہکر اوسنے مجہسے کہا کہ ای سید عرب کیا واقع ہوا ہے کہ تیرا رنگ اسقدر متغیر ہے مینی اوس سے کہا کہ مینی خواب ہولناک دیکہا ہی وہ یہہ ہے کہ مین حجرہ مین سوتا تہا کہ یکایک مینی خواب مین دیکہا کہ ایک درخت میری پشت سی اوگا ہے اور وہ اسقدر بلند ہوا ہی کہ سر اوسکا آسمان تک پہونچ گیا ہی اور شاخین اوسکی انتہائی مشرق و مغرب تک ہین اور اوس درخت سی اسقدر نور ساطع ہوا کہ برابر

ستر نور آفتاب کی تھا اور تمام عرب و عجم کو مینی دیکھا کہ اوس درخت کو سب نے سجدہ کیا
اور شکوہ و عظمت اوس درخت کی بڑہتی ہی جاتی تھے ناگاہ ایک گروہ قریش نے چاہا
کہ اوس درخت کو اوکھاڑ ڈالین جب اوس درخت کی پاس گئی تو ایک جوان نے کہ وہ
نیکوتر و پاکیزہ تھا اون سب کو وہان سے ہٹا دیا اور سبکی پشت شکستہ اور چشم کور کی
پس مینی ہاتھہ دراز کیا کہ ایک شاخ اوس درخت کی پکڑون کہ اوس جوان نی صدا دی کہ
تجہی اس سے بھرہ نہین مینی کہا کہ باآنکہ یہہ درخت میرا ہی پھر مجہی اس سی بھرہ نہین اوسنی
کہا کہ اس سے بھرہ اوس گروہ کو ہے جو اسمین لٹکتی ہین پس یہہ خواب مین دیکھکر ہراسان
اوٹھا ہون جب عبد المطلب سے کاہن نی یہہ خواب سُنا رنگ اوسکا متغیر ہوگیا اور اوسنی
کہا کہ اگر تو یہہ خواب راست بیان کرتا ہے تو تیری اولاد مین سے ایک فرزند پیدا ہوگا کہ وہ
پیغمبر اور مالک مشرق و مغرب ہوگا بعد اسکے عبد المطلب نے حضرت ابوطالب سی کہا کہ
ای ابوطالب سعی کر کہ وہ جوان جسنی یاری اوسکی کی تہی وہ تو ہو اسی سبب سے حضرت
ابوطالب نی جناب رسولخدا صلعم پر نہایت جانفشانی کی اور فرماتے تہے کہ واللہ ابو القاسم
وہی درخت ہی اور نیز وہ جوان تعبیر حضرت امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سی بہی
ہوسکتا ہی حضرت نے دین مبین مین کیا کیا جانفشانیان فرمائین اور اسیطرح اور بہی حضرت کی
آبا و اجداد نے ایسی ہی امور معظمہ خواب مین دیکہی تہے کہ وہ سب حضرت کی عظمت اور
کرامت پر دال تہی چنانچہ کتب سیر اوس سے مملو ہین اور اسیطرح حضرت کی تولد ہونیکی
خبرین اکثر کاہنون اور منجمون نے اسقدر دین کہ وہ بحد متواتر کو پہونچین چنانچہ حسان بن
ثابت سی روایت ہی کہ مین ہنگام ولادت حضرت کی آٹھہ یا سات برس کا تہا
مدینہ مین مین تہا ایکدن سُنا مجھکو مینی کہ ایک یہودی اپنی قوم کو پکارتا تہا قوم نے
اوس سے پوچہا کہ کیا سبب ہی جو تو ہمین پکارتا ہے اوسنی کہا کہ طلع اللہ اللیل نجم احمد
یعنی طالع کیا اللہ تعالی نے آجکی رات ستارہ احمد کا اور اوسی رات حضرت تولد
ہوتے تہے ✣ ✣ اور جمہور اہل سیر اسپر متفق ہین کہ حضرت آمنہ سوا اس
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور کسی فرزند سے

حاملہ نہین ہوئین یہہ بہی ایک آپ کی افضلیت ہی کہ خداتعالی نے نچاہا کہ اس گوہر یکتای
بحر رسالت کا اور کوئی ثانی پیدا ہو + روایت ہی کہ پہلی اس سے کہ حضرت آمنہ حضرت رسول خدا
صلعم سے حاملہ ہوں قریش بلای قحط مین گرفتار تہی چنانچہ سب اونکے باغون کے درخت
سوکہہ گئی تہی اور چارپای لاغر ہوگئی تہی جب حضرت کی نطفہ طیبہ نی شکم حضرت آمنہ مین
قرار پایا اوسیوقت مینہہ برسا کہ سب غدیر پر آب اور سب درخت سبز وشاداب ہوگئی
یہہ بہی حضرت کی قدوم میمنت لزوم کا معجزہ ہی القصہ جب وہ شب مبارک آئی کہ
حضرت سید عالم و فخر آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجود مسعود سی یہہ تیرہ خاکدان
غیرت روضہ رضوان ہوا اور برکت قدم شریف سے زمین غیرت عرش برین ہوا اوس شب کی
برکت وعظمت کیونکر بیان ہو اور کس زبان سے ادا ہو نظامی شبی کا سمان مجلس افروز کرده
شب از روشنی دعوی روز کرده + سراپرده ہفت سلطان سریر + برآمود گوہر گنجینی حریر
وہ برات روز عید سی سوا تہی اوسکی آگے شب برات کیا تہی کیسی عید وکیسی شب برات
وہ شب ولادت اوس مجموعہ عظمت وکرامت کی تہی جسکی ذات پاک سی روز عید نے
فرخندگی پائی شب برات مین یہہ بزرگی آئی شب و روز و ماہ و سال و زمین و آسمان
بلکہ سارا جہان اوسیکے طفیل سے مکمن خفاسی عرصہ شہود مین آیا اور اس عالم نیستی مین
سبکی ہستی کا وجود ہوا ظہوری خوش آنشب کہ از مولدش کون طلوع + علم بردرید
بکون زد کون نور + چراغ رخش کرده مشعل بپای + شب از اول شام شد صبح زای
نسیم فیض در بیع انباشتند + زصید حرم تیغ برداشتند + ببالید بر خود زمین و زمان
جہانے دگر یافت کون و مکان + ز افتادن لات و عزی شکست + قضا بر دل اہل انکار بست
ز کسری کہ بر طاق کسری فتاد + زبان پایہ در دستی نہاد غزل المولفہ یہہ روز مولد سلطان مرسلین ہے
یہہ دن عید سے وہ یہہ ہمیں ہے + قدم اوسکا ہوا زینت وہ خاک + کہ جسکے زیر پا عرش برین تک
ہوا پیدا وہ نام آور جہان مین + نبوت کے جو خاتم کا نگین ہے + ہوا طالع وہ خورشید جہانتاب
جسکے نور کا سایہ نہین ہے + وہ چمکا نور اس ظلمت سرا مین + جو اوج قرب کا ماہ مبین ہے
بسیط خاک سے نورا علی نور + سوائی نور اب ظلمت نہین ہے + برائی غسل لایا آب جنت

یہہ وجہہ نازش روح الامین ہے + بڑہائی پائی اقدس نے یہہ عزت + کہ فخر عرش مکہ کی زمین ہے

ہوا ہی یہان ظہور ذات احمد + بس اب جو بنی دو عالم کی یہین ہے + وہ ابر فیض جسکی ذات اقدس

بہار اول و نخل پسین ہے + وہ کشاف حقایق جسکی ہر آیت + تسلی بخش ارباب یقین ہے

نہین کیا کچہہ جدائی مین خدا کی + مگر ایک آپکا ثانی نہین ہے + رسالت ذکر وحدت مین ہی مدغم

جہان جو ہی ہا محمد ہی وہ امین ہے + وظیفہ ہی یہی شیطان کا نرم + محمد رحمت للعالمین ہے

خدا غفار اور احمد ہی مختار + ہمین اب خوف محشر کا نہین ہے + خوشی کی آج وہ شدت ہے مجرم کی

کہ شادان یہہ دل حسرت قرین ہے + حضرت امیر المومنین امام المتقین حضرت علی مرتضی علیہ السلم

سے روایت ہی کہ جس شب حضرت سرور کائنات صلعم متولد ہوئی جتنی بت کعبہ مین تہے
سب منہہ کے بل گر پڑے اور آسمان سے ندا آئی کہ جاء الحق و زہق الباطل ان الباطل
کان زہوقا اور تمام عالم انوار نا متناہی سے روشن ہو گیا سنگ و کلوخ و اشجار
جسقدر دنیا مین تہے سب آپکی ولادت کی بشارت رسان ہوئی اور تمام مخلوقات
زمین و آسمان مسرت ولادت حضرت سی تسبیح خوان ہوئی ہر چرند و پرند خبر ولادت
باسعادت سی مطلع ہوا اور زمین پر آپسمین پہاڑون نے صدائی لا الہ الا اللہ بلند کی
آسمان پر طبقات جنت بانواع زیب و زینت مزین ہوئی اور اوس رات کی صبح کو
تخت ہر ایک بادشاہ سرکش کا سرنگون ہو گیا اور تمام شاہان روئی زمین صامت
و خاموش ہو گئی اور جتنی بت روئی زمین پر تہی وہ سب اوندہے ہو کر گر پڑے اور
ایوان نوشیروان بادشاہ عجم کا متزلزل ہوا اور چودہ کنگرہ اوسکے گر پڑی اور دریاچہ
سادہ جسکی وہ پرستش کرتے تہے وہ زمین مین غایب ہو گیا اور وادی سماوہ مین
جو رود کہ ہزار برس سے خشک تہا وہ جاری ہو گیا اور آتشکدہ فارس کہ ہزار برس سے
برابر گرم چلا آتا تہا وہ سرد ہو گیا وہ کیا سرد ہوا گویا بازار آتش پرستون کا سرد ہوا
طاق کسری بیچ مین سے شق ہو گیا اور آب دجلہ اوسکے قصر مین جاری ہوا اور علم
کاہنون کا اور سحر ساحرون کا برطرف ہوا اور شیاطینون کا استراق سمع کیواسطے
آسمانون پر جانا موقوف ہوا اور شہاب ثاقب سے راندے گئے شیطان کر تیران تہا

اور فریاد کرتا تھا اوس ملعون کی اعوان انصار نے استفسار کیا کہ ای سید تو آج
اسقدر مضطرب کیون ہے اوس ملعون نی جواب دیا کہ وائی تمپر تم نہین جانتے کہ آج
حادثہ عجیب ہوا ہی کہ مین اول شب سے زمین و آسمان کو متغیر دیکھتا ہون جب سی
عیسی علیہ السلم نی آسمان پر عروج کیا ہی اوسدن سے آجتک کوئی ایسا حادثہ واقع
نہین ہوا جو آج ہی اب تم جاؤ اور دریافت کرو یہہ سنکر سب شیاطین منتشر ہوئی اور
سب جگہہ دریافت کیا مگر کچھہ انکشاف نہوا اور سب مایوس واپس آئی اوسوقت شیطان
ملعون نی کہا کہ اسکا دریافت کرنا میرا کام ہی یہہ کہکر وہ ملعون روانہ ہوا اور تمام دنیا مین
پھرا یہانتک کہ حرم کعبہ مین آیا تو دیکھا کہ تمام اطراف حرم مین ملائکہ بھری ہوئی ہین اور تسبیح
گویان آسمان پر سے زمین پر آتے ہین جب اوس مردود نی جانے کا ارادہ کیا ملائکہ نے
نہ جانے دیا اور مار کر ہٹا دیا آخر وہ ملعون مانند گنجشک کے خورد ہوکر کوہ حرا کیطرف سے داخل ہوا
وہان حضرت جبرئیل تہے اونہون نے کہا ای ملعون کہان جاتا ہے پھر جا یہہ دور باش
اوس ملعون نی دیکھکر حضرت جبرئیل سی کہا کہ مین تمسی ایک سوال کرتا ہون یہہ کہو کہ اجکی
رات زمین پر کیا واقع ہوا ہی حضرت جبرئیل نی جواب دیا کہ آج کی رات بہترین پیغمبران
یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم متولد ہوئی ہین یہہ سنکر اوس ملعون نے کہا کہ اونسی
کچھہ بہی بہرہ ہے جبرئیل نی کہا کہ نہین پھر اوسنی کہا کہ انکی امت سی بہی بہرہ ہی جبرئیل نے
کہا البتہ ✤ ✤ حضرت موسی کاظم علیہ السلم سی روایت ہی کہ جب حضرت متولد ہوئی
تو دست چپ کو آپنے زمین پر رکھا اور دست راست کو آسمان کیطرف بلند کیا اور لبہائے
مبارک کو کلمہ توحید یعنی لا الہ الا اللہ سے شکر افشان کیا اور روئی مبارک سی ایسا نور
چمکا کہ اہل مکہ نی اطراف شام و محل بصرہ دیکھہ لئی اور حضرت کی شب ولادت اسقدر وفور نور ہوا
کہ جن و شیاطین خوفناک ہوئی اور بولے کہ زمین پر کوئی امر عجیب واقع ہوا ہے یہہ حال دیکھکر
جو شیاطین نی چاہا کہ آسمان پر جاکر حال دریافت کرین تیر شہاب سے ممنوع ہوئے ✤ ابن شہر آشوب وغیرہ نے
حضرت آمنہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہین کہ جب وقت ولادت باسعادت
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نزدیک ہوا اوسوقت ایک وحشت

مجھپر طاری ہوتی لگا یک کیا دیکھتی ہون کہ ایک مرغ سفید آیا اور اُسنے اپنے بالون مین مجھے چھپا لیا اوسیوقت وہ دہشت میری جاتی رہی بعد اسکے وہ مرغ ایک جوان خوشرو بن گیا اور اسکی ہاتہہ مین ایک پیالہ تھا شراب طہور کا کہ رنگ اوسکا شیر سے سفید تر تہا اوسنے وہ پیالہ مجھے دیا اور کہا کہ پی جا مینے وہ پیا تو وہ شیرین تر شہد سی تہا پھر اوسنے مکرر کہا کہ اور پی پہر مینے خوب پیٹ بھر کر پیا بعد اسکے اوسنے میری شکم کیطرف ہاتہہ کیا اور کہا کہ اظہر یا سید العالمین اظہر یا خاتم النبیین اظہر یا رحمۃ للعالمین اظہر یا نبی اللہ اظھر یا رسول اللہ اظہر یا خیر خلق اللہ اظھر یا نور من نور اللہ بسم اللہ اظھر یا محمد ابن عبد اللہ و ظہر علیہ و آلہ وسلم کالبدر منیر اور حضرت آمنہ سے روایت ہی کہ ہنگام ولادت حضرت کے چند عورتون کو مینے دیکہا کہ وہ مانند نخل کے قد بلند رکہتی تہین اور بوی مشک و عنبر اوسکے بدن نورانی سے ساطع و لایح تہی اور جامہ ہای ملون بہشت پہنی ہوئی تہین وہ آئین اور مجھسے باتین کرنے لگین اور اونکی باتین مردمان دنیا کی مشابہ نہ تہین اونمین سے ایک کے ہاتہہ مین کاسہ شربت کا تہا اوسنے مجھے دیا اور کہا کہ اس شربت کو پی جا اور بشارت ہو تجھے بہترین گزشتگان و آیندگان یعنی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب مینے وہ شربت پیا تو وہ نور کہ میرے منہہ پر تہا اسقدر چمکا کہ تمام بدن کو میری احاطہ کر لیا جب حضرت تولد ہوئے تو آپنے منہہ کعبہ کی طرف کیا اور سجدہ ادا کیا اور دست مبارک آسمان کیطرف دراز کرکے اللہ تعالی سے مناجات کی حضرت آمنہ کہتی ہین کہ بعد اسکے دیکہا مینے کہ ایک ابر سفید آیا اور حضرت کو اوسنے گہیر لیا بعد اسکے ہاتفی نے ندا دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشرق و مغرب مین پہراؤ تا تمام خلایق جمال باکمال دیکہنے سے مشرف ہو اور حضرت کا نام اور صورت پہچانے بعد اسکی وہ ابر برطرف ہوگیا تو حضرت کو دیکہا مینے ایک پارچہ مین لپٹا ہوا کہ وہ سفید تر برف سی تہا اور نیچے اوسکے حریر سبز بچہی ہوئی تہی اور حضرت کی ہاتہہ مین تین کنجیان مروارید تر کی تہین اور گوینده کہتا تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلید ہای نصرت اور سعادتمندی و پیغمبری لین بعد اسکے اور دوسرا ابر نورانی تر ابر اول سے آیا کہ اوسمین آواز گہوڑون کی اور آواز آدمیون کی آتی تہی اور اوسنی

پھر حضرت کو گھیر لیا اور یہہ ندا مینی سُنی کہ کوئی کہتا ہی کہ پھراو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشرق و مغرب مین اور عرض کرو اسی روحانیات و جن و انس پر اور مرغان ہوا اور جانوران دریا پر تا سب پہچانین اور عطا کرو اسی صفات آدمؑ و معرفت شیثؑ و شجاعت و شکر نوحؑ اور خلت ابراہیمؑ اور لسان اسمٰعیلؑ اور رضای اسحٰقؑ اور فصاحت صالحؑ اور حکمت لوطؑ اور بشارت یعقوبؑ اور جمال یوسفؑ و کلام و قوت موسیٰؑ و تحمل ہارون و صبر ایوبؑ و صوت داؤدؑ و عبادت یونسؑ و جہاد یوشعؑ و عصمت یحییٰؑ و حکمت لقمانؑ و حب دانیالؑ و وقار الیاسؑ و زہد و کرم عیسیٰؑ اور غوطہ دو اسی دریای اخلاق پیغمبران مین غرض جو جو کہ خوبی سب پیغمبرون مین بانفراد تھی سو حضرت کی ذات جامع الصفات مین موجود تھی بلکہ بہت زیادہ بقول شاعر ؎ انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ✤ بعد اسکے وہ ابر ناپدید ہوگیا اور حضرتکو دیکھا مینی ایک حریر مین لپٹا ہوا اور ندا سُنی مینی کہ کوئی کہتا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جمیع دنیا کو اپنی قبضہ و تصرف مین لیا اور کوئی چیز ایسی نہین رہی جو حضرت کی تصرف مین نہین داخل ہوئی آمنہ کہتی ہین کہ بعد اسکے مینی حضرتکو دیکھا تو آپکے روی مبارک مین وہ درخشانی تھی کہ گویا آپ ماہ شب چہاردہم ہین اور بوی مشک و عنبر آپکے بدن مبارک سی آتی تھی اور حضرت آمنہ سی روایت ہے کہ جب حضرت متولد ہوئی تو مینی دیکھا کہ تین شخص نہایت نورانی آتی ہین گویا خورشید اونکی جبین سے طالع تھا او تینون سے ایک کے ہاتھہ مین ابریق نقرہ تھی اور نافہ مشک اور دوسری کی ہاتھہ مین طشت زمرد تھا اور وہ طشت چہپہلو تھا اور چارون طرف اوسکے مروارید لٹکتی ہوئی تھے اور قائل کہتا تھا کہ یہہ دنیا ھی اور بحر و بر و مشرق و مغرب اوسکا ھی ای حبیب خدا اسکے ہر گوشہ سی جو چاہے سولی حضرت نے دست مبارک وسط طشت مین ڈالا اوسیوقت غیب سے آواز آئی کہ بخدا ای کعبہ کہ اسنی کعبہ کو اختیار کیا اور اللہ تعالی نی کعبہ کو اسکا قبلہ نماز اور مولد مبارک مقرر کیا حضرت عباس کہتے ہین کہ وہ رضوان بہشت تھا اور تیسری کی ہاتھہ مین ایک حریر لپٹی ہوئی تھی اول اوسنی ایک آلہ طلا سے شکم مبارک کو شگافتہ کیا اور قلب مبارک کو سینہ منور سے نکالا

اور نقطہ سیاہ کو آپکے قلب منور سی نکالکر پھینکدیا اور اوس حریر مین سے ایک گیاہ مانند ریزہ
سفید کی نکالی اور اوس سے دلِ مقدس کو پرکیا اور بجائی خود رکھدیا اور اپنا ہاتھہ حضرت کی
شکم مبارک پر پہیرا اور حضرت سے باتین کین حضرت آمنہ کہتی ہین کہ وہ باتین مین نے سمجھی مگر
اسقدر کہ اوسنی کہا کہ تو حفظ و امان خدا مین رہ بتحقیق کہ مینی تیری دلکو ایمان و علم و حلم
و یقین و عقل و شجاعت سی بہردیا اور تو بہترین آدم ھی خوشا وہ جو تیری متابعت کری
اور وای اوسپر جو تیری مخالفت کری بعد اسکی ایک اور حریر سفید نکالی اور اوسمین سے
ایک انگشتری نکالی کہ اوسکی چمک سے چکا چوند آتی تہی اور اوس انگشتری سے مُہر بین
الکتفین حضرت کی کی کہ نقش ہوگیا بعد اسکے اوسنی کہا کہ مجھی خدا تعالی نی حکم دیا ہی
کہ تجھمین روح القدس دم کرون پس دم کیا اور بعض روایت مین ہی کہ ایک برد حضرت کو
پہنائی اور کہا کہ یہہ امان ہی فتنہ ہای دنیا سے اور پہر یہہ کہا کہ ای محمدؐ علم سب پیغمبرونکا
تجکو دیا گیا اور کلید فتح و نصرت تیری ہاتہہ مین ھی اور اللہ تعالی نی ہیبت عظمت
تیری لوگون کی دلمین اسقدر ڈالی سے کہ جو تیرا نام سُنی گا مغلوب ہوگا اور حضرت
آمنہ سی روایت ہی کہ جب مجھی درد زہ پیدا ہوا تو مین تنہائی سے گہبرائی اور دلمین
کہا کہ ای کاش اسوقت لڑکیان عبد مناف کی میری پاس ہوتین یہہ میرے
دلمین خیال آتی ہی مینی دیکہا کہ بہت سی عورتین کہ بال اونکے سیاہ اور چہرے اونکی
سُرخ و سفید تہی وہ حاضر ہوئین اور اسقدر اونکی کثرت ہوئی کہ میرا سارا گہر بہر گیا
اور وہ سب کہنی لگین کہ ہم حورین ہین اللہ تعالی نے بہشت برین سے تمہاری خدمت
کیواسطی بہیجا ھی اور ہم تمہاری فرمانبردار ہین اور یہہ بہی حضرت آمنہ سی روایت ہے
کہ جب حضرت تولد ہوئی تو چار عورتین آسمان پر سے اوترین مین اونکو دیکہکر ڈری
اور مینی اونسی کہا کہ تم کون ہو یہہ سُنکر اونہون نی جواب دیا کہ ای آمنہ تم ڈرتی
کیون ہو پہر اونمین سے ایکعورت بولی کہ مین حوا ہون دوسری نی کہا کہ مین سارہ ہون
تیسری نی بیان کیا کہ مین ہاجرہ ہون چوتہی بولی کہ مین آسیہ بنت مزاحم ہون
حضرت حوا اسکے پاس سونے کا طبق تہا اور سارہ کی پاس چاندی کا آفتابہ مع

اور اوسمین آب کوثر بھرا ہوا تھا اور ہاجرہ کی ہاتھہ مین عطر بہشت تھا اور آسیہ کے
پاس ایک مندیل سبز تہی بعد اسکے اونہون نی اوس آب کوثر سی حضرتکو غسل دیکر
میری گود مین دیدیا + منقول ہی کہ جسوقت حضرت متولد ہوئی تواثر نجاست
مثل خون وغیرہ حضرت کی بدن مطہر پر نہ تھا اور حضرت مستور بلباس انوار تہے
تاکسیکی نظر آپ کی ستر عورت پر نہ پڑے + اور جمہور اہل سیر اسپر متفق ہین کہ حضرت
مختون اور مقطوع المشیمہ تولد ہوئی اور لکھا ہی کہ حکمت الٰہی اسمین یہہ تہی کہ کوئی
مخلوق آپکی زیب و زینت مین شریک نہو + روایت ہی کہ جب حضرت شکم
مادر سے زمین پر آئے تو آپنے سجدہ کیا اور بآواز بلند فرمایا اشہد ان لا الہ الا اللہ
وانا محمد رسول اللہ اور ایک روایت مین ہی کہ آپنے سجدہ کیا اور فرمایا ہبلی اُمتی
یعنی ای پروردگار بخش تو واسطی میری اُمت کو اوسیوقت آواز آئی وہبتک اُمتک
باعلی ہمتک یعنی بخشا مینی تیری اُمت کو بسبب علو ہمت تیری کے اور پھر اللہ تعالی نے
فرمایا اشہدوا یا ملائکتی ان حبیبی لاینسی اُمتک عند الولادۃ فکیف ینسیہا یوم القیمۃ
یعنی گواہ رہو ای میری فرشتون کہ میرا دوست نہ بہولا اپنی امت کو وقت ولادت
پھر کیونکر بہولیگا اپنی اُمت کو دن قیامت کے　اور صفیہ حضرت کی پہوپہی سے روایت ہے
کہ حضرت کے تولد ہوتی ہی ایک ایسا نور چمکا کہ اوسکی روشنی مین کئی چیزین مینی دیکہین
پہلے یہہ دیکہا کہ حضرت نے سجدہ کیا اور اُمتی اُمتی فرمایا دوسرے یہہ کہ حضرت کے روے
مبارک کا نور نور چراغ پر غالب ہوگیا تیسرے یہہ کہ جسوقت مینی چاہا کہ حضرتکو
غسل دون غیب سے آواز آئی کہ ہمنی اسکو شستہ و پاک و پاکیزہ بہیجا ہی اور بعض روایت
مین یہہ ہی کہ جب آپکو غسل دینی کا ارادہ کیا تو حضرت نے خود فرمایا کہ مین غسل دیا گیا
ہون آب رحمت سے اور مین ازل مین طاہر تہا اور طاہر ہی پیدا ہوا ہون +
فاطمہ بنت عبد اللہ ثقفی سے روایت ہی کہ وہ کہتی ہی کہ جسوقت حضرت آمنہ کو وضع
حمل ظاہر ہوئی تو مین اونکے پاس حاضر تہی اتفاقا میری نظر آسمان کی طرف گئی تو
دیکہا مینی کہ ستارے آسمان نے زمین کیطرف میل کیا ہے یہانتک کہ معلوم ہوتا تہا کہ زمین پر

گر پڑینگے ✤ حضرت عبد المطلب سے منقول ہی کہ مین شب ولادت حضرت کے کعبہ مین
سوتا تھا ناگاہ دیکھا مینے کہ چارون گوشہ دیوار خانہ کعبہ کے مقام ابراہیم کی طرف مائل
ہوئی اور سجدہ کیا اور پھر آواز تکبیر بلند ہوئی کہ اللہ اکبر ای پروردگار محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ای پروردگار میری اب تونے مجھی پاک کیا نجاست
مشرکان اور آلودگی کا فران سے پس اوسوقت جتنے بت خانہ کعبہ مین تھے سب
لرزنے لگے اور منہہ کے بل زمین پر گر پڑے اور اون بتون مین سب سے بڑا بت ہبل تھا
وہ بہی گرا اور اوسمین سے آواز آئی کہ آمنہ سے محمد پیدا ہوا اور سحاب رحمت و طشت
فردوس آیا کہ اوسکو غسل دین اور عبد المطلب کہتے ہین کہ یہہ بہی دیکھا مینے کہ سب کوہا
مکہ مکہ کیطرف متوجہ ہوئی اور ایک ابر سفید آمنہ کے حجرے کی برابر مینے ایستادہ دیکھا
یہہ حال دیکھکر مین گہر کیطرف چلا اور کہتا جاتا تہا کہ یارب یہہ خواب ہے یا بیداری جب
گھر مین آیا تو دیکھا کہ وہ نور جو آمنہ کی پیشانی مین تہا اوسکا نشان نہین مینے آمنہ سی پوچھا کہ
وہ نور جو تیری پیشانی مین تہا وہ کیا ہوا آمنہ نے جواب دیا کہ میری یہان فرزند پیدا ہوا
وہ نور اوسمین ہی اور اوس لڑکے کو مجھسی مرغانِ زمردین بال نے لی لیا ہے وہ میرے
پاس نہین چھوڑتے اور یہہ ابر جو ایستادہ ہی وقت ولادت میری سر پر سایہ افگن ہوا تہا
عبد المطلب کہتے ہین کہ مینے آمنہ سے کہا کہ میرے فرزند کو لا کہ مین دیکھون آمنہ نے کہا
کہ تین دن تک فرزند کو دیکھنے کی اجازت نہین مینے پوچھا کیا سبب آمنہ نے کہا کہ جسوقت
لڑکا پیدا ہوا اوسوقت ایک شخص دراز بالا کہ قد اوسکا مانند نخل خرما کی تہا وہ میرے
پاس آیا اور اوسنے مجھسے کہا کہ اس لڑکے کو تین دن گہر سی باہر نہ نکالنا اور تین دن تک
کسی آدمی کو نہ دکہانا عبد المطلب کہتے ہین کہ یہہ بات سنکر مجھے غصہ آیا اور مینے
تلوار کہینچکر کہا کہ مجھے میرے فرزند کو دکہا نہین مین تجھے ہلاک کرونگا یہہ حال دیکھکر
آمنہ گھبرا گئی اور مجھسی کہا کہ وہ لڑکا فلان مکان مین ہی جاکر دیکھہ آ تو مینے قصد
اوس مکان کا کیا اوسیوقت اوس مکان کی اندر سی ایک شخص با عظمت و ہیبت
کہ ویسا شخص مینے کبہی نہ دیکھا تہا اور شمشیر برہنہ ہاتہہ مین لئی ہوئی تہا اوسنے مجھے جہڑکا

اور کہا انکلتک امّک یعنی روتی تجکو تیری ماں کہان آتا ھی مینی جواب دیا کہ اپنی گہر
اپنی فرزند کو دیکہنے آتا ہون یہہ سنکر اوس شخص نی کہا کہ اولٹے پانون پہر جا کہ جبتک
فرشتگان مقربان بارگاہ اوسکی زیارت سے مشرف نہولین گے کوئی بنی آدم اوسکو دیکہہ
سکیگا عبد المطلب یہہ کہتے ہین کہ سنکر لرزہ میرے بدن پر طاری ہوگیا اور
ہاتہہ سی تلوار گر پڑی اور مین باہر نکل آیا اور چاہا کہ قریش کو اس حال سی آگاہ کرون لیکن
ہرگز یارائی تقریر نہوا القصہ جب تین دن گذر گئی تو مینی حضرتکو دیکہا اور نہایت مسرور
اندوہ ہوا اور خانہ کعبہ مین لاکر خدا تعالی کی سپرد کیا اور محمد نام رکہا اور وہانسی لاکر آمنہ کو
دیا اور درباب حفاظت تاکید بلیغ کی ❊ کعب الاحبار سی حضرت کی تولد کی یون روایت
کہ جس شب حضرت آمنہ جناب مقدس نبوی سی حاملہ ہوئین تو منادی نی ساتون آسمانون مین
ندا کی کہ بشارت ہو تمہین ای زمین و دریا و چرند و پرند کہ آج دُرِ شاہوار نطفہ طیبہ
خاتم انبیا نی قرار پکڑا الغرض تمام زمین پر کوئی ایسا نہ تہا جسکو یہہ مژدہ مسرت لزوم
نہ سنایا گیا ہو اور حضرت کی شب ولادت ستر ہزار قصر یاقوت سُرخ کی اور ستر ہزار
قصر مروارید کی بنا ہی گئی کہ اونکو قصور ولادت کہتی ہین اور سب بہشتون کو زینت دیگئی اور
بہشت کو بشارت دیگئی کہ شاد ہو تیرا پیغمبر پیدا ہوا پس بہشت اس مژدہ سی خندہ ناک ہوئی
اور ہمیشہ خندان رہیگی ❊ اور دریا مین ایک ماہی ھی کہ نام اوسکا طموسا ہی اور وہ
سردار و بزرگ سب ماہیون کی ھی سات سو دم رکہتی ھی اور سات سو گاو اوسکی
پشت پر چلتی ہین کہ ہر گائی اوسمین سی دنیا سی بڑی ھی اور ہر گائی ستر ہزار شاخ زمرد
سبز رکہتی ھی مگر اوس مچہلی کو خبر نہین ہوتی وہ ماہی حضرت کی ولادت کی خوشی سے حرکت
مین آئی اگر اللہ تعالی اوسی ٹہرا نہ دیتا تو تمام دنیا اولٹ جاتی اور کوئی کوہ ایسا نہ ہا
جسنے دوسری کوہ کو بشارت حضرت کی ولادت کی ندی ہو اور سب نے صدای لا الہ
الا اللہ بلند کی اور حضرت کی کرامت کی سبب سب کوہ کوہ ابو قبیس کے پاس گئے شاید
ہوئی اور سب درختون نی شاخ و میوہ سی شادی ولادت باسعادت حضرت سے
تقدیس کی اور آسمان کے مابین ستر عمود نور کے کہ ایک دوسرے سی مشابہ نہ تہا بر پا کیے

اور حضرت آدم علیہ السلام کی روح کو بشارت ولادت حضرت کی دی گئی اور ستر ہزار درجہ حسن حضرت آدم کا زیادہ کیا گیا اور اوسوقت تلخی مرگ کی حضرت آدم کی منہہ سے گئے اور بہشت مین کوثر کو اضطراب ہوا اور ستر ہزار قصر دُر و یاقوت کی واسطی نثار ولادت حضرت کی کوثر سے باہر نکالے اور شیطان کو زنجیرون سے باندہ کر چالیس دن تک قلعہ مین محبوس کیا اور تخت اوسکا پانی مین ڈبو دیا اور سب بت سرنگون ہوئی اور صدا ای وا ویلا اونسے بلند ہوئی اور یہہ آواز کعبہ سے سُنی کہ ای آل قریش تمہاری پاس آیا بشارت دینی والا ثواب کا اور ڈرانے والا عذاب خدا سے ✣ ✣ ✣ ✣

روایت ہے کہ جب حضرت عبد اللہ حضرت آمنہ سے نکاح کر چکے ایکدفعہ حضرت عبد اللہ اپنی بہائیون کی ساتہہ باہر تشریف لیگئی راہ مین ایک نہر عظیم معلوم ہوئی حالانکہ پہلے وہان نتہی لوگ اوسی دیکہکر متعجب ہوئی ناگاہ مابین آسمان و زمین سے آواز ہوئی کہ ای عبد اللہ نہر کا پانی نوش کرو جب حضرت عبد اللہ نے پانی پیا تو عسل سے شیرین اور یخ سے سرد اور مشک سے زیادہ خوشبو تہا جب اونہونے چاہا کہ بہائیونکو اطلاع کریں وہ نہر ناپدید ہوگئی پس حضرت عبد اللہ جلد اپنی گہر مین تشریف لائی اوسی رات نور جناب مقدس نبوی منتقل ہو کر پیشانی جناب آمنہ مین آیا اور حضرت آمنہ کا چہرہ مانند آفتاب کے چمکنی لگا ✣ واقدی اور شاذان سے روایت ہے کہ جب ایک مہینہ حضرت کے حمل کا گذرا تو تمام درختون اور پہاڑون نی حضرت کے حمل کی آپسمین بشارت دی اور اوسی مہینہ مین عبد المطلب مدینہ کو گئی اور حضرت عبد اللہ کو ہمراہ لیگئی وہان پندرہ دن کی بعد حضرت عبد اللہ نی وفات پائی پس سقف گہر کی پہٹ گئی اور ہاتفی نے ندا دی کہ جسکے صلب مین پیغمبر آخر الزمان تہا وہ مرگیا اور کون ہے جو نہ مریگا جب دوسرا مہینہ حضرت کی حمل کو گذرا خدا تعالی نی ایک فرشتہ کو حکم کیا کہ ندا کری مابین آسمان و زمین کے کہ ای ملائکہ میرے استغفار کرو واسطی محمد و آل محمد صلعم کے جب تیسرا مہینہ آپکے حمل کو گذرا اللہ تعالی نی حکم دیا پہاڑون اور دریاؤن اور زمیون اور درختون کو کہ سجدہ کرین واسطی تعظیم خاتم الانبیا کی چنانچہ

سب نے سجدہ کیا حتی اوسی اونٹ نی جسپر کہ ابو قحافہ سوار تھا اور شام سی مکہ کو آتا تھا
جب مکہ کی نزدیک پہونچا تو اوسکے اونٹ نی جسپر سوار تہا سر زمین پر رکہدیا ابو قحافہ
ہر چند اوسی مارکر ہٹانا چاہا مگر اوسنی نہ مانا اس عرصہ مین صدا آئی کہ اس حیوان کو
مت مار کہ اسنی بہی ایک امر عظیم کیلئی خدا تعالی کے حکم سی ساری مخلوقات کی
ساتھہ سجدہ کیا ہی ابو قحافہ نی پوچہا وہ امر عظیم کیا ہی پہر ندا آئی کہ تین مہینہ ہوئی کہ محمد
رسول اللہ صلعم اس عالم مین تشریف لائی جب چار مہینہ گذرے تو حبیب زاہد کہ
شاہ سپہر فرما دسی اوس زمانہ مین تہا کہتا ہی کہ مین مکہ کو جاتا تہا رستہ مین ایک ہرن کو
دیکہا مینی کہ سر بسجدہ ہی مینی چاہا کہ اوسی اوٹہاؤن اوسوقت ہاتف کی آواز آئی
کہ اسکو کچہہ نہ کہہ کیونکہ تمام خلایق بر و بحر اور سہل و جبل اس شکریہ مین کہ نبی زکی چار
مہینہ کی ہوئی سر بسجدہ ہین جب پانچوان مہینہ گذرا اور وہ زاہد اپنی صومعہ کو پہرا
تو دیکہا کہ اوسکا صومعہ مانند سیماب کی لرزاں ہی اور اوسکی محراب پر بلکہ یہود و نصاری
کی تمام صومعوں کی دیواروں پر یہہ لکہا ہی کہ ایمان لاؤ پیغمبر آخر الزمان پر اور اوسکی خدا پر
اور نزدیک ہی ظہور اوسکا خوشحال اوسکا جو اوسپر ایمان لاتی اور افسوس ہی اوسپر
جو اوسکا انکار کری حبیب نے کہا کہ مین اقرار کرتا ہون اور ایمان لاتا ہون ✦ جب چہہ
مہینے حضرت کی حمل کی گذرے تو اوس زمانہ مین اہل مدینہ و اہل یمن اپنی عیدگاہ مین
اور رسم اونمین یہہ تہی کہ برس دن مین چند مرتبہ ایک درخت عظیم کی پاس کہ نام اوسکا
ذات انواط تہا جاتی تہی اور وہان کہاتی پیتی تہے اور شادی کرتے تہی اور اوس درخت
کی پرستش کرتی تہی حسب معمول جب اوس درخت کی پاس گئے تو ایک صدای عظیم یہہ
اوس درخت مین سی آئی کہ ای اہل یمن و ای اہل تہامہ و بت پرستان جاء الحق
و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقا اور ای گروہ اہل باطل اب تمہاری ہلاکت کا
وقت آیا یہہ سنکر وہ ڈری اور سب اپنی اپنی گہر جلدی چلیگئی ✦ جب سات
مہینے حضرت کے حمل کو گذرے تو سواد بن قارب حضرت عبد المطلب کی خدمت مین آیا
اور اوسنی کہا کہ شب گذشتہ مینی خواب و بیداری مین دیکہا کہ آسمان کے دروازے

کھل گئی ہین اور ملائکہ زمین پر اوترے ہین اور کہتے ہین کہ زمین کی زینت کرو واسطے تولد
ہونے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کے سو تحقیق اسی کہ وہ پسر زادہ عبد المطلب کا ہی اور وہ رسول
کافہ خلق کیطرف ساتھ شمشیر قاطع کے اسود کہتا ہی کہ مینے پوچھا وہ کون ہی اونسے
کہا محمد ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف یہہ خواب سنکر
حضرت عبد المطلب نے اسود کو فرمایا کہ یہہ خواب پنہان رکھنا کسی سے نکہنا ✤ ✤
جب آٹھوان مہینہ آپکے حمل سے گذرا وہی ماہی مذکور الصدر اپنی دُم پر ایستادہ
ہوئی اور دریا متموج ہوا پس فرشتہ نے اوسسے ندا دی کہ اے ماہی اضطراب نکر کہ
تمام دریا کو شور مین لاتی ہو اوس ماہی نے جواب دیا کہ جب خدا تعالی نے مجھے پیدا کیا تھا
تو فرمایا تھا کہ جب مین محمد ابن عبد اللہ کو پیدا کرونگا تو تو اوسکے واسطے اور اوسکی
اُمت کیواسطے دعا کرنا اب کہ مینے سُنا کہ ایک فرشتہ دوسرے فرشتہ کو محمد کی ولادت کی
بشارت دیتا ہی پس مین بھی حرکت مین آئی اوس فرشتہ نے کہا کہ تو قرار پکڑ کر دعا کر ✤
جب نوان مہینہ آپکے حمل سے گذرا تو اللہ تعالی نے سب آسمانونکے فرشتونکو وحی کی کہ تم زمین
پر جاؤ پس دس ہزار فرشتہ نازل ہوئے اور ہر ایک فرشتہ کے ہاتھ مین ایک نور کی قندیل
تھی اور بے روغن کے وہ روشن تھی اور ہر قندیل پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا
وہ فرشتے دور مکہ معظمہ مین ایستادہ ہوئے اور ہر ایک نے کہا کہ یہہ نور محمد ہی اور سب
یہہ حال حضرت عبد المطلب سُنتی تہی اور پوشیدہ کرتی تھے جب نو مہینہ تمام ہوئے
حضرت آمنہ نے اپنی والدہ سے کہا کہ مین چاہتی ہون کہ میرے پاس کوئی نہ آئے اور مین
حجرہ مین بیٹھکر مصیبت شوہر مین گریہ و بکا کرون پس اونکی والدہ نے کہا کہ ایسی شوہر پر
گریہ کرنا مناسب ہی پس حضرت آمنہ حجرہ مین جاکر گریہ و بکا مین مشغول ہوئین کہ یکایک
درد وضع حمل حضرت آمنہ کو معلوم ہوئی پس بہت اوٹھین اور دروازہ کھولنے کا ارادہ کیا
ہر چند زور کیا مگر دروازہ نکھلا ناچار ہو کر جا بیٹھین اور بسبب تنہائی حضرت آمنہ کو
وحشت عظیم ہوئی ناگاہ دیکھا کہ سقف حجرہ شگافتہ ہوئی اور چار حورین اوسمین سے اوترین
اونکے نور سے حجرہ روشن ہوگیا اور جناب آمنہ سے کہا کہ تم ڈرو نہین ہم خدا نے تمہاری

خدمت کرنیکی واسطے بہیجا ہی پس چارون طرف جناب آمنہ کی وہ چارون جمع رہتین ہوئین
اور جناب آمنہ بیہوش ہوگئین جب ہوش مین آئین تو دیکہا کہ جناب رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے دامن کی نیچے سجدہ مین ہین اور پیشانی نورانی زمین پر رکہی ہوئی
اور انگشت شہادت آسمان کیطرف اوٹہائی ہوئی لا الہ الا اللہ فرما رہی ہین اوس دن
سات ہزار نوسو چار مہینے اور سات دن حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کو گذری تہے
اور ایک روایت مین ہی کہ آٹھہ ہزار و نوسو چار مہینے سات دن ہوئی تہے اور جناب آمنہ نے
حضرت کو طاہر و مطہر و سرمہ کشیدہ دیکہا اوسوقت ایک نور حضرت کے روئی مبارک سے
چمکا کہ سقف حجرہ شگافتہ ہوئی اور اوس نور مین جناب آمنہ نی جو جو قصر رفیع کہ حرم مین اور
اطراف جہان مین تہی وہ دیکہے اور اُس پر تحریر خانہ کہ جسمین خدا جانتا تہا کہ اسمین اہل ایمان
پیدا ہونگے روشن ہوگیا اور جو بُت کہ مشرق و مغرب مین تہی سب منہہ کی بل گر پڑے
جب ابلیس نے یہہ حال غریب مشاہدہ کیا اپنی اولاد کو جمع کرکے کہا کہ آج کی دن کی سی
مصیبت مجہپر کبہی نہین پڑی آج ایک لڑکا پیدا ہوا ہی محمد ابن عبد اللہ پس وہ عبادت
بتون کی باطل کریگا اور لوگون کو خدا کیطرف دعوت کریگا پس وہ ملعون اور اوسکی اولاد
دریائی چہارم مین گئی اور چالیس دن تک روتے رہی بعد اسکی ان حورون نے حضرتکو
جامہ بہشت مین لپیٹ کر حضرت آمنہ کو دیا اور آپ بہشت کو گئین اور ملائکہ کو بشارت
حضرت کی ولادت کی دی پس جبرئیل و میکائیل علیہم السلام آسمان سی اوترے اور
اور بصورت دو جوان کے داخل حجرہ ہوئی حضرت جبرئیل کی ہاتہہ مین طشت طلا تہا اور
حضرت میکائیل کی ہاتہہ مین ابریق عقیق کی تہی پس جبرئیل علیہ السلام نی حضرت کو
ہاتہہ مین اوٹہایا اور حضرت میکائیل نے پانی ڈالا پس جبرئیل نی جناب آمنہ سی کہا کہ ای
آمنہ ہم اسی طہارت کیواسطی غسل نہین دیتی یہہ طاہر و مطہر ہی بلکہ ہم اسواسطے غسل
دیتی ہین کہ افزایش نور و صفا ہو بعد اسکے عطر ہائی بہشت سی حضرت کو معطر و
خوشبو کیا ناگاہ بہت سی صدا آئین کہ اصوات ہائی مختلفہ تہین در حجرہ مقدسہ بلند
ہوتین حضرت جبرئیل نے کہا کہ ملائکہ ہفت آسمان آتے ہین کہ پیغمبر آخر الزمان کو

سلام کرین پس وہ حجرہ بقدرت حق تعالی وسیع ہوا اور فوج فوج ملائکہ اوسمین
داخل ہوتی تہی اور کہتی تہی السلام علیک یا محمدؐ السلام علیک یا محمودؐ
السلام علیک یا احمدؐ السلام علیک یا حامدؐ + لمولفہ

السلام ای شفیع روز جزا
السلام ای خلاصۂ کونین
السلام ای قسیم نار وجنان
السلام ای دلیل ہر گمراہ
السلام ای محمدؐ عربی
سبب آفرینش عالم

السلام ای حبیب خاص خدا
السلام ای بہار گلشن دین
السلام ای پیمبر یزدان
السلام ای نبی عرش مقام
شرف دودمان مطلبی
ہو صلوٰۃ وسلام صبح ومسا

السلام ای ہدایت دارین
السلام ای چراغ راہ یقین
السلام ای طبیب درد گناہ
شہسوار براق برق خرام
السلام ای محیط فیض اتم
تجھپہ اور تیری آل پر مولا

پس جب ثلث شب گذری حق تعالی نی جبرئیل کو حکم کیا کہ چار علم بہشت برین سی لیجا
پس جبرئیل علیہ السلام وہ علم لائی اور علم سبز کو کوہ قاف پر نصب کیا اوس علم پر سفید
دو سطرین لکہی ہوئی تہین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور دوسرے علم کو کوہ ابو قبیس پر نصب
کیا اور وہ علم دو شقہ رکہتا تہا ایک شقہ پر اوسکے لکہا تہا لا الہ الا اللہ اور دوسرے شقہ پر اوسکے لکہا تہا الا دین الا دین محمد بن
عبد اللہ اور تیسرا علم بام کعبہ پر گاڑا اوسپر لکہا تہا طوبی لمن آمن باللہ وبمحمدؐ وویل لمن
کفر بہ من عند ربہ اور جو تہا علم بیت المقدس پر استادہ کیا اوسپر لکہا تہا لا غالب
الا باللہ والنصر اللہ ومحمدؐ اور ایک فرشتہ نی کوہ ابو قبیس پر ندا دی کہ اہل مکہ ایمان لاؤ
خدا پر اور اوسکی پیغمبر پر کہ وہ نور تہا ہی اوسنی اور اللہ تعالی نے ایک ابر بہیجا کہ اوس
ابر سی [illegible] ن و مشک کعبہ پر برسا اور بت کعبہ کے باہر حجرہ کیطرف منہہ کی بل گر پڑے
اور حضرت جبرئیل ایک قندیل سرخ لائی اور در کعبہ پر لٹکا دی کہ بی روغن کی وہ روشن تہی
اور جبین مبین جناب رسالت پناہ صلعم سے ایک برق نور کی ساطع ہو کر ہوا مین بلند
ہوئی اور آسمان تک پہونچی اور کوئی گہر ایسا اہل ایمان کا تہا جہان اوسکی روشنی
نگئی ہو اور اوس رات جو توریت وانجیل وزبور دنیا مین تہے اونمین جسجا اسم شریف
حضرت کا تہا اوسکے نیچی ایک قطرہ خون کا ظاہر ہو گیا تہا اسواسطی کہ حضرت پیغمبرؐ

صاحب شمشیر ہین اور جو دیر و صومعہ دنیا مین تہا اوسکی محراب پر لکہا ہوا تہا کہ جناب تم
کہ پیغمبر اُمی متولد ہوا بعد اسکی حضرت آمنہ نی دروازہ کہولا اور باہر تشریف لائین اور جو
عجائب و غرائب کہ دیکہا تہا اپنی بالون اور والدہ کے سامنی بیان کیا جب عبد المطلب کو
یہہ خبر پہونچی وہ حضرت کی پاس آئی دیکہا کہ آپ بزبان فصیح تقدیس و تسبیح حق تعالے
کر رہی ہین اور حق تعالی نے ایک خیمہ دیبائی سفید بہشت کا در کعبہ پر بہچا کر اوسپر بخط سیاہ
لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا و نذیرا و داعیا الی اللہ
و سراجا منیرا وہ خیمہ چالیس دن تک رہا پس ایک شخص نی دست حریب و کثیف اوسی
لگا دیا اس سبب سے وہ اوپر چلا گیا ورنہ روز قیامت تک رہتا صبحکو جو اہل قریش مسجد
حرم مین آئی تو دیکہا کہ وہ قندیل جو بتون کی پاس روشن تہی وہ گل ہو گئی اور وہ زنجیر جو بڑے
بت کی گلے مین تہی وہ ٹوٹ گئی اور بتون کو دیکہا کہ مسجد سے باہر پڑے ہین یہہ سانحہ دیکہکر
نہایت حیران ہوئی کہ اس اثنا مین شیطان ایک راہب کی شکل بنکر آیا اور کہا کہ
ای اہل مکہ تشویش نکرو ان بتون کو جنہون نی گرا دیا ہی جلدی سے پہر رکہو کہ جن
قابو نپائین دوسرے دن حضرت عبد المطلب جناب رسالت مآب صلعم کو لیکر کعبہ مین
داخل ہوئی داخل ہوتی ہی حضرت نے فرمایا بسم اللہ و باللہ پس کعبہ نی بفرمان پروردگار
جواب دیا کہ السلام علیک یا محمد و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور ہاتف سے ندا آئی کہ جاء الحق
و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقا جسوقت عبد المطلب نے چاہا کہ بموجب دستور
قدیم حضرت کے بدن مطہر کو بتون سے مس کرین تو اوسوقت کسینے انکو پیچہی کہینچا
عبد المطلب نے پیچہی دیکہا تو کوئی نظر نہ آیا دوسری دفعہ پہر اونہون نی ارادہ کیا تو ایک
شخص نی اس زور سے کہینچا کہ عبد المطلب زمین پر بیٹہ گئی بعد اسکی ہاتف نے آواز دی
کہ ای عبد المطلب تو چاہتا ہی کہ بدن نازنین طیب و طاہر بدن نجس سے ملی عبد المطلب نے
استغفار کی تیسری دن حضرت عبد المطلب نے ایک گہوارہ خیزران سیاہ کا خرید کر
وہ مرصع کیا ہوا تہا طلا و جواہر سے اور ایک پردہ دیبائی سفید مطرز بہ طلا اوسپر ڈالا
اور ایک عقد مروارید و جواہر کا اوس گہوارہ مین ڈالدیا کہ آپ اوس سے کہیلتی رہین پس

حضرت جب بیدار ہوتی تہی تو اون دانون پر تسبیح الٰہی فرماتی تہے اور گہوارہ مین ماہ و ستارہ
آپ کیطرف مائل ہوتی تہے چنانچہ حضرت عباس سی روایت ہی کہ وہ کہتے ہین کہ مینی
حضرت سی عرض کیا کہ میرا اسلام لانیکا یہہ سبب ہوا کہ جس زمانہ مین آپ گہوارہ مین تہی
اوس زمانہ مین آپنے چاند سے باتین کین اور جسطرف آپ انگشت مبارک سی اشارہ فرماتے
تہی ماہ اودہر ہی پہر جاتا تہا حضرت نی فرمایا کہ مین اوس سی باتین کرتا تہا اور وہ مجہسی باتین
کرتا تہا اور وہ مجہی بہلاتا تہا کہ مین گریان نہون اور مین اوسکی صدا سنتا تہا جسوقت وہ کرسی کے
نیچی جاکر سجدہ کرتا تہا چوتہے دن سواد بن قارب آیا کہ حضرت کو دیکہی جب پردہ گہوارہ کا
اوٹہایا تو ایک برق حضرت کی روئی مبارک سی چمکی کہ اوس سے سقف خانہ شگافتہ ہوگئی
اور اسود نے اور حضرت عبد المطلب نے و فور نور سے آنکہین آستین سے ڈہانپ لین پس
یہہ حال جو اسود نی دیکہا بیتاب ہوکر حضرت کی پانو پر گرا اور کہا کہ مین ایمان لایا اس طفل پر
جب حضرت ایکماہہ ہوئی تو جو حضرت کو دیکہتا تہا گمان طفل ایکسالہ کا کرتا تہا اور ہمیشہ
صدائی تسبیح و تہلیل تقدیس حقتعالی آپکے گہوارہ سی بلند رہتی تہی اور حال طاق کسریٰ
مین ذرعہ گرنیکا اور بتی کا اور خواب دیکہنا موبد موبدان وزیر کسریٰ کا یہہ کہ شتران قوی ہیکل
بست آسگے ہین اور عربی گہوڑے پیچہی ہین اور وہ داخل مداین ہوئی اور تعبیر پوچہنی
اسکی کاہنون سے اور بشارت دینی اونکی حضرت کی تولد سی اور شب ولادت حضرت کی
دیکہنا سطیح کاہن کا عجایبات اور رو نمود برکات و انوار کا اور آنا اوسکا مکہ مین اور بشارت
دینا اوسکا حضرت کی تولد ہونے سے اور زرقا کاہنہ کا آنا اور سا ورسا ہون کا خبر دینا یہہ
سب کتب مطولہ مین مذکور ہے قلم کو کیا طاقت اور زبان کو کیا قدرت کہ وہ سب امور
غریبہ جو حضرت کی ولادت باسعادت مین ظاہر ہوئی اوسکا احصا کری غرض جب
حضرت چار مہینہ کی ہوئی تو حضرت آمنہ نی انتقال کیا اور حضرت اتنی سی عمر مین بے
مادر و پدر ہوگئے حضرت عبد المطلب نے حلیمہ بنت عبد اللہ کو حضرتکو دودہ پلانے کو دیا ✦
رضاعت حلیمہ سے روایت ہی کہ جس برس حضرت رسالت پناہ صلعم تولد ہوئے
اوس سال ہماری بلاد مین قحط سالی تہی سب عورتین بنی سعد کی مکہ کو آئین کہ جلد اطفال

اہلِ مکہ کو دودھ پلانے کیواسطے لینے مین بھی ایک دراز گوش پر کہ وہ نہایت ناتوان و کم رو تہا
اوسپر سوار تہی اور ایک اونٹنی میری پاس تہی کہ ایک قطرہ دودھ کا اوسکی پستانمین
نتھا اور میری پستان مین بھی دودھ اسقدر نہ تہا کہ میرا لڑکا سیر ہوکر سوئے تمام رات
بسبب گرسنگی کی سوتا نہ تہا جب ہم سب مکہ مین پہونچی تو حضرت کو یتیم سمجھکر کسی نے
نہ لیا کہ کون اسکی طرفسے ہماری پرورش کریگا غرض مجھسے پہلے کر سب نے اور لڑکے
لیلئی جب مین آئی تو میری ہاتھہ کوئی لڑکا نہ آیا پس مین عبد المطلب کے پاس گئی
اور حضرت کو لیا اور اپنی زانو پر بٹہایا دیکھا مینی کہ جب حضرت نے میری طرف نظر کی
تو ایک نور حضرتکی چشم مبارک سے نکلا بعد اسکے مینی دودھ پلانے کا ارادہ کیا تو
حضرت نے پستان راست کیطرف رغبت کی باآنکہ پستان راست میری بیکار تہی
اور کبھی اوسمین دودھ نہوا تہا نہ کسی فرزند کو اوس سے مینی دودھ پلایا تہا ہرچند مینی
پستان چپ سے حضرت کو دودھ پلانا چاہا مگر حضرت نے نہ پیا ناچار مینی پستان راست
حضرت کے منہہ مین دی اوسیوقت حضرتکی برکت سے وہ پستان پرُ از شیر ہوا تنک ہوگئی
حضرت کے لبون سے دودھ گرتا تہا مین حیران تہی کہ بارہ لڑکون کو مینی پستان چپ سے
دودھ دیا تہا یہہ برکت اس لڑکے کی ہی غرض مین حضرتکو لیکر اپنی شوہر کی پاس گئی
اوسیوقت حضرتکی برکت سے اونٹنی ہماری پرُ از شیر ہوگئی اور اسقدر دودھ اوسکی پستانون
مین ہوا کہ ہمکو اور ہماری اولاد کو کافی ہوا اول حضرت کا یہہ معجزہ دیکھا کہ پستان راست
میری پرُ از شیر ہوگئی اور دوسرا معجزہ یہہ اونٹنی کا دیکھا علی الصباح خوش و خرم
حضرت کو مینی اپنی سامنی دراز گوش پر بٹہایا اور روانہ ہوئی جسوقت حضرت اوس
دراز گوش پر سوار ہوئی اوسنی منہہ کعبہ کیطرف کرکر تین دفعہ سجدہ کیا اور گویا ہوکر یہہ کہا
کہ مینی بیماری سے شفا پائی سستی میری دور ہوگئی یہہ سب کچھہ اسلئی ہوا کہ خاتم المرسلین
و بہتر ... اولین و آخرین مجھپر سوار ہی بعد اسکے وہ اسقدر تیز رفتار ہوا کہ میری کسی رفیق کا
چارپایہ اوسکی برابر نہو سکتا تہا غرضکہ مکہ سی روانہ ہوئی اثنا راہ مین ایک غار مین سے
ایک پیر مرد نکلا کہ نور جبین سے اوسکی ساطع تہا اوسی حضرت کو سلام کیا اور عرض کی کہ اللہ تعا

نی مجھی آپ پر موکل کیا ھی کہ ہر امر مین آپ کی رعایت رکہون بعد اسکی ایک گلہ آہون کا میری
برابر سی گذرا اوسنی بزبان فصیح کہا کہ ای حلیمہ تو نہین جانتی کہ کسکو تربیت کرتی ہی یہہ پاکیزہ
ترین پاکیزگان ھی اور جس کو دشت کی پاس مین گذرتی تہی وہ حضرت کو سلام کرتی تہی
پس حضرت کی قدم مبارک سی ایسی برکت ہماری ہان ہوئی کہ ہم توانگر ہوگئی اور حیوانات
ہماری بہت سی ہوگئی اور کبہی حضرت جامہ مین حدث نہ کرتے تہی اور کبہی کشف عورت
آپکا نہین ہوا ہمیشہ ایک جوان کو دیکہا مینی کہ جامہ حضرتکی ستر عورت پر ڈالتا تہا ✤
ابن شہر آشوب نے حلیمہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت تین مہینکی ہوئی تو زمین پر بیٹہی
اور جب نو مہینکی ہوئی تو لڑکون کے ساتہہ پہرنے لگے اور جب آپ ایک سال کی ہوئی
تو بہائیون کے ساتہہ گوسپندون کو چرانے گئے جب آپ پندرہ مہینہ کی ہوئی تو جوانان
قبیلہ کی ہمراہ تیراندازی کرتے تہی اور جب تیس مہینہ آپکی ولادت پر گذرے تو حضرت
کشتی مین جوانون کو زمین پر دے مارتے تہی پس حلیمہ آپ کو عبد المطلب کے پاس لیگئی
ابن عباس سے روایت ہی کہ جب چاشت کو سب بچون کیواسطی کہانا آتا تہا تو ہر ایک بچہ
آپس مین چہینتا تہا مگر حضرت دست دراز نفرماتی تہے اور جب اور لڑکے خواب سے بیدار ہوتی تہی
تو آنکہین اونکی چرک آلود ہوتی تہین اور حضرت خوشبو اور روشستہ خواب سی بیدار ہوتی تہی
روایت ھی کہ ایک دفعہ عبد المطلب کعبہ کی پاس بیٹہی تہے کہ ناگاہ ہاتف نی آواز
دی کہ محمد ص حلیمہ کے پاس سی ناپیدا ہوگیا پس عبد المطلب بی حواس ہوکر سوار
ہوئی اور کہتے تہے کہ اگر محمد ص پیدا نہوگا تو تمام قریش کو پراگندہ کرونگا پس اوسوقت ندا
ہوا سی آئی کہ حق تعالے محمد ص کو ضایع نکریگا وہ فلان وادی مین زیر درخت مغیلان ھی
جب عبد المطلب وہان پہونچی تو دیکہا کہ حضرت اوس درخت خاردار سی رطب آبدار
چنتی ہین اور تناول کرتے ہین اور دو جوان حضرت کے نزدیک کہڑے ہین جب عبد المطلب
حضرت کے نزدیک گئی تو وہ جوان ہٹ گئی اور وہ دو نوجوان حضرت جبرئیل و میکائیل تہی
پس حضرت عبد المطلب حضرت کو سوار کر کے لی آئی ✤ ایک روایت مین ھی کہ
عبد المطلب نے حضرت کو درخت مور کی نیچی بیٹہی دیکہا جب حضرت سے پوچہا کہ تمہین یہان

یہان کون لایا حضرت نے فرمایا کہ ایک مرغ سفید مجھی اپنی بال مین چہپاکر یہان لایا تھا
مین یہان گرسنہ و تشنہ ہوا تھا میوہ اس درخت کا کھایا اور پانی پیا اور مرغ سفید
جبرئیل علیہ السلام تھا + شاذان سی روایت ہی کہ جب حلیمہ حضرتکو مکہ لیچلی تو رستہ
مین فرزند حلیمہ کے حضرت سے اسور غریبہ دیکھتی تھے اور متعجب ہوتی تہی اول یہہ دیکھا
کہ جسوقت آفتاب بلند ہوا اور حضرت حرارت آفتاب سی متاذی ہونی لگی اوسوقت
اللہ تعالی نی اسمعیائل فرشتہ کو وحی کی کہ ابر سفید کا سایہ حضرت پر کری کہ وہ ہمیشہ
حضرت کے ہمراہ رہی پس اوسیوقت ایک ابر حضرت کی سر پر پیدا ہوا اور مشک کی مانند
اوسمین سی پانی گرتا تھا مگر حضرت تک ایک قطرہ نہ آتا تہا اور تمام رودخانہ جاری ہوگئے
اور تمام جنگل پانی سی بھر گیا اور حضرت کی رستہ مین کہین گل تہی اور اوس ابر سے زعفران
گرتی تہی اور مشک برستا تھا اور کوہ و دشت کو حضرت کیواسطی معطر کرتا تھا اوس
صحرا مین ایکدرخت خشک خرمے کا تھا کہ برسون اوسکو خشک ہوئی ہوی تہی جب
حضرت کو وہان ٹہہرایا حضرت نے اوس سے پشت مبارک لگائی کہ استراحت فرمائین
پس اوسیوقت وہ درخت سرسبز ہوگیا اور رطب زرد و سرخ سی بار آور ہوا اور حضرتکی
ضیافت کی واسطی اوسمین سی رطب نیچی گرے پس حضرت نی تہوڑی دیر سایہ مین
اوس درخت کی استراحت فرمائی اور اپنی بہائیون سے مکالمہ فرمایا ناگاہ حضرت کی نظر
ایک چمن بہار پر پڑی کہ وہ انواع گل و ریاحین سی آراستہ تہا حضرت نی بہائیون سے کہا
کہ مین چاہتا ہون کہ اس چمن کی سیر دیکھون اونہون نی کہا کہ آپ فرمائین تو ہم بہی چلین
آپ نے فرمایا کہ تم اپنی کام مین مشغول رہو کہ مین تنہا جاتا ہون اور جلد انشاء اللہ تمہاری پاس
آتا ہون پس حضرت متوجہ اوس گلستان کے ہوئی اور سیر کرتی پہرتی تہی اور صنائع
اور بدائع قادر ذو الجلال کو بتامل و تفکر ملاحظہ فرماتی تہے کہ ناگاہ ایک کوہ عظیم سامنی آیا
کہ رستہ نہ تہا کہ اوپر آپ جاتے جبکہ حضرت کی خاطر متعلق اوپر جانی کی تہی اوسیوقت
اسمعیائیل فرشتہ نی ایک صدا دی کہ وہ کوہ لرزنے لگا پس اوس فرشتہ نی کہا کہ بہتحقیق
پیغمبر آخر الزمان چاہتا ہی کہ تیری اوپر آئی اوسکے واسطی تو نیچی ہو پس اوسیوقت وہ کوہ

اسقدر نیچا ہوا کہ حضرت پانو رکھکر اوسپر تشریف لیگئی اور وہان دوسری طرف دیکھا تو زیادہ کیفیت
نظر پڑی حضرت نی اودہر کی جانب تشریف لیجانیکا ارادہ فرمایا مگر اودہر مار و عقرب اسقدر رہتے
کہ کوئی وہان چل نسکتا تھا پس اوسیوقت اسمٰعیائیل فرشتہ نے اون مار و عقرب کو ندا دی
کہ ای گروہ مار و عقرب اپنی سوراخون مین چہپ جاو کہ سید اولین و آخرین تمہین ندیکہی اوسیوقت
سب پنہان ہوگئی حضرت کوہ سے نیچے تشریف لائی وہان ایک چشمہ صافی دیکہا نہایت سرد
عسل سے شیرین و مسکہ سے نرم پس وہ پانی نوش فرمایا اور ایک لمحہ کنار چشمہ پر استراحت فرمائی
پس اوسوقت جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و دردائیل علیہ السلم حضرت کی پاس آئی اور
حضرت کی خدمتمین بیٹہی جبرئیل نی کہا السلام علیک محمد السلام علیک یا احمد اسیطرح بہت سے
سلام کئی اور بہت سی مناقب بیان کئی اور کہا کہ خوشا حال اوسکا جو تجہپر ایمان لائے اور بدحال اوسکا
جو تجہسے منکر ہو پس حضرت نے جواب سلام اونکا دیکر فرمایا کہ تم کون ہو اونہون نے عرض کی کہ ہم بندۂ خدا ہین
اوسوقت حضرت جبرئیل کی پاس ایک طشت تہا یاقوت سرخ کا اور میکائیل کی پاس ابریق تہا
زمرد سبز کا اور وہ ابریق بہرا ہوا تہا آب بہشت سے پس جبرئیل آگے بڑہے اور حضرت کی مونہہ پر
مونہہ رکہکر تین ساعت تک اسرار خدا تعالی بیان کئی پہر کہا کہ ای محمد صلعم تم سمجہے جو ہمنے بیان کیا
حضرت نے فرمایا مین سمجہا پس حضرت کا سینہ علم اور حکمت الٰہی سے مملو کیا اور حقتعالے نی ستر ہزار
درجہ نور اوس خورشید فلک رسالت کا مضاعف کیا اور حضرت کا چہرۂ مبارک اسقدر چمکا کہ
کسیکو تاب نتہی کہ درست حضرت کا چہرۂ اقدس دیکہے پہر جبرئیل نی حضرتکو لٹایا اور پر شکم مبارک کو
چاک کیا اور دل حقایق منزل مین سے نقطۂ سیاہ کو باہر کیا اور قلب مبارک کو آب بہشت سے دہو یا
اور میکائیل پانی ڈالتی جاتی تہے **منقول** ہے کہ ایکدفعہ حضرت سے پوچہا کہ جبرئیل نے آپکے دل مین سے
کیا چیز دہوئی تہی آپنے فرمایا شک و شبہ اور کفر ہرگز میری دل مین نہ تہا اور مین پیغمبر تہا اوس
عالم مین کہ روح آدم کے بدن سے متعلق نہوئی تہی غرض بعد اسکے ایک مہر اسرافیل نی نکالی کہ اوسپر
دو سطرین لکہی تہین ایک مین لا الٰہ الا اللہ دوسری مین محمد رسول اللہ پس وہ مہر
حضرت کے کتف پر کی اور بعض روایت مین ہے کہ وہ مہر دل پر کی کہ حضرت کا دل پُر از
نور ہوگیا اور اوس نور کی روشنی سے جہان روشن ہوگیا پس بعد اسکے دردائیل فرشتہ نے

حضرت کو دامن مین لٹایا حضرت نے اسمین استراحت فرمائی اوسوقت حضرت نے خواب مین دیکہا کہ میرے
سر سے ایک درخت عظیم پیدا ہوا ہی اور آسمان کی طرف بلند ہوا ہی اور بہت شاخین اوسمین سے
پیدا ہوئی ہین اور نیچے اوسکے گیاہ بہت سی ہے پس اوسوقت منادی نے ندا کی کہ ای محمد وہ
درخت تو ہے اور شاخین تیری اہلبیت ہین اور وہ گیاہ محب تیری اور تیری اہلبیت کی ہین یہ
بشارت ہو تجہی پیغمبری عظیم کی بعد اسکے دردائیل نے ایک ترازو نکالی کہ دونو پلڑے اوس ترازو کے
کشادگی مین مانند آسمان و زمین کی تہی پس حضرت کو ایک پلہ مین بٹھایا اور دس اصحابون کو ایک
طرف بٹھایا مگر حضرت کے وزن نے افزونی کی اسیطرح ہزار نفر کو بٹھایا اوسپر بہی افزونی کی غرض
سب امت کو اور پیغمبرون کو اور اوصیاؤن کو اور ملائکہ کو اور کوہ اور دریاؤن اور درختون کو اور تمام
مخلوقات کو ایکطرف رکھا مگر حضرت ہی کا پلہ بہاری رہا کوئی حضرت کی برابر نہوا اوسوقت فرشتون
نے جانا کہ حضرت بہترین اولین و آخرین ہین پس حضرت سب یہہ حال خواب و بیداری مین مشاہدہ
کرتی تہی بعد اسکے دردائیل نے کہا کہ الحمد للہ نیکی اور خوشی ہی واسطی تیری اور تیری امت کی بعد اسکے
وہ ملایک آسمان پر گئی اودہر یہہ حال گذرا کہ جب بہت دیر ہوئی اور حضرت تشریف نہ لائی
تو فرزند حلیمہ کی اوسکی پاس گئی اور ماجرا بیان کیا پس حلیمہ نے یہہ سنکر گریبان چاک کرکے مصیبت
زدونکے مانند فریاد کرنی شروع کی اوسوقت عبد اللہ بن الحارث معہ اشراف بنی سعد کی سوار
ہوکر حضرت کا جویا ہوا اور جب حضرت عبد المطلب کو خبر پہونچی تو وہ معہ خویش و اقربا سوار
ہوکر تجسس کرنے لگی اس اثنا مین ابو مسعود ثقفی اور ورقہ بن نوفل اور عقیل ابن وفاس یمن سے
مکہ کی طرف آتی تہی گذر اونکا اوس وادی سے ہوا جہان حضرت تشریف رکہتی تہے جب نظر اونکی
درخت کیطرف گئی تو ورقہ نے کہا کہ مین تیس دفعہ اس رستہ سے آیا ہون مگر میں نے یہان کبہی درخت
نہین دیکہا عقیل نے کہا تو سچ کہتا ہے اس درخت کی پاس چلنا چاہئی تا یہہ امر غریب منکشف ہو
جب اوس درخت کی نزدیک پہونچی تو ایک طفل کو نیچی درخت کی دیکہا کہ آفتاب اوسکی جمال کی
تاب نہ لا سکتا تہا پس آپسمین اونہون نے کہا کہ یہہ جن ہے پہر کہا کہ یہہ نور جن مین کہان یہہ کوئی
فرشتہ ہے کہ انسان کی صورت بن گیا ہی پس ابو مسعود نے حضرت سے پوچہا کہ ای طفل تو جن ہی یا انس
حضرت نے فرمایا کہ مین فرزند آدم ہون اور محمد بن عبد اللہ میرا نام ہی ابو مسعود نے کہا کہ تو فرزندان

عبد المطلب ہی پہر تو اس مکان مین کیونکر آیا آپنے فرمایا کہ خدا نی مجہی یہان پہونچایا پس ابو مسعود نے
حضرت کو اپنی آگے بٹہا لیا اور مکہ کیطرف یہہ سب روانہ ہوئی اور راہ مین عبد المطلب سے ملے اور عبد المطلب
حضرت کو دیکہکر نہایت خورسند ہوئی اور ابو مسعود کو پچاس ناقہ اور ورقہ و نوفل کو ساٹہہ ناقہ بخشے
اور بدر حلیمہ کو ہزار مثقال طلا و دو ہزار درم عطا کئی اور مولف کتاب الانوار نی روایت کی ہی
کہ عادت اہل مکہ کی یہہ تہی کہ تولد سے بعد سات دن کی اطفال کو اپنی دایہ کو دودہ پلانیکو دیتی تہی
جب حضرت پیدا ہوئی تو بہت سی بی بیون نی چاہا کہ حضرت کی دایہ ہوں حضرت نے کسیکا دودہ نہ پیا
ایکدن حضرت آمنہ سوتی تہین کہ ہاتف کی یہہ آواز سُنی کہ اپنی فرزند کیواسطی دایہ قبیلہ بنی سعد سے
کہ حلیمہ اوسکا نام ہی اختیار کر اور حلیمہ کہتی ہین کہ ایکدفعہ خواب و بیداری مین مینی دیکہا کہ ایک مرد آیا
اور اوسنی مجہی ایک نہر مین ڈالدیا کہ پانی اوسکا دودہ سی سفید تر اور عسل سی شیرین تر تہا
اور مجہسی کہا کہ یہہ پی لے پس مینی خوب پیا پہر مجہی وہ مرد اپنی جگہہ پر بٹہا گیا کہ کہا کہ مکہ کو جا وہان
ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اوسکے سبب سے تیری روزی کشادہ ہوگی پہر اوسنی میری سینہ پر ہاتہہ
مارا اور کہا کہ خدا تعالے تیرا شیر و حُسن افزون کری جب مین اوٹہی تو لوگ میری حُسن کو دیکہکر
حیران ہوگئی پس دوسرے دن ہاتف نی ندا دی کہ ای زنان بنی سعد مکہ کو روانہ ہو چنانچہ سب عورتین
روانہ ہوئین جو کہ بسبب قحط کی میری چارپائی مرگئی تہی مین بار بردار نہ رکہتی تہی اس سبب سے سبکے
پیچہی رہگئی مگر مکہ مین پہلی جو عورت حضرت آمنہ کی پاس جا کر طلبگار ہوتی تہی حضرت نام پوچہتی تہین
جب حلیمہ نام نپاتی تہین تو اوسکو نہ دیتی تہین یہانتک کہ مین پہونچی حضرت آمنہ نی میرا نام سنکر کہا
کہ یہہ ہی جسکا نام مینی ہاتف سی سُنا تہا پس حضرت آمنہ حلیمہ کو اوس حجرہ مین لیگئین جہان حضرت تہے
حلیمہ نے جو حضرت کی خورشید جمال کی روشنی دیکہی حضرت آمنہ سے کہا کہ کیا تمنی دایی لڑکے
کی پاس چراغ جلایا ہی جناب آمنہ نی کہا کہ جس دن سے یہہ لڑکا پیدا ہوا دن کچہہ نہ رات کو
ہمنے چراغ جلایا ہی نہین اسکے نور جمال نی ہمین چراغ سی مستغنی کیا ہی جب حلیمہ کی نظر جناب
رسالت پناہ صلعم پر پڑی تو دیکہا کہ ایک آفتاب ہی کہ جامہ سفید مین لپٹا ہوا ہے اور بوی مشک
و عنبر حضرت کی بدن مبارک سی ساطع ہی پس حلیمہ نے حضرت کو لیا اور روانہ ہوئی اثناء
راہ مین ایک رہبان کی پاس سے حلیمہ گذری کہ وہ ایک شخص کی سامنی اوصاف حضرت خاتم النبیین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ڈیرہ رہا تھا اور بیان کرتا تھا کہ وہ ظاہر ہوگیا ہوا چند روز مین ظاہر ہوگا
ناگاہ ابلیس نے بصورت انسان ہوکر اوس راہب سے کہا کہ جسکا وصف کرتے ہو یہہ لڑکا وہی ہے جو یہہ عورت
لیے جاتی ہی پس وہ اوٹھے اور حلیمہ کے پاس آکر حضرت کی پیشانی مین جو نور چمکتا تھا اوسی دیکھا اس
اثنا مین شیطان پکارا کہ اس لڑکے کو پہلی اس سے مارو کہ یہہ تم پر مسلط ہو پس اونہون نے تلوارین کہینچین
اور حضرت کیطرف متوجہ ہوے حضرت نے روے مبارک آسمان کیطرف کیا اوسیوقت صدائے عظیم
مانند صدائے رعد آئی حلیمہ کہتی ہی کہ دیکھا مینی کہ ایک آتش آسمان سے اوتری اور حضرت مین اور
اونمین حایل ہوگئی اور وہ سب کے سب یکبار جلگئے پہر مینی یہہ صدا سُنی کہ بیفایدہ ہوئی سعی کاہنون کی
پس بعد ہم اپنی قبیلہ مین داخل ہوے حضرت کی برکت سے سب بلا و قحط و بیماری ہمارے قبیلہ سے رفع
ہوئی اور حضرت سے ہر روز نیا ایک معجزہ مین دیکھتی تہی اور وقت دودہ پلانیکی حضرت سے یہہ سُنتی تہی
کہ آپ فرماتے تہی کہ تعریف اوس خدا کو لایق ہی کہ جسنے مجھی اوس درخت سے نکالا کہ جس سے اور پیغمبرون کو
نکالا ہی اور حضرت ایکدن مین اسقدر نمو کرتے تھے کہ اور لڑکے ایک مہینہ مین اور ایک مہینہ مین
آپ اسقدر بڑہتی تہی کہ اور سال بہر مین اور جب ہم کہاتی تہی تو طعام پر حضرت کا ہاتہہ رکہوا لیتی تہے
سو دست مبارک کی برکت سی ہم سب سیر ہوکر کہا لیتی تہے اور طعام باقی رہتا تہا جب حضرت
سات برس کے ہوئی تو حلیمہ کے فرزندون کی ہمراہ بکریان چرانی تشریف لیگئی حلیمہ کہتی ہے
کہ ایکدن میری فرزند نی پانو ایک گوسفند کا توڑ ڈالا تہا اوسوقت دیکھا مینی کہ وہ بکری حضرت کے
پاس آئی اور یہہ معلوم ہوا کہ یہہ اپنی درد کی حضرت سے شکایت کرتی پس دیکھا مینی کہ حضرت نے
دست مبارک اوس گوسفند کی پانو پر ملا اور کچہہ فرمایا اوسیوقت اوسکا پانوا چہا ہوگیا اور وہ
اور بکریونمین جا ملی اور سب حیوان حضرت کی مطیع فرمان تہی جسکو فرماتی تہی چلا جاوہ
جاتا تہا جسکو فرماتے تہی ٹھر جاوہ ٹھر جاتا تہا ایکدفعہ بکریان وہان گئین کہ اوس جنگل مین شیر
بہت سے تہی ایک شیر نے آکر ایک بکری پکڑلی اوسوقت حضرت نی آگے بڑہکر کچہہ پڑہا فوراً شیر بکری کو
چہوڑکر بہاگ گیا پس اور میرا در رضاعی حضرت کے پاس دوڑ آئی اور کہا کہ ہم تو ڈر گئی تہے مگر آپ نی
شیر سے کچہہ پروا نہ کی بلکہ اوس سے باتین کین حضرت نے فرمایا کہ ہان مینی اوس سے کہدیا کہ اب اس

توحلیمہ نے حضرت کو مکہ لیجانیکا ارادہ کیا اثنا راہ مین ایک کاہن نے حضرتکو دیکھا اور بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا تو اپنے حواشین سے کہا کہ یہہ لڑکا جو یہہ عورت لئی جاتی ہی اوسکو مارڈالو پہلے اس سے کہ یہہ تمہاری شہر کو خراب کری پس حلیمہ کہتی ہین کہ وہ لوگ شمشیر برہنہ کرکر میری طرف آئی اوسیوقت اللہ تعالی نے ایک ہوائی تند بہیجی کہ سب اوسکے صدمہ سی زمین پر گرپڑی اور مین صحیح و سالم مکہ مین پہونچی ❊ حلیمہ روایت کرتی ہین کہ مین حضرتکو جس خیمہ مین لاتی تہی اوسمین سے بوئی مشک آتی تہی اور ہر روز دو مرغ آسمان سی اوترتی تہی اور حضرت کی جامہ مین چلی جاتی تہی اور بنی سعد مین ایکدرخت خشک تہا کہ وہ کبہی میوہ نہ لایا تہا ایکدن مین اوسکے نیچی بیٹہی تہی اور حضرت میری دامن مین تہی اوسوقت وہ درخت حضرت کی قدم کی برکت سے سرسبز ہوگیا اور جسجگہہ مین حضرت کو بٹہاتی تہی وہان گیاہ سبز و نہر آب کی پیدا ہوجاتی تہی بنی سعد مین ایکعورت بہت مفلس تہی کہ اوسکو ام سکینہ کہتے تہے وہ ایکدن حضرت کو اوٹہاکر اپنی خیمہ مین لیگئی اوسدن سے وہ توانگر ہوگئی اور جب آپ سوتی تہے تو آنکہین آپکی کہلی رہتی تہین اور گرمی و سردی آپ کو کوئی گزند نہ پہونچاتی تہی اور ہمیشہ میرے خیمہ سے آسمان تک نور ساطع رہتا تہا اور جب چاہتی تہی کہ حضرت کا سر مبارک دہوتون اوسوقت کوئی اور دہودیتا تہا اسیطرح مین جب چاہتی تہی کہ کپڑے بدلون بی اعانت میری اوسوقت کوئی اور جامئہ نور پہنادیتا تہا حلیمہ کہتی ہی کہ جبتک حضرت ہماری پاس رہی تب تک کوئی آرزو ایسی نتہی کہ ہم کرتی تہی اور وہ مین حاصل نہوتی تہی چنانچہ ایکدن کا ذکر ہی کہ ایکدن بہیڑیا میری بکری لیگیا مین محزون ہوئی اوسیوقت دیکہا مینی کہ حضرت نے روئی مبارک آسمانکی طرف کیا ناگاہ دیکہا مینی کہ وہ جوگرگ میری بکری کو لیگیا تہا وہ لاکر میری پاس چہوڑگیا ❊ اسیطرح پہر دو بکریان میری بہیڑیا لیگیا اور میرے لڑکے نی محزون آکر وہ حال بیان کیا مینی کہا ای فرزند صبر کر کہ ہمین محمد کی صدقے سے سب کچہہ میسر ہوجائیگا جب حضرت رسالت پناہ صلعم نے یہہ حال سُنا اوس لڑکے سے کہا کہ تو غم نکہا کل تیری بکریان بہیڑیئے سے منگا دونگا پس وہ لڑکا متعجب ہوکر بولا کہ ای برادر آج تو وہ بکریان لیگیا ہی کہا گیا ہوگا کل کہان سے لائیگا اور آپ کہان سے منگا دینگے آپ نی [illegible] کہ یہہ سہل ہی پس دوسرے دن حضرت وہان تشریف لیگئے

جہانسے وہ بکریان بہیڑیا لیگیا تھا حضرت نے وہان دعا کی اوسیوقت وہ بہیڑیا دونو بکریان لیکر حاضر
ہوا اور وجہ زندہ رہنے بکریونکی یہہ ہوئی کہ جب وہ بہیڑیا بکریان لیگیا تو ہاتف سی ندا آئی کہ ای
گرگ عذاب الٰہی سے ڈر اور ان بکریونکو نگہبان رکھ اور انکو بہترین پیغمبران یعنی محمد بن عبد اللہ کے
پاس لیجا اس سبب سے وہ بکریان بچ رہین اور وہ گرگ حسب طلب لیکر حاضر ہوا اور حضرت کے
پانی مبارک پر گر پڑا اور عرض کیا کہ ای سرور و بہتر پیغمبران مجھے معذور رکھئے کہ مین یہہ جانتا تھا
کہ یہہ بکریان حضرت کی ہین یہہ حال دیکھکر حلیمہ کے فرزندنی تعجب کیا اور کہا کہ ای برادر تیرا
عجب حال ہے ✤ اور حلیمہ سے روایت ہی کہ ہمیشہ حضرت کی سرپر ابر کا سایہ رہتا تہا اور
حضرت کے نور سے میرا گھر روشن رہتا تہا اور غایت بزرگی حضرت کی یہہ تہی کہ میرا طفل بہی حضرت
رعایت ادب کرتا تہا اور جبتک حضرت دودہ نوش نفرمالیتی تہی وہ لڑکا بہی نہ پیتا تہا
اور ہمیشہ ایک شخص حضرت کی ہمراہ رہتا تہا اور کبہی حضرت کا جامہ مینی نجس ندیکہا معلوم
ہوتا تہا کہ کوئی پاکیزہ کر دیتا ہی اور جب مین چاہتی تہی کہ حضرت کو برہنہ کرون تو حضرت اضطراب
کرتے تہے کہ ایسا نہو کہ کشف عورت ہو اور جب مین بیدار ہوتی تہی تو حضرت سے یہہ ذکر خدا سنتی تہی
کہ لا الٰہ الا اللہ قدوسا قد نامت العیون والرحمن لا تاخذہ سنۃ ولا نوم ✤ اور کوئی چیز آپ
اوسکے ہاتہہ سے نہ اوٹہاتی تہی سیدہی ہاتہہ سی اوٹہاتے تہی اور اوٹہاتے وقت اور کہانے
پینے کیوقت بسم اللہ رب محمد فرماتے تہے ✤ حلیمہ سے یہہ بہی روایت ہی کہ ایکدن حضرت
میرے دامن پر بیٹھی ہوئی تہی کہ ایک گلہ گوسپندونکا آیا ناگاہ ایک گوسپند اوسمین سے جدا
ہوئی اور آپکے پاس آکر حضرت کو سجدہ کیا اور سر مبارک کو بوسہ دیا اور پہر چلی گئی
اور ہر روز ایک نور آفتاب سے روشن تر آسمان سے اوترتا تہا اور حضرت کو گہیر لیتا تہا
اور پہر الگ ہو جاتا تہا ✤ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہی کہ جب حضرت
بائیس مہینے کے ہوئی تو حضرت کی آنکہونمین درد عارض ہوا پس عبد المطلب ایک
طبیب راہب کی پاس کہ وہ جحفی مین رہتا تہا لیگئے اور طبیب کو آواز دی کہ ہم ایک بیمار
لائی ہین اسکی آنکہونکا علاج کر آواز سُنکر طبیب نے اپنی صومعہ سی سر باہر کیا اور کہا کہ بیمار کو
میری پاس لاؤ جسوقت حضرت کا روی مبارک دیکہا تو وہ صومعہ حضرت کی تعظیم کے واسطے

لرزنے لگا اور خم ہوگیا اور ایک نور اوس صومعہ مین بھر گیا اور وہان ملائکہ کی پانوَنکی آواز آنیلگی
پس راہب نے یہہ حال دیکھکر کہا کہ اسکی آنکھین احتیاج معالجہ کی نہین رکھتی ہین بہت سے نابینا
اسکی برکت سے بینا ہوجائین گے اور یہہ خاتم النبیین ہے اور یہہ سید عرب و عجم ہی اور مین اسپر
ایمان لایا بعد اسکے حضرت عبد المطلب وفات پائی اور حضرت رسالت پناہ صلعم جناب حضرت
ابو طالب کی کفالت مین آئے تو حضرت ابو طالب پھر حضرتکو اپنی سی جدا نکرتے تھے
حضرت ابو طالب سی روایت ہی کہ مین حضرتکو اپنی ہمراہ شب کو سُلاتا تھا اور جب مین
کہتا تھا کہ جامہ بدن سے الگ کرکے خواب کرو تو حضرت مین آثار کراہت معلوم ہوتی تھی اور جب
آپ جامہ اوتارتی تھی تو مجھسے فرماتی تھی کہ ای پدر اپنا مونہہ پھیرلو کیہہ طاقت کسیکو نہین کہ
میرا بدن دیکھی اور جب مین داخل لحاف مین ہوتا تھا تو مین اپنی مین اور حضرت مین ایک
کپڑہ حایل پاتا تہا اور وہ مین نہین پہچانتا تھا اور وہ ایسا نرم کپڑہ ہوتا تہا کہ مینی کبھی ویسا
نہین دیکھا اور خوشبو ایسا ہوتا تھا کہ گویا مشک مین اوسے غوطہ دیا ھی اور صبحکو وہ غایب
ہوجاتا تھا اور اکثر راتون کو مین حضرتکو لحاف مین ندیکھتا تھا اور جب مین تلاش مین
اوٹھتا تھا تو آپ اوسی لحاف مین آواز دیتی تھے کہ ای عم مین یہین ہون چلی آؤ اور ہر ایک
رات کو عجیب و غریب معاملہ حضرت سی دیکھتا تھا کہ ایک دن ایک گرگ کو دیکھا کہ وہ آیا
اور حضرتکو سونگھا اور حضرت کے گرد پھرا اور تذلل کرکے دُم اپنی زمین پر ماری اور اکثر دیکھتا تہا
کہ مرد خوشرو آتی ہین اور حضرت کی سر مبارک پر ہاتھ پھیرتے تھی اور پھر غایب ہوجاتے
اور خواب مین مینی دیکھا کہ تمام دنیا حضرت کی مسخر ہوئی ہے ابو طالب کہتی ہین کہ ایکدن
حضرت غایب ہوگئی مین ڈھونڈنے کو گیا ناگاہ دیکھا مینی کہ حضرت چلی آتے ہین اور ایک
شخص آپکے ہمراہ ھی کہ مینی اوسکی مانند کوئی نہین دیکھا پس مینی حضرت سی کہا کہ ای فرزند
مینی تمہی کہا نہین کہ مجھسی جدا نہو اوس مردنی کہا کہ ڈرو نہین جب یہہ مجھسے جدا ہوتے ہین تو
مین ہمراہ رہتا ہون اور محافظت کرتا ہون ٭ روایت ھی کہ جب حضرت کی عمر شریف
سات برس کی ہوئی تو یہودی جمع ہوئی اور اونہون نے کہا کہ ہمنی اپنی کتابون مین پڑہا ہے
کہ محمد کو اللہ تعالی حرام سی اور شبہہ کی چیز سی محفوظ رکھیگا اوسکا تجربہ کرین پس ایک مرغ فربہ

ایک مرغ بریان کر کے ... مجلس مین حضرت اور سرداران قریش بیٹھے تھے وہان لائے اور وہ مرغ
سب کے سامنے رکھا سب نے کھانا شروع کیا مگر حضرت نے دست مبارک دراز نکیا یہودیون نے
پوچھا کہ آپ کیون نہین تناول فرماتے آپنے فرمایا کہ یہہ حرام ہی اور خدا نے مجھے حرام سے
نگاہ رکھا ہی اونہون نے کہا کہ یہہ حلال ہی اگر کہو تو ہم لقمہ تمہاری منہہ مین رکھدین آپ نے
فرمایا کہ اگر لقمہ رکھہ سکو تو رکھدو پس وہ ہر چند چاہتی تہی کہ لقمہ کو آپکے منہہ تک لیجائین ہر
نسکتا تھا کبھی اونکا ہاتھہ داہنی طرف چلا جاتا تہا کبھی بائین طرف جاتا تہا حضرت کے دہان
مبارک تک نہ پہونچتا تھا پس وہ دوسرا مرغ کہ وہ اونہون نے اپنی ہمسایہ کی یہان سے لیا تہا
اور مالک مرغ کا گہر مین نتہا مگر اونہون نے ارادہ کیا تہا کہ وہ آئیگا تو قیمت اسکی دیدینگے اوسکو
بریان کرکے حضرت کے سامنے لائے حضرت نے لقمہ جسوقت اوٹھایا وہ حضرت کی دست مبارک سے
گر پڑا آپنے فرمایا کہ یہہ مال شبہ کا ہی اور پروردگار نے مجھے شبہ سے محفوظ رکہا ہی بعد اسکی
یہودیون نے چاہا کہ حضرت کے دہان مبارک تک لقمہ لیجائین مگر نہو سکا بس اونہون نے اقرار کیا
کہ یہہ وہی پیغمبر ہے جسکا وصف ہمنے اپنی کتابون مین دیکہا ہے ❖ حضرت ابو طالب سے
روایت ہی کہ جب حضرت آٹھہ برس کے ہوئی تو مجھے سفر کا عزم ہوا پس رسول خدا صلعم
کو بھی مینے ہمراہ لیا راہ مین عجایب خوارق عادات جو دیکھی منجملہ اونکی یہہ ہے کہ اوس
زمانہ مین ہوا بہت گرم تہی دیکہا مینی کہ ایک ٹکڑہ ابر سفید کا آیا اور اوسنی حضرت کو
سلام کیا اور سر مبارک پر سایہ ڈالا اور اکثر انواع انواع طرحکی میوے بہی اوس ابر مین سے
حضرت کیواسطے گرتے تہے اور بسبب گرمی کے قافلہ مین آب نایاب تھا دو اشرفی کو
ایک مشک پانی کی آتی تہی اور ہم حضرت کی برکت سے بہت پانی رکہتے تہے جہان حضرت
اوترتے تہے وہان حوض پانی سے بہر جاتے تہے اور گیاہ سبز زمین سے پیدا ہو جاتی تہی اور
جو شتر تہک جاتا تہا اوسپر آپ ہاتہہ پہیر دیتے تہے وہ اوسیوقت چلنے لگتا تہا جب
ہم نزدیک شہر بصرہ کے پہونچے ایک راہب کا صومعہ نظر آیا ناگاہ دیکہا مینے کہ وہ صومعہ
حضرت کی استقبال کیواسطے روان ہوا اور مانند اسپ تیز رفتار کے دوڑا آتا تھا
اوسمین ایک راہب تھا بحیرا نام اوسنے جو یہہ جنبش صومعہ کی دیکھی تو در صومعہ سے دیکہا

اور حضرت کو پہچانا اور صومعہ کی پاس ایکدرخت تھا خشک ہمیشہ قافلہ وہان اوترتا تھا
جسوقت حضرت نے اوس درخت کی نیچے نزول اجلال فرمایا اوسیوقت وہ درخت اہتزاز مین
آیا اور سرسبز ہوگیا اور بہت سی شاخین اوسکی پیدا ہوگئین اور شاخون سے اوسنی حضرت کے
سر پر سایہ کیا اور تین طرحکے میوے اوس درخت مین لگے دو تابستان کے اور ایک
زمستان کا اور ایک حوض خشک وہان تہا وہ پر آب ہوگیا پس بحیرا حضرت کی قدمبوسی کو
آیا لوگون نے پوچھا کہ تو تو کسیکی پاس نہ آتا تہا یہہ کیا سبب ہے کہ جو تو اب یہان آیا ہے اوسنی کہا
کہ مین جسکے واسطے آیا ہون وہ وہ ہے کہ جسکے سر پر سایہ ابر ہے اور میرا صومعہ جسکے
استقبال کیواسطے متحرک ہوا اور درخت خشک سرسبز ہوگیا اور ایک نور مین اوسکی جبین سے
دیکہتا ہون کہ زمین و آسمان جس سے روشن ہین اور کچہہ لوگ دیکہتا ہون کہ وہ پنکہے زبرجد و یاقوت
کے لیے ہوئے ہین اور حضرت کو ہوا دی رہے ہین کہ حرارت گرمی کی رفع ہو غرض بحیرا
ایمان لایا اور حال اوسکا کتب مطولہ مین مسطور یہان غرض فقط معجزات سی ہے +

حضرت ابوطالب سے **روایت** ہے کہ راہ شام مین ہم ایکدرخت خشک کے نیچے اوترے
اور حضرت ہماری ہمراہ تہے پس برکت قدوم حضرت سی اوسیوقت وہ درخت سرسبز
ہوگیا اور اوسمین میوہ طیار ہوا اور جسوقت ہم چلنے لگے تو اوسوقت درخت نے تمام میوہ
اپنا حضرت پر نثار کیا اور بحکم خدا یون متکلم ہوا کہ ای شجرۂ طیبۂ نبوت و دوحۂ
طاہرۂ رسالت اپنا دست مبارک مجہی لگائی کہ اوسکی برکت سے مین قیامت تک
سرسبز رہون پس حسب التماس اوسکے حضرت نی دست مبارک اپنا اوسپر پہیرا
اوسیوقت سبزی اور تازگی اوسکی حد سے زیادہ ہوگئی ہنگام مراجعت ہم اوس
درخت کی نیچے فرود کش ہوئی تو دیکہا کہ جتنی دنیا مین انواع انواع طرح کی مرغ ہین
اون سب نے اوس درخت پر آشیانہ کیا ہے اور بعدد ہر مرغ کی اوس درخت کی شاخین
ہوگئی تہین اور مینی ایسا درخت بزرگ کبہی ندیکہا تہا پس سب وہ مرغ آئے اور
حضرت کی سر پر اپنے بالون کا سایہ کیا اور عرض کی کہ یا حضرت آپکی برکت
دست مبارک سے یہہ درخت ملجا و ماوا ہمارا ہوا ہے + + + + + +

حال سفر کتاب انوار مین حالات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مین منقول ہی کہ حضرت خدیجہ حضرت رسالت پناہ کا حال رہبانون سے سنکر اور حضرت کا روی مبارک دیکھکر بصد جان حضرت کی خواہان تہین اور مال و اسباب حضرت خدیجہ کی پاس اسقدر تہا کہ بیان نہین ہو سکتا اول حضرت رسالت پناہ صلعم حضرت خدیجہ کی تجارت کی متکفل ہوے جو جو کہ اثنا راہ مین حضرت سے معجزے ظاہر ہوئی وہ لکہی جاتے ہین اور حالات کا یہان موقع نہین

روایت ہی کہ حضرت عباس نی جناب خدیجہ سے کہا کہ میرا ارادہ کچہہ تمسے کہا چاہتا ہی وہ یہہ سنکر بیتاب ہو گئین اور کہا کہ اونہین جلد لاؤ پس حضرت عباس جناب رسالت مآب کی تلاش مین نکلی اور حضرت کو حجری پر دیکہا کہ چادر لپیٹی ہوئی خوابگاہ ابراہیم مین استراحت فرما رہی اور ایک اژدہای بزرگ آپکی بالین پر حاضر ہے اور برگ گل اوسکے منہہ مین ہے اوس سے وہ حضرت کو ہوا دی رہا ہے حضرت عباس نی جو اوس اژدہے کو دیکہا شمشیر کہینچکر اوسکی مارنیکا ارادہ کیا اوسیوقت اوسنی حملہ کیا حضرت عباس نے حضرت کو آواز دی حضرت نے چشم مبارک کہولی اوسیوقت وہ اژدہا ناپیدا ہو گیا آپنے فرمایا کہ ای عم شمشیر کیوں کہینچی ہوئی ہی اوسوقت حضرت عباس نے اوس اژدہے کا حال بیان کیا آپنے سنکر تبسم فرمایا اور کہا کہ وہ اژدہا نہین تہا ایک فرشتہ تہا فرشتہای آلہی سے کہ خدا تعالی نی میری حفاظت کیواسطی موکل کیا ہی مینی اکثر اوس سی باتین کین ہین غرض حضرت عباس حضرت کو لیکر حضرت خدیجہ کی گہر مین آئے اور حضرت خدیجہ نی بہت سا اسباب دیکر میسرہ اپنی غلام کو حضرت کے ہمراہ کیا اور فرمانبرداری کا حکم دیا پس میسرہ نے ایک اونٹ حضرت کی سواری کے واسطی حاضر کیا کہ وہ نہایت حرامزادہ تہا اور کسی سے رام نہوتا تہا جب اوسکو لاتی تہ وہ کف لاتا تہا اور چہرہ اوسکا سرخ ہو رہا تہا اور صدای عظیم و مہیب دی رہا تہا جسوقت وہ حضرت کی نزدیک آیا اوسیوقت دو زانو ہو بیٹہا اور اپنا سر حضرت کی قدمون پر ملنے لگا حضرت نی دست مبارک اوسکی پشت پر پہیرا اوسوقت اوس اونٹ نی بکلام فصیح کہا کہ آج مجہا کون سا ہے کہ سید ولد آدم نے میری پشت پر ہاتہہ رکہا لوگ یہہ دیکہکر متعجب ہوئے پہر

حضرت خدیجہ نے کہلا بھیجا کہ لباس پوشیدنی حاضر ہی مگر آپکے قد کے موافق درست نہین
آپ نے فرمایا لے آو پس وہ لباس حاضر ہوا آپنے اوسے زیب تن فرمایا اور وہ بدن پر درست
ہوا یہہ بہی حضرت کا معجزہ تھا کہ جو جامہ پہن لیتے تہے وہ درست ہوتا تھا اگر چھوٹا ہوتا تھا
تو بڑا ہوجاتا تھا اور جو بڑا ہوتا تھا تو چھوٹا ہوجاتا تھا غرض بعد اسکے حضرت روانہ ہوئی
تو گرمی بہت تہی اوسیوقت ابر پیدا ہوا اور حضرت کی سر پر سایہ افگن ہوا جب دو چار
منزلین طے ہوئین تو ایک وادی مین پہونچے کہ اوسے وادی امواہ کہتے تہے کسواسطی کہ وہ محل
اجتماع خیل تھا ناگاہ ایک ابر پیدا ہوا حضرت نے فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ اس ابر سی سیل نہ جاری ہو
بہتر یہہ ہی کہ دامن کوہ مین ٹہرین سبنے منظور کیا سوائی ایک کے کہ نام اوسکا مصعب تہا
اور بہت سا مال اوسکے پاس تہا اوسنی کہا کہ یہہ ضعیف رائی ہے کہ ہنوز اثر پانی کا ظاہر
نہین ہوا اور تم بہاگنے لگے پس وہ روانہ ہوا اوسیوقت باران بشدت تمام آیا اور سیل نے اوسکو
اور اوسکی مال کو واصل جہنم کیا اور سب آدمی حضرت کی برکت سے صحیح و سالم رہی چار
دن تک وہان قیام رہا اور بارش روز افزون ہوتی جاتی تہی میسرہ نی کہا کہ معلوم
ہوتا ہے کہ یہہ مہنہ مہینہ بہر تک نہ کہلے گا پہر یہان رہنے سے کیا حاصل مکہ ہی کو مراجعت
کرنی چاہئی اوسیدن حضرت نے خواب مین دیکہا کہ ایک فرشتہ کہتا ہی کہ اے محمد صلعم
آپ محزون نہون جب صبح ہو تو آپ اسباب کی پار کرنے کا حکم دین اور کنارہ وادی مین
ٹہرین اور جب دیکہین کہ ایک مرغ سفید پیدا ہوا اور اوسکی بال سے پانی پر خط کہنچا
آپ بخاطر جمع اوس خط پر بسم اللہ فرماکر روانہ ہون اور سب اصحابون کو بہی حکم بسم اللہ
کہنے کا فرما دیجئے گا جو بسم اللہ کہیگا وہ سالم گذر جائیگا جو نکہیگا وہ غرق ہوجائیگا پس حضرت خواب سے
مسرور و شاداں اوٹہی اور میسرہ کو فرمایا کہ اونٹون پر اسباب بار کرو لوگ حیران تہی کہ کیونکر اس پانی
عبور کرینگی یہان کشتی کا بہی مقدور نہین غرض حسب الحکم حضرت کے میسرہ نی اسباب بار کیا
ناگاہ وہ مرغ سفید نکلا اور اپنی پر سی پانی پر خط ڈالتا ہوا چلا گیا پس حضرت نے بسم اللہ و باللہ فرمایا
اور روانہ ہوئی آپکے نصف ساق تک بہی پانی نہ پہونچا پہر آپ نی سب کو فرمایا
کہ ہر ایک بسم اللہ کہکر میرے پیچہے چلا آئی جو یہہ کلمہ نہ کہیگا نجات نہ پائیگا غرض

سب بسم اللہ کھکر روانہ ہوئی مگر ایک شخص نے بسم اللات والعزی کہا اور وہ اوسیوقت
غرق ہوگیا بعد اسکے آگے روانہ ہوئی راہ چلنی کی صورت یہہ تہی کہ پہلے ابوجہل وغیرہ
روانہ ہولیتی تہے جب حضرت کا قافلہ روانہ ہوتا تھا اثناء راہ مین ایک جگہہ پہونچے کہ
وہان ایک ہی کنوان تھا جو کہ ابوجہل پہلے پہونچا تھا اوسنی لوگون سے کہا کہ اس کنوئین سے
مشکین بھر کر جو پانی ہو پھر ہم اس چاہ کو بھر دین تا قافلہ بنی ہاشم کا جو آوی وہ تشنگی سے
ہلاک ہوجاوی پس ان سبنے مشکین بھر لین ابوجہل نی ایک غلام کو کھا کہ تو یہان چھپکر
حال دیکھ جسوقت محمدؐ اور اوسکے یار یہان آئین اور تشنگی سے ہلاک ہون تو اوسکی خبر
مجھی پہنچا کہ مین تجھی آزاد کرون پس وہ روانہ ہوا اور حضرت کا قافلہ آیا جب لوگ کنوئین پر گئے
اور اوسی بھرا ہوا دیکھا تو اپنی حیات سی مایوس ہوئی اور حضرت کی خدمت مین آکر یہہ حال بیان
کیا حضرت نی دعا کی اوسیوقت زیر قدم مبارک حضرت کے ایک چشمۂ آب شیرین
نمودار ہوا کہ سب نی پیا اور چارپائے بہی سیراب ہوئی اور مشکین بہی بھر لین اور
آگے روانہ ہوئی غلام جو پنہان تھا اوسنی جلدی کی اور ابوجہل کے پاس پہنچا اوسنی کھا کہ
کیا خوشخبری لایا غلام نی کھا کہ جو محمدؐ سے دشمنی کریگا وہ رستگار نہوگا اور وہ ماجرا بیان کیا
ابوجہل نہایت غصہ ہوا اور غلام کو زدوکوب کیا آگے روانہ ہوئی تو شام کے ایک جنگل مین
پہونچی کہ درخت اوسمین بہت سے تہی ناگاہ ایک اژدہای عظیم مانند درخت خرما کے کہ آنکھون سے
اوسکی آگ نکلتی تہی صدای مہیب کرتا ہوا نکلا اوسکو دیکھکر اونٹ ابوجہل کا بھاگا اور اوسکو
گرا دیا اور استخوان پہلو اوسکا ٹوٹ گیا اور بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا تو غلامون سی کھا
کہ یہان فروکش ہو جسوقت قافلہ محمدؐ کا آئیگا تو محمدؐ کا اونٹ اس اژدہے کو دیکھکر بھاگیگا اور
اوسے ہلاک کریگا اس عرصہ مین حضرت تشریف لاتے اور فرمایا کہ ای پسر ہشام یہان
کیون فروکش ہوا ہی یہان جگہہ اوترنے کی نہین پس مکر سے ابوجہل نی کہا کہ آپ سید عرب ہین
مین نہین چاہتا کہ آپ سے مقدم چلون آپ یہان سے مقدم ہوکر روانہ ہون حضرت عباس
یہہ قول اوسکا سنکر خوش ہوئی حضرت رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ ایعم اسنی ایک مکر کا اندیشہ
کیا ہے اس سبب سے ہمین مقدم رکھا ہی پس حضرت اول روانہ ہوئی جب دیدہ مین داخل

ہوئی تو وہ اژدہا پیدا ہوا اور حضرت کی اونٹنی نے چاہا کہ رم کریں آپ نے صدا دی کہ ای ناقہ تو
کس چیز سے ڈرتی ہے خاتم پیغمبران تجہپر سوار ہے بعد اسکے حضرت نے اژدہے کیطرف
مخاطب ہوکر فرمایا کہ جہان سے تو آیا ہی وہان چلا جا اور متعرض کسی اہل قافلہ کا نہو قدرت
الٰہی سے وہ اژدہا گویا ہوا اور اوسنے کہا السلام علیک یا محمدؐ آپ نے فرمایا السلام علیٰ
من اتبع الہدیٰ بعد اسکے اژدہے نے عرض کی کہ یا حضرت مین جانوران زمین سے
نہین ہون بلکہ مین ایک بادشاہ ہون بادشاہان جن مین سے نام میرا ہام بن الہیم ہے اور
اور مین ایمان لایا ہون آپ کے پدر ابراہیم علیہ السلم کی ہاتہہ اور مینے اونسے شفاعت کیواسطے
عرض کی تہی سو اونہون نے فرمایا کہ شفاعت مخصوص ہی ایک میرے فرزند پر کہ اوسکا نام
محمدؐ ہے اور مجہے خبر دی تہی کہ اس مکان پر مین آپ کی خدمتمین حاضر ہونگا پس مینے اس
جگہہ پر بہت انتظار آپ کا کیا اور مین خدمت عیسیٰ علیہ السلم مین بہی گیا تہا جسوقت
اونہون نے صعود آسمان کیا اور حواریون سے آپ کی متابعت کو فرمایا اب مین آپکی خدمتمین
حاضر ہوا ہون مین چاہتا ہون کہ مجہے فراموش شفاعت نکیجئے گا آپ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا
اب تو غایب ہوجا اور متعرض کسیکا نہو اوسیوقت وہ اژدہا غایب ہوگیا بعد اسکے آگے روانہ ہوے
تا اوس وادی تک پہونچے جہان گمان پانی کا تہا وہان پہونچے تو پانی نہ پایا نہایت مضطرب
ہوے حضرت نے یہہ حال دیکہکر دست مبارک کو تا مرفق برہنہ کیا اور ریگ مین ڈالا اور روے
مبارک آسمان کیطرف کرکے دعا فرمائی اوسیوقت انگشت معجز نشان حضرت سے
جوشش آب ہوئی اور یہانتک پانی کا جوش ہوا کہ ایک نہر روان ہوگئی اور حضرت
عباس نے کہا کہ ای برادرزادہ ہم ڈرتے ہین کہ کہین مال و اسباب ہمارا غرق
نہوجائے پس سب نی وہ پانی پیا اور حیوانون کو پلایا اور مشکین بہر لین پہر آپنی میسرہ سے
فرمایا کہ اگر تہوڑے سے خرمے رکہتا ہی تو لا اوسنے طبق خرمے کا حاضر کیا حضرت تناول
فرماتے جاتے تہے اور گُٹہلی اونکی زمین مین دباتے جاتے تہے حضرت عباس نے کہا کہ ای فرزند
یہہ کیا کرتے ہو حضرت نی فرمایا کہ ای عم مین چاہتا ہون کہ یہان نخلستان ہوجائے حضرت
عباس نے کہا کہ میوہ کب لگیگا حضرت نے فرمایا اسیوقت میوہ لگ جائیگا وہان سے تہوڑی

دور روانہ ہوئی کہ حضرت نے جناب عباس سے کہا کہ ای عم وہان جاؤ اور نخلستان دیکھ آؤ میرے
واسطے خرمہ لے آؤ عباس جو وہان گئے تو دیکھا کہ درخت بہت بلند ہوگئے ہین اور خوشہ رطب
و خرمہ کے لٹک رہے ہین پس ایک اونٹ پر خرمے لاد کر حضرت کی خدمت مین لائے سب
لشکر نے حمد الٰہی کی اور کہایا مگر ابو جہل ملعون یہی کہتا تھا کہ کوئی یہہ خرمے نکہاتا کہ یہہ جادو کی ہین
بعد اسکے آگے روانہ ہوئی یہانتک کہ شہر ایلہ کے قریب پہونچی وہان ایک دیر تھا اوسمین
ایک دیرانی رہتا تھا اور اوسنے حضرت کی بزرگیان جو کتابون مین پڑہین تہین تو مشتاق
زیارت تھا اور نہایت آرزو مین تھا اور شب و روز گریان رہتا تھا یہانتک کہ روتے روتے
اوسکی آنکھین نابینا ہوگئین تہین پس جب حضرت کا قافلہ وہان فروکش ہوا اور رہبانون نے
حضرت کو دیکھا اور نور رسالت حضرت کی جبین مبین سے آشکار پایا اوس راہب کو خبر دی
اوسنے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے خداوند اگر یہہ وہی شخص آیا ہے کہ جسکی مین تمنا مین اندہا ہوگیا
ہون تو میری آنکھین روشن کردے ہنوز اوسکی یہہ دعا پوری نہوئی تہی کہ آنکھین روشن ہوگئین
پس یقین اوسکا زیادہ ہوا اور اوسنے یہہ دیکھا کہ وہان ایک درخت خشک تہا حضرت اوسکی پا
لگی وہ سرسبز ہوگیا اور ایک کنوان وہان خشک پڑا تہا حضرت نے آب دہان مبارک اوسمین ڈالا
اوسیوقت وہ آب زلال سے پر ہوگیا راہب نے کہا کہ ای فرزندون یہہ چاہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
وقت سے خشک تہا پس اب اسکا پر آب ہونا یہہ علامت پیغمبر آخر الزمان کی ہے پس تم
کہانا تیار کرو اور سب قافلہ کی دعوت کرو پس کہانا تیار ہوا اور راہب اگر سبکو لیگئی ابو جہل
ملعون نے کہا کہ محمد امین ہے اسکو اسباب کے پاس چھوڑ جانا چاہیے پس سب گئے اور حضرت کو
نہ لیگئے راہب نے سبکو بدیدہ غور دیکھا اور رکھا جو علامت پیغمبری کی ہے وہ کسی مین نہین پائی
حضرت حمزہ نے کہا کہ تو کیا دیکھتا ہے اوسنے کہا کہ یہہ کتاب ہے کہ جسمین اوصاف پیغمبر
آخر الزمان کے لکہی ہین اونہین دیکہتا ہون حضرت حمزہ نے کہا کیا اوصاف ہین اوسنے بیان کئی
کہ بین الکتفین مہر نبوت ہوگی اور زمین تہامہ سے مبعوث ہوگا اور ابر کا ہر وقت اوسپر
سایہ رہیگا اور شفیع عاصیان روز قیامت کو ہوگا غرض بہت کچھہ اوسنے
بیان کیا حضرت عباس نے کہا کہ میرے ہمراہ اس درخت تک چل کہ مین صاحب

اس صفات کو بہی دکہادون پس وہ راہب حضرت کی خدمت مین آیا اور سلام کیا
آپنے فرمایا وعلیک السلام ای فلیق بن یونان بن عبد الصلیب اوسنے کہا یا حضرت میرا
نام اور میری جد و پدر کا نام آپکو کسنی بتایا آپنے فرمایا اوسنی بتایا کہ جسنی تجہی خبر دی کہ مین آخر زمانہ
مین مبعوث ہونگا پس یہہ سنکر وہ پانو پر گر پڑا اور حضرت کو ہمراہ لیکر آیا اوسکا صومعہ دو در
رکہتا تہا ایک چہوٹا ایک بڑا چہوٹا در اسواسطی تہا کہ ہر ایک جہککر آئی تا تعظیم بتون کو ہو پس
حضرت کو وہ چہوٹے در سی لیگیا کہ آزمایش اوسی منظور تہی پس حضرت جسوقت اوس در
مین تشریف لیگئی اوسیوقت وہ بڑا ہوگیا اور حضرت سیدہے تشریف لی چلیگئے اور وہان
جاکر تناول طعام کیا پہر اوس راہبنے دعا کی کہ ای پروردگار مجہی خاتم نبوت بہی دکہا دیں
اوسیوقت جبرئیل علیہ السلام آئی اور حضرت کا جامہ اوٹہایا تا مہر نبوت ظاہر ہوئی اور
کتف سی حضرت کی ایک نور چمکا کہ تمام گہر روشن ہوگیا پس راہبنے دہشت سے اوس
نور کے سجدہ کیا اور پہر سر اوٹہا کر کہا کہ توہی مجہی مطلوب تہا بعد اسکے بہت کچہ بشارت
حضرت کو اوسنی دی پہر وہان سے کوچ ہوا اور شام مین پہونچی اہل شام قافلہ کی خبر سنکر آئی
اور سارا اسباب خرید کر لیگئی مگر حضرت نے اسباب نہ فروخت کیا یہہ دیکہکر ابوجہل لعین نے
کہا کہ خدیجہ نی ایسا شوم تاجر کبہی نہ بہیجا ہوگا کہ ایک چیز اسنی نہ فروخت کی جب دوسرا دن ہوا
اور نواح شام مین قافلہ کے آنیکی خبر ہوئی سب آئی چونکہ سبکا اسباب فروخت ہوچکا تہا فقط
حضرت خدیجہ کا اسباب باقی تہا اوسکو حضرت نی قیمت مضاعف سی فروخت کیا اور تمام اسباب
فروخت ہوا سوائی ایک جزو پوست کے پس رہبان یہودی آیا کہ نام اوسکا سعید بن قطموس
تہا اوسنی حضرت کی چہرہ سے آثار نبوت کی دیکہی کہنے لگا کہ یہہ ہمارے دین کو باطل
کریگا اور ہماری عورتون کو بہی شوہر کریگا بعد اسکے حضرت کی پاس آیا اور کہا کہ ای سید
اس پوست کو کس قیمت سے فروخت کروگی حضرت نے فرمایا کہ پانسو درہم کو یہودی نے کہا کہ مین اسکو پانسو درہم کو
لیتا ہون مگر اس شرط سی کہ آپ میری گہر چلکر کہانا تناول فرمائین تا کہ خیر و برکت میرے گہر کی افزون ہو
حضرت نے قبول کیا پس وہ حضرت کو ہمراہ لیکر اپنی گہر گیا پہلے اندر گہر کی جاکر اپنی عورت سے حضرت کا حال بیان
کیا اور کہا کہ مین ارادہ قتل محمد کا لایا ہون تو اپنی میری مددگاری کر کہ یہہ سنگ آسیا لیکر

کوٹھے پر جا بیٹھا جسوقت محمدؐ جانے لگے اوسوقت اوسکے سر پر مارنا اوس ملعونہ نے قبول کیا اور
سنگ آسیا لیکر کوٹھے پر چلی گئی جب حضرت کا ارادہ تشریف لیجانیکا ہوا اوسعورت کی نظر
جو حضرت پر پڑی لرزنے لگی اور یہہ ہمت نہوئی کہ وہ پتہر پھینکے پس جسوقت حضرت نکل گئے تو
اوس سنگ نے گردش کی اور وہ لڑکے جو اوس یہودی کی تہے اونپر گرا اور اوسیوقت وہ دونو
مرگئے بعد اسکے حضرت نے شام سے معاودت کی جب نزدیک مکہ کی پہونچے تو سب نے آدمی
اپنی گھرون مین بہیجے کہ آنے کی خبر کرین پس میسرہ حضرت کی پاس آیا اور عرض کی کہ یا حضرت
اگر آپ پہلے تشریف لیجائین اور خدیجہ کو خبر دین تو اوسکی مسرت کا موجب ہوگا حضرت نے
قبول کیا اور مکہ کیطرف روانہ ہوئی اوسیوقت طنابین زمین کی کہنچ گئین اور حضرت کو کوہ مکہ
دکھائی دیے کہ یکایک حضرت پر خواب نے غلبہ کیا پس حقتعالی نے اوسوقت جبرئیل علیہ السلام کو
حکم کیا کہ جنت عدن مین جا اور وہ قبہ جو مینے اپنے بندہ برگزیدہ یعنی محمد کیواسطے دو ہزار سال
اول پیدایش آدمؑ سے پیدا کیا ہی اوسی لیجا کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوسمین سوار کر اور وہ
قبہ یاقوت سرخ کا تہا اور پردے اوسپر موتیون کے پڑے ہوئے تہے اور باہر سے اندر کا حال سب
دکھائی دیتا تہا اور وہ چار رکن اور چار در رکہتا تہا ارکان اوسکے طلا و مروارید و یاقوت و زبرجد
کی تہے جبرئیل نے جب وہ قبہ نکالا تو حوران بہشت نے شادی کی اور کہنے لگین کہ الحمد للہ اب زمانہ
مبعوث ہونے اس صاحب قبہ کا نزدیک پہنچا ہے نسیم رحمت عرش کی جانب سے
آتی اور اوس سے درِ بہشت کی صدائین بلند ہوئین پس جبرئیل وہ قبہ زمین پر لائے اور حضرت کے
سر پر اوسی استادہ کیا اور ملائکہ نے رکن اوسکے پکڑے اور صدای تسبیح و تقدیس بلند کی اور
جبرئیل علیہ السلام نے تین علم حضرت کی سامنے کہولے اور کوہ ہامکہ نے شادی کی آواز بلند کی
سب درخت و مرغ و ملائکہ نے باواز بلند یہہ کہا کہ لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ صلعم گوارا ہو
تجہی ای محمدؐ کہ کیا گرامی ہے تو اپنی پروردگار کے نزدیک اوسوقت خدیجہ غرفہ بلند مین
بیٹہی تہین اور سارا عورتین عرب کی بہی اونکی پاس موجود تہین ناگاہ نگاہ حضرت خدیجہ کی
شعاب مکہ پر پڑی اللہ تعالے نے حجاب اونکی آنکہون سے اوٹہادیا تو اونکو ایک نور لامع
نظر آیا پھر اچہی طرح دیکہا تو ایک قبہ نظر آیا کہ چلا آتا ہے اور ایک گروہ کو دیکہا کہ ہوا مین

کو سے ٹہیے پہونچیا تہے جسوقت محمدؐ جانے لگے اوسوقت اوسکے سر پر مارنا اوس ملعونہ قبول کیا اور سنگ
آسیا لیکر کوٹہے پر پہونچیگی جب حضرت کا ارادہ تشریف لیجانیکا ہوا اوس عورتکی نظر حضرت پر
پڑی لرزنے لگی اور یہہ ہمت ہوئی کہ وہ پتہر پہینکے پس جسوقت حضرت نکل گئے تو اوس سنگ نے
گردش کی اور دو لڑکے جو اوس یہودی کے تہے اونپر گرا اور اوسیوقت وہ دونو مر گئے بعد اسکے
حضرت نے شام سے معاودت کی جب نزدیک مکہ کے پہونچے تو سب نے اپنی طرف سے آدمی بہیجے
کہ آنے کی خبر کرین پس میسرہ حضرت کی پاس آیا اور عرض کی کہ یا حضرت اگر آپ پہلے تشریف
لیجائین اور خدیجہ کو خبر دین تو اوسکی مسرت کا موجب ہوگا حضرت نے قبول کیا اور مکہ کیطرف روانہ ہوئے
اوسیوقت طنابین زمین کی کہنچ گئین اور حضرت کو کوہ مکہ دکھائی دی کہ یکایک حضرت پر خواب نے
غلبہ کیا پس حق تعالی نے اوسوقت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ جنت عدن مین جا اور وہ قبہ جو
مینے اپنے نبی برگزیدہ یعنی محمدؐ کیواسطے دو ہزار سال اول پیدائش آدم سے پیدا کیا ہے
اوسے لیجا کر محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوسمین سوار کرا اور وہ قبہ یاقوت سرخ کا تہا اور پردہ
اوسپر موتیون کے پڑے ہوئے تہے اور باہر سے اندر کا حال سب دکہائی دیتا تہا اور وہ چار
رکن اور چار در رکہتا تہا ارکان اوسکے طلا و مروارید و یاقوت و زبرجد کے تہے جبرئیل نے
جب وہ قبہ نکالا تو حوران بہشت نے شادی کی اور کہنے لگین کہ الحمد للہ اب زمانہ مبعوث ہونے
اوس صاحب قبہ کا نزدیک پہونچا ہے نسیم رحمت عرش کی جانب سے آئی اور اوس سے
در بہشت کی صدائین خوشی کی بلند ہوئی پس جبرئیل وہ قبہ زمین پر لائے اور حضرت کے سر پر اوسے
ایستادہ کیا اور ملائکہ نے رکن اوسکے پکڑے اور صدائے تسبیح و تقدیس بلند کی اور جبرئیل
علیہ السلام نے تین علم حضرت کے سامنے کہولے اور کوہ ہای مکہ نے شادی کی آواز بلند کی اور
سب درخت و مرغ و ملائکہ نے آواز بلند یہہ کہا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلعم پکارتے
تہے ای محمدؐ کہ کیا گرامی ہی تو اپنے پروردگار کے نزدیک اوسوقت خدیجہ غرفہ بلند مین بیٹہی تہین
اور اور عورتین عرب کی بہی اونکے پاس موجود تہین ناگاہ نگاہ حضرت خدیجہ کی [illegible]
پڑی اللہ تعالے نے حجاب اونکی آنکہون سے اوٹہا دیا تو اونکو ایک [illegible] نظر آیا
پہر اچہی طرح سے دیکہا تو ایک قبہ نظر آیا کہ پہیلا ہوا ہی [illegible]

اوس قبہ کی گرد آتا ھی اور آگے آگے اوس قبہ کے عالم ہین اور ایک شخص اوس قبہ مین سوتا ھی اور
نور اوسکے چہرہ سی آسمان تک ساطع ھی یہہ حال دیکھکر جناب خدیجہ کو دہشت طاری ہوئی
عورتون نے پوچھا کہ ای سیدہ یہہ کیا حالت ھی حضرت خدیجہ نی کہا کہ مین سوتی ہون یا
بیدار ہون سبنے کہا آپ بیدار ہین حضرت خدیجہ نی کہا کہ پھر مین یہہ کیا دیکھتی ہون تم بہی
سامنی دیکھو اون عورتون نی جو دیکھا تو اونہون نی کہا کہ ہمین ایک نور چمکتا ہوا دکہائی دیتا ہے
حضرت خدیجہ نی کہا کہ وہ قبہ نورانی ہے اور وہ جو اوس قبہ مین ھی وہ تمہین نہین دکہائی دیتا
اونہون نی کہا نہین حضرت خدیجہ نے کہا کہ مین ایک سوار نورانی تر از آفتاب کو دیکھتی
ہون کہ ایک قبہ یاقوت سرخ مین ھی اور وہ قبہ ناقہ راہوار پر ہے اور گمان کرتی ہون کہ
وہ اونٹنی میری ھی اور محمد صلعم اوسپر سوار ہین اونہون نی کہا یہہ جو تمنی بیان کیا یہہ محمد صلعم کو
کہان میسر ھی بلکہ یہہ تو بادشاہان روم و عجم کو بہی میسر نہین حضرت خدیجہ نی کہا کہ تم نہین
جانتی شان محمد صلعم کی بہت اس سے ارفع ہے پس حضرت خدیجہ اودہر ہی دیکھتی رہین تا کہ
حضرت دروازہ تک تشریف لائی اور ملائکہ وہ قبہ لیکر آسمان پر گئی اور کنیزون نی خدیجہ کو
حضرت کے تشریف لانیکی خبر دی پس خدیجہ غرفہ سے پا برہنہ حضرت کے استقبال کیواسطے دوڑین
اور حضرت کو بٹہایا اور حال پوچھا کہ قافلہ کہان ہے حضرت نے فرمایا کہ جحفہ مین ہے پھر حضرت
خدیجہ نی پوچھا کہ آپ کب چلی تھے حضرت نے فرمایا کہ ایک ساعت ہوئی ہو حضرت خدیجہ نی
کہا کہ اسقدر جلدی کیونکر تشریف لائی آپنے فرمایا خدا تعالے نے میری واسطی زمین لپیٹ دی
اسکے سنتی سے اور حضرت خدیجہ کا تعجب زیادہ ہوا بعد اسکے حضرت خدیجہ نی کہا کہ آپ قافلہ
ھی مین تشریف لیجائی کہ ہمراہ اوسکے آنے سے افزونی عزت قافلہ کے ہوگی پس کچہہ توشہ
پکا کر اور ایک مشک آب زمزم کی آپکے ہمراہ کردی اور نظر کی کہ دیکھون اب بہی وہ قبہ
آتا ھی کہ نہین جب حضرت روانہ ہوئی تو بطور سابق وہ قبہ پھر آیا اور دور مین اوسکی ملائکہ
روانہ ہوئے اور دم بھر مین حضرت قافلہ مین پہونچ گئے جب میسرہ نی آپ کو دیکھا عرض
کیا حضرت آپنے ارادہ مکہ کے تشریف لیجانیکا ترک کیا آپنے فرمایا مین ہو آیا میسرہ
یہہ سنکر ہنسا اور عرض کی کہ آپ ہنستی ہین یا اس پائی کوہ تک جا کر تشریف لے آئی ہین

حال کیا ھی حضرت نے فرمایا مین مکہ گیا اور طواف کیا اور خدیجہ سی ملاقات کی اور پھر آیا اور یہہ
نوشتہ خدیجہ کا اور پانی آب زمزم کا موجود ھی یہہ حال دیکھکر میسرہ کو زیادہ تر تعجب ہوا
کہ دو ساعت مین چند روز کی راہ کیونکر طی ہوئی مگر یہہ بھی حضرت کا اعجاز ھی جب یہہ
خبر کفارون کو پہنچی اونھون نے کہا کہ یہہ جادو ھی بعد اسکے وہانسے روانہ ہوے
اور مکہ مین داخل ہوئی اور حضرت معہ مال و اسباب حضرت خدیجہ کی گھر مین تشریف
لیگئے حضرت خدیجہ نی افزونی مال دیکھکر تعجب کیا اور میسرہ سی حال پوچھا اوسنی سارا
حال اور تمام معجزے جو راہ مین حضرت سی ہوئی تھی وہ بیان کئی پس حضرت خدیجہ نے
حضرت سے درخواست نکاح کی اور جناب رسالت پناہ صلعم نی منظور فرمائی اوسوقت
عمر شریف جناب سرور کائنات کی پچیس [۲۵] برس کی تھی اور عمر حضرت خدیجہ کی بقول سے
چالیس [۴۰] برس اور بقولے اٹھائیس [۲۸] برس کی تھی اور سب اولاد حضرت کی حضرت خدیجہ سے
تھی سوائی ابراہیم کی کہ وہ ماریہ قبطیہ سی تولد ہوئی تھے ازواج مطہرات آپکے [۱۳] تیرہ مدخولہ
اور دو غیر مدخولہ اور دو کنیزین + **اسمائی مبارک ازواج مطہرات**
اول حضرت خدیجہ دختر خویلد + دوسری سودہ دختر ربیعہ + تیسری اُم سلمہ نام آپ کا
ہند تھا وہ بیٹی ابی امیہ کی تھین + چوتھے عائشہ دختر ابوبکر + پانچوین حفظہ دختر عمر +
چھٹے زینب دختر خزیمۃ الحارث + ساتوین زینب دختر حجش + آٹھوین رملہ دختر ابوسفیان
اونکی کنیت اُم حبیب تھی + نوین میمونہ دختر حارث + دسوین زینب دختر عمیس
گیارہوین جویریہ دختر حارث + بارہوین صفیہ دختر حی بن اخطب + تیرہوین خولہ
دختر حکیم سلمہ + یہہ تیرہ ہوئین اور دو اور جنسی آپنے مقاربت نہین فرمائی اونکا نام ایک کا
نام عمرہ + اور دوسریکا نام شاہ ان تھا + اور دو کنیزین تھین + ایک ماریہ قبطیہ تھی اور
دوسری ریحانہ خندقیہ + **صاحبزادہ** حضرت کی تین تھے ایک قاسم + دوسرے
طاہر + یہہ دونو حضرت خدیجہ سی متولد ہوئی + تیسری ابراہیم + یہہ ماریہ قبطیہ سے
پیدا ہوے + اور چار آپکی **صاحبزدیان** تھین اول حضرت فاطمہ علیہا السلم +
دوسری اُم کلثوم + تیسری رقیہ + چوتھی زینب + یہہ سب حضرت خدیجہ سی پیدا ہوئین +

وفات حضرت کی اشہر ۱۲ ماہ صفر اور بعض علما متاخرین نی نہایت صحت سے روز بیماری آنحضرت شمار کرکی لکہا ہی وہ ۲ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری ہے **تاریخ** رحلت آنحضرت کی کسی شاعر نی لکہی ہے

چون شفیع الورا بحکم خدا — شد بدار الفنا بقصر بقا
عمر آن شاہ قبلۂ آمال — ابن عباس گفت شصت و دو سال
روز مولود و نقل آن محمود — گفت شاہ نجف دوشنبہ بود
سال نقلش خرد بتعمیہ خواند — از محمد زمانہ خالی ماند
شد رقم سال نقل آن عالی — حیف بی احمدست دین خالی
باز تاریخ نقل او برخوان — گم شد از فراق او می جان
سال نقلش بگو بنالہ و آہ — کز مدینہ بشد نبی اللہ

یہہ سب تاریخین تعمیہ خارجی کی ہین یعنی زمانہ کی عدد لیکر اوسمین سے محمد کی عدد خارج کردین تو وہی گیارہ عدد رہجاینگے جو کہ حضرت کا سال وفات ہے + معجزات آپکے اسقدر نہین کہ قلم مقطوع اللسان اوسکا احصا کری یا زبان ناطقہ اوسکا شمار کر سکے سرتاپا معجزہ تہی ہر کلام اعجاز تہا ایک نور الہی تہا کہ مجسم ہوکر دنیا مین آیا تہا سر سے پاتک بدن مبارک معجزہ نما تہا

معجزات سراپای آنحضرت صلعم چنانچہ موئے مبارک کا یہہ معجزہ تہا کہ اوسمین سے بوی مشک آتی تہی جس سے دماغ جان معطر ہوتا تہا اور حضرت کی موی مبارک نور آگین تہی یعنی چمکتی رہتی تہے اور جس مریض کو دہوکے پانی پلاتے تہے وہ مریض شفا پاتا تہا اور جہان حضرت کی موی مبارک رہتی تہے وہان نزول ملائکہ ہوتا تہا چنانچہ روایت ہی کہ ایک صحابی کے پاس حضرت کا ایک موی مبارک تہا ایک رات جو اوسکی آنکہہ کہلی تو سُنا کہ کوئی قرآن پڑہ رہا ہے اور خوانندہ کو نہ دیکہا علی الصباح یہ حال جاکر اونہون نے حضرت سی عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تو نے جانا وہ قرآن پڑہنے والا کون تہا اوسنی عرض کیا کہ خدا اور رسول خدا داناتر ہین آپ نے فرمایا وہ فرشتہ تہا کہ قرآن پڑہتا تہا اور چند موی مبارک خالد کی پاس تہی اوسنی اونکو کلاہ مین رکہہ لیا تہا پس برکت سی موی مبارک کی جہان وہ جنگ پر جاتا تہا اوسکی فتح ہوتی تہی اور اسوقت تک جہان موی مبارک ہے اوسمین شاخ نکالکر بڑہتا اور اوسکے آب غسل سے بیماروں کا شفا پانا ظاہر و باہر ہے + اور جبین مبارک آپکی اسقدر چمکتی تہی کہ روشنی اوسکی دیواروں پر ہو جاتی تہی اور مانند آفتاب کے تابان تہی اور جب پیشانی مبارک پر پسینہ آتا تہا تو ہر قطرہ دُرِ خوش آب معلوم ہوتا تہا اور جبین آپکی

کشادہ تہی کعب کہتا ہی کہ جب حضرت کی جبین مین چین پڑتی تہی تو یہہ معلوم ہوتا تہا کہ ٹکڑہ چاند
کا ہی اور خوشبو حضرت کی عرق جبین مین اسقدر تہی کہ عنبر و مشک کی بو شرماتی تہی اور
عورتین بجای عطر حضرت کا پسینہ اپنی بدن اور بالون مین ملتی تہین چنانچہ منقول ہے
کہ ایکعورت بیمقدور تہی اور اوسکو اسقدر مقدور نتہا کہ بروز نکاح اپنی دختر کیلئی عطر خریدی
وہ حضرت کیخدمت مین آئی اور دو چار قطرہ عرق پیشانی مبارک کے لیگئی اور عروس کی بدن مین
ملدی تین پشت تک اوسکی اولاد مین سے بوئے مشک نہ گئی * اور ابروی مبارک کے
ایک اشارہ سی آسمان پر چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور ابرو کی پاس ایک رگ تہی کہ ہنگام غضب
وہ نمودار ہوتی تہی اور چمکتی تہی رگ ہاشمی اوسی سے مراد ہے * چشم حق بین مین یہہ
معجزہ تہا کہ جیسا آپ سامنی سے دیکہتی تہی ویسا ہی آپ عقب سے ملاحظہ کرتے تہے
چنانچہ آپ مقتدیون سے فرماتے تہے کہ سبقت نہ کرو مجہسی پہلے رکوع و سجود مین کہ آگے پیچہے سے
مین یکسان دیکہتا ہون اور حدت بصر حضرت کو اسقدر تہی کہ جیسا آپ روشنی مین دیکہتے
تہے ویسا ہی تاریکی مین اور ثریا کے ستارہ گیارہ یا بارہ آپ شمار کر لیتے تہے اور وقت بنای
مسجد مدینہ مین حضرت نے کعبہ کو اپنی چشم مبارک سی دیکہکر سمت قبلہ کے درست فرمائی
اور پلکین آپکی پیچدار تہین * اور بینی مبارک باآنکہ بلند نہ تہی مگر ایک نور کا اوبہار ایسا تہا
کہ سبکو بلند معلوم ہوتی تہی اور یہہ معجزہ تہا کہ بوی بد کبہی آپکے مشام مین نجاتی تہی *
اور گوش حق نیوش مین یہہ معجزہ تہا کہ جیسا آپ پاس سی سنتی تہے ویسا ہی دور سے
سنتی تہی * روایت ہی کہ ایکدن حضرت مجمع اصحاب مین تشریف رکہتی تہے ناگاہ آسمانکی
طرف نگاہ کرکے فرمایا کہ اسوقت مینی ایک آسمان کے دروازہ کی کہلنی کی آواز سنی ہے
کہ وہ کبہی پہلے نہ کہلا تہا اور اوس دروازہ سے ستر ہزار فرشتے واسطی مشایعت سورہ
انعام کی اوتری ہین اور خواب و بیداری مین برابر سنتی تہے اسی سبب سے آپکا خواب ناقض
وضو نتہا اور نیز ملائکہ کی باتین حضرت سنتی تہے اور کوئی نہ سنتا تہا * اور چہرہ مبارک ایسا
روشن و تابان تہا گویا آفتاب اوسمین سیر کرتا تہا اور رخسارہ مبارک ایسی صاف تہی
کہ عکس ہر چیز کا اوسمین معلوم ہوتا تہا اور نور الٰہی جہلکتا تہا کہ حدیث من رآنی فقد رای الحق

یعنی جس شخص نے دیکھا تجلی تحقیق مشاہدہ کیا حق کو اسپر ناطق ہی اور حسن و خوبی حضرت کے جمال باکمال کی سب پر غالب و فائق ہی کوئی چیز ایسی نہ تہی کہ حسن میں عشر عشیر بھی حضرت کی برابری کری چنانچہ منقول ہی کہ جب زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام پر فریفتہ ہوئی تو حضرت یوسف نے فرمایا کہ ای زلیخا میرے دیکھنے سے تیرا یہ حال ہی اگر میری بہائی محمد صلعم کو دیکھتی تو کیا تیرا حال ہوتا اور آپکے چہرۂ تابان سے ایسی تو روشنی ہوتی تہی کہ شب تار مین چراغ کی حاجت نہ ہوتی تہی مروی ہی کہ سوزن عائشہ کی ایک رات کہوئی گئی جب حضرت تشریف لائی تو چہرہ مبارک سی وہ انوار کی کثرت ہوئی کہ رات کو دن ہوگیا اور وہ سوئی پاگئی چہرہ مبارک تہا گویا آئینہ جمال الٰہی تہا کسیکو یہہ تاب نہ تہی کہ نگاہ بہر کر نظر کری ✤ اور لب مبارک کے معجزہ کی سامنی معجزہ مسیحائی شرمندہ تہا جس مدعا کی واسطی لب ہلگئی اوسیوقت وہ ہوگیا مردہ کا زندہ کرنا تو ایک بات تہا ✤ لعاب دہن مبارک مین تاثیر تہی کہ جس نابینا کی آنکہو نپر ملا روشن ہوگئین جس مریض کو پلایا اوسنی شفا پائی جس عضو ماؤف پر لگا دیا وہ فورًا اچہا ہوگیا ✤ روایت ہے کہ ایکدفعہ حضرت امام حسین علیہ السلام تشنہ ہوئی حضرت نے زبان مبارک اونکی دہن مین رکہی اوسیوقت صاحبزادی کی پیاس جاتی رہی ایکدن حالت شیرخوارگی مین حضرت نے لعاب دہن مبارک اپنا جناب امام حسن کے منہہ مین ڈالدیا تمام روز صاحبزادہ شیر سے مستغنی رہا ✤ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی آنکہین جنگ خیبر مین دکہتی تہین حضرت نے لعاب دہن مبارک لگا دیا اوسیوقت آنکہین اچہی ہوگئین اور پہر نہ دکہین ✤ اور لعاب دہن مبارک جس آب شور مین گرتا تہا وہ شیرین ہوجاتا تہا اور بوئی مشک آنی لگتی تہی اور تکثیر آب ہوجاتی تہی چنانچہ باب معجزات مین سب حال لکہا جائیگا ✤ انس کے گہر مین ایک کنوان تہا حضرت نے آب دہن مبارک اوسمین ڈالدیا اوسکا پانی ایسا شیرین ہوگیا کہ مدینہ کا کوئی کنوان اوسکی برابری نکرتا تہا ✤ اور دندان مبارک مین یہہ چمک تہی کہ جب آپ تبسم فرماتی تہے تو دندان مبارک کے عکس سے دیوارین روشن ہوجاتی تہین ✤ اور فصیح و بلیغ حضرت ایسی تہے کہ بعد کلام خدا آپکے کلام سے کسیکا کلام اچہا نہین تہا چنانچہ حدیث جامع الکلم کے

دیکھنی سے ظاہر و باہر ھی * اور آپ ایسی خوش آواز تھے کہ بیان سی باہر ھی چنانچہ انس سے
روایت ھے کہ خدا تعالی نی نہین بہیجا کسی پیغمبر کو مگر خوش رو و خوش آواز اور بہیجا ہماری
پیغمبر کو سب سے زیادہ خوش رو و خوش آواز * منقول ھی کہ حضرت اپنی خوش آواز ی
ظاہر نفرماتے تہے ورنہ کسیکو طاقت سُننی کی نہوتی اور آواز مبارک وہان پہونچتی تہی جہان
کسیکی آواز نہ پہونچے چنانچہ ایام حج مین جب حضرت نے خطبہ منی مین پڑہا تو منازل دور و
نزدیک مین سب نے حضرت کی آواز سُن لی * اور محاسن شریف مین ستر ہ بال سفید تہے
کہ وہ مانند آفتاب کے چمکتی تہے * اور گردن شریف اسقدر روشن و درخشان تھی کہ آئینہ
اوسکی صفائی کے سامنی شرمندہ تھا گویا چاندی جلا کی ہوئی معلوم ہوتی تہی * اور سینہ
مبارک کشادہ و منبع تجلیات الٰہی معدن اسرار نامتناہی تھا اور ہنگام نماز سینہ معرفت
گنجینہ مین سی ایسی آواز آتی تہی جیسی جوش آب کے وقت دیگ مین سے آواز آتی ھے
اور شکم مبارک ایسا لطیف و نازک تھا کہ اُم ہانی کہتے ہین کہ دیکھا مینی شکم مبارک حضرتکو
گویا قرطاس تہہ بتہہ کی رکہی ہین * اور بغل مبارک کمال سفیدی سی ہمرنگ بدن تہی اور
آپکی بغلون سے بوئی مشک آتی تہی * اور دست مبارک مین یہہ برکت تہی کہ جس چیز کو
حضرت نے مس کردیا اوسمین اسقدر خیر و برکت ہوئی کہ اندازہ بیان سے باہر ھے جس کہانیکو
آپ نے دست مبارک لگا دیا وہ کبہی کم نہوا چنانچہ معجزات مین درباب تکثیر طعام مرقوم ہوگا *
اور دست اور انگلیان حضرتکی مانند دست شمع کے روشنی دیتی تہین جسوقت حضرت دست
مبارک بلند کرتی تہی تو اندہیرے مین اوجالا ہو جاتا تھا اور شب تاریک مین حضرت رستہ
چلتے تہے تو دست مبارک بلند کرلیتے تہے تو ایسا نور چمکتا تھا کہ سب لوگ اوس نور مین
رستہ چلتی تہے * اور انگشت مبارک سی پانی کا جوش کرنا معجزہ متواترہ سی ھے چنانچہ
اپنی جا پر بیان ہوگا انشاء اللہ * اور انس سے روایت ھی کہ ہتھیلیان حضرتکی ایسی نرم
تہین کہ مینی کوئی دیبا و حریر ایسی نرم نہ دیکہی اور خوشبو ایسی تہی کہ کسی عنبر و مشک مین سے
ایسی خوشبو نسونگہی * مروی ھی کہ جب حضرت کسی یتیم کے سر پر دست شفقت پہیرتے تہے
تو اوسکی سر مین سے خوشبو آنی لگتی تہی * جابر بن سمرہ کہتا ھی کہ حضرت نے ایکدفعہ میرے

رخسارون پر دست مبارک مس کیا تھا ایسی نرم و خوشبو تھی کہ گویا ابھی طبلۂ عطار سے باہر
آئی ہین ❊ اور وائل بن حجری کہتا ہی کہ مین جب حضرت سے مصافحہ کرتا تھا تو میری ہاتھہ مین
مشک کی بو آنے لگتی تہی ❊ سعد کے سینہ پر حضرت نی ہاتھہ رکہا تھا وہ کہتا تھا کہ ہمیشہ
سردی اوسکی اپنے جگر مین پاتا ہون ❊ اور قتادہ کے چہرہ کو حضرت نی مس کیا پس وہ ایسا
روشن ہوگیا کہ عکس ہر چیز کا نظر آنے لگا ❊ اور ایک شخص روایت کرتا ہی کہ مینی مس کیا
حضرت کے دست مبارک کو وہ ریشم سی زیادہ نرم تھا اور برف کی مانند سرد تھا ❊ اور پشت مبارک
آپکی ایسی صاف و تابان تہی جیسے نقرہ گداختہ اور بین الکتفین مُہر نبوت تہی اور یہہ مُہر آیت تہی
آیات الٰہی و معجزہ رسالت بناہی سے وہ ایک اوبھری ہوئی چیز ایسی نورانی تہی کہ نور
آفتاب اوسکے نور سے شرمندہ تھا اور اوسپر بال جمی ہوئی تہے اس وضع سی کہ گویا لکھا ہے
کہ لا الٰہ الا اللہ و محمد رسول اللہ اور یہہ مُہر علامت تصدیق رسالت حضرت تہی جو کہ آپ کے
اوصاف کتب پیشین مین لکھی ہوئی تہے تو یہہ مُہر آپکی مخبر تہی کہ جسکا وصف تھا وہ یہہ ہے
جیسے کسی چیز پر مُہر لگا دیتے ہین کہ اسمین کوئی خلل و فساد نہ واقع ہو اور کسیکو مجال قدح
و طعن بد نہو ❊ اور پائی مبارک کا یہہ معجزہ تھا کہ ریت پر نشان پا نہوتا تھا اور پتہر پر ہوجاتا تھا
اور جہان حضرتکا قدم مبارک جاتا تہا وہان اسقدر خیر و برکت ہوتی تہی کہ بیان سے باہر ہے
چنانچہ حلیمہ سعدیہ کے حال مین کچھہ لکھا گیا اور انشاء اللہ تعالیٰ آگے لکھا جائیگا حضرت ایکدفعہ جابر کے خرمونکے
ڈہیر پر جا کہڑی ہوتی تہے اوسمین سے خرمے اسقدر فروخت ہوئی کہ جابر کا تمام قرض ادا ہوگیا
اور حضرت کی قدم مبارک کی برکت سے وہ خرمون کا انبار کم نہوا تھا ❊ اور قد مبارک کا یہہ
معجزہ تھا کہ باوجود متوسط ہونیکے جب حضرت لوگون کے ہمراہ مشی فرماتے تہے تو سب سے
آپکا قد زیبا بلند معلوم ہوتا تھا اور جب آپ مسند ہدایت پر جلوہ فرماتے تہے تو سب سے
سر مبارک حضرتکا بلند رہتا تھا اور دہوپ مین سایہ حضرتکا زمین پر نہ پڑتا تھا اور سایہ
ابر کا ہمیشہ سر پر رہتا تھا ❊ یہہ بہی رمز جو اوسکی سایہ تھا ❊ کہ رنگ دوئی وہانتک آیا تھا
وہ قد اسلئی تھا نہ سایہ فگن ❊ کہ تھا گل وہ ایک معجزہ کا بدن ❊ ❊ اور رنگ مبارک
حضرتکا ملیح تھا اور حسن ملیحون کی تعریف نہین ہوسکتی اوسکی کیفیت وجدانی ہے

نہ بیانی اور نورانیت چہرۂ مبارک کی تمام ماہ شب چہار دہم پر غالب تھی جابر ابن سمرہ سے روایت
کہتا ہے کہ مینے حضرت کو شب ماہ مین حلۂ سرخ دہاری دار پہنے ہوئی دیکھا اور مین دیکھتا تھا
نظر آپکو اور ایک نظر چاند کو بخدا کہ جسم شریف آپکا چاند سے زیادہ تر روشن تھا
غرض کوئی خوبی دین و دنیا کی ایسی نہ تھی کہ حضرت پر ختم نہوئی صلوۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور معجزہ مخصوصہ حضرت کے فزون از شمار ہین چنانچہ جس رستہ سے آپ تشریف لیجاتی تھی
ادہر سے خوشبو آیا کرتی تھی اور اسی پتہ سی صحابہ حضرت کی پیچھی پہونچ جاتے تھے اور آپکے
پیچھی فرشتے چلتی تھی چنانچہ آپ فرماتی تھی کہ میری پیچھی کوئی نہ چلے کہ فرشتے ہوتی ہین
کبھی جمائی آپکو نہ آتی تھی اور نہ کبھی احتلام ہوتا تھا اور مگس وغیرہ کوئی جانور آپ پر نہ بیٹھتا تھا
اور آپکے سر پر سی کوئی جانور اوڑکر نجاتا تھا اور ہر ایک جامہ خواہ کوتاہ خواہ دراز آپکے
جسم مبارک مین درست آتا تھا اور جس چیز کو آپ مس فرماتی تھے اوسپر آتش اثر نکرتی تھی
اور جس چارپایہ پر آپ سوار ہوتی تھی وہ کبھی ناطاقت و پیر نہوتا تھا اور جبتک آپ سوار رہتی
آپکی رعایت و آداب سے چارپایہ بول و براز نکرتا تھا اور بوقت قضای حاجت آپکے زمین
شگافتہ ہوجاتی تھی اور آپکے بول و براز کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور وہانسے بوئی مشک آتی تھی
علی ہذا القیاس ہزارون ایسی خصوصیات آپکے امور تھی کہ شمار اونکا طاقت بشری نہین کر سکتی
اور واضح ہو کہ جو جو معجزات انبیا سابقہ علیہم السلام کی ذات مین بانفراد تھے وہ سب ہمارے پیغمبر
کی ذات مبارک مین جمع تھی اور اونسے بہت زیادہ تھے اسیطرح جو جو فضیلت
ہر پیغمبر مین تھی وہ سب حضرت مین تہین بلکہ سب پیغمبرونسے حضرت افضل تھی
خلاصہ چند روایتون کا فقیر یہان ایکجا لکھتا ہی تا سلسلہ وار ہو واضح ہو کہ اول
ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیون سی افضلیت کی یہہ ہی کہ خدا نے
حضرت کے نور کو سب سے اول پیدا کیا اور وہ نور مبارک جو دریای رحمت الہی مین غوطہ زن تہا
اور اوس سے جو قطرہ ٹپکے بعد اوسکے انبیا پیدا ہوئے اور اسیطرح تمام آسمان و زمین وغیرہ
بھی آپکے نور سی پیدا ہوئے دوسری دلیل یہہ ہی کہ روز الست خدا تعالی نے پیغمبرونکی ارواح سے اقرار
لیا تھا کہ اگر تم محمد رسول اللہ صلواۃ اللہ علیہ کا زمانہ مین موجود ہو تو اوسکے پیروی کرنا

واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیناکم من کتاب وحکمة ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم
لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال أأقررتم واخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشہدوا وانا
معکم من الشاہدین فمن تولی بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون ۝ یعنی یاد کرای محمد صلعم
جبوقت کہ لیا اللہ تعالی نی عہد و پیمان نبیون کا کہ ہر آئینہ جو چیز مینی دی تمہین کتاب حکمت سے پہر آوی
تمہاری پاس ایک رسول کہ تصدیق کرنیوالا ہو اوس چیز کو جو تمہاری پاس ہو ہر آئینہ ایمان لاؤ
اوسکی ساتھ اور ہر آئینہ مدد یاری دو اوسکو کہا خداتعالی نی کیا اقرار کیا تمنی اور لیا اوپر اوسکی عہد و
پیمان میرا کہا اونہون نی اقرار کیا ہمنے کہا حقتعالے نی پس گواہ ہو تم اور مین بہی تمہاری ساتھ
گواہون سے ہون پہر جو کوئی اولٹا پہرے اس سے پیچہے پس وہ لوگ فاسقون سی ہین جمہور
مفسرین باتفاق کہتی ہین کہ مراد رسول سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ خداتعالے نے وقت ارسال
ہر ایک نبی اور اوسکی امت سے میثاق لی لیا تھا کہ جو پیغمبر آخر الزمان سکے زمانہ مین موجود ہو
چاہیے کہ وہ اتباع اوسکا کری اور اوس دین کو سچا جانے اور نصرت مدد اوسکی کری اور آیہ
فمن تولی بعد ذلک فاولئک ہم الفسقون ۝ نسبت امم ہی پس لینا میثاق کا انبیا سی
اور تاکید شدید اور نیز اقوی مراد حل مقصود ہی چنانچہ سبکی نے لکہا ہی کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بتقدیر حیات انبیا کے اونکی زمانہ مین سب ہی اون کی طرف مرسل ہین پس
رسالت و نبوت حضرت کی عام و شامل ہی تمام خلق مین اور زمان آدم تا روز قیامت
اور انبیا اور اونکی امتین امت حضرت کی ہین جیسا کہ حضرت نے فرمایا ہی کہ آدم ومن دونہ
تحت لوائی * یعنی حضرت آدم اور اونکے سوا انبیا عموماً سب میرے لوا کی نیچے ہون گے
اور وہ جو حضرت آدم کو ملائکہ نے سجدہ کیا وہ درحقیقت نور محمدی کو سجدہ تہا جو کہ پیشانی
آدم مین تہا اور علاوہ برین حضرت آدم کو ایکدفعہ سجدہ ہوا اور ہمارے حضرت صلعم سے
خداتعالی اور فرشتے اور آدمی ہمیشہ صلوۃ بہیجتے ہین چنانچہ آیہ ان اللہ وملائکتہ یصلون
علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما سے واضح و مبرہن ہی پس یہ اتم و اکمل
سجود ملائکہ سے کسواسطی کہ ملائکہ کی ساتھ حقتعالے شریک سجود نتہا اور ہماری پیغمبر کی صلوۃ و
سلام مین شریک اول ہی اور سجود ملائکہ تعظیم ایکمرتبہ ہو چکی اور صلوۃ و سلام فاضۃ انوار رحمت

دایم و مستمر ھی تمام ازمنہ مین اور مومن بہی اس اشتراک مین مامور ہین اور فضیلت تعلیم اسما جو حضرت آدمؑ کو ھی اوس سے بہتر ہماری حضرت کو ھی اسواسطی کہ حضرتکی اُمّت ما مطیین مین آپ پر عرض کی گئی اور سب کے نام تعلیم کئی گئے تھے پس رتبہ مسمیات کا رتبہ اسماسی زیادہ ھے اور اگرچہ حضرت آدمؑ قبلہ ملائکہ قرار دیئے گئی ہماری حضرت شب معراج مین جمیع انبیاے سابقین سے کہ جسمین حضرت آدمؑ بہی تھے پیشوا ہوئی اور حضرت نے سب کی نماز مین امامت کی اور حضرت آدم خاک سی پیدا کئی گئے اور ہماری حضرت نور سی تولد ہوئی چنانچہ بروایت مین ھی کہ وہ جو مُشت خاک تربت مقدسہ سی جبرئیل اوٹھا کی لیگئے کہ جس سے طینت حضرت خمیر ہوئی تو اول اوس خاک مقدس کو چشمہ سلسبیل مین جاکر غسل دیا کہ وہ طیب و طاہر ہوگئی اور مانند ایک موتی کے درخشندہ تہی اور ہر روز اوسی ایک نہر مین نہر ہاے بہشت سے غسل دیا جاتا تھا کہ نور اوسکا ہر روز تابان و درخشان ہوتا جاتا تھا اور وہ ملائکہ پر عرض ہوتی تہی اور ملائکہ اعتراف فضیلت اوسکا کرتی تہے + اور ایک روایت ھی کہ حضرت عباس نے حضرت سے اپنی آفرینش کا حال پوچھا حضرت نے فرمایا جب اللہ تعالی نی چاہا کہ مجھی پیدا کری تو ایک کلام ایجاد کیا اور اوس کلام سی ایک نور پیدا کیا پھر دوسرا کلام پیدا کیا اوس سے میری روح پیدا کی پس نور کو روح سے ممزوج کیا اور اوس سے مجھی اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو پیدا کیا + حضرت امام حسن علیہ السلام سی روایت ھی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین ایک چشمہ ھے شہد سی شیرین تر و مسکہ سی نرم تر و برف سی خنک تر و مشک سے خوشبو تر اوس چشمہ سی خداتعالی میری طینت پیدا کی ھی اور فرمایا حضرت نے کہ مین پیدا ہوا نور خدا سے اور میری نور سی میرے اہلبیت پیدا ہوئے اور اہلبیت کے نور سی اونکی محب پیدا ہوئی ہین اور خداتعالی نے میرے نور کو چارلاکھ چوبیس ہزار برس پہلی عرش و کرسی و آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پیدا کیا تھا اور اوس نور نے ہمیشہ سے بجا لونیمین تسبیح و تقدیس خداتعالی کی ہے پس اسصورت مین حضرتکا نور سی پیدا ہونا ثابت ھی اور وہ جو حضرت آدمؑ کا معجزہ تہا کہ جہان آپ تشریف لیجاتی تہے وہ زمین سرسبز ہوجاتی تہی ہماری حضرت کے قدوم فیض لزوم مین اوس سے زیادہ برکت تہی + چنانچہ حلیمہ کہتی ہین کہ آپ طفلی مین جسجگہ تشریف رکہتی تہے وہ زمین سرسبز ہوجاتی تہی اور گیاہ

نکل آتی تہی ماورا اسکے حضرت نے جس درخت خشک کو ہاتہہ لگایا وہ سرسبز ہوگیا چنانچہ مذکور اسکا ہوگا
اور نیز توبہ حضرت آدمؑ کی طفیل ہمارے حضرت کے قبول ہوئی یعنی حضرت آدمؑ نے جب نام پنجتن کو شفیع
گردانا اور خدا تعالے سے بحق محمد و آلہ محمد صلعم خواستگار توبہ ہوئے جب توبہ قبول ہوئی اور ہمارے پیغمبر کے
حق مین خدا تعالے نے فرمایا لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ ط واگر حضرت ادریسؑ کے
حق مین اللہ تعالے نے فرمایا وَرَفَعْنَاہُ مَکَانًا عَلِیًّا یعنی اوٹہایا اور دیا ہمنے اوسکو مکان بلند پس ہماری
حضرت کے حق مین فرمایا وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ اور حضرت ادریس کو بہشت مین جا ملی اور ہماری
حضرت معراج مین مقام قاب قوسین او ادنی مین جا پہونچے کہ وہان نہ کوئی پیغمبر پہنچا نہ کوئی فرشتہ
مقرب جب جبرئیل کیطرف مخاطب ہوکر حضرت نے فرمایا کہ آگے میری ہمراہ چل تو وہ یون عرض
پیرا ہوا نظم بدو گفت سالار بیت الحرام ✤ کہ ای حامل وحی برتر خرام ✤ بگفتا
فراتر مجالم نماند ✤ بماندم کہ نیروی بالم نماند ✤ اگر یکسر موی برتر پرم ✤ فروغ تجلی بسوزد پرم ✤
اور اگر کشتی نوحؑ طوفان مین آب پر روان ہوئی تو کچہہ استعجاب کی جا نہین کہ سر کشتی و
تہا پانی پر چل سکتا ہی ہمارے حضرت کے فرمانے سے پتہر پانی پر چلا یہ عجیب تر ہی کشتی کے
چلنے سے چنانچہ روایت ہے کہ ایکدن حضرت ایک کنارہ آب پر کہڑی ہوئی تہی اور دوسری
کنارہ کیطرف اوسکے پتہر پڑی تہے اور وہان عکرمہ ابی جہل بہی موجود تہا اوسنے حضرت سے کہا
کہ اگر آپ پیغمبر برحق ہین تو یہہ جو اودہر پتہر پڑی ہوئی ہین انکو کہئے کہ یہہ پانی پر شناوری کرکے ہمو
پہر چلی آئین حضرت نے آواز دی اوسیوقت ایک پتہر وہان سے روانہ ہوکر پانی پر شناوری کرتا ہوا
حضرتکی خدمتمین آیا اور حضرتکی نبوت پر گواہی دی حضرت نے عکرمہ سے کہا سُنا تو نے اوسنے کہا
کہ اب اسی کہئے کہ یہہ چلا جائے حضرت نے حکم دیا وہ اوسیطرح پانی پر شناوری کرتا ہوا چلا گیا اور
اگر نوح علیہ السلام کی دعا سے طوفان آیا تو وہ باران عقاب تہا ہماری حضرت نے اپنی امت
کیلئے باران رحمت طلب کیا چنانچہ حضرتکی دعا سے مدینہ مین اسقدر مہینہ برسا کہ لوگون نے
امان مانگی بعد اسکے حضرتکی استدعا سے حوالی مدینہ مین برسنے لگا اور جب کفار قریش نے حضرتکو
نہایت ایذا دی تو حقتعالے نے جبرئیل فرشتہ موکل کو حکم دیا کہ محمد صلعم کی پاس جا اور اگر وہ حکم کریں تو اوسکی
[illegible] پہاڑ ڈالدے چنانچہ وہ آیا اور اوسنے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو مین آپکی قوم کے سر پر

ایک پہاڑ ڈالدون تا یہہ ہلاک ہون حضرت نے فرمایا کہ مین واسطی رحمت کی پیدا ہوا ہون نہ زحمت
کے اللہ تعالے تو ہدایت کر انکو کہ یہہ نادان ہین پس حضرت نے اپنی تکلیف گوارا کی اور اپنی قوم کو ایذا سے بچایا
اور شان وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ دکہادی اور حضرت نوح نی آخر تنگ ہوکر دعاے بد فرمائی
ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجاست ؛ اور اگر حضرت ہود کی دعا سے اُمت پر اونکی طوفان باد آیا
ہمارے حضرت کی دعا سی بہی بروز جنگ خندق خدا ئے تعالی نے ایک ہوا بہیجی کہ سنگریزے
اوس سے برستے تہے اور اوسنی قوم قریش کو توبہگا دیا اور کسیکو آسیب نہ پہونچا پس باد حضرت ہود
باد عقاب تہی اور یہہ باد نجات تہی کہ مسلمانون کو اللہ تعالے نی نجات دی اور انکا فرون کا بہی زیان نہ
ہوا اور حضرت موسیٰ تو وہ ریگ کلام کرتی تہی ہمارے حضرت سے حجر و شجر و حیوان سب کلام
کرتی تہے اور اگر حضرت صالح کی دعا سی سنگ سے ناقہ نکلا ہمارے حضرت کے واسطی بار ہا شتر باردار
پہاڑ سی نکلے بلکہ سنگ خارہ سی ایک آدمی نکلا کہ وہ حضرت کے واسطے دعا کرتا تہا اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ لَهٗ ذِكْرًا
اَللّٰهُمَّ اَوْجِبْ لَهٗ اَجْرًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْ عَنْهُ وِزْرًا ؛ اور حضرت صالح سے ناقہ نی کلام نہین کیا ہمارے
حضرت کے پاس اکثر اونٹون نی آکر اپنا حال اظہار کیا اور استمداد چاہی چنانچہ ایک اونٹ آیا اور
اوسنی کہا کہ یا حضرت میرا مالک جو ہی اوسنی مجہسے بہت محنت لی اور اب جو مین ناتوان ہوگیا
ہون تو میری ذبح کا ارادہ رکہتا ہی حضرت نے اوسکے مالک سے پوچہا اوسنی عرض کیا کہ سچ ہے آپ نے
کہا کہ اسی آزاد کردی پس وہ آزاد ہوگیا اور حضرت کی دعا سے گوہان شتر سی درخت خرما پیدا ہوا اور اوسیوقت وہ
بار آور ہوا اور حاضرین نے کہائی پس بحکم خدا جو اہل ایمان اون خرمونکو کہاتا تہا اوسکو شیرین معلوم
ہوتی تہے اور جو کافر کہاتا تہا اوسکے مونہہ مین پتہر ہوجاتی تہے اور اگر ابراہیم علیہ السلام پر آتش سرد ہوگئے
ہماری حضرت جس چیز کو مس فرماتی تہے اوسپر آتش اثر نکرتی تہی چنانچہ روایت ہے کہ ایک دن
حضرت نے لوگونکی دعوت کی بعد انفراغ دعوت حضرت نے انس سے فرمایا کہ دسترخوان کو آگ مین
ڈالدی اوسنی آگ مین ڈالدیا جب اوسنی نکالا تو آتش نے دسترخوان مین کچہہ اثر نہ کیا تہا
اور میل اوسکا جل گیا تہا اور فردائی قیامت کو اللہ تعالے آتش کو حکم دیگا کہ فرمانبردار مین
محمد کی رہ جسی محمد کہی اوسی جلا اور جسی نہ کہی اوسی نہ جلا اور حضرت پر اللہ تعالے نی
آتش سمیم کو جو کہ زن یہودیہ نی آپکو بزغالہ مین دیا اوسکو افسردہ و سرد کیا اور اسیطرح

آتش حرب کو اللہ تعالی نے آپ پر سرد کیا چنانچہ فرمایا ہی کُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ یعنی
جسوقت افروختہ کرتے کفار آتش واسطے جنگکی سرد کرتا اوسی پروردگار اور شب معراج مین
حضرت کرۂ نار سے محفوظ گذر گئی روایت ہے کہ محمد بن حاطب پر دیگ جلتی ہوئی اوٹری اور تمام
بدن اوسکا جل گیا حضرت نے آب دہن مبارک لگادیا اوسیوقت اچھا ہوگیا اور اگر حضرت ابراہیمؑ کو
ملکوت سماوات اللہ تعالی نے دکہائی ہمارے حضرتکو شب معراج مین وہ وہ عجائبات آسمان و
عرش و کرسی و بہشت کے دکہائے کہ کسی نبی و فرشتہ نے نہین دیکہی اور اگر حضرت ابراہیمؑ نے بت توڑے
ہمارے حضرت نے بروز فتح مکہ ایک لکڑی سے بتونکی طرف اشارہ کیا اور فرمایا جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ
كَانَ زَهُوْقًا اوسیوقت وہ تین سو ساٹھہ بت جو کعبہ مین تہے سرنگون گرپڑے اور تمام بت پرستی عرب سے
اوٹھہ گئی اور اگر حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم کو جواب مین الزام دیا ہمارے حضرت نے بہی اسیطرح جواب دیا
چنانچہ ایک تر شیس تہے کہ اُبی بن خلف اوسکا نام تہا وہ ایک ہڈی پرانی اوٹہالایا اور اوسنے اوسکو
ہاتہہ مین چورا کرکے پہینکدیا اور کہا کہ حشر مین کون اسی زندہ کریگا آپنے فرمایا جسنے پہلے اسی زندہ کیا تہا
اور اگر حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کا ارادہ کیا مگر اوسکی بدلہ مین گوسپند کی قربانی کی
اور ہمارے پیغمبر کے فرزند دلبند یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام مع اولاد و انصار دشت کربلا مین
شہید ہوئے اور اہل حرم کو اسیر کر لیگئے اور اگر حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ بنا کیا ہمارے حضرت نے
حجر الاسود نصب کیا اور اگر حضرت ابراہیمؑ کو اللہ تعالی نے اپنا خلیل فرمایا ہمارے حضرت کو
اپنا حبیب کیا اور مرتبہ خلت کا حبیب کے مرتبہ سے کم ہے اور پہر حبیب بہی ایسا حبیب جسکے
حق مین فرمایا ہو لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۞ یعنی قسم جان تیری کی تحقیق وہ اپنی مستی مین
بہکے ہوئے ہین مذاق اسکا کوئی اہل معنی سی پوچہے کہ اس آیہ سی کیا محبت و رافت خدا تعالی
کی نسبت ہمارے حضرتکی ترشح کرتی ہی جیسا کوئی کسیکو بہت دوست رکہتا ہی اور اوسکی
جان کی قسم کہاتا ہی اور اسیطرح بہت سی آیتین ہین کہ جنسے کمال الفت اللہ تعالی کی ہمارے
حضرت سے ٹپکی پڑتی ہی جیسے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ یعنی ای
ایمان والو نہ بلند کرو تم اپنی آوازون کو اوپر آواز پیغمبر کے لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّۢ
بِهٰذَا الْبَلَدِ یعنی قسم کہاتا ہون مین اس شہر کی اور تو حلال ہونیوالا ہی بیچ اس شہر کی اس سے

زیادہ تر شرف و تعظیم مقصود نہین کہ مقید کیا اللہ تعالی نی قسم کو بہ بلد کہ وہ مکہ ہی وقت حلول
و نزول حضرت کے اوس شہر مین جیساکہ کہتے ہین شرف المکان بالمکین واضح ہو کہ قسم کہانا بلد کی
عبارت زمین سے ہی کہ اوسپر چلتی ہین اور یہہ قسم ایک ستر مکنون و راز مکتوم ہی کہ نظر کوتاہ
بینونکی اسکے ادراک سے قاصر ہی جو صاف نظر اور واقف راز و نیاز عاشق و معشوق ہین وہی
ان باتونکی کیفیت و لذت پاتے ہین یہہ قسم گویا خاک پاکی ہی کہ اس سے زیادہ شرف نہین ہو سکتا
کہ خدا تعالی نے حضرت کے خاک پاکی قسم کہائی اور اگر حضرت یعقوبؑ کی نسل سے اللہ تعالی نے
اسباط پیدا کئے اور حضرت مریمؑ اونکی فرزندونمین سے تہین ہمارے حضرتکو حضرت فاطمہ علیہا السلام سی
دختر عطا فرمائی کہ جو سیدۃ النساء العالمین ہے اور جب قیامت ہوگی تو منادی ندا کریگا کہ ای
اہل محشر آنکہین اپنی ڈہانپ لو کہ فاطمہ علیہا السلام دختر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی گذرتی ہین اور حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ سی اللہ تعالی نے اسقدر نسل بڑہائی
کہ جسکا بیان نہین اب تک ہر ملک مین ہزارون اونکی اولاد مین موجود ہین اور اگر اللہ تعالی نے
حضرت یوسفؑ کو حسن اور تعبیر رویا عنایت کیا تہا تو ہمارے حضرت کے رویائی صادقہ بہی
کتب مشحون و مملو ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ حضرت نے
خواب مین دیکہا تہا کہ مین مکہ مین داخل ہوا ہون چنانچہ وہی ہوا ہی اور ہمارے پیغمبر کا جو
حسن تہا سو اوسکے خود حضرت یوسفؑ مفسر تہی چنانچہ جب زلیخا حضرت یوسفؑ پر
بہت فریفتہ ہوئی تو حضرت یوسفؑ نے فرمایا کہ میرے بہائی محمدؐ کو تو دیکہتی تو تیرا کیا حال ہو جاتا
اور ہمارے حضرتکا وہ نور تہا کہ حضرت کے اجداد کی چہرون سے ایسا چمکتا تہا کہ کوئی پردہ اوسی
پوشیدہ نکر سکتا تہا چنانچہ جب شیبۃ الحمد کو مدینہ سی حضرت مطلب لائے تو اونکی والدہ سے
چہپا کر لائی تہے اور غیر راہ سے چلتی تہی کہ کوئی واقف نہو اور تین نقابین حضرت شیبۃ
الحمد کی مونہہ پر ڈالین تہین کہ یہہ جو نور آپکا ہی وہ چہپ جائے مگر وہ نور تہا کہ اون پردون سے باہر
چمکتا تہا جب حضرت کے نور کا نسلون مین یہہ حال تہا تو آپ کے جمال باکمال کا تو کیا ذکر ہی
اور حضرت یوسفؑ کو بادشاہی مصر کی تہی ہمارے حضرت بادشاہ دین و دنیا کی ہین
اگر حضرت موسیؑ کی اگر اعجاز سے سنگ سے بارہ چشمہ ظاہر ہوئی ہا

انگشت معجز نما سی اسقدر جریان آب ہوا جس سے کئی ہزار آدمی سیراب ہوئی اور اونگلیون سے
کہ گوشت و پوست ہین پانی نکلنا نسبت سنگ کے عجیب تر ہی کیا معنی کہ پتہر سی اکثر پانی نکلتا ہی
اور اگر عصا حضرت موسیٰ کی ہاتہہ مین اژدہا ہوجاتا تہا ہمارے حضرت سے اس سے زیادہ معجزہ ہوا
چنانچہ روایت مین ہے کہ ایک گروہ یہود کا آیا اور اونسنی حضرت سے کہا کہ موسیٰ کا عصا اژدہا ہوجاتا تہا
آپکا ایسا معجزہ کونسا ہی آپنے جواب دیا کہ موسیٰ جب عصا کو اژدہا کرتے تہے تو قبطی کہتی تہی کہ
کہ موسیٰ نی ہاتہہ مین کچھہ سحر کر رکہا ہی اور میری اظہار حقیت کیواسطے تمہارے گہر کی کڑیان
کہ وہ عصا ء موسیٰ سی زیادہ ہین اژدہے بن جائینگے اور مین وہان حاضر بہی نہونگا اور جب وہ اژدہا ہوجائینگے
تو تم مین سے چار کا زہرہ تڑق جائیگا اور باقی تم سب بیہوش ہوجاؤگی یہہ سنکر وہ ہنسنی لگے
آپ نے فرمایا ہنستی کیا ہو جب اوس عالم کو دیکہو گے تو گریان ہو گے اور اوسوقت بہی خدا تعالیٰ سے
شفیع گرداننگے دفع اوس بلا کا چاہو گے تو وہ بلا دفع ہوگی اور یہہ دعا جو مین بتاتا ہون یہہ
پڑہو گے تو وہ مردے زندہ ہوجائینگے غرض وہ یہود اپنی گہر مین گئی اور ایک جگہہ مجمع کر کی بیٹھے
اور حضرت کے کلام کا اعادہ کر کے استہزا کرنی لگے کہ یکایک چہت اونکے گہر کی حرکت مین آئی
اور جتنی کڑیان اوس چہت مین تہین وہ افعی بن گئین اور منہہ اونہون نی دیوار مین سے نکالکر
جہ چیز کہ اسباب مثل سبو اور خم اور پلنگ وغیرہ تہی سبکو کھانا شروع کیا یہہ حال
دیکہکر جیسا کہ حضرت نے فرمایا تہا چار تو اونمین سے مرگئی اور باقی بیہوش ہوگئی اور بعض نے
اونمین سی توسل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کیا اونکو ضرر نہ پہونچا اور وہ دعا جو حضرت نے
تعلیم کی تہی وہ اونہون نی مردون پر دم کی وہ زندہ ہوگئی اور وہ جو حضرت موسیٰ کا معجزہ
ید بیضا کا تہا سو ہمارے حضرت کا معجزہ اوس سے روشن تر تہا کہ جب شب تار مین حضرت
جناب امامین علیہم السلام کو طلب کرتی تہی تو اپنی انگشت مبارک روزن در سے باہر کردیتی تہی
اور اوس ید بیضا سے آفتاب و ماہ سی زیادہ نور تابان ہوتا تہا اور دونون صاحبزادے
اوس روشنی مین تشریف لی آتے تہے پہر آپ اپنا دست مبارک روزن سے نکال لیتے تہی
وہ نور جاتا رہتا تہا اور پہر جب حضرت امامین علیہم السلام اپنی گہر جاتے تو حضرت انگشت
مبارک روزن سے نکال لیتے پہر وہی روشنی ہوجاتی اور آپکے نور کا یہہ حال تہا کہ جس جا

تاریک مین حضرت جاتے تھے وہ روشن ہوجاتا تہا اور حضرتکی چہرۂ نورانی کی چمک دیوارون پر پڑتی
تہی اور ایکدفعہ ایک شخص کو حضرت نے ایک لکڑی دیدی وہ اسقدر روشن ہوگئی کہ دس آدمی
اوسکی روشنی مین رستہ چلتے تہے اور ایک کے تازیانہ مین حضرتکی دعا سے نور ایسا ہوگیا تہا کہ
مانند ستارہ کی چمکتا تہا اور جو حضرت موسیٰ نے کوہ سینا پر خدا تعالے سے کلام کیا ہمارے
حضرت نے معراج مین وہان تشریف لیجاکر اسرار ربانی سُنے کہ وہان خیال بہی نہین پہونچ سکتا
اور جو حضرت موسیٰ کیواسطے توریت اوتری ہمارے پیغمبر کیواسطے قرآن شریف اوترا کہ وہ ناسخ
کتب سابقہ سے ہے یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست ❊ کتب خانہ چند ملت بشست
اور وہ جو جو آیات حضرت موسیٰ کی دشمنونکے ہلاک کرنے کیلئے نازل ہوئی اوس سے بہتر ہماری
پیغمبر کیواسطے نازل ہوئی چنانچہ ملخ یعنی ٹڈیان جو قبطیون مین آئی تہین وہ اونکی زراعت کو
کہاتی تہین اونکو نکہایا تہا اور ہماری حضرتکے دشمنون کیواسطے جو ٹڈیان نازل ہوئین خود
اونکو کہا گئین چنانچہ منقول ہی کہ جبکہ مکہ سے حضرت شام کیطرف نہضت فرما ہوئی تو ایکدن
حضرت واسطے قضائی حاجت کے بنفس نفیس اکیلے تشریف لیگئی اور قافلہ روانہ ہوگیا اوس وقت
دو سو یہودی باشمشیر عریان حضرت پر آگرا اوسی وقت اللہ تعالے نے اونکی پانوکی نیچی سے ٹڈیان
پیدا کین کہ وہ اون سبکو کہا گئین اور اسیطرح قمل یعنی جوئین بہی حضرتکی دشمنون پر مسلط ہوئین
چنانچہ منقول ہی کہ ایک سفر مین ایک جماعت یہودنی قصد اذیت حضرتکا کیا ناگاہ اونمین سے
ایک شخصکو اپنی بدن مین خارش معلوم ہوئی اوسنی جو اپنی بدن کو دیکہا تو معلوم ہوا کہ سارے
بدن مین جوئین پڑگئین ہین پس وہ بسبب شرم کی لوگون سے الگ ہوگیا تہوڑی عرصہ مین
دوسریکو بہی خارش معلوم ہوئی اوسنے بہی اپنی بدن مین جوئین دیکہین غرض اسیطرح
ہر ایک اپنی بدن مین جوئین دیکہتا تہا اور بہاگتا تہا یہانتک کہ وہ سب اپنی گہرونکو بہاگ گئی
اور ہر چند گہر مین جاکر علاج کیا مگر کچہہ نہوا پانچ دنکے عرصہ مین وہ جوئین اسقدر زیادہ ہوئین کہ اونکے
ضعفون مین چہید ڈالدیئی اور وہ گرسنہ وتشنہ واصل جہنم ہوئی اور اسیطرح اللہ تعالی نے
مینڈک بہی حضرتکی دشمنون پر مسلط کئی وہ قصہ اسطرح ہی کہ دو سو کافر یہود نے حضرتکے
قتل پر اتفاق کیا اور مدینہ کو روانہ ہوئی رستہ مین ایک جگہہ اونکو پانی بہت شیرین ملا

اونہوں نے مشکیں اپنی بھرلیں جب وہ منزل پر اوترے تو اللہ تعالی نے ایک موش دوزخ کو مسلط کیا کہ اوسنے اونکی مشکوں میں سوراخ کردیا اور پانی تمام بہہ گیا یہہ حال دیکھکر وہ جلدی سے وہاں پہونچے جہانسے وہ پانی لیا تہا وہاں جاکر یہہ دیکھا کہ چوہوں نے اوس چشمہ کو کہود ڈالا ہے اور اوسمیں سنگ ریگ ہوگئی ہیں وہ یہہ حال دیکھکر زندگی سے ناامید ہوئے اور اوس بیابان میں تشنہ واصل جہنم ہوئے مگر ایک شخص سلامت رہا کہ اوسنے کہا کہ میں ایمان لایا اور حضرت کا نام ورد زبان کیا اور اپنی شکم وزبان پر حضرت کا نام نقش کیا پس ببرکت نام شریف حضرت کے اللہ تعالی نے اوسے نجات دی اتفاقاً ایک قافلہ وہاں پہونچ گیا اوسنے آب وناں سے اوسکی دستگیری کی پس وہ سب مال اپنے ہمراہ سے نکالا کر حضرت کی خدمت میں آیا اور ایمان لایا حضرت نے وہ مال اوسکو بخشدیا اور اسیطرح جیسا کہ خون قبطیوں پر مسلط ہوا تہا ہمارے حضرت کے دشمنوں پر بہی مسلط ہوا اوسکا قصہ اسطرح سے ہے کہ حضرت نے پچھنے لگوائے تہے اور خون ابوسعید خدری کو دیا تہا کہ باہر چہپا آ وہ خون کو پی گیا حضرت نے فرمایا کہ تو نے میرا خون پیا ہے آتش دوزخ تجہپر حرام ہوئی یہہ سنکر چالیس منافقوں نے حضرت پر استہزا کیا حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالی انہیں عذاب سے ہلاک کریگا پس اوسدن خون اونکی ناکوں سے اور بن دندان سے نکلنا شروع ہوا جب منہہ سے خون پہینکدیتے تہے پہر خون منہہ میں بہر جاتا تہا اور جو غذا کہاتے تہے وہ مخلوط بخون ہوجاتی تہی غرض چالیس دن اس عذاب سے معذب ہوکر جہنم واصل ہوئے اور اسیطرح کئی میوہ سے اللہ تعالی نے دشمنان حضرت موسی علیہ السلام کو معذب کیا تہا ہمارے پیغمبر کے دشمنوں کو بہی اسیطرح معذب کیا چنانچہ اوسکا قصہ اسطرح سے ہے کہ حضرت نے نفرین کی قبیلۂ مضر پر اور فرمایا کہ خداوندا انپر قحط نازل کر اور انکو بلائے گرسنگی میں مبتلا کر پس اونکے ہاں اسقدر قحط ہوا کہ وہ بہوک کے سبب سے کتے کا گوشت کہاگئے اور استخوان اپنے مردوں کی جلاکر پہلنکے اور قبروں میں سے مردے نکال کر کہائے یہانتک کہ عورت اپنے بچہ کو کہاجاتی تہی اور جو تجار اونکی واسطے طعام اور جگہہ سے لیجاتے تہے ہنوز وہ گہر جانے نپاتے تہے کہ کرم اوسمیں پڑجاتی تہے اور وہ اوسے فاسد کردیتے تہے مال تلف ہوتا تہا اور کہانا بہی نملتا تہا تا کہ رؤسائے قریش آئے اور اونہوں نے عرض کی کہ یا حضرت اگر ہم بد ہیں تو ہمارے اطفال وچارپایوں پر رحم کیجئے پس حضرت رحمۃ للعالمین کو رحم آیا او دعا فرمائی

وہ تھوڑا جاتا رہا اور وہ جو دشمنان حضرت موسیٰ کا مال پتھر ہوگیا تھا اسیطرحکا ہماری حضرت سی
بھی معجزہ ہوا اوسکا قصہ اسطرح سی ہی کہ ایک مرد پیر معہ اپنے فرزند کی حضرتکی خدمتمین آیا
اور اوسنی عرض کی کہ یا حضرت مینی اسی پرورش کیا اور اپنا مال کھلایا اب یہہ جوان ہوا اور
بہت سا مال اسکے پاس اکٹھا ہوا ہے اور میرے پاس کچھہ نہین رہا اور یہہ مجھی بقدر ضرورت بھی
نہین دیتا آپنے اوس لڑکے سی کہا کہ تو کیون نہین دیتا اوسنی عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اپنی
قوت سے زیادہ نہین رکھتا اور سکے پدر نے کہا کہ یا حضرت اسکی پاس جو و گندم کے انبار ہین اور یہہ زر
و نقرہ سکے کیسہ رکھتا ہی آپنی اوس لڑکے سے فرمایا کہ اس مہینہ کا قوت تو مین اسکو دیتا ہون آگی تو دینا
پس حضرت نے اسامہ سی کہا کہ سو درہم اس پیر کو دیدو کہ یہہ نفقہ اپنی عیال کا کری پس وہ پیر درہمونکو
لیکر چلا گیا جب دوسرا مہینہ ہوا تو پھر وہ آیا حضرت نے اوسکے لڑکے کو بُلا کر فرمایا کہ اسکو کچھہ دے اوسنی کہا
مین کچھہ نہین رکھتا آپنے فرمایا کہ تو دروغ کہتا ہی تیرے پاس بہت سا مال ہی مگر آج شام تک اپنے
باپ سے زیادہ پریشان ہوجائیگا پس جسوقت وہ جوان اپنی گھر آیا اوسکی ہمسایون نے غل مچایا کہ اپنا
انبار جو و گندم کا یہان سے لیجا کہ ہم اسکی بوئی بد سی ہلاک ہوتے ہین جب وہ اون انبارون پر پہونچا تو
دیکھا کہ جو و گندم و سو نرسب فاسد و بدبو ہوگئی ناچار اوسنی بہت سی اُجرت مقرر کرکی حمالونکے
ہاتھہ اوس جنس متعفنہ کو مدینہ کی باہر پھکوا دیا جب اوس سے فراغت ہوکر اپنی روپیونکی پاس آیا
کہ اونکی اُجرت دی اونکو دیکھا کہ وہ پتھر کے ہوگئی ہین پس حمال اوسکے پارچہ وغیرہ اپنی اجرتمین
لیگئے اور قوت ایک شب کا اوسکے پاس نرہا اور اس غم سی وہ رنجور ہوگیا اور وہ جو طوفان
اللہ تعالی قبطیون پر بھیجا تھا ویسا ہی ہمارے حضرت کے دشمنون پر بھی بھیجا شرح اوسکی یہہ ہے
کہ حضرت کے اصحاب نے ایک مشرک کو قتل کیا تھا اور اوسکی عورت نے نذر مانی تھی کہ مین اس مسلمانکے
کاسہ سر مین شراب پیونگی پس جس روز جنگ اُحد سی مسلمان فرار ہوئی تو وہ عورت ابو سفیانکے
پاس آئی اور اوسنی کہا کہ میری ہمراہ ایک اپنا غلام کردی کہ وہ میری شوہر کی قاتل کا سر کاٹ کر
لادی کہ تا مین وفائی نذر کرون پس اوسنی دو سو آدمی بھیجے کہ سر اوس مسلمان کا لے آئے جسوقت
وہ لوگ وہان پہونچے اللہ تعالی نے ایک باران عظیم بھیجا کہ اوسنی اون دو سو کو غرق آب کردیا اور کچھہ
پتہ اون دو سو آدمیونکا اور اوس کشتہ کا نہ لگا اور یہہ عظیم تر ہی طوفان موسی علیہ السلام سے

اور جو حضرت موسیٰ کیواسطی رود نیل خشک ہوگیا اور بنی اسرائیل نی اوسمین سے پایاب عبور کیا سو
ہماری پیغمبر کیواسطی بہی ایسا ہوا چنانچہ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام سے منقول ہے
کہ ہم خیبر کو ہمرکاب حضرت سرور کائنات صلعم جاتے تہی جب وادی شیحت مین پہونچی تو
کیا دیکہا کہ تمام جنگل پانی سے بہرا ہوا ہی جب پانی کا اندازہ کیا تو معلوم ہوا کہ چودہ قد آدم پانی ہے
اصحابون نی عرض کیا کہ یا حضرت پس پشت دشمن ہی اور پیشرو آب ذخار اب ہم بہی مثل
اصحاب موسیٰ کہتے ہین کہ انا لمدرکون اسوقت حضرت نے دعا کی کہ ایخداوند تو نے ہر پیغمبر و
رسول کو ایک معجزہ دیا ہی مجھکو بہی کرامت فرما یہ کہکر حضرت سوار ہوئی اور معہ صحابہ و لشکر
اوس پانی سے عبور کیا جناب امیر فرماتے ہین کہ قسم اوس خدا کی کہ جان میری اوسکے قبضہ مین ہے
کہ ہم اسپان و دست و پائی شتر تک تر نہوا کہ ہم پانی سے اوتر گئی اور خیبر کو فتح کیا اور انس سے منقول ہے
کہ وادی حریان مین تین دن اور تین رات پانی برسا اور سیل جاری ہوگئی ہم لوگ بہت ترسان ہوئے
اور حضرت سے عرض کی آپ نے فرمایا میری پیچھی پیچھی چلی آؤ راوی کہتا ہی کہ مین بہی پیچھی تہا قسم ہی خدا کے
کہ اونٹونکی پانؤ تک بہی تر نہین ہوتی اور روایت کثیرہ سی ثابت ہی کہ درمیان آسمان و زمین کے
ایک دریا ہی کہ نام اوسکا مکفوف ہی اور دریائی زمین اوسکی نسبت مثل ایک قطرہ کا رکہتی ہین وہ
دریا حضرت کیواسطی معراج مین شگافتہ ہوا اور حضرت سلامت اوسمین سے گذر گئی اور یہ امر بہت
بڑا ہی اوس انفلاق بحر سے جو واسطی موسیٰ علیہ السلام ہوا اور اگر حضرت موسیٰ پر سایہ ابر کا کیا تہا
اور وہ جب ہوا تہا کہ حضرت موسیٰ جنگل مین حیران تہی اور ہماری حضرت پر ابر نی سایہ کیا جب سے
حضرت تولد ہوئے اور حضرت داؤد لوہے کو نرم کرتے تہی تو ہمارے پیغمبر کیواسطی بہی سنگ سخت
روز خندق نرم ہوگیا اور صخرہ بیت المقدس آپکے پائی مبارک کی نیچی مانند خمیر کے نرم ہوگیا اور
حضرت کا اثر قدم اوسپر اب تک موجود ہی اور کوہ ثور بہی اسیطرح نرم ہوگیا کہ وہان آثار بازوے
شریف کا ہی اور سنگ سخت پر حضرت کے پائی مبارک کا نشان ہوجاتا تہا اور اگر کوہ حضرت داؤد کے
ساتھ چلتی تہی تو ہمارے حضرت کے ساتھ بہی ایسا ہوا چنانچہ جناب امیر المومنین فرماتی ہین کہ
ایکدن مین حضرت کے ہمراہ کوہ حرا پر تہا ناگاہ دیکہا مینی کہ کوہ حرکت مین آیا حضرت نی فرمایا کہ ساکن ہو
نہین ہی تیری پشت پر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید پس اوس کوہ نی اطاعت حضرت کی کی اور ساکن ہوگیا

اور حضرت امیر المومنین فرماتی ہین کہ مین حضرت کے ہمراہ ایک کوہ پر گذرا کہ اشک اوسکی قطرہ قطرہ جاری
تہے حضرت نے اوس سے خطاب کرکی فرمایا کہ تو کیون گریان ہی اوسیوقت بحکم الٰہی اوس کوہ نے
صدا دی کہ یا رسول اللہ صلعم ایکدن حضرت مسیح یہانسے گذری اور لوگونکو ڈراتے تہے اوس آگ سی جسکی آتش افروز
مرد اور سنگ ہونگی پس اوس دہشت سی مین آجتک روتا ہون کہ ایسا نہو مین بہی وہی سنگ ہون
آپنے فرمایا کہ تو ڈر نہین کہ وہ سنگ کبریت ہی یہ سنکر وہ کوہ ساکن ہوا اور گریہ اوسکا موقوف ہوا
اور اسیطرح حضرت ابوطالب سے روایت ہی کہ ایکدن مین حضرت کے ہمراہ تہا رستہ مین تشنہ ہوا اور
پانی نہ تہا حضرت سے مینے عرض کیا کہ یا حضرت مین تشنہ ہون آپنے فرمایا کہ اس کوہ کی پاس جاؤ اور کہو
کہ مجہی پانی دی مینے حضرت کی حکم کی بموجب عمل کیا اوس کوہ نے جواب دیا کہ پیغمبر خدا صلعم سے میری طرف سے
عرض کرو کہ جبسے مجہے معلوم ہوا ہی کہ حقتعالی نے یہہ فرمایا ہے فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
جبسے مین اسقدر رویا ہون کہ پانی مجہہ مین نہین رہا اور اگر حضرت سلیمان نے استدعا ملک کی کی
چنانچہ کہا رَبِّ هَبْ لِي ملک مانگا تہا آخر آیہ ہماری پیغمبر کی بی استدعا اللہ تعالی نے ایک فرشتہ کو
حضرت کی پاس بہیجا کہ وہ پہلی کبہی زمین پر نہ آیا تہا اور نے کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ اے محمد اگر چاہو تو
ہمیشہ زندہ دنیا مین رہو اور نعمت و بادشاہی مین بسر کرو اور یہہ کلید خزانہ زمین کی لایا ہون یہہ لیجئے
اور تمام کوہ طلا و نقرہ کے ہوجاینگی اور جہان آپ چلینگے یہہ بہی ہمراہ آپکے چلینگے اور جو کچہہ آخرت مین
آپکے واسطے مقرر ہوا ہی اوس درجات عالیہ سی کچہہ کم نہوگا یہہ سنکر حضرت نے فرمایا کہ مین چاہتا ہون
کہ پیغمبر مسکین و بندہ ذلیل رہون ایکدن نہ کہاؤن اور صبر کرون دوسرے دن کہاؤن اور شکر کرون پس
اسکی بدلے اللہ تعالی نے حوض کوثر و شفاعت و مقام محمود حضرت کو عنایت کیا کہ قیامت کے دن حضرت کو خدا تعالی
عرش پہ جگہہ دیگا اور اختیار شفاعت کا حضرت کے دست مبارک مین ہوگا جسے چاہین جنت مین بہیجین
جسے چاہین دوزخ مین یہہ دنیا کی بادشاہی سی مرتبہ افضل و اعلی ہی اور اگر حضرت سلیمان کی ہوا مسخر تہی
کہ وہ ایک مہینہ کی راہ ایکدن مین طی کرتی تہی ہمارے حضرت کو براق ملا جسنے چشم زدن مین راہ ہفت آسمان
طی کی کہ پچاس ہزار برس کا رستہ ہی یہہ اوس باد سے بدرجہا افزون تر اور اگر حضرت سلیمان سے
جانورون نے کلام کیا اسیطرح ہماری حضرت سے بہی سب حیوانون نے کلام کیا چنانچہ روایت ہے
کہ ایکدفعہ ایک جانور آیا اور حضرت کے گرد سر پہرنے لگا اور کچہہ کہنی لگا آپنے حاضرین سے فرمایا کہ تم مین سے

کسیمین اسکا بچہ لیا ہی چاہتی کہ اسکا بچہ دیدو اور قصہ کلام گرگ اور شتر کا مشہور ہی اور زیادہ تر اوس سے
کلام کرنا سنگریزہ کا ہی کہ حضرت کے دست حق پرست مین سنگریزہ نی کلام کیا اور یہہ منطق طیر سے عجیب تر ہے
کیا معنی کہ طیر بولتا ہی برخلاف سنگ کے کہ اسمین صوت نہین اور اس سے زیادہ تر کلام کرنا گوسپند بریان
کا ہی کہ ایک زن یہود نے ایک گوسپند کو زہر آلود کر کے بریان کیا اور حضرت کے پاس لائی جسوقت حضرت نے
ارادہ نوش فرمانیکا کیا اوسیوقت گوسپند بریان نے صدا دی کہ یا حضرت مجہی نکہائیگا کہ مجہی زہر آلود کیا ہے
یہہ منطق طیر سی بدرجہ فزون تر ہی اور جسطرح حضرت سلیمانؑ کے جن تابع تہی اوسیطرح ہمارے حضرت کے
بہی سب جنات تابع تہی اور حضرت پر ایمان لائی اور حضرت کی خدمتمین حاضر ہوئی چنانچہ نصیبین و
بطن النخل اور حجون اور اعلائی مکہ مین اور بہت جگہہ جن حاضر ہوئی اور حضرت نے اونہین ایمان تلقین کیا
اور روایت ہے کہ ایکدن حضرت نے شیطان کو پکڑ کر سر اوسکا ستون مسجد سے لگا دیا اور زبان اوسکی پکڑ لی
آپ نے چاہا تہا کہ ستون مسجد سے شیطانکو باندہ دین تاکہ اوس سے لڑکے بازی کرین اور جو حضرت یحییٰؑ کو حکمت
و نبوت خورد سالی مین عطا ہوئی ہمارے پیغمبر نے تولد ہوتی ہی دست راست آسمان کیطرف بلند
کر کے کلمہ شہادت پڑہا اور حضرت یحییٰؑ کیوقت مین بت پرستی نہ تہی اور ہمارے حضرت کے وقت مین
انتہائی شرک و بت پرستی تہی مگر حضرت نے سن طفولیت مین کبہی رغبت بتون کی طرف نہ کی نہ اونکی
عیدگاہ مین کبہی گئی اور نہ کبہی مشرکون کے گہر کا آب و طعام تناول کیا اور حضرت یحییٰؑ اگر عابد و زاہد تہی
تو ہمارے حضرت نے وہ عبادت کی کہ خدا تعالی نی اوس مشقت کو گوارا نہ کیا یعنی جب حضرت تمام
تمام رات نماز پڑہتی تہی اور اسقدر گریہ فرماتی تہے کہ بیہوش ہوجاتی تہی اور چہرہ مبارک زرد ہوگیا تہا
اللہ تعالی نے عتابا فرمایا کہ ہمنی قرآن اسواسطی تجہپر نازل نہین کیا کہ تو آپکو تعب مین ڈالے اور اگر حضرت
عیسیٰؑ نی گہوارہ مین کلام کیا ہمارے حضرت نے پیدا ہوتی ہی کلام کیا چنانچہ مذکور ہوا اور اگر حضرت
عیسیٰؑ کور و شل کو اور مبروص کو شفا دیتی تہی تو اسیطرح ہماری حضرت نے بہی ہزارون بیمارونکو
شفا دی چنانچہ منقول ہی کہ معاذ بن جبل مبروص تہی حضرت نے اونسی کہا کہ تم کسواسطی نکاح
نہین کرتے معاذ نے عرض کی کہ مجہی برص کا مرض عارض ہی اس سبب سے کوئی عورت میری
مواصلت قبول نہین کرتی یہہ سنکر حضرت نی اونکو اپنی قریب بلایا اور آب دہان مبارک مقام برص پر
مل دیا فوراً شفا ہوگئی اور ایک شخص عارضہ جذام مین مبتلا تہا کہ سب اعضا اوسکے جدا ہوتی

جاتی تھی حضرت نے ایک قدح پانی کا منگا کر آب دہان مبارک اوسمین ڈالا اور اوسکو دیا جسوقت کہ اوسنے وہ پیا
فوراً اچھا ہو گیا اسیطرح ایک عورت اپنی دختر کو حضرت کی خدمت مین لائی اور عرض کیا کہ یہہ نابینا تولد ہوئی ہے حضرت نے
اپنا دست مبارک اوسکی آنکھون پر پھیر دیا اوسیوقت دونو آنکھین اوسکی مثل نرگس شہلا کے ہو گئین
اسیطرح ایک اور عورت حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی اوسنے عرض کی کہ میری لڑکی مشرف بموت ہی
جو کہاتی ہی وہ نکل جاتا ہی حضرت اوسکی بالین پر گئی اور مرض کیطرف خطاب کر کی فرمایا یا عدو اللہ اُخرُج
عَن وَلِیّ اللہ فَاَنَّا رَسُولُ اللہ یعنی دوری کر ای دشمن خدا دوست خدا سی اور مین ہون رسولخدا اسی اوسیوقت
وہ اچھی ہو گئی اور علی ہذا القیاس ایسی معجزے ہزارون ہوئی کہ انشاء اللہ معجزات مین لکہی جائینگے ۞
اور اگر حضرت عیسیٰ مردہ کو زندہ کرتی تہی ہمارے پیغمبر نے بہی بہت سے مردے زندہ کئی چنانچہ منقول ہی
کہ قریش ایکدفعہ جمع ہو کر حضرت کی خدمت مین آئی اور عرض کی کہ یا حضرت کچہہ مردے ہمارے زندہ کیجئی
کہ ہمین یقین آئی اور ہم ایمان لائین حضرت نے جناب امیر علیہ السلام سی فرمایا کہ تم انکے ہمراہ قبرستان مین
جاؤ اور جن جن کا یہہ نام لین اونکو پکارو اور کہو کہ رسولخدا نی حکم کیا ہی کہ تم اپنی اپنی قبرون سے
اوٹہو پس جسوقت حضرت امیر نے قبرستان مین جا کر یہہ آواز دی اوسیوقت سب مردے
اپنی سرون سے خاک جہاڑتی ہوئی باہر نکلی جب حضرت کا پیام سُنا تو سلام حضرت پر بہیجا اور عرض کی
کہ کاش ہم زندہ ہوتے اور جناب رسولخدا صلعم پر ایمان لاتی اب جو زندہ ہین اونکو تحریص و
ترغیب حضرت کی متابعت کی کرتے ہین غرض جو جو اسرار و وقایع قریش صادر ہوئے ہی سب
اونہون نی بیان کئی اور پہر اپنی اپنی قبرونمین چلیگئے اور نیز حضرت نے اون کفارون کو جو جنگ
بدر مین مارے گئی تہی زندہ کیا اور اونکو ایمان نہ لانے پر توبیخ کیا اور اسیطرح بعد مرنے کی مردون نے
حضرت سے استغاثہ کیا ہی عذاب خدا سی چنانچہ منقول ہی کہ ایک اصحاب حضرت کا شہید
ہو گیا تہا اوسکی میت پر آپ تشریف لیگئے اور نماز پڑہی جب فارغ ہوئی تو فرمایا کہ بنی النجار مین سے
کوئی ہی کہ اونکی اس میت کو بہشت سے روک رکہا ہی تین درہمون کیواسطے کہ فلان یہودی کی
اسکی ذمہ ہین پس اوسکو درہم دیکر اسکو خلاص کرو اور اسیطرح سے منقول ہی کہ ابتداء اسکی
بعثت مین ابولہب وغیرہ کفار قریش حضرت کو نہایت ایذا دیتی تہے اور پتہر مارتی تہی پس ایکدفعہ
حضرت کیطرف سنگ باران کرتے ہوئی مکہ سے باہر تک چلیگئی اور حضرت کی پائی مبارک

مجروح ہوگئی اور جناب امیر علیہ السلم بہی ہمراہ تہی اونکو بہی پتہر لگی ناگاہ اون کافرون نی بکہ ہاد
پہاڑ سی کچہہ پتہر جدا ہوکر حضرتکی طرف آئی وہ ملعون خوش ہوی کہ یہہ پتہر محمدؐ و علیؑ کو ہلاک کرینگی
پس جسوقت وہ پتہر حضرتکے پاس پہونچی تو بقدرت الہی وہ گویا ہوئی اور اونہون نی کہا السلام علیک
یا محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف السلام علیک یا علی ابن ابی طالب
بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف السلام علیک یا رسول رب العالمین و خیر الخلق
اجمعین السلام علیک یا سید الوصیین و یا خلیفۂ رسول رب العالمین جب کافرون سنے یہہ
حال غریب دیکہا متحیر ہوئی اونمین سی دس آدمی کہ کفر و عناد مین سب سے زیادہ تہی کہنی لگے کہ
یہہ کلام پتہر کا نتہا بلکہ محمدؐ نے اس کوہ کی پیچہی اپنی اصحاب پنہان کر رکہی ہین کہ وہ ہمارے فریب
دینی کو یہہ باتین کرتے ہین جب اونہوںنے یہہ کہا اوسیوقت بحکم پروردگار دس سنگ اون
پتہرونمین سے بلند ہوئی اور اون دس ملعون کی سرپر جا کہڑی ہوئی اور ہر یک اونکی سرپر
ضرب دیتی تہی اور پہر بلند ہوجاتی تہی یہانتک کہ اونکی مغز سر ناک کی راہ سی نکل گئی اور وہ جہنم
واصل ہوئی جب وہ مرگئی تو اونکی عزیز زاری کرتی ہوئی آئی اور کہنی لگی کہ انکی مرنی سی زیادہ
مصیبت یہہ ہی کہ محمدؐ خوشی ہوگا کہ میری معجزہ سی یہہ مرے ہین بعد اسکے اونکو تختہ تابوت پر لٹا کر
لیچلے تو وہ فریاد مین آئی اور اونہون نی کہا کہ محمد صلعم نی سچ فرمایا تہا اور تم دروغگو ہو بعد اسکی تختہ
تابوت لرزی اور اون مردونکو اپنی اوپر سی پہینکدیا اور یہہ صدا دی کہ ہم ان دشمنان خدا کو
نہین اوٹہاتی پس ابوجہل نی کہا کہ یہہ سب پتہرونکی اور جنازونکی باتین محمدؐ کی بہادو سی ہین
اور اگر یہہ سچ ہی کہ اوسکے اعجاز سی ہے تو اوس سے کہو کہ انہین زندہ کری جب کافرون نی
یہہ کہا حضرت رسولخدا صلعم نی جناب امیر المومنین علیہ السلم سی فرمایا کہ یہہ کیا کہتی ہین پس
مین اور تم دعا کرین تا یہہ زندہ ہون پس جبہ آدمیونکی واسطی حضرت رسولخدا صلعم نے دعا کی
اور چار کیواسطے جناب امیر نی پس اوسیوقت وہ دسون مردے زندہ ہوگئی اور اونہون نی کہا
کہ ای گروہ مسلمانان محمدؐ و علیؑ کی شان عظیم و مرتبہ بلند ہے جس مملکت مین کہ ہم تہی وہان ہمنی
محمدؐ کی مثال دیکہی کہ کرسی پر عرش کی پاس بیٹہی ہوئی ہین اور علی بہی ایک تخت پر کرسی کے
پاس بیٹہی ہوئی ہین اور سب ملائکہ عرش و کرسی و حجاب انکی سامنی موجود تہی اور صلوۃ انپر

بہیجتے تہی اور جو یہہ کہتی تہی اوسکی اطاعت کرتی تہی اور جو خدا سے حاجت طلب کرتی تہی تو انکو شفیع کرتی تہی بعد اسکے
سات نفر اونمیں سے ایمان لائے اور باقی کافر رہے اور وہ جو حضرت عیسیٰ گہر کی چہپی چیزونکی خبر دیتے تہی سو ہمارے
حضرت نے بہی لاکہوں ایسی خبریں دی ہیں چنانچہ جب وہب بن امیہ حضرت کے قتل کے ارادہ پر مکہ سے
مدینہ میں آیا اور آپ کے سامنے اظہار کیا کہ میں اپنی لڑکی کی رہائی کیواسطے آیا ہوں حضرت نے فرمایا کہ یہہ
بات نہیں ہے بلکہ تو میرے قتل کو آیا ہے اور جو حال گذرا تہا وہ بیان کر دیا اسطرح حال جنگ تبوک کا
اور جو جو شہید ہوتا جاتا تہا سب آپنے بیان فرمایا اور منقول ہے کہ ایکدفعہ کفار قریش نے حضرت سے کہا
کہ ہمارا پروردگار یعنی ہبل بیماروں کو شفا دیتا ہے آپنے فرمایا تم دروغ کہتے ہو خدا تعالیٰ مدبر جمیع امور ہے
پہر اونہوں نے کہا کہ ای محمد ہم ڈرتے ہیں کہ ہمارا ہبل تمہکو [illegible] بلای عظیم مثل فالج و لقوہ و کوری میں مبتلا
کرے اسواسطے کہ تو لوگونکو اوسکی پرستش سے منع کرتا ہے آپنے فرمایا کہ ان سب امور پر خدا تعالیٰ قادر ہے پہر
مشرکوں نے کہا کہ اگر تو یہہ سچ کہتا ہے تو تو اپنے خدا سے کہہ کہ ہمیں اس بلا میں مبتلا کرے اور ہم ہبل سے
سوال کرینگے کہ ہمیں شفا دیگا جب تو جانیگا کہ ہبل تیرے خدا کا شریک ہے پس اوسیوقت جبرئیل نازل
ہوئے اور حضرت سے کہا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ای محمد بعض پر تو نفرین کر اور بعض پر علی نفرین کرے
تا میں اونکو بلا میں مبتلا کروں پس بیس آدمیوں پر حضرت نے نفرین کی اور دس آدمیوں پر جناب امیر نے
اوسیوقت وہ سب مرض خورہ و جزام و کوری و فالج و لقوہ میں گرفتار ہوئے اور ہاتہہ اور پاؤں انکے جدا
ہوگئے اور سوائے زبان و گوش کے کوئی عضو اونکا صحیح نرہا پس کفار اونکو ہبل کے پاس لیگئے اور کہنے لگے
کہ محمد و علی نے انہیں نفرین کی ہے کہ یہہ اس بلا میں مبتلا ہوئے ہیں تو انکو شفا دے اوسوقت قدرت خدا سے
ہبل نے اونکو صدا دی کہ ای دشمنان خدا میں کسی چیز پر قدرت نہیں رکہتا اور میں قسم کہاتا ہوں
اوس خدا کی کہ جسنے محمد صلعم کو جمیع خلایق پر مبعوث کیا ہے اور بہترین سب پیغمبروں کا اوسکو کیا ہے
کہ اگر وہ مجہپر نفرین کرے تو ابہی میرے دست و پا اور سب اعضا جدا جدا ہو جائیں اور ہوا میرے اجزا کو
پراگندہ کرے کہ میرا اثر بہی باقی نرہے جب اونہوں نے ہبل سے یہہ بات سنی تو نا امید ہوئے اور حضرت سے
استغاثہ کیا کہ ہماری فریاد کو پہونچو پس حضرت نے اونکو بلا کر فرمایا کہ تم آنکہیں اپنی بند کرو اور کہو کہ بار خدایا
ہم تجہے بجاہ محمد و علی و آلہ الطیبین اوسکی سوگند دیتے ہیں کہ ہمیں تو شفا دے پس اونہوں نے یہی کہا
اوسیوقت وہ اچہے ہوگئے بعد اسکے اونمیں سے دس نے کہا کہ ایمان لاؤ اور اونہوں نے کہا کہ یا حضرت ہم ایمان

... اونسی کہا کہ تم چاہتی ہو کہ کچھہ تمہاری بینائی اور زیادہ کرون اونہون نے عرض کی کہ ہان
آپنے فرمایا کہ مین تمہین خبر دیتا ہون جو کہ تمنی کھایا ہی اور جو ذخیرہ گھر مین رکھا ہی اور جو تمنی دوا کی ہی
پس حضرت نے اونہین بتادیا جو کچھہ کہ اونہون نی اپنی گھر مین کھایا تھا اور جو ذخیرہ رکھا تھا اور جو دوا کی تھی
پھر حضرت نے فرمایا کہ الہی بالائنکہ پروردگار میری پاس حاضر کر وطعام باقیماندہ ان لوگونکا معہ اون دسترخوانونکی کہ
جسپر انہون نے کھایا ہی پس اوسیوقت دیکھا کہ ہوا سی سب خوان و دسترخوان اونکی نیچی اتر آئی اور حضرت
نے ہر ایک کا خوان و دسترخوان بتادیا کہ یہہ فلان فلان کس کا ہی بعد اسکے حضرت نے سب کی طعام کو مخاطب
ہو کر فرمایا کہ ای طعام مجھی خبر دی کہ کسقدر تجھہ مین سے کھایا ہی اور کسقدر رکھا ہی پس اوسیوقت
وہ سب طعام گویا ہوئی اور بیان کیا کہ اسقدر ہم مین سے انہون نے کھایا ہی اور اسقدر انکی خدمتگارونے
کھایا اور ہم اسقدر باقی رہی ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ ای طعامو بتاؤ کہ مین کون ہون سب نے کہا کہ
آپ پیغمبر خدا ہین پھر حضرت نے جناب امیرؑ کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہہ کون ہی اونہون نے کہا کہ یہہ برادر
و وزیر آپکا ہی اور بعد آپکے یہہ بہترین اولین و آخرین ہی پس یہہ خبر دینی حضرت عیسیٰ کی خبر سے
بدرجہا افضل ہی اور وہ جو حضرت عیسیٰؑ کی روح القدس نی مدد کی ہمارے حضرتکی اور حضرت کی
فرزندونکی جبرئیل نی خدمتگاری اور گہوارہ جنبانی کی اور اپنا فخر و سعادت جانا اور فرشتون مین مباہات کی
بہت شب ... اوسکے صاحبزادونکا گہوارہ جنبان تھا عجب ڈھب یاد تھا روح الامین کو بھی
... **معجزہ** تفسیر حضرت امام عسکری علیہ السلام مین منقول ہی کہ ایک شخص نی
جناب امیر المومنین سے سوال کیا کہ آیا ہمارے پیغمبر نی بھی مثل معجزہ موسیٰؑ کے ظاہر کیا ہی یعنی
جیسا کہ حضرت موسیٰ نی پہاڑ کو بلند کیا تہا سر پر ایک جماعت کی کہ وہ انکار کرتی تہی قبول دعوت سے
جناب امیرؑ نی فرمایا کہ قسم ہی اوس خدا کی کہ جسکے قبضہ مین علیؑ کی جان ہی کہ زمان آدمؑ سی آج تک
کسی نبی سے کوئی ایسا معجزہ ظاہر نہین ہوا مگر یہہ کہ مثل اوسکی یا بہتر اوس سے ہمارے پیغمبر سے ظاہر ہوا
از انجملہ یہہ ہی کہ جب حضرت محمدؐ مبعوث ہوئی تو تمام عرب نے عداوت شروع کی چونکہ مین سب سے اول
ایمان لایا تھا یعنی کل حضرت مبعوث ہوئی اور آج مین ایمان لایا اور سات برس تک مین اکیلا
حضرت کے ساتھ نماز پڑھتا رہا پس ایکدفعہ کا بیان ہی کہ جماعت مشرکین قریش حضرت کے پاس آئی
اور اونہون نی کہا کہ آپ گمان کرتے ہین کہ خدا نے آپکو پیغمبری کیواسطے مبعوث کیا ہی بلکہ اسپر ہی

انکسفا نہین اور آپ کہتی ہین کہ مین افضل جمیع انبیا سی ہون اگر آپ سچی ہین تو مثل نوح
اونہون نی لوگونکو طوفان سی غرق کیا اور مثل ابراہیم کی کہ آگ اونپر سرد ہوئی اور مثل معجزہ موسیٰ کی
کہ اونہون نی پہاڑ کو اپنی قوم پر بلند کیا اور مثل عیسیٰ کی کہ لوگونکو خبر دی اوسکی جو اونہون نی [illegible]
اپنی گھر مین چہپائی تہی آپ بہی دکہائین اور اوس جماعت کی چار فرقہ تہی کہ اونمین سی ہر ایک
ایک ایک پیغمبر کی معجزہ کا ہوا تہا پس حضرت نی فرمایا کہ مین بندہ مطیع فرمان اپنی خالق کا ہون
قرآن خدا کیطرف سی تمہاری واسطی لایا ہون کہ ایک سورہ بلکہ ایک آیہ مثل اوسکی تمام [illegible]
نہ لا سکی اور یہہ قرآن حجت ظاہر ہی تمہاری واسطی اور جو کہ قیامت تک آئیگا اوسکی واسطی بہی
سوال نہین کر سکتا اپنی اختیار سی اوس امر [illegible] اسی کہ مجہکو معلوم نہین کہ اوسمین خیر و صلاح تمہاری
اور تمہاری واسطی ہی یا نہین اسعرصہ مین جبرئیل نازل ہوئی اور حضرتکو خدا کیطرف سے [illegible]
اور کہا کہ خداوند عالم نی ارشاد کیا ہی کہ مین نی تمام حجت کیواسطی معجزات چارون پیغمبرون کی اس [illegible]
ظاہر کیا ہون مگر انمین سی ایمان نہین لانیگا مگر وہ شخص کہ مین اوسکی [illegible]
پس جو لوگ کہ معجزہ نوح طلب کرتی ہین اونسی کہو کہ وہ کوہ ابوقبیس پر جائین اور جب اونپر آثار
مرگ ظاہر ہون تو پناہ لیجائین ساتھہ اس شخص کی یعنی علی ابن ابی طالب کے اور ساتھہ اسکی [illegible]
کہ وہ پیدا ہونگی اور جو لوگ کہ طالب معجزہ ابراہیم ہین اونسی کہو کہ بیرون مکہ جائین اور تماشا ہماری
قدرت کا دیکہین اور جسوقت اونکو بلا پہونچی تو اوسوقت ایک بی بی ظاہر ہوگی اوس سے التجا کرین
اور جو معجزہ موسیٰ کی طالب ہین وہ مسجد الحرام مین جائین اور جب آثار قدرت ہماری ظاہر ہون
تو اوسوقت ایک سوار نیزہ بدست ظاہر ہوگا اوس سے متوسل ہون تا کہ اونکو نجات ہووی اور فرقہ
چہارم کہ رئیس اوسکا ابوجہل ہی اوس سے کہو کہ وہ تمہاری پاس ٹہری جبتک کہ خبر ان تینون فرقونکی
آئی پہر جو تہا معجزہ تمکو دکہا دینا پس حضرت نی یہہ بیان کیا ابوجہل نی اون تینون فرقون سی کہا
کہ جسطرح محمد فرماتے ہین اون اون مواضع کو جاؤ تا کہ معاذ اللہ جہوٹ حضرتکا ظاہر ہو پس فرقہ
اول ابوقبیس کیطرف روانہ ہوا جب وہ دامن کوہ مین پہنچا تو اونکی پاؤنکی نیچی سی پانی نے
جوش کیا اور آسمان سی بہی پانی برسنے لگا بغیر برق و رعد کے اور کچہہ نہ تہا اور پانی نے یہانتک
طغیانی کی کہ اونکی گلون تک پہونچگیا پس ناچار ہوکہ وہ پہاڑ پر چڑہنی لگی پس جسقدر وہ پہاڑ پر

پہنچتی جاتی تہے اوستا ہی پانی بلند ہوتا جاتا تہا حتی کہ منتہای پہاڑ تک پہونچی اور وہ پانی
بہی اونکی گلوون تک پہونچگیا اوسوقت اپنی ہلاکت کا انکو یقین ہوا ناگاہ اونہون نے دیکہا کہ حضرت
علی چلے آتی ہین اور ایک صاحبزادہ اونکی دست راست کیطرف ہے اور دوسرا صاحبزادہ
دست چپ کیطرف ہے پس جناب امیر نے باواز بلند خطاب اوس قوم کیطرف کیا کہ پکڑو میرا
ہاتہہ یا ان دونون صاحبزادونکا پس وہ ناچار ہوی اور کسینے حضرت امیر کا دست مبارک تہاما
اور کسی نے دونو صاحبزادون کا ہاتہہ تہام لیا پس جناب امیر اونکو لیکر آہستہ آہستہ نیچے اوترنے
لگے پانی بہی اونکی ساتہہ کم ہوتا گیا یہانتک کہ زمین پر پہونچی اوسوقت کچہہ پانی زمین مین غایب ہوگیا
اور کچہہ پانی آسمان کیطرف بلند ہوکی چلا گیا زمین بالکل خشک ہوگئی گویا پانی تہا ہی نہین پس
وہ لوگ روتے ہوئی حضرت کی خدمتمین آئی اور عرض کی کہ ہم گواہی دیتی ہین کہ آپ سید المرسلین ہین
طوفان نوح کا ہمنی اپنی آنکہون سے دیکہا اگر یہہ شخص یعنی علی ابن ابی طالب اور اوسکی دونو
صاحبزادے نہوتی تو ہم مر چکے تہی لیکن تعجب ہے کہ اب وہ دونو صاحبزادے نظر نہین آتے
حضرت نے فرمایا کہ ابہی وہ تولد نہین ہوئی تہوڑے عرصہ مین پیدا ہونگے وہ سید جوانان بہشت ہین
اور حسن و حسین اونکے نام ہین اور میری دختر فاطمہ سے وہ متولد ہونگے اور باپ اونکا علی اونسے
بہتر ہے اور جانو تم کہ دنیا دریائی ناپید اکنار ہے اور بہت سی لوگ اسمین غرق ہوئی ہین اور
کشتی نجات کی اس دریا سی آل محمد ہین یعنی یہی علی اور اسکے بیٹے اور اونکی اولاد پس
جو کوئی متمسک اس کشتی سی ہوگا وہ نجات پائیگا اور جو کوئی اس سے مختلف ہوگا وہ غرق
ہوگا اور دنیا نمونہ آخرت ہے پس آخرت بہی دریائی ناپید اکنار ہے اور آتش دوزخ کی
کچہہ انتہا نہین یہی چند آدمی میری اولاد سی کشتی میری امت کی ہین کہ اپنی دوستونکو
جہنم کے پل سی عبور کروادینگی پہر حضرت نے فرمایا کہ ای ابو جہل سنا تونی اوسنی کہا کہ البتہ
سنا تو سنا مگر دیکہون دوسرا فرقہ کیا کہتا ہی ناگاہ دیکہا کہ وہ بہی گریہ کنان چلے آتے ہین اور
کہتے ہین کہ ہم گواہی دیتی ہین کہ تم ہو پیغمبر خدا اور سرور و سردار تمام خلایق کی ہم سیر
کو گئی تہی وہان بہت میدان صاف و نرم تہا ہم چلے جاتی تہی ناگاہ آسمان سی آگ کی مڑی
جہڑ کر کے پہر برسنی لگی اور زمین ہمارے پانو کے نیچی شگافتہ ہوگئی اور بہت سی آگ اوس میں سے

نکلتی تہی سے عرصۂ صحرا آگ سے بہر گیا اور زرا اونچی جگہہ سے آسمان تک ہی آگ کا نظر آنے لگا گرمی کی اسقدر
شدت ہوئی کہ ہماری جسمون سے خون کی جوش کہانیکی صدا آنی لگی اور ہمین یقین ہوا کہ اب ہم
جل جاتین گے ناگاہ ایک بی بی کو ہمنی دیکہا کہ مقنعہ اونکی روئی مبارک پر پڑا تہا وہ مابین
زمین و آسمان کی تہین اور وہ مقنعہ اونکی منہہ پر اسقدر طویل پڑا تہا کہ ہماری ہاتہہ وہان تک
پہونچتی تہی اسعرصہ مین منادی نی ندا کی کہ اگر نجات کی طالب ہو تو گوشہ مقنعہ کا توسل کرو تا نجات
پاؤ پس ہم سب ایک ایک تار سی اوس مقنعہ کی متوسل ہوئی اور اوس مقنعہ نی ہمین
مابین زمین و آسمان بلند کیا اور وہ آگ جو ہماری محیط تہی اوس سے مطلقاً ہمکو اذیت نہ پہونچی
تا آنکہ ہمکو اوس آگ سی نکالکر اپنی اپنی گہرون مین اوتار دیا اب آپکی خدمتمین حاضر ہوئی اور ہمکو تحقیق
ہوچکا ہی اب آپکے دین سی ہرگز عدول نکرینگے اور آپ ایسی ہین کہ خدا کی بعد آپ پر اعتقاد کیا جائے
اور آپ صادق ہین اپنی اقوال مین اور سچے ہین اپنی افعال مین حضرت نی پوچہا کہ آیا تمنی جانا کہ وہ
بی بی کون تہی اونہون نی عرض کی کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ وہ بیٹی میری فاطمہ سیدہ زنان عالم ہی
جسوقت روز قیامت مین گذریگی تو منادی ندا کریگا کہ ای اہل محشر اپنی آنکہین ڈہانپ لو کہ فاطمہ
بنت محمدؐ صراط سی عبور فرماتی ہین پس جب فاطمہؑ صراط سی عبور کرکے داخل بہشت ہونگی تو ایک
چادر نور صراط پر سی عرصہ گاہ محشر مین لٹکینگے کہ ایک گوشہ اوسکا فاطمہ کے ہاتہہ مین بہشت مین
ہوگا اور دوسری طرف اوسکی عرصۂ محشر مین پس اوسوقت منادی ندا کریگا کہ ای دوستداران
جناب فاطمہؑ ایک ایک تار کو تہام لو کہ آتش جہنم سی نجات پاؤ پس ہزار قیام اور ہزار قیام
اور ہزار قیام چادر کی تارون کو پکڑ لینگے اور آتش دوزخ سے نجات پائینگی لوگون نے عرض
کیا حضرت قیام کس عدد کو کہتی ہین آپنے فرمایا ایک قیام دس لاکہہ کا ہوتا ہی بعد اسکی
تیسرا فرقہ گریہ کنان آیا اور وہ لوگ کہتی تہے کہ ہم گواہی دیتی ہین کہ تم بیشک پیغمبر خدا ہو اور
بہترین عالم ہو چند امور خوارق عادات کی ایسی ہمپر ظاہر ہوئی کہ اب ہرگز محل شبہ باقی
نہ رہا حضرت نے استفسار کیا کہ کیا دیکہا تمنی اونہون نے کہا کہ ہم جماعت کے ساتہ کعبہ معظمہ مین بیٹہی ہوے
آپکے کہنے پر ہنستے اور استہزا کرتی تہے کہ اس اثنا مین دیکہا ہمنی کہ خانہ کعبہ بلند ہوا اور اپنی
جگہہ سے جدا ہوکر ہماری سر پر کہڑا ہو گیا اور ہم جہانپر بیٹہی تہے مثل میخ کی ہو گئی اور اپنی

جگہہ سے حرکت نہین کر سکتی تہے اوسوقت ہمکو یقین اپنی ہلاکت کا ہلو ناگاہ دیکہا ہمنی کہ آپکے عم حمزہ نیزہ ہاتہ مین لیکر دست آئی اور کعبہ معظمہ کو گویا تہام رکہا اور ہمسے کہا چلی جاؤ جب ہم وہانسی دور ہوئی تو گویا کعبہ اپنی جگہہ پر مستقر ہوا اب آپکی خدمتمین حاضر ہوئی اور ہم سبکو اقرار آپکی پیغمبری کا ہی حضرت نے فرمایا کہ ای ابوجہل اب تو کیا کہتا ہی تیری سب رفقائی خود دیکہہ لیا ابوجہل نی کہا مین نہین جانتا کہ یہہ سچ بولتے ہین یا جہوٹ کہتے ہین یا خیالات فاسدہ انکے دماغ و آنکہون مین جلوہ گر ہوئی ہین اسواسطے مین کیونکر انکی تصدیق کرون البتہ اگر معجزہ چہارم اپنی آنکہون سے دیکہون تصدیق آپکی رسالت کی بیشک کرونگا کہ آپکا معجزہ مثل معجزہ عیسیٰ بن مریم کے ہو حضرت نی فرمایا کہ جب تو تصدیق اپنی رفقائی نہین کرتا کہ انکو تو ہمیشہ سی راست گو جانتا تہا اور یہہ جماعت کثیر ہی پس تو کسطرح تصدیق کرتا ہی اون واقعات و حالات کی جو کہ آبا و اجداد و اسلاف سے تجہکو پہونچی ہین اور تو کہتا ہی کہ میرے آبا و اجداد ایسی تہے اور ایسی تہی اور نیز تو کیون تصدیق کرتا ہی اون خبرونکی جو تجہکو روم و عجم و چین و عراق سی خبرین پہونچتی ہین بعد اسکے حضرت نی خطاب کیا فرقہ سیوم کیطرف اور فرمایا کہ وہ سوار عم نامدار میرا ہی اور بسبب اخلاص و محبت کی جو مجہسے اور علی سے رکہتا ہی خداوند عالم نے اوسکو یہہ رتبہ دیا ہی اور مراتب اوسکی بڑہاتی ہین جو میرا عم روز قیامت اپنی دوستونکو آتش جہنم سی دور کریگا لوگون نی عرض کی کہ کیفیت اوسکی کیا ہوگی حضرت نے ارشاد کیا کہ بروز قیامت اسطرف صراط کی بہت سے لوگ کہ عدد انکی سوائے حق تعالے کے کوئی نہین جانتا محبان حمزہ ہونگی بسبب بعض کے گناہون کی ایک دیوار حائل ہوگی وہ لوگ عرض کرینگی کہ ای حمزہ آپنے دیکہا کہ ہم کس مصیبت مین گرفتار ہین پس حمزہ میرے پاس آنکر بیان کرینگے کہ یہہ لوگ میری دوست ہین اور اب گرفتار مصیبت ہین مین کہونگا کہ ای علی جاؤ اور اپنی چچا کی اعانت کرو پس علی وہی نیزہ کہ جس سے حضرت حمزہ جہاد کرتی تہی حوالہ حمزہ کے کرینگے پس حضرت حمزہ آتش دوزخ کو اسطرحسی دور کرینگے جسطرح دنیا مین اپنی معاندین کو اوس نیزہ سی دفع کرتی تہی پس دوستان حمزہ نجات پاکے داخل بہشت ہوجائینگی بعد اسکے حضرت نے ابوجہل سے فرمایا کہ تو کیا معجزہ چاہتا ہی اوسنی کہا معجزہ عیسیٰ بن مریم کا جسطرح وہ خبر دیتی تہے لوگون کو جو وہ اپنی گہرونمین کہاتی تہی یا ذخیرہ کرتی تہی

پس آپ ہی خبر دیجیے اوس سے جو مینے کھایا اور ذخیرہ کیا ہی اور زیادہ اوس سے یہہ کہ بعد کھانے کی مینے
کیا کیا کیونکہ آپ متقی بفضیلت کے ہین حضرت نے فرمایا کہ مین خبر دیتا ہون تجھے کہ بعد اوسکی دنیا مین
ذلیل و خوار ہوگا اور جو ایمان نہ لایا تو فضیحت آخرت مین گرفتار ہوگا پھر حضرت نے فرمایا کہ ایک مرغ
تو نے گھر مین پالا تھا اور وہ فربہ ہی ہوا تھا اوسکو تو نے آج پکایا تھا جب وہ تیار ہوا اور اوسکو
تیرے سامنے لائے تو چاہتا تھا کہ کھائے اسمین تیرا بھائی ابو البختری ابن ہشام آیا اور اجازت
آنیکی چاہی پس تو ڈرا کہ اسمین سے کچھہ کھا نجائے تب تو نے اوس مرغ کو زیر دامن چھپا رکھا جب وہ
چلا گیا اوس وقت تو نے کھایا یہہ سنکر ابوجہل نے کہا یہہ سب غلط ہی لیکن یہہ آپ فرمائے کہ پہر
مینے کیا کیا حضرت نے فرمایا کہ تین سو اشرفی تیری اور دو ہزار اشرفی امانت کی تیرے پاس کسیکی تہین
سو بھی آج تو نے اوس امانت سے انکار کیا اور اون اشرفیون کو دفن کیا ہی غیر لوگونکا مال
تغلب کرکے تو بہت خوش تھا ابوجہل نے کہا یہہ بہی غلط ہی بلکہ وہ اشرفیان چوری گئین بعد
اسکے حضرت نے اوس مرغ کو طلب فرمایا نصف جو باقی تھا وہ قدرت الٰہی سے زندہ ہوکر حاضر
ہوا ابوجہل نے کہا کہ یہہ مرغ میرا نہین حضرت نے فرمایا کہ ای مرغ ابوجہل تکذیب کرتا ہی تو اوسکو
رسوا کر اور گواہی دے پس اوس مرغ نے بزبان فصیح عرض کیا کہ گواہی دیتا ہون مین ای
رسول خدا تمہاری رسالت کی اور اسکی کہ ابوجہل دشمن خدا و معاند و مال مردم خوار ہے مجھکو اسنے
ایکطرف سے کھایا ہی اور ایکطرف سے باقی رکھا ہی علاوہ کفر کے بخل بہی اسکے مزاج مین بہت ہی
اس خوف سے کہ اسکا بھائی مجھکو نہ کھائے مجھکو چھپا رکھا تھا پس تم رسول الصدق الصادقین ہو اور
ابوجہل اکذب الکاذبین ہی ابوجہل پر لعنت ہی خدا کی اور سب خلق کی پھر حضرت نے ابوجہل سے کہا
کہ اب کیا کہتا ہی اوسنے کہا کہ یہہ نظربندی ہے حضرت نے فرمایا کہ تو جو باتین دیکھتا ہی یا سنتا ہی
اوسمین اور اسمین کیا فرق ہی ابوجہل نے کہا وہی جو مینے کہا پھر حضرت نے دست مبارک اوس
مرغ پر پھیرا کہ دوبارہ گوشت اوسپر پیدا ہوا اور پر و بال بدستور آگئے اوسکے پھر حضرت نے فرمایا
کہ ای جبرئیل جو کیسہ ابوجہل نے زیر زمین دفن کئے ہین وہ لاؤ پس وہ کیسہ زر جلد زمین سے آپ کے
سامنے آئے اور حضرت کے روبرو آکر ٹھہر گئے پس حضرت نے مالکان مال کو طلب کیا اور ہر ایک کا
حق اوسکی حوالہ کیا صرف تین سو اشرفیان باقی رہ گئین اوس وقت حضرت نے ابوجہل سے فرمایا

کہہ اور ایمان لا تاکہ اللہ تعالی تیرے مال مین برکت دے کہ تھوڑے ہی دنون مین اوتنا زیادہ ہوجائیگا
ابوجہل نے کہا کہ مین مال لیتا ہون اور ایمان نہین لاتا یہہ سنکر حضرت نے اوس مرغ کیطرف اشارہ
کیا کہ تو اسکو آزار دے پس اوسیوقت مرغ نے پرواز کی اور اپنے چنگل سے سر ابوجہل کا
مجروح کیا اور ابوجہل کو جنگل مین اوٹھا کر ہوا مین لیگیا اور اوسکے بام پر ڈال آیا بعد اوسکے حضرت نے
اوس مرغ کو نوید دی کہ تو مرغان بہشت سے ہے اور وہ مال فقرا اور مساکین پر تقسیم کردیا

معجزہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک مین حضرت نے
صحابہ سے ارشاد فرمایا تھا کہ سامان خورونوش بہت سا ہمراہ اپنے رکھنا پس حسب الحکم ملتزمان
رکاب سعادت نے نان خشک و گوشت نمک سود وغیرہ بہت سا ساتھ لے لیا جب چند
منزل چلے تو سامان خورونوش متعفن ہوگیا صحابہ دلتنگ ہوئے اور حضرت سے عرض کی
کہ یا حضرت اب ہم مین طاقت غذائے متعفن کھانیکی نہین ہے حضرت نے فرمایا پھر کیا
چاہتے ہو صحابہ نے عرض کی کہ کباب تازہ اور گوشت بریان طیور کا اور حلوا چاہتے ہین
حضرت نے فرمایا کہ عیسی بن مریم نے جو جناب باری مین مائدہ کی دعا کی تھی تو اللہ تعالی نے فرمایا
تھا اِنّی مُنَزِّلُہَا عَلَیْکُمْ فَمَنْ یَّکْفُرْ بَعْدُ مِنْکُمْ فَاِنّی اُعَذِّبُہٗ عَذَابًا لَّا اُعَذِّبُہٗ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِیْنَ ۵ ط
پس جسنے کفران نعمت کیا وہ مسخ ہوا حتی کہ چارسو حیوان کی صورت پر وہ لوگ مسخ ہوئے
اور مین ایسا نہین چاہتا مائدہ بہی تمہارے واسطے طلب کرتا ہون اور جو کوئی کفران
نعمت کریگا اوسپر رؤف یعنی مہربان بہی ہون کہ مسخ نہوگا بعد اسکے ایک جانور کہ ہوا
مین اوڑتا تھا حضرت نے اوسکی طرف دیکھا اور کسیکو کہا کہ اس سے کہو کہ زمین پر آئے فی الفور
وہ حاضر ہوا پس حضرت نے اوس سے خطاب کیا کہ حقتعالے امر کرتا ہے کہ تو بڑا ہو اوسیوقت بقدر
اونٹ کے [illegible] ہوگیا اور اس سفر مین دس ہزار سات سو اصحاب حضرت کے
ہمراہ تھے حضرت نے صحابیون سے فرمایا کہ اسکا احاطہ کرو چنانچہ سب نے احاطہ کیا اور وہ مرغ
اتنا بڑا ہوا تھا کہ ایک ایک آدمی محاذات ایک ایک پر کے [illegible] اوس مرغ کی آئی پھر حضرت نے
فرمایا کہ [illegible] حقتعالی نے فرمایا ہے کہ پر و بال تیرے بدن سے جدا ہون اوسیوقت پر و بال جدا
ہوگئے اور فقط گوشت [illegible] پر رہ گیا پھر آپنے فرمایا کہ [illegible] دوست [illegible]

کہیرے لکڑی ہوجائین اور پال و پر سب قسم کے ساگ ہوجائین اسیوقت وہ ہوگئی پھر حضرت نے فرمایا
کہ ایہاالناس اسمین سے اپنا اپنا حصہ کاٹو اور کھاؤ لوگون نی کھانا شروع کیا اوسوقت ایک منافق نے
دلمین کہا کہ آنحضرت فرمایا کرتے ہین کہ مرغ بہشت مین ایسی ہونگی کہ ایکطرف سے کباب ہو نگے
اور دوسری طرف اور کہانیکا مزا ہوگا کاش یہان بہی ایسا ہی ہو حضرتکو اوسکا مافی الضمیر معلوم ہوا
فرمایا کہ جو شخص لقمہ اوٹہاتی وہ صلوات محمد اور میری آل پر پڑہے اور لقمہ منہہ مین ڈالے جس قسم کا مزا
چاہیگا آئیگا پس لوگون نی ایسا ہی کیا اور موافق حضرت کے فرمانے کے ظہور مین آیا یہانتک کہ
سب سیر ہوگئی پھر لوگون نی عرض کی کہ اب پیاس باقی ہی حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہو اور
صلوات محمد پر بہیجو اور ایک لقمہ کہاؤ سب نے وہی کیا پس سیراب ہوگئی پھر حضرت نے فرمایا کہ ای مرغ
تو حالت اول پر ہوجا چنانچہ وہ اوتنا ہی چہوٹا ہوگیا پھر فرمایا کہ جناب باری حکم کرتا ہی کہ روح
تیری بدن مین حلول کری اور تو اوڑجائی چنانچہ وہ زندہ ہوا اور اوڑگیا + + + + +

معجزہ روایت ہے کہ ایک یہودی نی جناب امیرالمومنین علی علیہ السلم سی سوال کیا
کہ خدا تعالی نے موسیٰ کو عصا دیا تہا کہ جب وہ اوسی زمین پر ڈالتی تہے تو وہ اژدہا ہوجاتا تہا جناب
امیر نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اوس سے بہتر معجزہ دیا تہا چنانچہ ایک شخص ابوجہل سے
قیمت اونٹ کی مانگتا تہا کہ اوسنی اوسکی ہاتہہ فروخت کیا تہا اور وہ شراب پی رہا تہا یہہ
شخص اوس تک نہ پہونچ سکتا تہا اوسوقت ایک نے اونمین سے جو کہ حضرت پر استہزا کرتی تہے
اس شخص سے پوچہا کہ تو کسکا جویا ہی اوسنی کہا ابوجہل کا کہ اوس سے اپنی قیمت شتر لون اوسنی کہا
کہ مین تجہی ایسی شخصکو بتا دیتا ہون کہ وہ حق مردم ہر ایک شخص سے دلوا دیتا ہی پس اوسنے
حضرتکو بتا دیا اور ابوجہل ہمیشہ یہہ چاہتا تہا کہ محمد صلعم کا کوئی کار مجہسی پڑی اور مین اوسے مایوس
اور وہ کار نہ نکالون پس وہ مرد حضرت کے پاس آیا اور کہا کہ مینی سُنا ہی کہ تمہاری اور ابوجہل
کی آشنائی ہی پس مین چاہتا ہون کہ آپ میری اوس سے شفاعت کرین کہ میرا حق وہ
دیدی حضرت یہہ سنکر اوٹہی اور ابوجہل کے دروازہ پر تشریف لیگئے اور فرمایا کہ ای ابوجہل اوٹہہ اور حق اس مرد کا دے
پس وہ اوسیوقت جلدی سے اوٹہا اور قیمت شتر اوس شخصکو دیدی جب وہ اپنی مجلس
مین آیا تو ایک شخص نے کہا کہ محمد کے ڈر سی تو نے روپیہ دیا ابوجہل نی کہا کہ مجہی معذور رکہو

حال یہہ گذرا کہ جب آنحضرت یہان تشریف لائی تو جانب راست کو نکلے آدمی مینی دیکھی کہ
وہ حربہ ہاتھہ مین لئی ہوئی تہے اور وہ حربے چمک رہی تہی اور جانب چپ اونکی دو اژدہے تہے
کہ وہ دانت چبا رہی تہے اور اونکی آنکھون سے شعلہ نکلتی تہے اگر مین کچھہ غدر کرتا تو اوسیوقت وہ
آدمی اون حربون سے میرا پیٹ پھاڑ ڈالتے اور وہ اژدھی مجھی کہا جاتے پس جناب امیر نے
فرمایا کہ وہ اژدھے تو مثال معجزہ موسی علیہ السلام تہی اور مردم حربہ بدست اوسپر افرون تہے
اسیطرح ابوجہل ملعون نے چاہا تہا کہ سجدہ مین حضرت پر ایک پتہر ڈالدی جسوقت حضرت کے
پاس آیا دیکہا کہ ایک شتر مست نے حملہ کیا ہی اوسیوقت دہشت سے وہ پتہر اوسکے ہاتہہ سی گر پڑا
اور بیچارا اس بہاگ گیا غرض کہ ہمارے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معجزون کا
شمار نہین بعض اہل سیر نے چونسٹھہ ہزار معجزے لکہی ہین مگر کچھہ کسی سے شمار نہین ہوسکا جہانتک
لکہا گیا وہان تک لکہی گئی جبکہ انسان کی پیدایش مین نور خدا کا ظہور ہو پہر وہ جو بات کریگا وہ اعجاز
ہوگی جو حرکت وہ کریگا وہ کرامات ہوگی بشر کی کیا طاقت کہ اوسکا احصا کری اور قلم مقطوع اللسان
کیا یارا کہ اوسکو لکہے **معجزہ اول** پہلی بسم اللہ معجزہ اول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرآن مجید
و فرقان حمید ہی کہ باعتبار فصاحت و بلاغت کی کلام الملوک ملوک الکلام ہی فصحا و خطبائے
عرب نے بہت ساخون جگر کہایا نہایت زور سخنوری دکھایا مہینون طبیعت لڑائی مگر ایک
سورت کے جواب کی صورت نہ بن آئی سخن بنی تا چہ کلام رب قدیر سے کیا برابر ہو + سچ ہی
ذرہ بمقدار آفتاب ضیا گستر سی کیونکر ہمسر ہو + اسکے کلام کی بلاغت نے سبعہ معلقہ کو بازیچہ اطفال
بنایا + اسکی فصاحت نے سحبان و جریر کا نام مٹایا + سبحان اللہ کیا کتاب ہی + جسکا ہر کلمہ لاجواب ہے
ہر آیت آیت نجات ہی + ہر حرف مردہ دلون کو آبحیات ہی + اسکی سیاہی سرمہ دیدہ حق بین
اسکی سفیدی نور بخش قلوب اہل یقین + ہر نقطہ شفا ہی + ہر مرض کی دوا ہی + شب و روز
اسکا فیض جاری ہی + یہہ گنجینہ دربار جناب باری ہی + یہہ گم کردہ راہان وادی تحقیق کی دلیل ہے
یہہ صحیفہ ہنگامہ قیامت مین اپنا عامل کا کفیل ہے + ہر زیر اسکا زیر کنندہ شیطان رجیم +
ہر پیش اسکا پیش رو راہ جنت نعیم + ہر مد مانند تشدید ارہ نخل فساد ہی + اور ہر مد شمشیر خونریز
اہل عناد + ہر سطر ایک دریای فیض لاانتہا ہی + اور ہر حرف نکتہ سربستہ اسرار الہی + لاکہون

مشرکون نی اس سے راہ ہدایت پائی ٭ ہزارون سینون کو ظلمت جہل مین اسنی روشنی ایمان سی دکہائی
ہر صفحہ اسکا ایک گلشن صنایع و بدایع پروردگار ہی ٭ ہر ورق اسکا ایک سرچشمہ مکرمت ہے اور ورد اولاد
بنی آدم خاکی نہاد کلام رب العباد کی کس منہہ سی تعریف کری سوائے اسکے کہ ناچار ہو کر چپ ہو رہی ٭
ع خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست ٭ واضح ہو کہ کلام شریف باعتبار بلاغت سات ہزار سات سو سات
معجزے پر محتوی ہی اور قاضی عیاض نے اسپر ایک دلیل لکہی ہے کہ کلام خدا مین سورہ انا اعطیناک سے
کوئی کم سورت نہین ہی اور اس سورت مین دس کلمہ ہین اور جب باوجود اعجاز اسکا کوئی جواب
نہ دیسکا تو تمام کلام شریف مین ستتر ہزار کلمے ہین سو جب ستتر ہزار کو دس پر قسمت کرین
تو سات ہزار سات سو سات حاصل ہوتے ہین تو اس صورت مین کلام شریف مین باعتبار بلاغت
سات ہزار سات سو سات معجزے ہین دوسرا اعجاز کلام اللہ کا بسبب اشتمال کلام آئندہ ہے
کہ مطابق اوسکی واقع ہوا اور اس معجزہ کو اہل کتاب پیشین گوئی کہتے ہین اور اسی انہون نی عمدہ معجزات
انبیا مین شمار کیا ہی اور کلام شریف بہت سی پیشین گوئیون پر مشتمل ہی یکی از ہزار و قطرہ از بحار
تبرکاً و تیمناً دو چار پیشین گوئیان لکہی جاتی ہین منجملہ اونکی یہہ آیت ہے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّؤْیَا
بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ آمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُؤُسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا
فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ فَتْحًا قَرِیْبًا ٭ یعنی بیشک سچے کئے اللہ تعالی نے اپنی رسول کو خواب البتہ تم
داخل ہوگی مسجد حرام مین اگر اللہ نے چاہا چین سے سر کی بال منڈاکر اور کترواکر بیخطر سو جان لیا اللہ نے
جو تم نہین جانتے ہو پس ٹہرائی ہی پہلے اس سی ایک فتح نزدیک چنانچہ منقول ہی کہ جناب رسالت صلعم
خواب مین دیکہا تہا کہ آپ ہمراہ اصحاب کے مکہ تشریف لیگئی ہین اور وہان بفراغ خاطر عمرہ کیا ہے
چنانچہ یہی ہوا کہ حضرت نی مکہ کو فتح کیا اور عمرہ ادا کیا اور مکہ معظمہ کی فتح سے پہلی خیبر فتح ہوا جسکا اشارہ
فَتْحًا قَرِیْبًا ہی اور دوسری یہہ آیت ہی کہ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَہُمْ مِنْ غَلَبِہِمْ سَیَغْلِبُوْنَ
فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ یعنی مغلوب ہوگئی روم قریب زمین مین اور وہ بعد مغلوب ہونیکے پہر غالب
ہو جاینگی چند سال مین نو برس کے اندر بیان اسکا یہہ ہی کہ فیمابین بادشاہ فارس کے کہ مجوسی تہا
اور بادشاہ روم کی کہ نصرانی تہا لڑائی واقع ہوئی اور رومی لوگ پہلے مغلوب ہوگئی تہوڑا سا ملک
اونکا جو متصل فارس کے تہا بادشاہ فارس کے ہاتہہ آگیا اس بات کو سنکر کفار مکہ بہت خوش ہوئی

اور یہہ کہنا شروع کیا کہ رومی اہل کتاب ہین اور فارسی بے کتاب ہین جسطرح فارسی رومیون پر غالب
ہوے ہین اسیطرح ہم بہی جب اہل اسلام سی بجنگ مقابل ہونگے تو غالب آئینگے مسلمانونکو اس بات کا
رنج ہوا اللہ تعالی نے یہہ آیت مسلمانونکی تسلی کیواسطی بہیجی اور ارشاد فرمایا کہ چند سال مین یعنی نو برس کے
اندر پہر اہل روم اہل فارس پر غالب ہوجاینگے سو مطابق اوسکے وقوع ہوا اور جسروز اہل اسلام نے
غزوہ بدر مین کفار قریش پر فتحیاب ہوے اوسیدن رومیون نے فارسیون پر فتح پائی اور اوسیدن
جبرئیل نے بحکم رب جلیل یہہ خبر آنحضرتکو پہنچائی اور یہہ آیت آئی سَیُہْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ یعنے
قریب ہے کہ جماعت اہل مکہ کی ہزیمت کہاویگی اور پشت پہیرینگی وہ لوگ اس آیت مین اللہ تعالی نے
خبر دی کہ کفار مکہ کو حضرت کے مقابلہ مین شکست فاحش ہوگی اور بہاگ جائینگی سو مطابق اوسکی
واقع ہوا بروز بدر مسلمانونکی جماعت قلیل سے کہ تین سو تیرہ ۳۱۳ آدمی تہی لشکر کفار کہ ساڑہے نوسو
آدمی تہی اور بکمال کر و فر سے آئی تہی بہاگ گئی اور دوسرا اخبار مغیبہ قرآن شریف یہہ ہی کہ بہت سے
آیات مین اللہ تعالی نے اوس امر سی خبر دی ہی جو منافق و کافر اپنے گہر مین کہتی تہی چنانچہ فرمایا ہے
وَیَقُوْلُوْنَ طَاعَۃٌ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِکَ بَیَّتَ طَائِفَۃٌ مِّنْہُمْ غَیْرَ الَّذِیْ تَقُوْلُ وَاللّٰہُ یَکْتُبُ مَا یُبَیِّتُوْنَ
یعنی کہتی ہین منافقین تیری حضور مین کہ ہم فرمانبردار ہین جو فرماتے تو پس جب جاتے ہین تیری پاس سے
تو درشت کہتی ہین ایک گروہ اونکا غیر اوسکے جو تیرے حضور مین کہتی ہین اور اللہ تعالی لکہتا ہے
جو کچہ کہ وہ کہتی ہین اور فرمایا ہی کہ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْکُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ یعنی جب خلوت
کرتے ہین تو اپنے اونگلیان کاٹتے ہین غصہ سی اور فرمایا ہے کہ عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ
اول اسلام مین لوگون پر ماہ رمضان مین راتکو جماع کرنا حرام تہا اور وہ راتونکو چہپکر یہہ کام کرتے
تہی پس اللہ تعالی نے یہہ آیت بہیجی کہ خدا نے جانا جو تمنے خیانت کی اپنی نفسون مین غرض اسیطرح
ہزارون اخبار مغیبہ اور لاکہون پیشین گوئیان ہین طاقت بشری نہین کہ اونکا احاطہ کرے
اہل یقین کو ایک ہی کلمہ کافی ہے اللہ تعالی مجہہ گنہگار کو اور جمیع مومنین کو قرات قرآن مجید
میسر کرے آمین یا رب العالمین +

بیان اون معجزات کا جو آپ سے عالم علوی مین واقع ہوئے اون مین اول معجزہ شق القمر ہے

معجزہ شق القمر آپکے معجزات مشہورہ مین سی ہے چنانچہ حق تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہی

اقتربت الساعۃ وان شق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر ہ یعنی نزدیک ہوئی قیامت
اور دو ٹکڑے ہوا چاند اگر دیکہیں کوئی آیت و معجزہ تو منہہ پہیر لیتے ہین اور کہتی ہین سحر ہی پیوستہ
اور مجمع مفسران خاصہ و عامہ نی ذکر کیا ہی کہ یہہ آیات اوسوقت نازل ہوئین کہ قریش نے حضرت سے
معجزہ طلب کیا حضرت نے اشارہ چاند کیطرف کیا بقدرت خدا تعالی چاند دو ٹکڑے ہوگیا حدیث
معتبر مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلم سی منقول ہی کہ چودہ نفر اون منافقین سے جنہون نے
عقبہ مین حضرت کے ہلاک کرنیکا ارادہ کیا تہا چودہوین ماہ ذوالحجہ کو حضرت رسالت پناہ صلعم کے
پاس آئی اور کہا کہ ہر پیغمبر کا معجزہ نمایان تہا تم آجکی رات ہمسی ایک معجزہ بزرگ چاہتی ہین
حضرت نے فرمایا کہ تم کیا معجزہ چاہتی ہو اونہون نی کہا کہ اگر تیری نزدیک خدا کی کچہہ قدر ہی تو حکم کر
کہ چاند دو ٹکڑے ہوجائی پس اوسیوقت جبرئیل علیہ السلم آئی اور کہا کہ ای محمد صلعم خداوند عالم تجہی
سلام کہتا ہی اور فرماتا ہی کہ مینی سب چیزون کو حکم دیدیا ہی کہ تیری فرمانبرداری کرین پس حضرت نے
روی مبارک آسمان کیطرف کیا اور چاند کو فرمایا کہ دو ٹکڑے ہوجا اوسیوقت چاند دو ٹکڑے
ہوگیا حضرت صادق علیہ السلم فرماتی ہین کہ اوسوقت حضرت نے سجدہ ادا کیا اور جو ہمارے
شیعہ تہی اونہون نے بہی سجدہ شکر ادا کیا جب حضرت نے سجدہ سی سر اوٹہایا منافقون نے کہا
کہ اب آپ چاند سی کہی کہ ملجائے آپ نے حکم کیا چاند کی ٹکڑے اوسیوقت ملگئی اور جیسا تہا ویسا ہوگیا
پہر اون منافقون نی کہا کہ ای محمد صلعم اب اسی حکم دے کہ ایکطرف سے دو ٹکڑے ہو اور ایکطرف
ثابت رہی حضرت نے پہر اشارہ کیا چاند اوسیطرح شق ہوگیا پہر حضرت نے سجدہ کیا بعد اسکے
اون ملاعین نے کہا کہ ہماری مسافر شام و یمن سے آتی ہین اونسی استفسار کرینگی اگر آجکی رات
جو ہمنی دیکہا ہی اونہون نی بہی دیکہا ہی تو ہم تصدیق کرینگے ورنہ سمجہین گے کہ یہہ جادو ہے خداوند تعالی نے
آیات مذکورۂ بالا نزول فرمائین بعد اسکے منافقین نی مسافرین متردد ین سے بہی استفسار کیا
اونہون نے بہی ماہ کا دو نیم ہونا اور ایسا ہی دیکہنا بیان کیا کہ ہمنی فلان شب چاند کو دو ٹکڑے دیکہا
اور اس معجزہ کو بہت اصحابون نی بتفارق تقریر روایت کیا ہی مگر مآل وہی شق القمر ہی بعض
روایت مین ہے کہ دونو ٹکڑی چاند کی اسقدر دور ہوگئے کہ کوہ حرہ بیچ مین سے دکہادیا اور اکثر ملاحدہ نے جو اس
معجزہ پر اعتراضات کئی ہین جواب اونکے کتب مبسوط فریقین مین مرقوم ہین +

معجزہ رجعت آفتاب اسماء بنت عمیس وغیرہ سی روایت ہی کہ ایکدفعہ جناب رسالت مآب صلعم نی حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کو کسی کام کیواسطی کہین بہیجا تھا جب نماز عصر کا وقت ہوا اور حضرت امیر تشریف نہ لائی تو حضرت نے نماز پڑہ لی بعد اسکے جناب امیر تشریف لائے حضرت رسولخدا صلعم نی سر مبارک اپنا دامن پر جناب امیر کے رکھا اور آرام فرمایا اوسیوقت حضرت پہ آثار وحی ظاہر ہوے حضرت نے دامن جناب امیر کا اپنے روئی مبارک پر لپیٹ لیا اور وحی کے سننی مین مشغول ہوئی یہانتک کہ وقت غروب آفتاب کا ہوا اوسوقت وحی منقطع ہوئی حضرت اوٹھہ بیٹھے اور جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ ای علی نماز عصر تمنی پڑہی ہے یا نہین جناب امیر نے عرض کی مینی نماز ادا نہین کی اسواسطی کہ آپ سر مبارک اپنا میرے دامن پر رکہی ہوے تھے مجہسے یہہ ہوسکا کہ حضرت کا سر مبارک اپنی دامن سے جدا کرتا اور نماز پڑہتا یہہ سنکر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی دعا کی کہ ایخداوند علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت مین مشغول تہا تو اسکیواسطی آفتاب کو پہیر تا یہہ نماز ادا کری اسماء کہتی ہے کہ واللہ دیکہا مینی کہ حضرت کے فرماتی ہی آفتاب پہرا اور اتنا بلند ہوا کہ تمام زمین روشن ہوگئی اور وقت فضیلت نماز عصر کا ہوا اور جناب امیر علیہ السلام نی نماز عصر کی ادا کی بعد اسکے آفتاب غروب ہوگیا اور دوسری روایت مین یہہ معجزہ اسطرح پر مروی ہی کہ جب حضرت نے قصہ معراج بیان فرمایا تو یہہ بہی ارشاد فرمایا کہ قافلہ قریش کو مینی فلان منزل مین دیکہا تہا منافقین نی پوچھا کہ وہ قافلہ کب داخل ہوگا حضرت نے فرمایا روز چہارشنبہ کو جب وہ روز گزرا اور کچھہ دن گذرا اور قافلہ نہ آیا تو قریش منتظر تہے کہ اب کذب حضرت کا ظاہر ہوگا یہانتک کہ ہنگام غروب آفتاب نزدیک ہوا اوسوقت حضرت رسولخدا صلعم نے دعا فرمائی اللہ تعالی نے ایکساعت تک آفتاب کو غروب نکیا اسعرصہ مین وہ قافلہ آگیا اور صدق حضرت کا ظاہر ہوا

معجزہ خاصہ و عامہ سی روایت ہے کہ جب قبائل قریش حضرت کی اذیت دینی پر متفق ہوے تو حضرت رسولخدا صلعم نی دعا کی کہ ایخداوند عالم عذاب اپنا انپر نازل کر اور جیساکہ زمانہ یوسف علیہ السلام مین قحط ہوا تھا وہ بلا انپر ڈال بس اوسیوقت دعا حضرت کی مستجاب ہوئی اور قحط شروع ہوا یہانتک کہ سات برس تک متواتر ایک قطرہ مینہ کا نہ پڑا اور قحط عظیم ہوا اور مدینہ منورہ مین بھی یہی حال ہوا جب بہت تکلیف ہوئی تو اعراب حضرت کی خدمت مین آئی اور عرض کی کہ یا حضرت

درخت ہماری خشک ہوگئے اور چارپائی ہلاک ہوگئی شیرپستان حیوانات وعورات ہماری مین خشک
ہوگیا آپ دعا فرمائین یہہ سنکر حضرت منبر پر تشریف لیگئی اور بعد ثنائی حق تعالے کے دعائی باران کی
ہنوز دعا پوری نفرما چکی تھے کہ مینہہ برسنا شروع ہوا اور ایک ہفتہ متواتر برسا اور اس شدت سے
برسا کہ اہل مدینہ تنگ ہوئی اور حضرت کی خدمتمین حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ صلعم
اب ہم ڈرتے ہین کہ کہین غرق نہوجائین اور گھر گر نہ پڑین یہہ سنکر حضرت نے ابر کیطرف اشارہ فرماکر
کہا کہ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا یعنی اے خداوند ہماری حوالی مین برسا اور ہمپر نہ برسا جسطرف کہ حضرت نے
اشارہ کیا تھا ابر اوسیوقت ادہر ہٹ گیا اور اطراف مدینہ مین مینہہ برسنا شروع ہوا اور ایک
ہفتہ تک حوالی مدینہ مین متواتر برسا کیا اور خاص مدینہ مین موافق حضرت کی استدعا کے ایک قطرہ
نپڑا حوالی کی تمام رودخانے اور نہرین بھر گئین حضرت نے فرمایا کہ اگر ابوطالب زندہ ہوتے
یہہ حال دیکھکر اونکی آنکہین روشن ہوتین ٭ **معجزہ** سایہ کرنا ابر کا آپکے سر مبارک پر یہہ بھی
معجزہ متواترہ سی ہے یعنی ہمیشہ آپکے سر پر سایہ ابر رہتا تہا چنانچہ جب حضرت جناب ابوطالب کے
ہمراہ بطرف شام تشریف لیگئی تو اون روزونمین بہت گرمی کی شدت تہی مگر حضرت کی سر
مبارک پہ ہمیشہ سایہ ابر رہتا تھا اور جسطرف حضرت تشریف لیجاتے ابر ادہر چلا جاتا تہا اور
ایک لحظہ آپکے سر مبارک سی الگ نہوتا تہا کہ آپ تاب آفتاب سے متاذی نہون اور ہوائی
گرم جو چلتی تہی اور خاک جو اوس سے اوڑتی تہی تو قریش بہت اذیت پاتی تہی اور گرم ہوا سے
جلے جاتی تہی اور گرد مین تمام بدن آلودہ ہوجاتا تہا اور وہی ہوا جب حضرت تک آتی تہی تو
لطیف وملایم وخنک ہوجاتی تہی اور گرد تک حضرت کے پاس نہ پہونچتی تہی اس سبب سے اکثر
قریش حضرت کے پاس ہی رہتی تھے اور آرام پاتے تہی ہوائی سرد اونہین لگتی تہی مگر سایہ
ابر مخصوص حضرت کا تھا اور اہل قافلہ جب حضرت کے قافلہ مین آتے تہی تو پوچھتی تہی کہ کیا
سبب ہے کہ ابر ایک ہی جگہہ ہی نہ قافلہ کے ساتہہ چلے نہ کسی اہل قافلہ پر سایہ ڈالے اہل قافلہ
جواب دیتی تہی کہ ابر کو دیکہہ لو کہ اوسپر اوسکے صاحب کا نام لکہا ہوا ہی جب وہ نظر کرتے تہے
تو یہہ لکہا ہوا نظر آتا تھا جسکا ترجمہ یہہ ہے یعنی نہین کوئی معبود سوا خدا کے اور محمد رسول خدا ہے
اور قوت بخشی یعنی محمد کو ساتہہ علی کے کہ وہ بہترین اوصیا ہی اور مشرف کیا ہمنی اوسکو

اوسکی آل سے اور پیرو محمدؐ و علیؑ کے دوست ہین اوسکی آل کے اور دشمن محمدؐ و علیؑ کی دشمن
آل کے معجزہ اُمّ سلمہ سی روایت ہی کہ ایکدن حضرت فاطمہ علیہا السلام معہ دونو صاحبزادون کے
حضرت رسولخدا صلعم کی خدمتمین آئین حضرت رسالت پناہ نی حضرت فاطمہ کو دیکہکر فرمایا کہ
علی کو بہی طلب کرو حسب الطلب جناب امیر علیہ السلم بہی حاضر ہوئی اوسوقت حضرت نے
امامین علیہم السلم کو تو اپنی جیب و راست بٹہایا اور جناب امیر علیہ السلم کو سامنی اور جناب
فاطمہ علیہا السلم کو پیچہی بٹہایا اور اپنی عبائی مبارک ان حضرات پر ڈالی اور تین مرتبہ فرمایا
کہ ایخداوندیہہ میری اہلبیت ہین دور کر انکو گناہ و شرک سے اور پاک کر انکو جیسا کہ چاہیے
اُمّ سلمہ کہتی ہین کہ مین دروازہ پر کہڑی تہی مینی عرض کی کہ یا حضرت مین بہی انمین ہون
حضرت نے جواب دیا کہ ہان مآل تیرا بخیر ہی لیکن انمین سے نہین ہے پس اوسیوقت حضرت جبرئیل
نازل ہوے اور ایک طبق انگور و سیب و انار بہشت کا لائی حضرت نے انگور اور انار دست مبارک مین
اوٹہائی اون انگور و انار نے حضرت کے دست معجز نما مین تسبیح خدا کی حضرت نے اونمین سے تناول
فرمایا بعد اسکے جناب امامین علیہم السلم کی دست مبارک مین دیا اون حضرات کے ہاتہہ مین انگور
و انار نے سبحان اللہ کہا اونمین سے دونو صاحبزادون نے تناول کیا بعد اسکے جناب امیر علیہ السلم
کو وہ انگور و انار دئی حضرت امیرؑ کی بہی ہاتہہ مین وہ تسبیح خوان ہوئے اور حضرت امیر نے بہی نوش
فرمائی ایک اور اصحاب وہان حاضر تہا اوسنی بہی ارادہ کہانیکا کیا حضرت جبرئیل نے
منع کیا کہ اس میوہ کو نہین کہاتا مگر پیغمبر یا اوسکا وصی یا اوسکے فرزند ✣ ✣ ✣ ✣
معجزہ اسیطرح عایشہ سے روایت ہے کہ ایکدن جناب رسولخدا صلعم نے جناب امیر علیہ السلم کو
کسی کام کیواسطی بہیجا تہا جب حضرت علیؑ واپس تشریف لائی تو حضرت رسالت پناہ صلعم
میری حجرہ مین تشریف فرما تہی حضرت علیؑ کو آتے دیکہتی ہی آپ استقبال کیواسطی قضائے
خانہ تک تشریف لیگئی اور ہاتہہ گردنمین ڈالدئی ناگاہ دیکہا مینی کہ ایک ابر نے آنکر
حضرت کو اور حضرت علیؑ کو گہیر لیا اور میری آنکہون سے غایب ہوگئی جب وہ ابر رفع ہوا
تو ایک خوشہ انگور سفید مینی حضرت کے ہاتہہ مین دیکہا اوسمین سے حضرت آپ بہی تناول
کرتی تہے اور حضرت علیؑ کو بہی کہلاتی تہی عائشہ کہتی ہے کہ مینی کہا کہ یا حضرت آپ

آپ کہاتی ہین اور علی کو کہلاتی ہین اور یہ بھی نہین دیتی حضرتنی جواب دیا کہ یہ میوہ بہشت کے دنیا مین اسکو
سوا نبی یا پیغمبر یا اوسکی وصی کی اور نہین کہاتا **معجزہ** اسیطرح انس سے روایت ہی کہ وہ کہتا ہی کہ ایکدفعہ
حضرت محمد صلعم قدم پر سوار ایک کوہ پر تشریف لیگئے اور مجہسی فرمایا کہ فلان موضع مین جا وہان
سنگریزون پر تسبیح خدا کر رہا ہی اوسے جا کر لے آ انس کہتا ہی کہ مین حسب الحکم حضرت کے گیا اور حضرت
علی کو لے آیا جسوقت حضرت علی علیہ السلم آئے حضرتکو سلام کیا حضرتنی جواب سلام دیا اور فرمایا کہ
ای علی اس سنگ پر جہان مین بیٹہا ہون ستر پیغمبر بیٹہ چکے ہین کہ مین اون سب پیغمبرون سے بہتر ہون
اور اسی موضع پر اوس ہر ایک پیغمبر کا برادر بہی بیٹہا ہی کہ تو اون سب سے بہتر ہی انس کہتا ہی کہ اس
اثنا مین دیکہا مینے کہ ایک ابر حضرت کے سر مبارک کی نزدیک آیا آپنے دست مبارک دراز کر کے
اوس ابر مین سے ایک خوشہ انگور لیا اور آپنے اور حضرت علی کے بیچ مین رکہلیا اور فرمایا کہ ای برادر
اسے کہا کہ خدا تعالی کی طرف سے میری اور تیری لئی تحفہ ہی انس کہتا ہی کہ بعد فارغ ہونیکے مینے حضرت سے
پوچہا کہ یا حضرت علی آپکے برادر ہین آپنے فرمایا کہ ہان علی میرا بہائی ہی اسواسطے کہ حقتعالی ایک آب
زیر عرش شش ہزار برس پہلی خلقت آدم سے پیدا کیا تہا اور اس پانی کو مروارید سفید مین رکہا تہا جب حضرت
آدم کو پیدا کیا تو اوس پانی کو صلب آدم مین جاری کیا بعد حضرت آدم کے اوس آب کو صلب شیث
مین منتقل کیا اسیطرح بعد اوسکے ایک صلب طاہرہ سے دوسرے صلب طاہرہ مین جاری رکہا تاکہ وہ صلب
عبد المطلب مین پہونچا پس مینے اوسکی دو حصہ کیا ایک حصہ صلب عبد اللہ مین قرار دیا اور دوسرا حصہ صلب
ابوطالب مین پہنچا پس اوس نصف آب سے مین پیدا ہوا اور نصف دوسرے سے علی پیدا ہوا ہی اسصورت مین
علی میرا برادر دنیا و آخرت مین ہی اور اوسکا اشارہ کیا ہی خدا تعالی نے اس آیہ مین ہو الذی خلق من
الما بشرا فجعلہ نسبا و صہرا و کان ربک قدیرا یعنی وہ خداوند کہ پیدا کیا آدمی کو پانی سے بشر کو پس کیا اوسکو
نسب و داماد اور پروردگار تیرا قادر ہی اور اور **روایت** مین انس سے ہی کہ اوس ابر مین خوردنی
اشیا سے دو چیزین تہین اور حضرتنی فرمایا کہ اس ابر سے تین سو تیرہ نبی و وصی نی کہایا پیا ہی
کہ گرامی تر ان سب نبیونکا مین ہون اور گرامی تر سب وصیونکا علی ہی * معجزات نزول مائدہ کے
بہت سی ہین انشاء اللہ در باب معجزات جناب سیدہ علیہا السلم و جناب امیر علیہ السلم لکہی جائینگی
معجزہ روایت ہی کہ جناب رسالت پناہ صلعم نی ایک شخصکو ایک بادشاہ عرب کے پاس بہیجا

کہ اوسکو وحدانیت خدا پر دعوت کرے وہ شخص اوس بادشاہ کے پاس گیا اور ادائے رسالت کی اوس
ملعون نے کہا کہ میری طرف سے محمدؐ سے جا کر کہہ تو جس خدا کیطرف مجھے دعوت کرتا ہے وہ سونے کا ہے یا چاندی
کا ہے یا آہن کا وہ شخص یہ بات سنکر حضرتکی خدمت میں واپس آیا اور ماجرا عرض کیا حضرتنے اوسکو
پھر اوس بادشاہ کے پاس بھیجا پھر اوسنے انکار کیا اور حضرت کے رسول سے وہ باتیں کرتے تھے کہ ایک
ابر ظاہر ہوا اور اوس میں سے ایک صاعقہ نکلا اور اوس کافر کا سر اوڑا کے لیگیا اللہ تعالیٰ نے یہہ آیہ ارسال فرمائی
وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ ۔ معجزہ
تفسیر جناب امام حسن عسکری علیہ السلام میں روایت ہے کہ ایکدن جناب سید المرسلین نے ابوجہل سے فرمایا کہ
خدا تعالیٰ نے اپنا عذاب تجھسے اسواسطے دور کیا ہے کہ تیری پشت میں اولاد ہے کہ وہ مسلمان ہونگی یعنی عکرمہ
اور اسیطرح اور قریش کو بھی خدا نے مہلت دی ہے یہہ کہکر حضرت نے فرمایا کہ آسمان کیطرف نظر کر پس ابوجہل
نے جو آسمان کیطرف دیکھا تو یہہ نظر آیا کہ دروازے آسمان کشادہ ہوئے ہیں اور ایک آتش اوس میں سے نکلکر
اوسکے نیچے چلی آتی ہے اور یہانتک وہ آتش نزدیک ہوئی کہ اوسکی گرمی ابوجہل کو اور سبکو محسوس ہوئی
اور بدن اونکا مارے دہشت کے لرزنے لگا حضرت نے فرمایا کہ تم ڈرو نہیں یہہ تمہیں جلانیکی نہیں بلکہ یہہ
عبرت تمہارے واسطے ہے بعد اسکے اونہوں نے دیکھا کہ اونکی پشتوں سے ایک نور نکلا اور اوس آتش کو
اوسنے آسمان کیطرف پھیر دیا حضرت نے دیکھکر فرمایا کہ نور اونکا ہے کہ یا تو وہ خود مسلمان ہونگے یا بعد اونکے
فرزند پیدا ہونگے کہ وہ مسلمان ہونگے ۔

بیان اون معجزات کا کہ آنحضرت سے جو نباتات میں واقع ہوئے

جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں ایکدفعہ جناب رسالت پناہ صلعم کی خدمت میں حاضر تھا اس
اثنا میں اشراف قریش حضرتکی خدمت میں آئے اور اونہوں نے کہا کہ اے محمدؐ تم بڑا دعویٰ کرتے ہو کہ
ایسا تمہارے باپ دادا نے نہیں کیا پس ہم تمسے ایک سوال کرتے ہیں اگر تم وہ پورا کروگے تو جانیں گے
کہ تم رسول ہو نہیں تو ساحر ہو حضرت نے فرمایا کہ تم کیا سوال کرتے ہو اونہوں نے کہا کہ اس درخت کو
اپنے پاس طلب کرو تا پھر اپنی جڑ سمیت کندہ ہوکر آئے اور تمہارے سامنے ٹھہر جائے
حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اگر تم یہہ معجزہ دیکھو گے تو ایمان لاؤ گے اونہوں نے عرض کی
کہ ہاں ہم ایمان لائینگے حضرت نے فرمایا کہ میں معجزہ دکھاتا ہوں مگر جانتا ہوں کہ تم ایمان نہ لاؤ گے

قسم ہین کہ چند آدمی ایسی ہین کہ جنگ بدر مین ماری جاوینگی اور کنوین مین ڈالی جاینگی اور بعض ایسی ہین
کہ انکی جمعدار کی بہی سی لٹینگی بعد اسکی حضرت نی اوس درخت کی مخاطب ہوکر فرمایا کہ ای درخت
اگر تو ایمان رکہتا ہی خدا اور رسول پر اور جانتا ہی کہ مین رسول خدا ہون پس تو گہند ہ اپنی جگہ سی معہ
اپنی رگون کی [illegible] باذن اللہ جناب امیر فرماتے ہین کہ [illegible]
[illegible] الہاتی ہر شاخ کی قریب حضرت کی پہونچ گیا سیوقت
اور [illegible] پر سایہ کیا اسطرح کہ ایک شاخ اوسکی حضرت کے سر پر تہی اور ایک [illegible]
سر پر اور [illegible] حضرت کی داہنی طرف تہا جب اونہون نے یہہ معجزہ نمایان دیکہا تو از رہی تکبر [illegible]
کہنی لگی کہ حکم کرو اسکو کہ یہہ دو ٹکڑی ہو جائی ایک تو اپنی جگہ پہر جائی اور ایک یہان [illegible]
حضرت نی دعا کی اوسیوقت وہ دو ٹکڑی ہو گیا اور [illegible]
کہا کہ اس نصف سی بہی کہو کہ یہہ چلا جائی اور اوس سے ملجائی حضرت نی فرمایا [illegible] اوسیوقت [illegible]
پس جناب امیر نی فرمایا لا الہ الا اللہ اور کافرون نی کہا یہہ سحر ہے معجزہ فاطمہ بنت اسد سے روایت ہے کہ جب
عبد المطلب نے انتقال کیا اور جناب رسولخدا صلعم کفالت ابوطالب مین آئی تو مین حضرت کی خدمت کیا کرتی تہی
اور میری گہر مین چند درخت کہجورون کی تہی جب موسم کہجور ٹوٹنی کا ہوتا تہا تو سب اطفال محلہ آکر جو کہ
گر کر ہی ہوئی ہوتی تہی اوسی اوٹہا کر لیجاتی تہی اور آپسمین ایک سے ایک چہینتا تہا مگر مینے حضرت کو کسی
لڑکے سے کہی چہینتی ہوئی نہین دیکہا اور ہر روز مین یا میری کنیز حضرت کیواسطی کہجورین چن رکہتی تہی
ایکدن ایسا اتفاق ہوا کہ مین اور کنیز دونو کہجورین اوٹہانی بہول گئی اور لڑکے سب لیگئی حضرت
خواب مین تہی جب بیدار ہوئی تو مجہی یاد آیا مین مارے شرم کی ہاتہہ منہہ پر رکہکر بیساختہ سو گئی
حضرت اوٹہکر درختون کیطرف تشریف لیگئی اور پہر واپس وہان سی چلی آئی کنیز نے حضرت سے
عذر کیا کہ یا حضرت مین آج کہجورین اوٹہانی بہول گئی یہہ سنکر حضرت اون درختونکی طرف پہر
تشریف لیگئی اور ایک درخت سے خطاب کر کے فرمایا کہ ای درخت مین گرسنہ ہون فاطمہ کہتی ہین کہ دیکہا
مینی کہ یکایک اوس درخت نی سر اپنا حضرت کی پانوپر رکہدیا اور شاخین اپنی حضرت کی سامنے پہیلا دین
اونمین سے آپنے جسقدر چاہا تناول کیا بعد اسکے پہر وہ درخت بلند ہوگیا ✢ ✢ ✢
معجزہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ وہ کہتی ہین کہ بعض سفرون مین حضرت کے

ہمراہ تھا اتفاقاً ایک صحرا میں اوتری کہ وہان درخت تھی بہت دور تھی جب حضرتکو قضا حاجت کا
ارادہ ہوا آپنے ملاحظہ کیا تو درخت دور معلوم ہوئی تھی فرمایا کہ ای عمار ان درختون کی پاس جا اور
کہہ کہ رسول اللہ صلعم تمہین کہتا ہی کہ تم ایک جگہہ جمع ہو جاؤ عمار کہتا ہی کہ مینی جا کر یہہ حضرتکا پیام
درختون کو دیا اوسیوقت وہ درخت آکر ایک جگہہ جمع ہوگئی گویا ایک شاخ تھی جب حضرت فارغ ہوے
فرمایا کہ تم اپنی جگہہ چلی جاؤ پس وہ درخت اوسیوقت چلیگئے اور بعض اصحابنے جو دیکھا تو اثر قدم
حضرتکا نہ معلوم ہوا اور بعض روایت مین ہی کہ حضرت خود تشریف لیجا کر اور درخت کی شاخ پکڑ کر
درختونکو ہمراہ لے آئی اور درخت اسطرح آپکے ہمراہ چلا آیا جیسے اونٹ کی مہار پکڑتی ہین اور وہ چلا آتا ہے

معجزہ اور اسیطرح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ ایک شخص حضرت رسالتپناہ
صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اوسنی عرض کی کہ مجھی کوئی معجزہ دکہائی اوسوقت کچھ دور حضرت
درخت پراگندہ تھی حضرتنے اونکی طرف خطاب کرکی فرمایا کہ ایکجا جمع ہو جاؤ پس حضرتکے فرماتی ہی
درختون نی اپنی جگہہ سی حرکت کی اور آپسمین آکر ملگئی بعد اسکے حضرتنے اون درختونکی طرف اشارہ
کرکے فرمایا کہ تم سب الگ ہو جاؤ اور اپنی جگہہ چلے جاؤ حسب الحکم پھر وہ چلے گئے ✣ ✣

معجزہ ابن عباس سی منقول ہی کہ ایکدن حضرت ابوطالبنے حضرت رسولخدا صلعم سی کہا
کہ میری بھتیجے تجھی خدا نی بھیجا ہی حضرتنی فرمایا ہان ابوطالبنے کہا تو معجزہ کوئی دکھلا اور ایکدرخت
جو سامنی کہڑا تھا کہا اسی طلب کر حضرتنے اوس درخت کیطرف اشارہ کیا اوسیوقت وہ حاضر
خدمت بابرکت ہوا اور حضرتکو سجدہ کیا یہہ دیکھکر حضرت ابوطالبنے کہا کہ گواہی دیتا ہون کہ تو راستگو ہی

معجزہ روایت ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلعم کو خدا تعالی کا حکم ہوا کہ تم علانیہ اظہار رسالت
کرو حسب الحکم حضرت کوہ صفا پر تشریف لیگئی اور باواز بلند ندا فرمائی کہ ایہا الناس مین
رسول پروردگار ہون یہہ سنکر ابوجہل ملعون اوٹھا اور ایک تیر حضرتکی پیشانی نورانی پر مارا کہ اوسکے
صدمہ سی حضرتکا روی مبارک مجروح ہوگیا اور خون بہا ہوا اور اسیطرح سب مشرکین حضرتکے
پیچھی تھی لیکر دوڑی حضرت یہہ حال دیکھکر کوہ بوقبیس پر تشریف لیگئے اور وہان [illegible] تکا
کہتے ہین بسبب ضعف اور درد جراحت کے مشکل ہوتی اوسیوقت حضرت جبرئیل بحکم رب جلیل نازل
ہوئی جب حضرتنے جبرئیل کو دیکھا تو حضرت گریان ہوئی اور فرمایا کہ ای جبرئیل دیکھہ کہ میرے

قوم نے میری تکذیب کی اور مجھے سنگ جفاسے مجروح کیا جبرئیل نے عرض کی کہ یا حضرت اپنا دست مبارک مجھے دیجیے پس حضرت کا دست مبارک پکڑکر اوٹھایا اور منتہائی کوہ پر لیجاکر بٹھایا اور ایک مسند سے بہشت کے اپنے بالو نمین سے نکالی کہ وہ مروارید و یاقوت سے بنی ہوئی تھی جب بچھایا اوسکو کھولا تو تمام کوہ کو اوس نے پوشیدہ کر لیا بعد اسکے حضرت کو اوس مسند پر بٹھایا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم آپ چاہتے ہین کہ جو آپکی قدر خدا تعالے کی نزدیک ہے آپ دیکھین حضرت نے فرمایا کہ ہان دیکھنا چاہتا ہون یہہ سنکر جبرئیل نے عرض کی کہ یہہ سامنے جو درخت ہے اسکو طلب کیجیے حضرت نے طلب کیا اوسیوقت وہ درخت بسرعت تمام مانند اسپ کے ہوا پر حاضر خدمت ہوا اور سجدہ تعظیم بجالایا پھر جبرئیل نے کہا کہ اب آپ اسے فرماوین کہ چلا جا حضرت نے فرمایا کہ چلا جا اوسیوقت وہ درخت چلا گیا بعد اسکے اسماعیل فرشتہ کہ آسمان اول کا موکل ہے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ السلام علیک یا رسول اللہ صلعم پروردگار عالم نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپکی اطاعت کرون اور جو تم فرماؤ اوسے بجالاؤن اگر حکم کیجیے تو مشرکونکو جلا دون بعد اسکے فرشتہ جو آفتاب پر موکل ہے وہ حاضر ہوا اور اوسنے عرض کیا کہ السلام علیک یا رسول اللہ صلعم حق تعالے نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپکا فرمانبردار رہون اگر آپ حکم دین تو آفتاب کو ان منافقو کے سر پاس لے آؤن تا کہ وہ ان سبکو جلا دے بعد اسکے فرشتہ زمین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ السلام علیک یا رسول اللہ صلعم خدا تعالے نے حکم دیا ہے کہ آپکا تابع فرمان رہون اگر حکم دیجیے تو تمام پہاڑونکو ان مشرکین پر ڈالدون اور انکو پیسکر مار ڈالون بعد اسکے فرشتہ دریا آیا اور اوسنے عرض کیا السلام یا رسول اللہ صلعم پروردگار عالم نے مجھے حکم دیا ہے کہ جو آپ فرمائین وہ عمل مین لاؤن اگر حکم ہو تو دریا کو کہدون کہ ان سب منافقین کو غرق کردے جب سب فرشتون نے حاضر ہوکر حضرت سے اظہار نصرت کیا اوسوقت حضرت نے سب فرشتون سے فرمایا کہ تم سب میری مدد کیواسطے مامور ہوئے ہو سب نے عرض کی کہ ہان یا حضرت یہہ سنکر حضرت رحمۃ للعالمین نے روی مبارک آسمان کیطرف کیا اور فرمایا کہ الٰہی پروردگار مین عذاب کیلیے مبعوث نہین ہوا بلکہ اسواسطے مبعوث ہوا ہون کہ رحمت ہون اسطے عالم کی تو مجھے قوم کے ساتھ چھوڑدے کہ یہہ نادان ہین اور نادانی سے ایسا کرتے ہین اور روایت ہے کہ خون جو آپکی پیشانی انور سے جاری تھا اوسکو آپ پاک کرتی جاتی تھے کہ مبادا قطرہ خون کا زمین پر گرے اور ابھی عذاب مشرکون پر نازل ہوجائے سبحان اللہ کیا حلم و بردباری اللہ تعالی نے حضرت کو عنایت فرمائی تھی کہ اس ظلم و جفا پر آپنے صبر فرمایا اور تخصیص رحمۃ للعالمین ہونیکی ظاہر و باہر کردی ✝ ✝ ✝ ✝

معجزہ اسیطرح ایکدن حضرت جبرئیل نازل ہوئے تو جناب نبوی کو مکدر پایا عرض کی کہ یا حضرت آپکا
پروردگار عالم کے نزدیک بہت بزرگ ہے اور سب چیزین آپکی فرمانبردار ہین آپ اس درخت کو بلائیے
فرمایا کہ آ تو اوس درخت کیطرف اشارہ کیا وہ اوسیوقت مانند بندۂ فرمانبردار حاضر ہوا پہر آپنے
فرمایا چلا جا وہ چلا گیا **معجزہ** روایت ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ صلعم مبعوث ہوئے تو اللہ تعالی نے
حکم دیا کہ دروازہ آسمان کے کہولدو پس فوج فوج ملائکہ آتی تہی اور حضرتکی زیارت کرتی تہی اور حق تعالی نے بہت انوار
رحمت ساق عرش سے حضرتکی سر تک مسلسل نازل کی تہی بعد اسکے حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور
حضرتکے بازو کو حرکت دیکر عرض کی کہ یا محمد صلعم پڑہو حضرت نے فرمایا کیا پڑہون جبرئیل نے عرض کی
اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق ۃ بعد اسکے پہر جبرئیل گئے اور پہر
ہمراہ ہزار فرشتونکے نازل ہوئے اور کرسی عزت و کرامت حضرتکے واسطے لائے اور تاج نبوت اور سلطان
رسالت کی سر پر رکہا اور لوای الحمد حضرت کے دست مبارک مین دیا اور عرض کی کہ اس کرسی پر
بیٹہو اور افروختہ ہون اور حمد الہی بجا لائین روایت مین ہے کہ وہ کرسی یاقوت سرخ کی تہی اور دو پایہ اوسکے
زمرد سبز کی تہی اور دو مروارید کے بعد اسکے حضرت کوہ حرا سے نیچے تشریف لائے تو حضرت کا چہرہ انور مشعلہ
جیسا تہا کہ کسیکو تاب نتہی کہ حضرت پر نظر بہر کر دیکہی اور جس درخت و سنگ کیطرفسی آپ گذرتے تہے
وہ حضرتکو سجدہ کرتا تہا اور بزبان فصیح کہتا تہا کہ السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ
اور جب حضرت حضرت خدیجہ کی گہر مین داخل ہوئے تو تمام گہر شعاع جمال مہر تمثال سے روشن ہو گیا
حضرت خدیجہ نے عرض کی کہ یا حضرت یہہ کیا نور ہے کہ مین آپ مین دیکہتی ہون حضرت نے فرمایا یہہ نور
پیغمبری ہے کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس اوسیوقت حضرت خدیجہ نے کلمہ پڑہا اور ایمان لائین
پہر حضرت نے فرمایا کہ مجہے سردی معلوم ہوتی ہے چادر مجہے اوڑہادو اور چادر اوڑہ کر حضرت سو رہے
کہ اس عرصہ مین خدا تعالے کیطرف سے ندا ہوئی کہ یا ایہا المدثر قم فانذر یعنی ای چادر لپٹی ہوئی
رہنی والے اوٹہو اور عذاب خدا سے بندونکو ڈراؤ یہہ سنکر حضرت اوٹہے اور انگشت مبارک کان مین رکہہ
فرمایا اللہ اکبر پس یہہ صدا حضرتکی تمام موجودات مین پہونچی اور سب نے آپکی موافقت کی
معجزہ روایت ہے کہ ایک یہودی کا قرضہ ایک مسلمان پر تہا اور اوس یہودی نے یہہ شرط کری تہی
کہ مسلمان اوسکے واسطے نخلستان اسطرحکا لگاوے جسمین سب طرحکے خرمے ہون تیار کرے جب اوسکا معاوضہ

حضرت رسولخدا صلعم نے یہہ حال سنکر جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ تخم اون اون خرمون کے
جسجس کا اوس یہودی سے وعدہ ہوا ادو حضرت امیر نے جامعہ کے پاس جناب رسالت مآب صلعم نے
ایک تخم خرما دہان معجز نشان مین رکھکر حضرت امیر علیہ السلام کو دیا اور جناب امیر نے اوسکو زمین
مین بو دیا پھر آپ نے دوسرا اخستہ دیا اسعرصہ مین تخم اول سرسبز ہوگیا تھا جب تیسرا تخم حضرت نے
دیا تخم اول بار آور ہوگیا تھا چنانچہ ایکساعت مین اسیطرح سارا باغ تیار ہوگیا اور انواع طرح کے
خرمے زرد و سرخ و سفید و سیاہ پیدا ہوگئی پھر حضرت نے فرمایا کہ یہہ اوس یہودی کو دیدو تا مسلمان
رہائی پائی معجزہ حدیث معتبر مین مذکور ہی کہ ایکدفعہ جناب رسالت پناہ صلعم اور جناب امیر
ایک نخلستان مین تشریف لیی جاتی تہی کہ یکایک ایکدرخت نے دوسری درخت سے کہا کہ یہہ رسولخدا
صلعم ہی اور وہ وصی اوسکا ہی اور اسی سبب سے اوس درخت کو صحابی کہتی ہین کہ اوسنی صدائ
شہادت رسالت و وصایت بلند کی تہی معجزہ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ حضرت رسولخدا
صلعم ایک درخت خشک سے تکیہ لگا کر بیٹھے اوسیوقت وہ درخت سرسبز ہوگیا + + + + + +
معجزہ وہی راوی روایت کرتا ہی کہ ایکدفعہ جناب رسالت مآب صلعم جحفہ مین ایکدرخت
کم سایہ کی نیچی [illegible] اور گرد حضرت کے سب اصحاب تہی اور وہ سب دہوپ مین تہی یکایک
دیکھا کہ وہ درخت بلند و پہناور ہوگیا اور سب اصحابون پر اپنا سایہ ڈالا + + + + +
معجزہ صفار اور ابن بابویہ وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روایت کی ہی کہ ایکدفعہ جناب
رسولخدا صلعم ایک نخلستان مین تشریف لیگئی اوسوقت سب درختون نے آواز بلند کہا کہ السلام
علیک یا رسول اللہ اور پھر اونمین سی ہر ایک نے استدعا کی کہ یا حضرت آپ مجہہ مین سی تناول
فرمائین اور ہر ایکدرخت نے اپنی خوشہ لٹکا دئی حضرت نے ہر ایک مین سے تناول فرمایا اور جب حضرت
درخت عجوہ کی پاس تشریف لیگئی تو اوس درخت نے سر نیچی کر کر حضرت کو سجدہ کیا حضرت نے
اوسکی حق مین دعا فرمائی کہ اسیخدا برکت دی اسی اور لوگون کو اس سی نفع پہونچا روایت ہی
کہ عجوہ درخت بہشت مین سے ہی معجزہ راوندی و ابن شہر آشوب نے ابن عباس رضی اللہ عنہ
روایت کی ہی کہ ایک اعرابی قبیلہ بنی عامر سی جناب رسالت مآب صلعم کی خدمت مین آیا
[illegible] پہچانون کہ آپ رسولخدا ہین حضرت نے فرمایا کہ اگر اس خرما کے شجرہ کو

مین طلب کرون اور یہہ درخت سی نیچی ہوکر میری پاس آتی جب تو تو جانیگا کہ مین رسول خدا ہون
اوس اعرابی نی عرض کی کہ ہان یا حضرت جب مجھی یقین آجائیگا پس حضرت نی اوس خوشہ کو
طلب کیا اوسیوقت وہ خوشہ درخت سی جدا ہوکر نیچی آیا اور زمین پر کہسٹتا ہوا حضرتکی خدمتمین
حاضر ہوا اور حضرتکو سجدہ کیا بعد اسکے حضرتنی فرمایا کہ تو اپنی جگہہ چلا جا اوسیوقت وہ چلا گیا
یہہ معجزہ دیکہکر اعرابی نی کہا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ آپ رسول خدا ہین اور ایمان لایا + +
معجزہ وہی روایت کرتی ہین کہ بنی ہاشم مین ایک شخص تہا کہ اوسی رکانہ کہتی تہی اور نہایت
کافر تہا اور قتل مردم پر از بس حریص تہا پیشہ اوسکا بکریان چرانی کا تہا وادی اختم مین بکریان
چرایا کرتا تہا ایکدن جناب رسالت مآب صلعم اوس وادی مین تشریف لیگئی جسوقت حضرتکو
رکانہ نی دیکہا کہنی لگا کہ اگر عزیزداری تیری اور میری نہوتی تو مین تجھسی بات بہی نکرتا اور قتل کرتا تجھی
کہ ہمارے خداؤنکو دشنام دیتا ہی اب تو اپنی خدا کو بلا کہ وہ تجھی مجھسے نجات دی آ ہم و تو کشتی لڑین
اگر تو مجھی زمین پر پہینکدی تو دس بکریان مین تجھی دونگا حضرتنے اوسیوقت اوسی اوٹہاکر زمین پر
پہینکدیا اور اوسکی سینہ پر بیٹہی اوسنی کہا یہہ تیرا کام نہین تیرے خدا کا کام ہی اور اوسوقت میرے
لات و ہبل نے مدد نکی آ پہر کشتی لڑین اگر اب کے بہی مین پچہڑجاونگا تو دس بکریان اور دونگا
پس دوسری دفعہ بہی حضرت نے اوسی دی پٹکا تیسری دفعہ پہر اوسنی وہی کیا پہر
اوسی دی پٹکا وہ بہت غصہ ہوا اور لات اور عزی کو برا کہنے لگا پہر حضرتسے کہا کہ تیس بکریان
لیجا اور جا حضرت نی جوابدیا کہ مین تیری بکریون کا طالب نہین بلکہ چاہتا ہون کہ تو مسلمان ہو
رکانہ نی کہا کہ کوئی معجزہ دکہا تو مین مسلمان ہون حضرتنی فرمایا کہ تو عہد کر کہ اگر معجزہ دیکہونگا تو مسلمان
ہونگا اوسنی کہا مینی عہد کیا اوسوقت ایکدرخت حضرتکے پاس تہا آپنی اوسی فرمایا کہ ای درخت تو
نصف ہوکر باذن خدا میری پاس آ اوسیوقت وہ درخت دو ٹکڑے ہوگیا اور نصف معہ
ساق کی حضرتکی خدمتمین آیا اور سامنی کہڑا ہوگیا یہہ حال دیکہکر رکانہ نے کہا کہ یہہ بڑا
معجزہ کیا اب اسی کہہ کہ جدا جاوی حضرتنی فرمایا اوسیوقت وہ جاکر اپنی نصف سے ملگیا حضرتنے
رکانہ سی فرمایا کہ مسلمان ہو اوسنی کہا کہ زنان مدینہ کہینگے کہ رکانہ ڈر سے مسلمان ہوا مین مسلمان
نہین ہوتا مگر تو گوسپند جسقدر چاہے لیجا حضرتنی جوابدیا کہ جسصورت مین تو مسلمان نہین ہوا مجھی تیری بکریان کا [illegible] نہین

معجزہ ابن بابویہ اور صفار وغیرہ نے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حضرت فرماتے ہین کہ جناب رسول خدا صلعم نے ایکدفعہ مجھی بلایا اور فرمایا کہ تو یمن کو جا اور آپسمین اونکی صلاح کرا جناب امیر فرماتے ہین کہ مینی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم وہ بہت لوگ ہین اور کہن سال ہین اور مین کم عمر ہون میرا کہنا شاید وہ نمانین حضرت نے فرمایا کہ تم نہ ڈرو اور چلے جاؤ اور جب تم عقبہ افیق پر پہونچو تو باواز بلند ندا کرنا کہ ایدرختو وای کلوخ ہا خاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہین سلام کہا ہی پس جناب فرماتے ہین کہ مین یمن کو روانہ ہوا جب اوس عقبہ پر پہنچا تو دیکھا مینی کہ اہل یمن مصلح باشمشیر ہای برہنہ میری طرف چلے آتے ہین پس مینی اوسوقت جو حضرت نے فرمایا تہا باواز بلند کہا پس جو درخت و کلوخ اوس عرصہ مین تہی اون سبنے باواز بلند صدا دی کہ محمد صلعم پر اور تجہپر ہمارا اسلام ہو جب یہہ آواز اہل یمن نے سُنی سب لرزنے لگے اور سب حربے ہاتھہ سے ڈالدی اور میرے پاس آئی مینی تعمیل حکم جناب رسول خدا صلعم کی اور چلا آیا **معجزہ** علی بن ابراہیم نے روایت کی ہی کہ جب جناب رسول خدا صلعم قلعہ بنی قریظہ کے نزدیک پہونچے اور اونکا محاصرہ کیا تو دیکھا کہ دو درخت قلعہ مین خرما کے ہین حضرت نے دست مبارک سے اونکیطرف اشارہ کرکی فرمایا کہ دور ہو اوسیوقت وہ درخت پا قلعہ سے دور ہو گئے ✢ **معجزہ** کتاب بصائر مین روایت ہے کہ ایکدفعہ جناب رسول خدا ہمراہ سہل بن حنیف اور خالد بن ایوب انصاری کی داخل باغ بنی نجار ہوی ناگاہ سر مبارک پر ایک پتہر نے آواز دی کہ السلام یا محمد صلعم میری شفاعت اپنی پروردگار سے کیجئے کہ خدا تعالی نے مجھے وہ سنگ بنایا ہے جس سے جہنم مین کافرونکو عذاب ہوگا حضرت نے اوسکے واسطے دعا کی کہ الہی خداوندا اس سنگ کو سنگہای جہنم سے نکال پہر پانو کی نیچی ریت نے آواز دی کہ السلام علیک یا محمد رحمۃ اللہ وبرکاتہ میری واسطے بہی اوس سے دعا کیجئے کہ پروردگار مجھے کبریت جہنم نکری حضرت نے اوسکی واسطے بہی دعا فرمائی **معجزہ** شیخ طبرسی و قطب راوندی وغیرہ نے روایت کی ہی کہ جب حضرت رسول خدا صلعم جنگ طایف کو تشریف لیچلے تو ایک صحرا مین پہونچے کہ وہان بیری کے درخت بہت سے تہی اور حضرت مرکب پر خواب مین تہی ناگاہ ایکدرخت بیر کا آپکے سامنی آیا اوسیوقت وہ قدرت الہی سے دو حصہ ہوگیا اور درمیان مین رستہ کہل گیا اور حضرت کا مرکب چلا گیا اور حضرتکو خبر نہوئی اور ابتک اوسیطرح دو ٹکڑے موجود ہین اور لوگ اوسکی تعظیم کرتے ہین اور اوسے سدرۃ النبی کہتے ہین اور پتے اوسکے تبرک کرکے لیجاتے ہین اور محافظت کے واسطے گوسفندون اور شترون پر لگا دیتے ہین ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢

قائل سُبحان اللہ خدائے تعالے کو کسقدر خاطر اپنے حبیب کی منظور ہے کہ حضرت جو خواب مین تہے تو خدا تعالے کو یہہ گوارا نہوا کہ حضرت [illegible] مین درخت کو

دو ٹکڑے کرکے راستہ کردیا **معجزہ** راوندی وغیرہ نے روایت کی ہی کہ ایکدفعہ شب تاریک مین مینہہ برس رہا تھا اور برق چمک رہی تھی اور حضرت نماز عشا سے فراغت پا چکے تھے ناگاہ برق جو چمکی تو آپکی نظر مبارک قتادہ بن نعمان پر پڑی اونسے عرض کی کہ یا نبی اللہ مین چاہتا ہون کہ نماز شب آپکے ہمراہ ادا کرون مگر رات اسقدر سیاہ ہے کہ مین حاضر نہین ہو سکتا اوسوقت حضرت کے دست مبارک مین ایک لکڑی خرما خشک کی تہی وہ حضرت نے اوسکو دیدی اور فرمایا کہ یہہ روشنی اسقدر دیگی کہ دس نفس آدمی آگے پیچھے اوسکی روشنی مین چلے جاوینگے چنانچہ ویسا ہی ہوا پہر حضرت نے فرمایا کہ اب جو تو اپنے گہر جاتا ہی تو تیرے گہر کے ایک کونہ مین شیطان کھڑا ہوگا تو اوسکو جاکر تلوار مارنا وہ چلا جائیگا قتادہ جب اپنے گہر گیا تو ویسا ہی دیکہا جو حضرت نے فرمایا کہ ایک سیاہ آدمی کونہ مین کھڑا ہی قتادہ نے اوسپر حملہ کیا وہ دیوار پر چلا گیا اور وہان سے غائب ہوگیا **معجزہ** راوندی نے روایت کی ہی کہ بعض سفر مین ایک اعرابی حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ اے شخص تو چاہتا ہے کہ مین تیری راہنمائی کرون اور خدا کا رستہ بتاؤن اوسنے عرض کی کہ ہان یا حضرت آپ نے فرمایا کہ کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہہ سنکر اعرابی نے کہا کہ کوئی آپ اپنی رسالت کا گواہ بہی رکہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ یہہ جو سامنے درخت ہی اسکے پاس جا اور کہہ کہ رسولخدا تجہی طلب کرتا ہے پس وہ اعرابی گیا اور حضرت کا پیغام دیا درخت نے اوسیوقت حرکت کی اور زمین کو شگافتہ کرتا ہوا حضرت کی خدمت مین آکر کھڑا ہوا حضرت نے اوسکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے درخت میری رسالت کی گواہی دے درخت نے بصدای بلند اوسیوقت حضرت کی رسالت کی گواہی دی بعد اسکے اعرابی نے کہا کہ اب اس درخت سے کہو کہ چلا جاے حضرت نے فرمایا کہ اے درخت چلا جا اوسیوقت وہ اپنی جا پر چلا گیا یہہ حال دیکہکر اعرابی نے عرض کی کہ یا حضرت اب مین آپکو سجدہ کرون حضرت نے فرمایا کہ سجدہ بغیر خدا کے کسیکو روا نہین اور اگر مین بغیر خدا اور کسیکو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتونکو دیتا کہ اپنے شوہرونکو سجدہ کرین پس وہ اعرابی مسلمان ہوا **معجزہ** جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلعم حنین کی غنیمت تقسیم فرماتے تہے لوگون نے اسقدر ہجوم کیا کہ آپ پیچہے ہٹتے ہوے ایک درخت سے لگ گئے پس برکت پشت مبارک سے وہ درخت کبہی خشک نہوا ہمیشہ اسطرح تر و تازہ رہتا تہا جیسا کسینے پانی چہڑک دیا ہے **معجزہ** ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ حضرت رسولخدا صلعم مسجد مدینہ مین بنا فرماتے تہے وہان آپنے ایک درخت کو کہ سے طلب کیا اور وہ درخت زمین کو شگافتہ کرتا ہوا حضرت کی خدمت مین آیا اور

آپکے رسالت کی گواہی دی معجزہ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ جنگ بدر مین شمشیر عکاسہ کی
ٹوٹ گئی حضرت نے ایک لکڑی اوسکو دیدی اور فرمایا کہ اس سے جنگ کر اوسنے وہ لکڑی ہاتھہ مین لی تو وہ
شمشیر ہوگئی اور اوس سے وہ لڑا اور بعد اوسکی پاس رہی معجزہ اسیطرح جنگ احد مین عبد اللہ بن
جحش کے تلوار ٹوٹ گئی تھی حضرت نے اوسکو بھی ایک لکڑی دیدی اور وہ شمشیر ہوگئی اور ابو دجانہ
کی تلوار ٹوٹ گئی تو حضرت نے اوسکو ایک پتہ کہجور کی درخت کا دیدیا وہ تلوار ہوگیا اور اوس سے اونہون نے جنگ کی
معجزہ تفسیر جناب امام حسن عسکری علیہ السلام مین مذکور ہی کہ عمار یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایکدن مین
جناب رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین گیا اور ہنوز مین حضرت کی پیغمبری مین شک کرتا تھا وہان مینے
جاکر حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت مین آپکی تصدیق کرتا ہون آیا آپ کوئی ایسا معجزہ دکھائی کہ
میرا رفع شک ہوجاے حضرت نے فرمایا کہ اب جو تو اپنی گہر جاے تو ہر درخت و سنگ سے جسکی تو دیکھی اوس سے
میرا حال دریافت کرنا عمار کہتے ہین کہ جب مین حضرت کی خدمت سے پہرا تو جس درخت و سنگ کے پاس سے
گذرتا تہا اوس سے سوال کرتا تہا کہ ای سنگ و ای درخت حضرت محمد صلعم دعوی نبوت کرتے ہین تو گواہی
اونکی پیغمبری کی دیتا ہے تو ہر ایک سنگ و درخت یہہ صدا دیتا تہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلعم رسول پروردگار عالم ہے
معجزہ حضرت امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جس انہ خرما کو حضرت رسولخدا صلعم نے دہن مبارک مین رکہکے
زمین مین دبا دیتے تہی وہ اوسیوقت سر سبز ہوجاتا تہا معجزہ ابن شہر آشوب وغیرہ نے روایت کی ہی کہ ایکدفعہ
جناب رسالتمآب صلعم نے جنگل مین ایک درخت کے نیچے قیلولہ فرمایا جب آپ اوٹہی تو پانی طلب کیا اور
وضو کی آب مضمضہ اوسکی نیچے ڈالا صبحکو جو دیکہا تو وہ درخت بہت بڑا ہوگیا تہا اور بہت بڑا میوہ
برنگ مورد و بوی عنبر و لطعم عسل بار لایا اور جو گرسنہ اوسکو کہاتا تہا سیر ہوجاتا تہا اور جو تشنہ
کہاتا تہا وہ سیراب ہوجاتا تہا اور جو بیمار کہاتا تہا وہ اچہا ہوجاتا تہا جو حیوان کہاتا تہا اوسکا دودہ
زیادہ ہوتا تہا لوگ اطراف و جوانب کے آکر اوسکے برگ کو بطریق تبرک لیجاتی تہی اور وہ درخت اوس
قبیلہ کی جو وہان تہا بجاے آب و طعام کی تہہ اور بسبب اوس درخت کی بہت سی افزونی اونکی مال و اولاد مین
ہوتی ایکدن اونہون نے دیکہا کہ وہ میوہ اوسکا گر گیا ہی اور پتے اوسکی زرد اور چہوٹے چہوٹے ہوگئی ہین بعد چند روز
کی اونہین خبر پہونچی کہ جناب رسالت پناہ صلعم نے دنیا سے رحلت فرمائی بعد اسکے وہ میوہ بہت چہوٹا
اور کم ہوا اور کم طعم ہوتی لگا تیس برس کے بعد اونہون نے دیکہا کہ نیچے اوس درخت کی بالکل کم ہوگئی

اور میوہ گر پڑا بعد چندی اونہین خبر پہونچی کہ جناب امیر علیہ السلام اوسدن شہید ہوئے اوسدن سے میوہ آنا
اوسمین موقوف ہوا مگر پتون سے اوسکے مریضونکو شفا ہوتی تہی مدت تک اس حال سے رہا ایکروز اونہون نے
دیکہا کہ وہ درخت خشک ہوگیا اور بیخ اوسکے خون تازہ کی جوش مارتا ہی اور پتون سے آب سرخ مانند
آب گوشت گرتا ہی بعد چند روز کے اونہین خبر پہونچی کہ اوس روز جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہوئی +
معجزہ خاصہ و عامہ سے بسندہای معتبر روایت ہی کہ جب جناب رسولخدا صلعم نے طرف مدینہ کی ہجرت کی
اور مسجد کو بنا کیا تو محراب مسجد مین ایکدرخت خشک خرمے کا تہا حضرت جب خطبہ پڑہتے تہے تو اوسپر
تکیہ فرماتے تہے پس ایک رومی آیا اور اوسنے عرض کیا کہ اجازت ہو تو مین آپکے واسطے منبر بناؤن
تا آپ اوسپر خطبہ کہڑے ہوکر پڑہا کیجئی چنانچہ اوسنے منبر تین درجہ کا بنایا حضرت تیسرے درجہ پر تشریف
رکہتی تہے پہلے مرتبہ جب حضرت اوس منبر پر تشریف لائے تو اوس درخت خشک نے جسپر آپ تکیہ لگا کر
خطبہ فرماتے تہی گریہ و زاری کی جیسا کہ ناقہ اپنے بچے کی مفارقت مین نالان ہوتا ہی پس حضرت
منبر پر سے اوتری اور اوس درختکو اپنی کنار مبارک مین لیا وہ خاموش ہوگیا حضرت نے
فرمایا کہ اگر مین اسکو اپنی کنار مین نہ لیتا تو یہہ درخت قیامت تک روتا رہتا اور اوسکو حنانہ
کہتے تہے اور ایک روایت مین ہے کہ جب اوس درخت نے نالہ کیا تو حضرت نے اوسی اپنی پاس بلایا پس وہ زمین
چیرتا ہوا حضرت کی قریب پہونچا حضرت نے اوسکو تسکین دی اوسوقت اوس سے ایسی آواز سنی
جیسا کہ بچے کو بہلاتے ہین اور وہ رونا موقوف کرکی ہچکیان لینے لگتا ہی اور بعض روایت مین ہے کہ اوسدرختکو
منبر کے نیچے دفن کردیا اور بعض روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجہی وہان لگا دون جہان تو پہلے تہا اور سبز
ہوجائے **معجزہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ جناب رسالت مآب صلعم نے منبر پر یہہ آیت پڑہی
وما قدروا اللہ حق قدرہ یعنی اللہ کی قدر کافرون نے نہین پہچانی جیسی کہ قدر پہچانی
چاہئے پہر حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالے اپنی بڑائی بیان کرتا ہے کہ انا الجبار
انا الجبار انا الکبیر المتعال یعنے مین جبار ہون جبار ہون اور مین بڑا ہون
بہت بلندی والا پس حضرت کے یہہ فرماتے ہی منبر خوب تہر تہرایا یہانتک کہ ہم لوگونکو
یہہ خیال ہوا کہ کہین آپ منبر سے گر نہ پڑین **فائدہ** سبحان اللہ کیا تاثیر ہی زبان مبارک
جناب سرور کائنات مین کہ جسکی تاثیر چوب خشک مین اسقدر ہوتی تہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معجزہ ثعلبی بن مرہ ثقفی سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہی کہ ایک سفر مین مین حضرت رسالت پناہ صلعم کے
ہمراہ تہا راہ مین حضرت ایک جگہ اوترے اور استراحت فرمائی ایکایک دیکہا مین کہ ایک درخت زمین پہاڑتا ہوا
متصل آپ کے آیا یہانتک کہ اپکو ڈہانک لیا پہر اپنی مکان کو چلا گیا جب حضرت بیدار ہوئی تو درخت کا
حال حضرت سی مینی بیان کیا آپنے فرمایا کہ اوس درخت نے خداتعالی سے اجازت لی تہی اس بات کی
کہ رسول خدا کو سلام کری سو اللہ تعالی نی اوسے اجازت دی پس وہ درخت میرے سلام کو آیا تہا راوی کہتا ہے
کہ وہان سے آگے چلے رستہ مین ایک ندی پر گذر ہوا وہان ایک عورت اپنی بیٹے کو لائی کہ اوسی جنون تہا حضرت نے
اوسکے نتہنے کو پکڑ کر فرمایا نکل جا کہ مین محمد رسول اللہ صلعم ہون اوسیوقت وہ اچہا ہو گیا **معجزہ** روایت ہے
کہ جب گروہ عبد القیس کا حضرتکی خدمت مین آیا اور حضرتکی خدمت مین حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ وہ جو تم
اپنی بلاد کی خرمے لائی ہو وہ لاؤ پس اونمین ہر ایک ہر وضع کے خرمے لایا حضرت نی جو جو نام اون
خرمونکے تہے وہ بتادئی اونہون نے عرض کی کہ یا حضرت آپ ہمارے شہر کے خرمونکو ہم سے بہتر جانتے ہین
بعد اسکے حضرت نے تمام نقشہ اونکے شہر کا مع خصوصیات زمین و خانہ کے بتادیا اونہون عرض کی معلوم
ہوتا ہے کہ آپ نی ہمارے گہر دیکہے ہین حضرت نے فرمایا نہین مگر حجاب میری نظرون سے اوٹہا دیا ہی
بعد اسکے ایک شخص اونمین سے اوٹہا اور اوسنے کہا کہ میرا خالو دیوانہ ہو گیا ہی حضرت نی اوسکو
طلب کیا اور اوسکی ردا پکڑ کر فرمایا کہ ای دشمن خدا باہر جا اوسیوقت وہ اچہا ہو گیا ✢ ✢ ✢

بیان معجزات آنحضرت جو جمادات مین ظاہر ہوئے

[illegible] سنگ کا حضرت رسالت پناہ صلعم پر یہہ ہی کہ جب آپ پر وحی نازل ہوئی تو اس خیال سے کہ [illegible]
رسالت کرونگا تو قریش تکذیب کرینگی اور نسبت سحر و جنون کی دینگی حضرت مضطرب ہوئے اسواسطے جناب [illegible]
ارادہ کیا کہ حضرت کے دلکو روشن و قوی کری پس پتہرونکو حضرتکے واسطے نرم [illegible]
حضرت گذرتے تہے وہ حضرتکو صدا دیتی تہی کہ السلام علیک یا محمد رسول اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ [illegible]
خداتعالی نے جمیع مخلوق اولین و آخرین پر آپکو تفضل دی ہی اور یہہ خیال [illegible]
اسواسطے کہ بزرگواری حق تعالی کیطرف سے ہے اور کریم وہی ہے [illegible]
دلتنگ نہون اذیت قریش سے اب عنقریب آپ مقام عالیہ پر پہونچینگا اور آپکے دوست و [illegible]
ہونگی اور قریب ہی کہ بوساطت علی ابن ابی طالب آپکے وصی علوم دینیہ دیا اور مصاحب [illegible]

آپکی آنکھین بولادت فرزند ارجمند یعنی جناب فاطمہ سیدة النساء العالمین اور دو سید جوانان اہل بہشت یعنی حسنین علیہم السلم اور اجر دیگا خدا تعالے تمہارے دوستون کو اور عطا کریگا حقتعالے آپکو لوائے الحمد بروز محشر اور آپ وسکو اپنے بہائی علی ابن ابی طالب کے حوالہ کر دینگے کہ اوسکے سایہ مین انبیا و صدیقین و شہدا چلینگے حتی کہ داخل بہشت ہونگے معجزہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین اوس پتہر کو پہچانتا ہون کہ جو مکہ مین پہلے مبعوث ہونے سے مجھے سلام کیا کرتا تہا محدثین کو اختلاف ہے کہ وہ پتہر کونسا تہا بعضون نے حجر الاسود کو کہا اور بعضون نے لکہا ہے کہ وہ ایک اور پتہر ہے کہ اثنک مکہ مین موجود ہے اور جس کوچہ مین وہ ہے زقاق المرفق کہتے ہین اوس سنگ کو زقاق الحجر کہتے ہین اور مقابل اوسکی دیوار مین اثر مرفق شریف حضرت کا ہے اور لوگ اوسکی زیارت کرتے ہین اور اوسے لمس کرتے ہین اور اسیطرح مکہ مین ایک جبل ہے اوسمین حضرت کے دونون قدمون کا اثر ہے معجزہ تفسیر جناب امام حسن عسکری علیہ السلام مین منقول ہے کہ جب یہودیون کے حق مین یہہ آیہ اوتری ثم قست قلوبکم اسکے آخر آیہ تک تو یہودیون نے آنکر جناب رسالت مآب صلعم سے کہا کہ اے محمد صلعم تو دعوی کرتا ہے کہ ہمارے دلمین رحم نہین اور ہم سخت دل ہین اور مال راہ خدا مین صرف نہین کرتے اور تو کہتا ہے کہ ہمارے دلون سے پتہر نرم ہین اور سنگ ہمسے زیادہ اطاعت حق کرتے ہین پس آؤ یہ کوہ جو ہمارے سامنے ہے اسکے پاس چلین اگر یہہ گواہی دے کہ تو راست گو ہے تو ہم اطاعت کرینگے اور اگر تیری تکذیب کریگا یا جواب نہ دیگا تو ہم جانینگے کہ تو دروغگو ہے حضرت نے فرمایا کہ بہت خوب جس کوہ کو تم اختیار کرو مین اوسکے پاس چلتا ہون پس حضرت کو وہ ایک کوہ کے پاس لیگئے حضرت نے اوس کوہ کی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ اے کوہ مین تجہسے سوال کرتا ہون بشوکت محمد و آل مطہر محمد کہ اللہ تعالے نے جنکے اسمونکی ذکر کی برکت سے عرش کو سبک کیا ہے آٹہہ فرشتون کے دوش پر بعد اسکے کہ پہلے اوس سے بہت سے گروہ ملائکہ سنکے عدد اونکی سوائے خدا تعالے اور کوئی نہین جانتا ارادہ اوٹہانیکا کیا تہا اور اوسکو حرکت نہ دیسکے تہے اور سوال کرتا ہون تجہسے بحق محمد و آل محمد کہ جنکے نامونکی ذکر کی برکت سے اللہ تعالے نے توبہ آدم قبول کی اور ادریس کو بہشت مین مکان بلند پہونچایا کہ تو شہادت واسطے محمد صلعم دربارہ قساوت قلوب یہود کے جو آپ نے بیہہ فرماتے ہے وہ کوہ لرزنے لگا اور پانی اوسمین سے جاری ہوا اور اوسنے باواز فصیح بیان کہا کہ اے محمد صلعم مین گواہی دیتا ہون کہ تو رسول رب العالمین و سید

خلایق اولین و آخرین ہی اور گواہی دیتا ہون کہ جیسا آپ فرماتی ہین کہ دل ان یہودیون کی سنگ سے
سخت تر ہین انکی دل مین سے کچھہ نہین نکلتا باآنکہ پتھر مین سے پانی جاری ہوتا ہی اور یہہ جو دروغگو مین جو
تجھہ نسبت دروغکی دیتی ہین پھر حضرت نے سوال کیا کہ ای کوہ مین تجھہ سی سوال کرتا ہون بجاہ محمدؐ و
آل محمدؐ کہ جنکی برکت سے نجات دی خدا تعالی نے نوح کو کرب عظیم سی اور سرد کیا آتش ابراہیم پر گلزار کردیا کہ
سبط حکی غنچہ و گل اوس آگ مین موجود ہوگئی کہ خدا تعالی نے تجھی یہہ حکم دیا ہی کہ جو مین حکم کرون اوسکی
تو اطاعت کری کوہ نی جواب دیا کہ حضرت جو آپ فرماتی ہین وہ راست و درست ہے اور مین گواہی
دیتا ہون اس بات کی کہ اگر آپ خدا سے سوال کرین کہ تمام دنیا کی لوگ خوک و بیمون ہوجائین تو
خدا اوسیوقت کردی اور اگر آپ درخواست کرین کہ سب آدمی فرشتہ ہوجائین تو اللہ تعالی اوسیوقت
سبکو فرشتہ کردی اور اگر آپ چاہین تو خدا آتش کو یخ اور یخ کو آتش کردی اور اگر آپ آسمان کو
زمین پر طلب کرین اور زمین کو آسمان پر تو ایسا ہی ہوجائے اور مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ تمام مخلوقات
کوہ و صحرا و دریا کو اللہ تعالی نے آپکا فرمانبردار کیا ہی جس سے جو آپ فرمائین اوسیوقت وہ اوسکی تعمیل
کرے اس معجزہ کی دیکھنے کی بعد یہودیون نے کہا اے محمدؐ تو ہمسے فریب کرتا ہی اس کوہ کی عقب مین
تونے اپنی اصحابون کو بٹھا رکھا ہی وہ یہہ باتین کر رہی ہین اگر یہہ سچ ہے تو تو اس کوہ سی کہہ وہ ہوجاے
اور اس کوہ سی کہہ کہ یہہ کوہ جڑ سی اوکھڑ کر حرکت کری اور جہان تو کھڑا ہی وہان آجائی بعد اسکی
کوہ دو ٹکڑی ہوجائے نیچی کا ٹکڑا اوپر ہوجائے اور اوپر کا ٹکڑا نیچی ہوجائے اگر ایسا ہوگا تو ہم جانینگے کہ تونے
حیلہ نہین کیا یہہ سنکر حضرت نے اشارہ ایک پارہ سنگ کیطرف کیا کہ وہ وزن مین پانچ رطل تہا اور
فرمایا کہ ای سنگ کوہ سی الگ ہوجا اوسیوقت وہ الگ ہوگیا اور حضرت کی سامنی آکھڑا ہوا پس
حضرت نے ایک یہودی سے فرمایا کہ اس پتھر کو اپنی کان کی پاس لیجا اور سن کہ یہہ بھی وہی گواہی دیگا
جو کوہ نی گواہی دی ہے اوسنی جو اوس پتھر کو کان سے لگایا تو اوس پتھر نی بآواز فصیح وہی گواہی دی
جو اوس کوہ نی دی تہی پھر حضرت نے فرمایا کہ کوئی اس پتھر کی پیچھی آدمی ہے جو تجھسی باتین کرتا ہی
اوسنی کہا آدمی نہین ہے مگر جو ہمنی کہا ہی وہ ہمین دکھادی تو ہمین یقین ہوگا پس حضرت
اتمام حجت کیواسطے اوس کوہ سی دور ہوکر صحرا کیطرف تشریف لیگئی اور فرمایا کہ ای
کوہ بحق محمدؐ و آل طاہر محمدؐ کہ جنکی توسل کی سبب سے اللہ تعالی نے قوم عاد پر وہ ہوا بھیجی

کہ آسمان پر آدمیونکو اوٹھا لیگئی اور جبرئیل کو حکم دیا کہ قوم صالح کو نعرہ سے ہلاک کرے تو اون کا جانا بحکم خدا کندہ ہوا اور اس موضع پر میری نزدیک آ اور جسجگہہ حضرت نے نشان کردیا اوسوقت وہ کوہ جنبش میں آیا اور مانند اسپ راہوار کے دوڑتا ہوا حضرت کیخدمت مین حاضر ہوا اور جہان حضرت نے نشان دیا تہا وہان آکر کہڑا ہوگیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلعم مین آپکا مطیع ہون جو حضرت حکم فرمائین وہ مین بجا لاؤن حضرت نے فرمایا کہ یہہ گروہ یہود کہتا ہی کہ تو اپنی جگہہ سے کندہ ہوکر دو ٹکڑے ہوجا اور اوپر کا ٹکڑہ نیچی اور نیچی کا ٹکڑہ اوپر چلا جاے اوس کوہ نے عرض کی کہ یا حضرت آپ بہی فرماتے ہین کہ اوسیطرح ہوجاون حضرت نے فرمایا ہان مین بہی چاہتا ہون پس اوسیوقت وہ کوہ اوکہڑ کر دو ٹکڑے ہوگیا اور اوپر کا نیچی اور نیچی کا اوپر ہوگیا پہر اوس کوہ نے اون معاندین سے خطاب کیا کہ آیا یہہ جو تمنے دیکہا یہہ کچہہ معجزہ موسی علیہ السلام سے کمتر ہے جسپر تم ایمان لائی ہو یہہ سنکر ایک دوسرے کو دیکہنے لگا بعض نے کہا کہ اب مفر نہین بعض نے کہا کہ یہہ شخص صاحب بخت ہی اور صاحب بخت جو چاہتا ہی وہ میسر ہوتا ہی یہہ سنکر کوہ نے جواب دیا کہ اے دشمنان خدا یہہ جو تمنے کہا اس سے ثبوت معجزہ موسی علیہ السلام کو باطل کیا کہ کہنا چاہتے کہ معجزہ موسی بہی بسبب بلندی بخت تہا نہ از راہ کرامت **معجزہ** تفسیر مذکور مین مرقوم ہی کہ کافران قریش اور جناب رسالتمآب صلعم سے مجادلہ کرتے تہی اور قایل نبوت نہوتے تہے ایکدفعہ قریش نے حضرت سے کہا کہ اے محمد ہم لوگ ہبل کے پاس چلین اور اوسے حاکم گردانین تا وہ تیری راستی پر یا دروغ پر گواہی دے حضرت نے اس امر کو قبول کیا اور ہمراہ قریش کے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہبل کے پاس تشریف لیگئی جسوقت جناب ختم المرسلین صلوات اللہ علیہ و آلہ وسلم ہبل کے پاس پہونچے اوسیوقت وہ زمین پر منہہ کے بل جناب رسالتمآب علیہ التحیۃ والثنا کی تعظیم رسالت کے واسطے گر پڑا اور جناب ختمی مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیغمبری کی اور جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت کے توثیق کی **معجزہ** اوسی تفسیر مین مذکور ہی کہ جب جناب رسولخدا صلعم کو کفار قریش نے شعب ابوطالب مین محصور کیا اور وہان لوگونکو تعین کردیا کہ انمین سے کوئی خرید و فروخت کے واسطے نکلنے نپائے اور کوئی کہانے پینے کی چیز خریدنے نپائے وہان خداتعالی نے اپنی کرم و فضل سے سب محصورین کیواسطے من و سلوے کہ وہ بہتر تہا من و سلوا بنی اسرائیل سے نازل کیا اور حضرت کی

دعا کی برکت سی جو کوئی چیز طلب کرتا تہا از قسم میوہ و حلوا وہ اوسیوقت حاضر ہو جاتے تہے اور جامہ ہائے
فاخرہ پہننے کو موجود تہے اور جب لوگ کہتے تہے کہ ہم اس درہ سے تنگ ہوئے ہین اوسوقت حضرت اپنے
دست مبارک سی اوس کوہ کی راست و چپ کیجانب اشارہ فرماتے تہے کہ دور ہو جا معًا اوس درہ
تنگ مین ایک ایسا صحرائے وسیع ظاہر ہو جاتا تہا کہ وسعت اوسکی منتہائے بصر سے افزون ہوتی تہی
پہر آپ فرماتے تہے کہ اے صحرا باہر نکال جو چیز کہ خدا نے تجہہ مین ودیعت کیا ہی بس وہ صحرا درختہائے
بارور و گلہائے تر سے لبریز ہو جاتا تہا اور انواع انواع طرح کے سبزہ و ریحان پیدا ہو جاتے تہے اور وہ
بیابان رشک گلستان ہو جاتا تہا **معجزہ** جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جب ہمنے جنگ
احزاب مین خندق کہودی تو گرد خندق ایک بڑا ٹیلا مٹی کا ہو گیا مینے جا کر یہہ حال حضرت رسالت پناہ
صلعم سے عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ اے جابر غمگین نہو کہ جلد تر تو ایک امر عجیب دیکہیگا جابر کہتا ہے کہ جب
رات ہوئی تو مینے اوس ٹیلہ کے پاس آوازین سنین اور کسیکو نہ دیکہا اور چند شعر مینے سنے اور
کسیکو نہ دیکہا مضمون شعروں کا یہہ تہا کہ اس خاک کو جڑ سے اوکہاڑ کر پہینکدو اور اعانت کرو محمد رشید
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور راہ اوسکی یاور سیر عمر کی جب صبح ہوئی تو دیکہا کہ ایک کف خاک وہان نہ تہی
معجزہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک پتہر راہ مین واسطے
انسداد آب کی ایستادہ کیا تہا کہ پانی نہ آسکے وہ پتہر اتنا کہڑا ہے اور اعجاز حضرت سی ٹہوکر
کوئی اوس سے نہین کہاتا **معجزہ** عیاشی نے سعد بن جبیر سے روایت کی ہی کہ جب حضرت پر آیۂ
شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو نازل ہوئی تو تین سو ساٹہہ بت کہ جو کفار نے نصب کئے تہے سب سجدہ مین
گر پڑے **معجزہ** ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلعم معہ اصحاب
واسطے جنگ منقع کی تشریف لیچلے تو رستہ مین ایک بڑا کوہ عظیم واقع ہوا کہ گہوڑے چلنے سی عاجز ہوئے
حضرت نے دعا کی اوسوقت وہ کوہ زمین مین غایب ہو گیا اور کچہہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر الگ ہو گیا
اور راہ کہلگئی **معجزہ** شیخ طوسی نے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہی کہ ایک
دن جناب رسول خدا صلعم اپنے مقام مین حاضر ہوا کہ اتنے مین جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے
حضرت رسالت پناہ صلعم سنگریزہ اپنے دست مبارک مین لئے ہوئے تہے وہ حضرت نے
[illegible] ہنے دست جناب امیر علیہ السلام مین قرار نہ کیا تہا کہ

قدرت الٰہی سے اونہون نے یہہ صدا دی کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ رضیت آمنۃ ربًّا و محمد نبیًّا
و بعلی ابن ابی طالب اماما معجزہ راوندی و ابن بابویہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلم
سے روایت کی ہی کہ ایک شخص یہودیون مین سے سجت نام حضرت رسولخدا صلعم کی خدمت مین آیا
اور اوسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم مین آیا ہون کہ آپ سے کچھ سوال کرون آپنے فرمایا سوال
کر اوسنے کہا کہ پروردگار تمہارا کہان ہے حضرت نے جواب دیا کہ پروردگار کی علم و حکمت نے سب
جگہہ کا احاطہ کیا ہی کوئی مکان خالی نہین پھر اوسنے سوال کیا کہ پروردگار تمہارا کیسا ہے
حضرت نے جواب دیا کہ وہ اپنی مخلوق سے متصف نہین ہو سکتا کہ مین بیان کرون پھر اوسنے کہا
کہ مین کیونکر جانون کہ آپ پیغمبر ہین یہہ اوسکے کہتے ہی جتنے سنگ و کلوخ اور جو چیز اوس وقت زمین پر تھے
اون سب نے لغت عربی فصیح مین صدا دی کہ یہہ ہی رسولخدا یہہ ہی سرور انقیا یہہ حال دیکھکر اوس
یہودی نے کہا کہ اس سے زیادہ معجزہ کیا ہوگا یہہ کہکر ایمان لایا اور مسلمان ہوا ✚ معجزہ راوندی
نے روایت کی ہی کہ ابتدای بعثت جناب سرورکائنات مین ایک گروہ قریش کا ایک بت کے
پاس جمع ہوا کہ اوسکی پرستش کریے ناگاہ پیٹ مین سے اوس بت کی یہہ صدا فصیح آئی کہ
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمہاری طرف مبعوث ہوا ہی اور تمکو طرف دین کی بلاتا ہے یہہ آواز
سنکر سب متفرق ہوگئے اور اکثر ایمان لائے ✚ معجزہ ابوذر سے منقول ہی کہ ایک مرد عامری
حضرت رسولخدا صلعم کی خدمت مین آیا اور اوسنے معجزہ دیکھنا چاہا اوسوقت حضرت نے
سنگریزہ اپنی دست معجز نما مین اوٹھالئی اون سب سنگریزون نے حضرت کے دست مبارک مین
تسبیح خدا با آواز بلند کی ایک روایت مین ہے کہ سنگریزون نے یہہ تسبیح کی سبحان اللہ والحمد للہ
و اللہ اکبر اور بعض روایت مین ہے کہ سنگریزون نے حضرت کی رسالت پر گواہی دی اور تسبیح خدا کی
معجزہ راوندی نے روایت کی ہی کہ ایکدن جناب رسالت پناہ صلعم نے اپنے عم حضرت
عباس سے فرمایا کہ کل تم بہی اور تمہاری فرزند بہی اپنے گھر رہین کہ مجھے کچھ کام ہی جب صبح ہوی
تو حضرت اونکے گھر پر رونق بخش ہوے اور سبکو اپنے پاس بلایا اور اونکے واسطے دعای خیر کی
اوسوقت صدا آمین کی در و دیوار خانہ سے بلند ہوئی معجزہ ابن شہر آشوب نے جناب
امام صادق علیہ السلم سے روایت کی ہی کہ ایک شخص مرگیا لوگون نے اوسکی قبر کہودنیکا

ارادہ کیا ہر چند زمین پر کدالین ماریں پر کندہ نہوئی یہہ ماجرا دات حضرت سے عرض کی آپنی فرمایا کہ یہہ شخص خوش خلق تہا اسکی قبر دشواری سے کندہ ہونی نہ چاہیے پس حضرت وہان تشریف لیگئی اور ایک قدح آب طلب فرمایا اور دست مبارک اپنا اوسمین ڈالا اور قبر کی زمین پر چہڑک دیا اوسیوقت وہ زمین مانند ریگ کے نرم ہوگئی ✤ معجزہ خاصیہ وعامہ نے روایت کی ہی کہ جنگ احزاب مین جناب رسولخدا صلعم نے خندق کا کہودنا سب اصحاب پر تقسیم کردیا تہا سلمان وحذیفہ کی حصہ کی زمین مین سے ایک سنگ نمودار ہوا کہ بہت سی سعی کی مگر وہ نہ ٹوٹا یہہ حال سلمان رضی اللہ عنہ نی حضرت سے عرض کیا آپ وہان تشریف لائی اور کدال لیکر تین مرتبہ اوسپر مارا ہر ضرب مین ثلث اوس سنگ کا الگ ہوجاتا تہا اور ہر مرتبہ ضرب کے ساتہہ اوسمین سے ایک برق چمکتی تہی کہ سارا جہان اوس سے روشن ہوجاتا تہا اور ہر دفعہ حضرت اللہ اکبر فرماتی تہی اور سب صحابہ بہی اتباعاً اللہ اکبر کہتی تہے بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ برق اول مین یمنی قصر یمن کے دیکہی اور خدا تعالے نی مجہی وہ عنایت کئی اور دوسری برق مین مینی قصر شام دیکہی اور وہ بہی خدا نی مجہی دئی اور تیسری برق مین قصر مداین کے مینی دیکہی اللہ تعالی نی وہ بہی مجہی عنایت کئی پس خدا تعالے نی یہہ آیت بہیجی يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ اور بعض روایت مین ہی کہ حضرت نی قدح پانی کا آب دہن معجز نشان اوسمین ڈالا اور اپنی دست مبارک سے اوس سنگ پر چہڑکا باعجاز دست مبارک وہ سنگ ایسا نرم ہوگیا کہ مانند ریگ کے ایک گڈہا اوس مین گر پڑا ✤ معجزہ روایت ہے کہ حضرت رسولخدا صلعم نی مکہ مین تشریف لیجا کر جناب امیر سی فرمایا کہ ای علی تہوڑے سے سنگریزہ مجہی دو اور وہ سنگریزہ حضرت نے اپنی دست معجز نما مین لیکر بت جو کعبہ مین نصب تہے اونکی طرف پہینکے اور فرمایا کہ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا اوسیوقت سب بت منہہ کے بل گر پڑی یہہ حال دیکہکر اہل مکہ نے کہا کہ ہمنی جادوگر کوئی محمد سے زیادہ نہین دیکہا ✤ معجزہ ابن بابویہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ وہ فرماتی ہین کہ جب طواف مین حضرت رسالت پناہ صلعم رکن غربی کعبہ تک پہونچی اور اوس سے آگی تشریف لیچلے اوسیوقت اوس رکن نی بکلام فصیح کہا کہ یا رسول اللہ صلعم آیا کیا مین ایک رکن

ارکان خانہ پروردگار سے نہین ہون کسواسطی آپ نے اپنا دست مبارک مجھی نہ لگایا یہہ سنکر حضرت اوسکے پاس تشریف لیگئی اور فرمایا کہ ساکن ہو اور میرا اسلام تجھی پہونچی اب مین تجھے ترک نکرونگا

بیان معجزات آنحضرت صلعم جو ارض مین ظاہر ہوے

روایت ہی کہ جب حضرت نے مدینہ کو ہجرت کی اور غار ثور مین آپ چھپی تو کفار قریش نے سراقہ کو آپکی تلاش کیلئی بہیجا اور وہ حضرت کے نزدیک آپہونچا حضرت نی دعا کی اوسیوقت اوسکا گہوڑا پیٹ تک زمین مین دہسگیا اوسنی سمجہا کہ یہہ حضرت کی دعا کا اثر ہے اوسنی عرض کی کہ یا حضرت آپ دعا کیجئی کہ مین اس بلا سے نجات پاؤن پہر مین آپکا پیچہا نکرونگا حضرت نے اوسکی لئی دعا کی اوسنی نجات پائی اور پہر گیا اور جو اوس سے پوچہتا تہا تو وہ کہتا تہا کہ ادہر کوئی نہین گیا بعض روایت مین ہے کہ تین دفعہ وہ اور اوسکا گہوڑا زمین مین دہسا جب وہ معذرت کرتا تہا اور حضرت دعا فرماتے تہے تو وہ نجات پاتا تہا آخر تیسری دفعہ وہ پہر گیا **فائدہ** یہہ معجزہ مانند معجزہ حضرت موسی کے ہی کہ جو نسبت قارون کے واقع ہوا تہا کہ قصہ اوسکا کتب تفسیر مین مذکور ہی ابن عباس روایت ہی کہ جنگ بدر مین حضرت نے ایک مشت خاک لیکر کافرون کی طرف پہینکی اون کی آنکہون مین اور مونہہ مین پہونچی اور وہ معرکہ سے بہاگ گئی اسیطرح جنگ حنین مین آپ نے مشت خاک پہینککر فرمایا کہ کافر بہاگ گئی سو یہی واقع ہوا اور آیۃ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى اس باب مین نازل ہوی **معجزہ** انس سے روایت ہی کہ ایک شخص حضرت رسولخدا صلعم کے حضور مین لکہا کرتا تہا وہ مرتد ہو کر مشرکین مین جاملا حضرت نی اوسکو نفرین کی اور فرمایا کہ زمین اسی قبول نکری انس کہتا ہی کہ ابوطلحہ نے مجھسے کہا کہ مین اوس زمین پر پہونچا جہان وہ شخص مرا تہا سو مینی اوسے قبر سی باہر پڑا ہوا پایا مینی پوچہا کہ یہہ مردہ قبر سی باہر کیون پڑا ہوا ہی لوگون نی کہا کہ کئی دفعہ ہمنی اسی دفن کیا مگر زمین اسی قبول نہین کرتی باہر پہینکدیتی ہی **معجزہ** بیہقی نی اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم نے فرمایا کہ جو شخص جہوٹی بات میری طرف سی کہدی وہ اپنا گہر دوزخ مین ٹہرالی چنانچہ آپ نے ایک شخصکو کہین بہیجا تہا اوسنی جہوٹی باتین آپکی طرف سے کہین آپ نے اوسکے حق مین بد دعا کی جب وہ مرگیا تو لوگون نے دیکہا کہ قبر سی باہر [illegible]

زمین مین اوسے دفن کیا تھا حضرت کی نفرین کے سبب زمین نے نکالکر پھینکدیا **معجزہ ۵** اسیطرح محلم بن
جثامہ کی حق مین حضرت نے دعائی بد کی جب وہ مرا زمین نے اوسی قبول نکیا کئی بار اوسی دفن کیا
مگر زمین نے اوسے نکالکر پھینکدیا آخر دو کڑاڑوں کے درمیان مین اوسے ڈالدیا اور پتھر اوسپر چن دیئے
فائدہ حال محلم کا یہہ گذرا کہ حضرت نے ایک لشکر مین اوسی بھیجا تھا اور راہ مین اودھر سی عامر نامی ایک
شخص نکلا اور اوسنی سلام علیک کی محلم نی اوسے ٹہرکر قتل کیا اور اسباب اوسکا لے لیا جب
حضرت کو یہہ خبر پہونچی حضرت نے تین بار فرمایا کہ اللہم لا تغفر لمحلم یعنی یا اللہ تو محلم کو مت بخش
جب وہ مرگیا تو زمین نے اوسی قبول نکیا آپکو جب خبر ہوئی تو آپ نی فرمایا کہ زمین نے تو اس سے
بتر ون کو قبول کیا ہی مگر یہہ تمہاری عبرت کیواسطی سے **بیان معجزات آنحضرت**
جو حیوانات مین ظاہر ہوئے شیخ طوسی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے
کہ وہ کہتا ہی کہ ہم چند اصحاب بعض غزوات مین جناب رسول خدا صلعم کے ہمراہ تھے اثنائے
راہ مین ایک اعرابی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور مہار ناقہ ہاتھہ مین لئی ہوئی تھا اوسنی کہا
کہ السلام علیک یا رسول اللہ حضرت نے جواب دیا اس اثنا مین عقب ناقہ سی ایک شخص نے فریاد کی
کہ یا رسول اللہ صلعم اس اعرابی نے یہہ اوٹنی میری چرائی ہے اور یہہ اوٹنی میری ہے یہہ سنکر حضرت
ناقہ سے کچھہ پوچھا اوسنے حضرت سے باتین کین بعد اسکے حضرت نے اوس مرد مدعی کیطرف متوجہ
ہوکر فرمایا کہ ای شخص اس اعرابی سے دست بردار ہو کہ اس ناقہ نی گواہی دی کہ تو جھوٹ کہتا ہے
اور اصل مالک اسکا یہہ اعرابی ہے وہ شخص یہہ سنکر شرمندہ ہوا اور چلا گیا ✚ ✚
معجزہ صفار و شیخ مفید علیہ الرحمۃ نی جناب امام جعفر صادق علیہ السلم سے روایت کی ہے
کہ ایکدن جناب سرور کائنات صلعم تشریف رکھتی تھے کہ ناگاہ ایک شتر آیا اور حضرت کے
پاس آکر بیٹھہ گیا اور زمین پر سر رکھکے فریاد کرنے لگا عمر نی یہہ حال دیکھکر کہا کہ یا حضرت اس
اونٹ نی آپکو سجدہ کیا ہم اس سے زیادہ تر سزاوار ہین کہ آپکو سجدہ کرین حضرت نی فرمایا کہ
سجدہ خدا کو کرنا واجب ہی یہہ شتر آیا ہی اور اپنے مالک کی شکایت کرتا ہی کہ مین جبکی
ملک ہوا اوسنے اب تک تو مجھسے کام لیا اور اب جو مین نحیف و ناتوان ہوگیا ہون تو وہ
چاہتا ہے کہ مجھی ذبح کرے بعد اسکے حضرت نی کسیکو بھیجکر مالک شتر کو طلب فرمایا

اور ارشاد کیا کہ یہہ شتر تیری شکایت کرتا ہی اوسنی عرض کی کہ یا حضرت یہہ درست کہتا ہے
مین چاہتا تھا کہ اسی ولیمہ مین ذبح کرون حضرت نے فرمایا کہ اسکو ذبح نکر اوسنی عرض کی کہ سمعًا
وطاعتًا جو حکم ہوا بجا لاؤنگا **معجزہ** جابر انصاری کہتا ہی کہ جب جناب رسولخدا صلعم لڑائی سے
جنگ ذات الرقاع سی معاودت فرمائی اور نزدیک مدینہ کی پہونچی ناگاہ دیکھا مینی کہ ایک
اونٹ دوڑا ہوا چلا آتا ہی اور وہ آکر حضرت کے پاس زمین مین بیٹھہ گیا اور فریاد کرنی لگا
اور پانی اوسکی آنکھون سے جاری ہوا حضرت نے حاضرین کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم جانتی ہو
کہ یہہ کیا کہتا ہی صحابہ نے عرض کی کہ یا حضرت خدا اور رسولخدا بہتر جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہہ کہتا ہے
کہ میری مالک نے ابتک مجھسی کام لیا اور اب جو بڈھا میری مجروح اور مین پیر و ناتوان ہوگیا
ہون تو یہہ ارادہ رکھتا ہی کہ مجھی ذبح کری اور میرا گوشت فروخت کری راوی کہتا ہے
کہ پھر آپنے مجھی فرمایا کہ جا اور اسکے مالک کو لی آ مینی عرض کی کہ یا حضرت مین اسکے مالک کو
نہین جانتا حضرت نے فرمایا کہ یہہ شتر ہی بتا دیگا پس جابر شتر کی ہمراہ روانہ ہوا جابر کہتا ہی
کہ وہ شتر مجھی بازار اور کوچون سے لئی ہوئی چلا جاتا تھا کہ ایک مجلس مین پہونچی کہ چند لوگ وہان
مجتمع تھی اون لوگون نی جو مجھی دیکھا تو سب حال حضرت کا اور صحابہ کا دریافت کرنیلگے مینی کہا کہ
سب اچھی طرح ہین اب تم یہہ بتاؤ کہ تم مین سے اس اونٹ کا مالک کون ہے اونمین سے ایک شخص نے کہا
کہ مین ہون مینی اوس سے کہا کہ چل تجھی رسولخدا صلعم طلب فرماتی ہین اوسنی استفسار کیا کہ وجہ
طلب کیا ہی مینی کہا کہ تیرا اونٹ گیا تھا اوسنی تیری شکایت کی ہی یہہ سنکر وہ شخص میرے ہمراہ
حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے اوسی دیکھکر فرمایا کہ تیری اونٹ نے تیری یہہ شکایت کی ہے
اوسنی عرض کی کہ یہہ سب درست ہے حضرت نے فرمایا کہ اسکو تو میری ہاتھہ فروخت کر اوسنی عرض کی کہ
یا حضرت یہہ مینی نذر کیا حضرت نے فرمایا نہین تو اسی فروخت کر اوسنی عرض کی بہت خوب پس حضرت نے
اوسی خرید کرکی آزاد کردیا پس وہ شتر نواحی مدینہ مین پھرتا تھا اور سب لوگونکی طرح انصار کے گھرون مین
جاتا تھا اور سب اوسکی حرمت کرتی تھی اور کھانا دانہ اوسی دیتی تھی اور اکثر لڑکیان اوسکی واسطے
طعام رکھہ چھوڑتی تھین اور جب وہ آتا تھا تو کھلا دیتی تھین اور سب اوسی آزاد کردہ رسولخدا کہتی تھے
چند روز مین وہ شتر اسقدر فربہ ہوا کہ اپنی پوست مین نہ سماتا تھا + **معجزہ** بصائر الدرجات مین

جابر انصاری سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ مین ایکدفعہ حضرت رسولخدا صلعم کی خدمت مین بیٹھا ہوا تھا ناگاہ ایک
شتر آیا اور حضرت کی پاس آکر بیٹھ گیا اور فریاد کرنے لگا اور گریان ہوا حضرت نے فرمایا کہ یہہ اونٹ کسکا ہے
لوگون نے عرض کی کہ فلان مرد انصاری کا ہے آپنے فرمایا کہ اوسی بلاؤ جب وہ حاضر ہوا تو حضرت نے اوسی
فرمایا کہ یہہ اونٹ تیری شکایت کرتا ہی کہ میرا مالک مجھسی کام بہت لیتا ہے اور کہانا پیٹ بھر کر
نہین دیتا اوسنی عرض کی کہ یا حضرت یہہ سچ کہتا ہی مین عیالدار و پریشان روزگار ہون اور
آب کش سوا اسکے اور نہین رکھتا پہر حضرت نے فرمایا کہ یہہ اونٹ یہہ کہتا ہی کہ میرا پیٹ بہرکے پہر جو
چاہی مجھسے کام لے اوسنی عرض کی کہ یا حضرت اب مین اسکو شکم سیر کہلاؤنگا اور خدمت کم لونگا
پس یہہ سنکر وہ اونٹ اوٹھا اور اوسکی ساتھ ہولیا **معجزہ** صفار وغیرہ نے حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جس رات کو منافقین عقبہ پر کہڑی ہوئی تہی کہ حضرت رسولخدا صلعم
ناقہ کو رم دین اوسوقت ناقہ نے بحکم خدا حضرت سید انبیا سے عرض کیا کہ بخدا سوگند کہ اگر کوئی مجھی پارہ
پارہ بہی کرڈالی تو مین دوسرے جگہہ قدم نرکہون **معجزہ** راوندی نے عبداللہ بن عوف سے روایت
کی ہی کہ وہ کہتا ہی کہ ہم ایکدن حضرت کی خدمت مین حاضر تہی کہ ناگاہ ایک شخص آیا اور اوسنی کہا کہ فلان
شخص کا اونٹ مست ہوگیا ہی اور جو اوسکی پاس جاتا ہی اوسکو ہلاک کرتا ہی حضرت یہہ حال سنکر
اودہر روانہ ہوئی راوی کہتا ہی مین بہی ہمراہ گیا جب حضرت اوس اونٹ کی پاس تشریف
لیگئے اور اوسکی نظر حضرت پر پڑی اوسنی سر جہکا کر سجدہ کیا حضرت نے دست مبارک اوسکی سر پر
پہیرا اور رسی منگا کر اوسکی گردن مین باندہی اور اوسکی مالک کو سپرد کیا اور جابر نے روایت کی ہی
کہ وہ شتر ایک شخص بنی نجار کا تہا جب حضرت اوسکی پاس تشریف لیگئے تو اوسنی شکایت اپنے
مالک کی کی کہ مجہی پیٹ بہر کی گہانس نہین دیتا اور بار گران مجہپر لادتا ہی حضرت نے اوسکی مالک سے
سفارش کی اور اوسے فرمایا کہ تو اسکی اطاعت کر اوسیوقت وہ اونٹ مطیع ہوگیا ✤
معجزہ روایت ہے کہ جناب رسولخدا ایک راہ سے تشریف لئی جاتی تہی کہ یکایک ایک شتر حضرت کے
پاس آیا اور اپنا منہہ زمین پر ملنے لگا اور بہت سا اوسنی تذلل کیا حضرت نے فرمایا کہ یہہ اپنی مالک کی
شکایت کرتا ہی پہر حضرت نے اوسکے مالک کو بلوا کر فرمایا کہ تو اسی میری ہاتہہ فروخت کر وہ مشغول ہوا
جب حضرت روانہ ہوئی تو وہ اونٹ بہی حضرت کے ساتہہ ہولیا اور مالک اوسکا جسقدر رکہ او سے

روکتا تھا وہ سرکتا تھا اور فریاد کرتا تھا حضرت نے فرمایا کہ یہہ استدعا کرتا ہی کہ مین اسے خرید لون پس
حضرت نے اوسے خریدا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلم کو دیدیا اور وہ حضرت امیر کی پاس رہا
یہانتک کہ جنگ صفین حضرت نے اوسی پر کی **معجزہ** راوندی عمار یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتا ہی کہ وہ کہتے ہین کہ ایک سفر مین مین حضرت رسالت پناہ صلعم کی ہمراہ تھا اثناء راہ مین
شتر میرا تھککر بیٹھہ گیا اور مین قافلہ سے پیچھے رہگیا اتنے مین حضرت عقب قافلہ سے تشریف
لائے اور یہہ میرا حال دیکھکر حضرت اپنے اونٹ سے نیچے تشریف لائے اور لوٹے سے تھوڑا سا پانی
اپنے دہن مبارک مین لیا اور میرے اونٹ پر چھڑکا اور آواز دی اوسوقت اعجاز حضرت سے
میرا شتر مانند آہو کے جست کرکے اوٹھہ کھڑا ہوا حضرت نے مجھسے فرمایا کہ سوار ہو مین سوار ہوا
اور حضرت کے ہمراہ روانہ ہوا میرا اونٹ اسقدر تیز رفتار ہوا کہ حضرت کے ناقہ سے آگے نکل گیا حضرت نے
مجھسے فرمایا کہ یہہ اونٹ فروخت کرتا ہے عمار کہتا ہی کہ مینے عرض کی کہ یہہ اونٹ حضرت ہی کا ہے آپ نے
جوابدیا کہ قیمت لیکر دی پس حضرت نے سو درہم اوسکی قیمت مشخص فرمائی جب داخل مدینہ ہوئے تو حضرت نے
انس سے فرمایا کہ سو درہم عمار کو دیدے اور یہہ شتر بھی میری طرف سے بطریق ہدیہ اوسکو دے *
معجزہ راوندی نے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہی کہ ایکدفعہ مین حضرت کے
خدمت مین حاضر تھا کہ ناگاہ ایک اعرابی آیا اور اوسنے کہا کہ ای محمد مجھے خبر دی کہ میری ناقہ کے
شکم مین کیا ہی یہہ سنکر حضرت جناب امیر کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ای علی اسکو
خبر دے جو اسکے ناقہ کے پیٹ مین ہے پس حسب الارشاد حضرت کے جناب امیر نے مہار
ناقہ کی پکڑی اور دست مبارک اوس ناقہ کے سینہ پر پھیرا اور آسمان کیطرف نظر کرکے
فرمایا کہ الہی بحق محمد و آل محمد صلعم و باسماء حسنی و بکلمات تامات اپنے کے اس ناقہ کو
گفتار مین لا یہہ بھی خبر دے جو اسکے شکم مین ہے پس اوسیوقت قدرت الہی سے وہ اونٹنی
حضرت امیر کیطرف متوجہ ہوئی اور بزبان فصیح اوسنے بیان کیا کہ یا امیر المومنین یہہ اعرابی
ایکدن مجھپر سوار ہوا اور اپنے ابن عم کے دیکھنے کو چلا جب وادی الحنک مین پہونچا تو [illegible]
[illegible]

پس یہہ معجزہ دیکھکر اعرابی مسلمان ہوا اور جناب سید الشہدا [illegible] سے متدعی ہوا کہ یا حضرت
آپ دعا فرمائین کہ حمل اوس ناقہ کا برطرف ہوجاوے اور یہہ ناقہ [illegible] آنحضرت نے دعا فرمائی
اوسیوقت اوس ناقہ کا حمل جاتا رہا اور اعرابی شاداں فرحاں روانہ ہوا [illegible] ابن شہر آشوب نے
روایت کی ہے کہ ایک [illegible] فصل [illegible] مکہ کیطرف آتا تھا اور [illegible] مہار شتر [illegible] جاتے
تھے [illegible] ایک غلام حبشی [illegible] عقب مین تھے پس اوسنے مکہ مین آکر
پوچھا کہ یہان [illegible] سے پوچھا کہ مجھی اوس سے کیا کام ہے
اوسنے کہا [illegible] کی [illegible] اسباب [illegible] دون پس ابوالبختری نے ابوجہل کیطرف
اشارہ کیا اوسنے ابوجہل کو دیکھا اور [illegible] کہا کہ مجھی اوس سے کچھ کام
نہین اور وہان سے [illegible] شروع کی تا ایک جاے حضرت کو دیکھکر
قدمبوسی حاصل کی حضرت نے فرمایا [illegible] اوسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم
مین وہی ہون پر حضرت نے فرمایا [illegible] غلام حبشی یا جا [illegible]
[illegible] کہان ہین [illegible] حضرت نے [illegible] اوسنے عرض کی کہ
یا حضرت وہ حاضر ہین آپنے فرمایا تو محمد بن عبداللہ میں ہون تو وہ مجھی دی اوسنی وہ اونٹ
حضرت کی سپرد کردیئے یہہ حال دیکھکر ابوجہل نے فریاد کی کہ یہہ مال کعبہ کا ہے جو محمد نے لیا اور سب
اعوان انصار شمشیر برہنہ کرکے مستعد فساد ہوا اور کئی ہزار آدمی جمع ہوگئے یہہ خبر جب حضرت
ابوطالب کو پہونچی تو وہ اوس مجمع مین آئی اور وجہ پرخاش دریافت کی اونہون نے
بیان کیا کہ یہہ اسباب کعبہ کی لئی آیا تہا کہ محمد نے لیا حضرت ابوطالب جناب نبوی کے پاس
آئی اور کہا کہ یا تو سب مال تم یہہ رد کردیا اسمین سے دو اونٹ تم لو [illegible] انکو دیدو تا رفع
فساد ہو حضرت نے فرمایا کہ مین اسمین سے ایک حبہ انکو نہ دونگا مین ان اونٹون سے سوال کرتا ہون
جسکے واسطی یہہ گواہی دینگے مال اوسکا ہوگا یہہ سنکر حضرت ابوطالب ابوجہل کے پاس
آئے اور کہا کہ محمد نے انصاف کیا ہے اور کہا ہی کہ علی الصباح شترون کو معہ اسباب
مسجد مین حاضر کرین جسکے واسطے شتر گواہی دین مال اوسکا ہی یہہ سنکر ابوجہل گیا اور ہبل کے
پاس جاکر بہت سی تضرع و زاری کی اور کہا کہ ایسا ہو کہ یہہ شتر میری گواہی دین

تو مین بہت سی [illegible] زیادہ [illegible] ہونگا غرض علی الصباح سب مکہ مین حاضر ہوے اور حضرت سے اونٹون کے
تشریف لائے اور ابوجہل نے کہا کہ تو اونٹون سی سوال کر اوسنی ہر چند سوال کیا کچہہ جواب نہ سُنا بعد اسکے حضرت
مقدس نبوی نے اون اونٹون سے خطاب کر کی فرمایا کہ یہہ اسباب کسکا ہی اوسوقت وہ اونٹ
بحکم الٰہی بزبان فصیح گویا ہوے اور عرض کی کہ یا حضرت یہہ سارا اسباب حضرت کا ہی پہر حضرت نے ابوجہل سے
کہا کہ تو سوال کر اوسنی پہر سوال کیا اور کچہہ جواب نپایا غرض اسیطرح سات مرتبہ واقع ہوا کہ
جب حضرت سوال فرماتی تہی تو وہ اونٹ جواب دیتی تہی اور جب ابوجہل سوال کرتا تہا تو وہ خاموش رہتی تہی
معجزہ ابن شہر آشوب نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ایکدفعہ حضرت عرفہ کی دن خطبہ فرما رہی تہے اور لوگونکو
تصدق پر تحریص کرتی تہی کہ ایک اعرابی اپنی ناقہ کی مُہار لیتی ہوی آیا اور اوسنی کہا کہ یہہ صدقہ ہے
حضرت رسالت پناہ صلعم نے اوس اونٹنی کیطرف دیکہا اور وہ پسند آئی آپنے فرمایا کہ جب یہہ اسکو
صدقہ مین دیچکی تو میرے واسطی خرید لیا پس حضرت کے واسطے وہ اونٹنی مول لیلی ایکدن جناب رسول خدا
نصف شب کو باہر تشریف لے گئے اور جہان وہ اونٹنی تہی اودہر تشریف لیگئی حضرت کو ناقہ دیکہکر کہا
السلام علیک یا زین القیامت السلام علیک یا خیر البشر السلام علیک یا شفیع الامم السلام علیک
یا قائد المومنین الی الجنۃ السلام علیک یا رسول رب العلمین پس حضرت نے نہایت حلم سی اوسکو
جواب دیا کہ علیک السلام یعنی تجہہ پر بہی سلام ہو بعد اسکی اوس ناقہ نی عرض کی کہ یا حضرت مین اونٹنی ہون ایک مرد
قریش کی کہ نام اوسکا اغضب ہے مین اوسکی پاس سے بہاگی اور جنگل کو گئی جب رات ہوگئی تو جانوران
درندہ مجکو نوچنے لگی تو ایک درندہ نی دوسرے سی کہا کہ اس ناقہ کو ایذا ندو کہ یہہ مرکب ہے خاتم النبیین
رب العلمین کا جب صبح ہوئی اور مینی ارادہ چرنے کا کیا تو ہر درخت مجہی پکارتا تہا کہ مجہی چیر کہ تو مرکب
خاتم النبیین ہے یہانتک کہ مین چرتی ہوئی یہانتک آئی پس حضرت نے نام اوسکا غضبا رکہا
یعنی اوسکی مالک کے نام سی اسکا نام مشتق کیا کہ اوسکا نام اغضب تہا پہر ناقہ نی عرض کی کہ یا
حضرت میری آپسے ایک حاجت ہے حضرت نے فرمایا وہ کیا ہی اوسنی عرض کی کہ آپ حق تعالےٰ سی
عرض کرین کہ مجہی آپکا مرکب جنت مین بہی کری اور اگر آپکی وفات قبل میرے مرنی کے ہو تو آپ وصیت

تو حضرت نے جناب فاطمہ علیہا السلام سے دربارہ ناقہ کی وصیت کی کہ میری بعد ... اوسکو چارہ دینا اور اوسکی خبر
نہ بہولنا پس بعد وفات حضرت کے جناب سیدہ اوس ناقہ کیواسطی ... چارہ ... لاتی تہین اور جو
آپ تناول فرماتی تہین اوس ناقہ کو بہی کہلاتی تہین ایکدن حضرت فاطمہ علیہا السلام ... اوسکی پاس
تشریف لائین تو اوس ناقہ نے کہا کہ السلام علیک یا بنت رسول اللہ جب سے رسول خدا صلعم نے وفات
پائی ہی مجھکو دانہ چارہ بہلا نہین معلوم ہوتا اور کہانا گوارا نہین ہوتا اور اب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اجل
میری آئی ہی اور مین آپکے والد بزرگوار کی خدمت مین جایا چاہتی ہون اگر کچھہ پیغام دینا ہو تو مجھسے
فرما دیجی کہ مین عرض کر دونگی حضرت سیدہ یہہ ناقہ کی باتین سنکر رونے لگین اور اوسکو گلے سے
لگا لیا اور بہت دیر تک حضرت سیدہ نے اوسکی سر کو اپنی کنار مین لیا یہانتک کہ ناقہ نے وفا پائی
جب صبح ہوئی تو حضرت فاطمہ علیہا السلام نے کپڑہ منگا کر اوسی کفن ... دفن
چنانچہ اوسیطرح اوسی دفن کر دیا بعد ایک ہفتہ کی جو اوس ناقہ کو قبر کہود کر دیکہا تو قبر مین گوشت
و پوست و استخوان کچھہ نپایا ۞ معجزہ روایت ہے کہ چھہ سات اونٹ حج کی دن آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کیخدمت مین قربانی کیواسطے آئی تہی سو اونمین سے ہر ایک حضرت کی طرف پہلی جہپٹکر آتا تہا
اور یہہ چاہتا تہا کہ حضرت پہلی مجھی قربانی کرین ۞ معجزہ روایت ہے کہ ایکدفعہ حضرت رسالت پناہ صلعم
کی اونٹنی کہین چلی گئی تہی ناگاہ ایک ہوا آئی اور اونٹنی حضرت کی حاضر ہوئی اسیطرح ایکدفعہ شتر
آپکا چلا گیا تہا اور منافقین نے طعن کیا کہ محمد غیب دانی کا دعوی کرتا ہی اور اپنے اونٹ کی خبر نہین
اوسیوقت جبرئیل نازل ہوئے اور حضرت کو بتایا کہ وہ شتر فلان وادی مین ہے اور مہار اوسکی اٹک گئی ہے
پس حضرت نے لوگون کو نشان وہانکا بتایا لوگ وہان گئی اور لے آئے ۞ معجزہ ابن شہر آشوب
و ابن بابویہ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایکدفعہ یہود ایک عورتکے پاس کہ ہندہ
اوسکا نام تہا آئی اور اوس سے کہا کہ تو جانتی ہی کہ محمد نی رکن بنی اسرائیل کو توڑ ڈالا اور دین یہود کا
بگاڑ ڈالا پس ہم یہہ زہر قاتل لائی ہین کہ اسمین سے کسیطرح محمد کو کہلا دی اور اسکے مزد بہت کچھہ
ہم سے لی اوس ملعونہ نی قبول کیا اور ایک بکری کی گوشت مین وہ زہر ملایا اور بزرگان یہود کو اپنے
گہر جمع کیا اور حضرت کیخدمت مین آئی اور عرض کی ای محمد صلعم آپ جانتی ہین کہ مین آپکے ہمسایہ
مین رہتی ہون مین چاہتی ہون کہ آپ معہ اصحاب میرے گہر مین تشریف لیچلین اور طعام

نوش فرمائیں حضرت نے یہ التماس اوس ملعونہ کا قبول فرمایا اور آپ معہ جناب امیر المومنین
اور ابو ایوب انصاری اور گروہ صحابہ بیت اوسکے گھر مین تشریف لیگئے جب حضرت وہان تشریف
لیگئے سب یہودیون نے حضرت کی بہت سی تعظیم کی اور حضرت کی خدمت مین کھڑی رہی ہر چند حضرت
اونکو تکلیف بیٹھنے کی کی مگر اونہون نی عذر کیا کہ ہماری گھر مین پیغمبر آئی ہین اور ہم بیٹھین یہ ترک ادب ہے
بعد اوسکی وہ ملعونہ وہ گوشت جسمین زہر تہا حضرت کے سامنی لائی پس جس گوسفند کا بریان کیا حضرت کے
سامنی رکہا تہا اوسکے دست نی آواز دی کہ یا حضرت مجہی نہ کہائیگا کہ مجہی زہر آلود کیا ہی یہ سنکر
حضرت نے اوس ملعونہ کو بلایا اور اوس سے استفسار فرمایا کہ کیا چیز تجہی تیری اس فعل کی باعث ہوئی
اوسنی کہا کہ مین یہہ سمجہی کہ اگر یہہ پیغمبر ہی تو زہر اسکا اثر نکریگا اور جو کاذب ساحر ہی تو ہم لوگ اسکے شر سے
نجات دین اسی اثنا مین جبرئیل نازل ہوئی اور عرض کی کہ یا حضرت خدا تعالی نے سلام کہا ہے اور فرماتا ہے
کہ یہہ دعا پڑہو اور بسم اللہ کہو اور وہ دعا حضرت کو تعلیم کی پس حضرت نی وہ دعا پڑہی اور سب اصحابون سے
فرمایا کہ تم بہی پڑہو اور کہاؤ چنانچہ سبنے وہ دعا پڑہکر وہ گوشت کہایا اور کسی مین اوس زہر کا اثر نہوا
بعد اسکے سبکو حضرت نے پچہنے لگانیکا حکم دیا اور بعض روایت مین ہے کہ حضرت کے ہنگام وفات
اوس زہر کے اثر نے عود کیا تہا اور اوسیکے اثر سے حضرت نی انتقال فرمایا معجزہ اور بصائر مین حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سی یون روایت ہی کہ ایک زن یہود دست گوسفند بریان مین
زہر ملاکر حضرت کے واسطے لائی اسواسطے کہ حضرت دست گوسفند کی طرف رغبت رکہتی تہے
اور ران سے کراہت فرماتی تہی کہ محل بول نزدیک ہی جب حضرت نی اوس دست بریان کے
تناول کا ارادہ کیا اوسیوقت اوس دست نے ندا دی کہ یا حضرت مجہی زہر سی آلودہ کیا ہے مجہی
تناول نکیجئی اور وہ زہر ہمیشہ بدن مبارک مین اثر کرتا تہا تا حضرت نی عالم بقا کی طرف رحلت
فرمائی اور نہین انتقال کرتا کوئی پیغمبر مگر شہادت سے معجزہ راوندی وغیرہ نے روایت کی ہی
کہ ایکدن جناب ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام ایک مرد انصاری کی باغ مین تشریف لیگئی اوس
باغ مین چند گوسپند تہین حضرت کو دیکہکر اونہون نے سجدہ کیا اور زمین پر سر رکہدیا ابوبکر نی یہہ
دیکہکر عرض کی کہ یا حضرت ہم ہی آپکو سجدہ کرین حضرت نے فرمایا کہ سجدہ سوا ہی خدا کے کسیکو
روا نہین راوندی و ابن شہر آشوب رضوان اللہ علیہم نی ابن عباس سے روایت کی ہے

کہ ایک گروہ عبد القیس کا حضرت رسالت پناہ صلعم کیخدمتمین آیا اور چند گوسفند وہ ہمراہ لائی اور حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت اسمین کچھہ علامت مقرر کردیجی کہ اوس علامت سے ہم انکو پہچانین اوسوقت حضرت نے انگشت مبارک سی دونونکی کانکے بیچ مین دبایا اوسیوقت کان اونکے سپید ہوگئے اور یہی علامت اونکی گوسفند نکی نسل مین باقی ہے مستجیبہ قطب راوندی و شیخ طبرسی نے ابو سعید خدری اور ابن عباس سے روایت کی ہی کہ ایک شخص بنی سلیم کا جنگل مین بکریان چرا رہا تہا ناگاہ ایک بہیڑیا آیا اور ایک بکری لے گیا وہ چلایا گرگ نی دہشت کہا کہ وہ بکری چہوڑ دے اور مقابل مین اوسکے بیٹہا اور بزبان فصیح کہنی لگا کہ ای شخص تو خدا سے نہین ڈرتا کہ مجہمین اور میری روزی مین حائل ہوتا ہی اوس شخص نے متعجب ہوکر کہا کہ یہہ امر کبہی نہ دیکہا تہا گرگ نے کہا کہ کس چیز سے تو تعجب کرتا ہی اوسنے کہا کہ تیرے تکلم سے بہیڑی نی جواب دیا کہ عجب تر اس سے یہہ ہے کہ محمد صلعم نخلستان مدینہ مین تشریف رکہتا ہی اور سب آئندہ و گذشتہ کی خبر دیتا ہے اور تو یہان اپنی بکریونکے پیچہے پڑا پہرتا ہے اوس شخص نے اوسیوقت اپنی بکریان جمع کین اور گہر مین لاکر خود متوجہ مدینہ کا ہوا اور حضرت کا حال دریافت کرکے حضرت کی خدمتمین حاضر ہوا اور قصہ گرگ کا بیان کیا آپنے فرمایا تو سچ کہتا ہی اب تو وقت پیشین کے آکے یہہ حال سب کے سامنے بیان کرنا جب حضرت نماز ظہر ادا فرما چکے سب لوگ جمع تہے کہ وہ شخص آیا اور حال گرگ کا بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ یہہ سچ کہتا ہے یہہ ایک امر عجیب سی ہے اور نزدیک قیامت کی ایسی امور واقع ہونگے قسم ہے اوس خدا کی کہ جان محمد جسکے قبضۂ قدرت مین ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گہر سی باہر جائیگا اور پہر کر جب گہر مین آئیگا تو تازیانہ و عصا اوسکو خبر دیگا کہ تیری اہل نے بعد تیری جانے کے یہہ کیا راوندی کہتا ہے کہ فرزند اوس شخص کے معروف ہین اور وہ فخر کرتے ہین کہ ہم فرزند اوس شخص کے ہین کہ جس سے گرگ نی باتین کین ایک روایت مین یہہ ہے کہ اوس زمانہ مین حضرت مکہ مین تشریف فرما تہے اوس شخص نی گرگ سی یہہ سنا تو اوس سے کہا کہ تو میری بکریون کو دیکہتا رہ تا کہ حضرت محمد صلعم کیخدمتمین ہو آؤن گرگ نی کہا کہ یہانتک تو آئیگا مین تیری بکریون کا نگہبان رہونگا معجزہ اور امیر المومنین علیہ السلام ابوذر سی معاملہ گذرا کہ وہ اپنی بکریان چراتے تہے کہ گرگ آیا اور اوسنی حضرت کی بشارت دی اور یہہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر ایمان لا ے

معجزہ صفار اور راوندی وغیرہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ ایکدفعہ ایک گرگ حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین آئی اور اونہون نے گرسنگی کی شکایت کی اور اپنی روزی حضرت سے طلب کی حضرت نے چرواہون کو بلا کر فرمایا کہ اپنی گوسفندون مین سے ایک بھیڑ اسکا حصہ مقرر کر دو تاکہ یہہ ہمیشہ تمہاری گوسفندونکو نہ پہنچاوے مگر چرواہون نے قبول نکیا چنانچہ تین دفعہ حضرت نے ارشاد فرمایا مگر چرواہون نے بخل کیا پہر حضرت نے بھیڑیون سی فرمایا کہ تم گلہ مین سے گوسفند لیجاو اور چرواہون سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی بکریونکی حفاظت کرو حضرت صادق علیہ السلام فرماتی ہین کہ اگر چرواہے اسکے حصہ پر راضی ہو جاتے جیساکہ حضرت نے فرمایا تہا تو قیامت تک زیادہ اوس حصہ سے بھیڑیے نہ لیتے

معجزہ روایت ہی کہ ایکدفعہ ایک شتر جناب سید انبیا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور رو رو کر شکوہ اپنی قوم کا کیا کہ وہ پیشتر رات گئے نماز عشا سو رہتے ہین مین ڈرتا ہون کہ خدا اوسکے سبب سے اوس قوم پر عذاب نازل کری پس حضرت نے اوس قوم کو بلایا اور اس عمل سے منع فرمایا ❊

معجزہ راوندی و ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ایکدن حضرت مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تشریف فرما تہی ناگاہ ایک اعرابی آیا کہ اوسنے سوسمار شکار کیا تہا اور اپنی آستین مین رکہا تہا اوسنے حضرتکی طرف اشارہ کرکے لوگون سے کہا کہ یہہ کون ہی لوگون نے کہا یہہ پیغمبر خدا ہین یہہ سنکر وہ حضرت کیطرف مخاطب ہوا اور اسطرح بیہودہ سرا ہوا کہ مجہے لات وعزی کی قسم کہ مین تجہسے زیادہ دشمن کسیکو نہین رکہتا اور اگر یہہ ڈر نہوتا کہ قوم مجہے عجول کہیگی تو ابہی تجہے قتل کرتا حضرت نے اوسکو فرمایا کہ ای اعرابی ایمان لا اوسنے سوسمار کو آستین سے نکالکر پہینکدیا اور کہا کہ قسم ہی لات وعزی کی اگر یہہ ایمان لائے تو مین بہی لاؤنگا حضرت نے اوس سوسمار کیطرف خطاب فرماکر ارشاد کیا کہ ای ضب اوسیوقت اوسنے زبان عربی فصیح مین جواب دیا کہ لبیک وسعدیک ای زینت دہ روز قیامت وای نمائندہ راہ جنت پہر حضرت نے فرمایا کہ تو کسکی پرستش کرتا ہی اوسنے عرض کی اوس خدا کی پرستش کرتا ہون کہ عرش جسکا آسمان پر ہی اور بادشاہی زمین پر ہی عجائب اوسکے دریا مین ہین اور بدایع صحرا مین پہر حضرت نے ارشاد کیا کہ مین کون ہون اوسنے جواب دیا کہ آپ رسول پروردگار عالم ہین رستگار ہی وہ جو آپکی تصدیق کری اور نا امید وہ ہی جو آپکی تکذیب کری یہہ معجزہ دیکہکر اوس اعرابی نے کہا کہ حجت اس سے واضح تر نہین ہوتی جسوقت

آپکے پاس حاضر ہوا تھا اوس وقت تک دشمن تر زیادہ آپ سے کوئی نہ رکھتا تھا اور اب مجھے پیارا تر کوئی نہین رہا
اور اپنی مادر پدر بلکہ دل و جان سے حضرت کو بہتر جانتا ہون یہہ کہکر وہ ایمان لایا اور اپنی قبیلہ کی
طرف کہ بنی سلیم تھا گیا اور یہہ معجزہ بیان کیا ہزار آدمی سے زیادہ اس معجزہ کو سنکر ایمان لائی
حضرت نے اوسکو اوسکے قبیلہ کا سردار کردیا نام اسکا سعد بن معاذ تھا **فائدہ** اور تفسیر
جناب امام حسن عسکری علیہ السلام مین حال سوسمار کے کلام کرنیکا زیادہ تر اس سے مرقوم ہے
اور مضمون اسقدر زیادہ ہے کہ بعد ایمان لانے اعرابی کی حضرت نے اوس سے فرمایا کہ یہہ حیوان خدا اور رسول پر
ایمان لایا تھا ہی اسی رہا کردی کہ خدا تعالے اسکے عوض اسکا تجہی دیگا سوسمار نے عرض کی کہ یا حضرت اسکا
عوض مین ہی وہ دیگا اعرابی نی اوس سی کہا کہ تو کہان سی دیگا سوسمار نی کہا کہ تو نی جہان سے مجہے شکار
کیا ہی اوس سوراخ کی پاس جا اور وہان دس ہزار اشرفی اور آٹھہ ہزار درہم [illegible]
اوٹھا لا اعرابی نے کہا کہ یہہ سب لوگ سن رہی ہین اور مجہسے زیادہ قوت رکہتی ہین اور مین [illegible]
[illegible] مجہسے پہلے جاکر اوس زر کو لی آوینگے سوسمار نی کہا کہ وہ اللہ تعالی نے میرا عوض مقرر
کیا ہی اور سوا تیرے کوئی تصرف نہین کر سکتا یہہ سنکر وہ اعرابی آہستہ آہستہ روانہ ہوا منافق
پہلے اوس سے پہونچے اور اوسکے سوراخ مین جس کرنیلگے جسنے اوسکی سوراخ مین ہاتھہ ڈالا
اوسی سانپ نے کاٹا اور ہلاک کیا جب اعرابی آیا تو افعی نی اوس سے خطاب کیا کہ خدا تعالی نے
مجہے تیری ضبط مال کیواسطے مقرر کیا ہی اور جو آتی اونکو مین ہلاک کیا ہی [illegible]
وہ سانپ اوس سوراخ سی باہر نکلا اگرچہ وہ اسقدر زرکثیر تہا کہ اوس سے اوٹھہ نسکا یہہ دیکھکر افعی نے
[illegible] کہا کہ یہہ رستی جو تیری کمر مین بندہی ہوتی ہی اسی کہول اور ایک سرا اسکا اس
[illegible] مین باندہ دی اور ایک میری دم مین باندہ دی کہ مین سب مال کہینچکے تیری گھر تک
پہونچا دونگا اسواسطے کہ مین تیری مال کا خدمتگار ہون چنانچہ افعی نی وہی کیا اور سب
اوسکا مال گہر مین پہونچادیا اور ہمیشہ افعی اوس مال کی حفاظت کرتا تہا یہانتک کہ [illegible]
اعرابی نی باغ مول لئی اور زمین خریدی اور تمام خرچ کیا بعد اسکے وہ افعی چلا گیا [illegible]
فائدہ [illegible] یہہ معجزہ [illegible] تفسیر مین مذکور ہے لیکن واقع ہوا ہو **معجزہ** روایت [illegible]

قدرت اوسکے دفع کرنیکی نہین ہے اگر آپ اوسکو دفع کرین اور یہ درخت ... ہو ... اوسی طرح سر سبز او
بار آور کیجئے تو ہم آپ پر ایمان لاتے ہین یہ سنکر حضرت رسول اللہ ... ادہر تشریف
لیگئے اوسیوقت وہ سانپ مانند شتر مست کی فریاد کرتا ہوا نکلا ... ہوا آیا
جب حضرت پر اوسکی نظر پڑی تو اپنی دم پر کھڑا ہو گیا اور حضرت ... کیا جناب مقدس نبوی نے
اوس سانپ سے فرمایا کہ اس جنگل سے نکل جا اوسیوقت وہ نکل گیا ... حضرت اوس درخت کے
پاس تشریف لائے اور دست مبارک اپنا اوسی لگایا وہ اوسیوقت سبز ہو گیا بار آور ہوا اور ایک
چشمہ پانی کا اوسکے نیچے روان ہو گیا معجزہ شیخ طوسی علیہ الرحمۃ نے حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلعم ایک طرف گذرے کہ وہان ایک ہرنی
طناب خیمہ سے بندہی ہوئی تہی جب اوس ہرنی کی نظر حضرت ... پڑی قدرت الہی سے وہ
اسطرح گویا ہوئی کہ یا رسول اللہ صلعم میرے دو فرزند ہین جو ... بھوکے ہین ... پستان
میری پر از شیر ہین آپ مجکو رہا کر دیجئے کہ مین انکو دودہ پلا کر آؤن ... طناب
خیمہ سے باندہ دیجئے گا حضرت نے فرمایا کہ مین تجہے کیسے ... شکار
کیا ہے اوسنے عرض کی کہ یہہ درست ہے لیکن مین ابہی حاضر ہو جاؤنگی آپ مجہے باندہ دیجئے گا
حضرت نے اوس سے پیمان خدا لیا اور رہا کیا ہرنی چلی گئی ... جب وعدہ
اپنی چلی آئی حضرت نے پہر اوسے اوسیجگہہ باندہ دیا اور لوگون سے استفسار فرمایا اسکو کس
کسنے پکڑا ہے لوگون نے عرض کی کہ فلان شخص نے پس حضرت اوسکے پاس تشریف لیگئے
وہ شخص منافق تہا بسبب تشریف لیجانے حضرت کے اوسکا نفاق جاتا رہا اور اسلام مین
درست ہوا اوس سے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہہ ہرنی میرے ہاتہہ فروخت کر اوس نے
عرض کی کہ یا حضرت مادر و پدر میرے آپ پر فدا ہون مین ابہی اسے رہا کرتا ہون پہر
حضرت نے فرمایا کہ اگر حیوانات حال مرگ اپنا جیسا تم جانتے ہو جانتے تو ہرگز کوئی حیوان
فربہ نہ کہاتا معجزہ راوندی و ابن بابویہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ
کہ ایکدفعہ حضرت رسالت پناہ صلعم صحرا مین تشریف لیجاتے تہے ناگاہ سنا حضرت نے
منادی ندا کرتا ہے کہ یا رسول اللہ صلعم حضرت نے دیکہا کسیکو نپایا دوسری دفعہ پہر وہی

پھر وہی ندا سُنی پھر حضرت نے دیکھا مگر کسیکو نپایا تیسری دفعہ پھر وہی ندا آئی پھر حضرت نے بغور ملاحظہ
کیا تو دیکھا کہ ایک ہرنی بند ہے ہوئی ہے وہ پکارتی ہے چنانچہ اوس ہرنی نے عرض کی کہ یا حضرت
اس اعرابی نے مجھے شکار کیا ہے اور مین دو طفل شیرخوار اس کوہ مین رکھتی ہون مجھے آپ رہا
کر دیجیئے کہ مین اونکو دودہ پلاکر پھر آجاون حضرت نی فرمایا کہ تو پھر آئیگی اوس نے عرض کی کہ اگر مین نہ واپس
آؤن تو خدا مجھپر عذاب کرے گا یہ سنکر اُسے حضرت نی رہا کر دیا وہ ہرنی گئی اور دودہ پلاکر چلی آئی حضرت نی اوسے
باندہ دیا اعرابی نے یہ حال دیکھکر عرض کی کہ یا حضرت اب اسے چھوڑ دیجیئے جب حضرت نے اوسی
رہا کیا تو وہ پیچھے نظر کرکے دیکھتی تہے اور کہتی تہی اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ اور
ابن شہر آشوب نے اسطرح روایت کی ہے کہ اوس ہرنی کو ایک یہودی نے شکار کیا تھا جب وہ
ہرنی اپنے بچون کے پاس گئی اور اپنا قصہ بیان کیا تو بچون نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم تیری
ضامن ہوئے ہین حضرت منتظر ہون گے ہم دودہ نہین پیتے اور رہین چلتے ہین پس وہ ہرنی
مع اون دونون فرزندون کے حضرت کی خدمت مین آئی اور بہت حضرت کی تعریف کی اور اون
دونون بچون نے حضرت کے پای مبارک پر اپنا مُنہ ملا یہ حال دیکھکر وہ یہودی رونے لگا اور
مسلمان ہوا اور ہرنی کو رہا کر دیا اور وہان ایک مسجد بنا دی اور حضرت نے زنجیر اوس ہرنی کے دونو
بچون کی گردن مین واسطے نشان کے باندہ دی اور فرمایا کہ تمہارا گوشت مینے صیادون پر حرام
کیا ہے **معجزہ** ابن بابویہ وراوندی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت نے خیبر کو فتح کیا تو
وہان کے غنیمت مین ایک درازگوش آیا اوس نے حضرت سی تکلم کیا حضرت نی فرمایا تیرا نام کیا ہی
اوس نے عرض کی کہ نام میرا یزید بن شہاب ہے اور خدا تعالے نی میری جد کی نسل سے ساٹھ درازگوش
پیدا کیئے اور ان پر کوئی سوار نہین ہوا مگر پیغمبر اب اوسکی نسل سے سوای میری اور کوئی باقی نہین
رہا اور پیغمبرون مین سوای آپکے اور کوئی نہین رہا ہمیشہ سے مین آپکا منتظر کھینچتا تھا اور پہلے
اس سے مین ایک یہودی کے پاس تھا مگر اوسکی اطاعت نہ کرتا تھا اور جانکر مین اوسکو زمین پر
پھینکدیتا تھا ہر چند وہ مجھی مارتا تھا مگر مین رام نہوتا تھا اور میرے باپ نے مجھی خبر دی تہی کہ اپنی پدر سے سنی کہ
جد میرا حضرت نوح علیہ السلام کی ہمراہ کشتی مین تھا حضرت نوح نی اوسکی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ حمار کے صلب سے
ایک حمار پیدا ہوگا کہ وہ مرکب خاتم النبیین سید اولین و آخرین ہوگا اور حضرت ذکریا علیہ السلام نے بہی بشارت دی تہی

فرمایا کہ ای یعفور تو مادہ چاہتا ہے اوسنی عرض کی کہ مین مادہ نہین چاہتا تہا اور جسوقت وسی کہتی تہی کہ
حضرت تجہی طلب فرماتی ہین تو وہ اجابت کرتا تہا اور چلا آتا تہا اور جب حضرت کسیکے بلانیکو
اوسکو بہیجتی تہی تو وہ اوسکے گہر جاتا تہا اور اپنا سر دروازہ پر مارتا تہا اور صاحبخانہ آگاہ ہوکر نکلتا تہا
اور وہ اشارہ سے کہتا تہا کہ تجہی حضرت نے طلب فرمایا ہی جب جناب رسالتمآب صلعم نے وفات پائی
تو وہ اپنی جگہہ سے چہوٹ کر کوئین مین گر پڑا اور وہی کنوان اوسکی قبر ہوا ٭ **معجزہ** راوندی وغیرہ نے
روایت کی ہی کہ ایک شب سعد بن عبادہ نے حضرت رسولخدا صلعم کی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلم
کی دعوت کی اوسدن دونو حضرت روزہ دار تہی جب حضرت تناول طعام فرما چکی تو حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ پیغمبر نے اور اوسکی وصی نے اور روزہ دارون نے تیری پاس افطار کیا ملائکہ تجہپر صلوات بہیجتے ہین
جب حضرت تشریف لیچلی تو سعد نے التماس کیا کہ یا حضرت میرے دراز گوش پر آپ سوار ہوکر تشریف
لیجائین حضرت نے منظور فرمایا دراز گوش سعد کا بہت کم رو اور بد رفتار تہا جسوقت حضرت اوسپر سوار ہوے
تو وہ اسقدر تیز رفتار ہوا کہ کوئی چوپایہ اوسکو نہ پہونچتا تہا ٭ **معجزہ** راوندی وغیرہ محدثین
خاصہ و عامہ نے روایت کیے ہین کہ سفینہ آزاد کردہ رسولخدا صلعم نے کہا کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے مجہی بعض جنگ کے واسطے بہیجا اور مین کشتی پر سوار ہوا اور وہ کشتی ٹوٹی اور سب
میری رفیق ڈوبے اور سارا مال غرق ہوگیا مین ایک تختہ پر باقی رہگیا یکایک ایک موج آئی اور اوسنی
مجہی ایک پہاڑ پر ڈالدیا پہر ایک موج آئی کہ اوسنی مجہی پہاڑ پر سے دریا مین ڈالدیا القصہ یہی موج واقع ہوا
آخرکار ایک موج نے مجہی ساحل پر پہونچایا اور وہان مینی شکر خدا ادا کیا اور متحیرانہ کنارہ دریا پر پہرتا تہا
ناگاہ دیکہا مینی کہ ایک شیر جنگل مین سے نکلا اور اوسنی قصد میرے ہلاک کا کیا یہہ حال دیکہکر مینی زندگی
سے ہاتہہ دہویا اور آسمان کیطرف منہہ کرکے دعا کی کہ ای خداوند مین آزاد کیا ہوا تیرے پیغمبر کا ہون
اور تو نے ہی مجہی غرق سے نجات دی ہی اب یہہ شیر مسلط ہوا اسکو بہی دفع کر پس اوسیوقت میرے دلمین
آیا کہ مینی کہا کہ ای شیر مین مولائی رسولخدا صلعم ہون حضرت کی حرمت اوسکے مولا کے حق مین نگاہ
رکہہ سفینہ کہتا ہی کہ واللہ جسوقت مینی یہہ کہا اوسیوقت اوس شیر کا خروش جاتا رہا اور مانند
گربہ کی سر جہکا کے میری پاس آیا اور کبہی میرے پانو کی راست پر کبہی پانو کی چپ پر منہہ ملتا تہا اور میرے
سونگہہ کو نکلتا اور چپتا تہا بعد اسکے وہ شیر بیٹہہ گیا اور مجہی اشارہ کیا کہ سوار ہو میں پس مین سوار ہوا

جاتی ہے اوسنے مجھی ایک جزیرہ مین پہنچا دیا کہ اوس جزیرہ مین درختہای میوہ دار تہی اور جا بجا آب شیرین
جاری تہا وہان اوسنے اشارہ کیا کہ اوتر مین اوترا اور وہ شیر برابر کہڑا ہو گیا تا مینی میوہ کہایا اور پانی
پیا اور میوہ اور پانی ہمراہ بہی لیا جب مینی سب امور ضروریہ سے فراغت پائی پہر وہ شیر بیٹھ گیا اور مجہی
سوار کرکے ایک طرف سی کنارہ دریا پر پہنچا وہان دیکہا مینی کہ ایک کشتی دریا مین جاتی ہی اوس کشتی کو
دیکہکر مینی جامہ کو ہلایا اونہین معلوم ہوا اور کشتی بہیر لائے مجہی جو شیر پر سوار دیکہا نہایت تعجب کیا اور
اور تسبیح و تہلیل خدا تعالی کی کرنی لگے اور میری طرف مخاطب ہو کر کہا کہ تو جن ہی یا انس مینی کہا
کہ مین سفینہ ہون مولا رسولخدا صلعم یہہ شیر رعایت حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری فرمانبردار
ہوا ہے اور یہانتک مجہی پہنچا دیا ہے پس اونہون نے حضرت کا نام سنکر کشتی کو لنگر کیا اور ایک چہوٹی کشتی میرے
واسطی جدا کی اور اوسمین سب اسباب ماکولات و مشروبات جمع کئی اور مجہی اشارہ اوسمین بیٹھنے کا کیا
پس مین شیر پر سی اوترا اور شیر کنارہ پر کہڑا رہکر مجہی دیکہتا رہا کہ مین کیا کرتا ہون پس مینی کشتی مین
جا کر بیٹہی تہی اوسوقت اوس کشتی مین سی ایک شخص آیا اور اوسنی کہا کہ تو میری دوش پر سوار
ہو کر شیر کی کشتی مین چل کہ یہہ ہو نہین سکتا کہ جانور اُمت سی زیادہ حق رعایت حضرت کا کری پس
مین شیر کی پاس گیا اور اوس سی کہا کہ خدا اور رسولخدا تجہی جزای خیر دی جب مینی یہہ کہا تو دیکہا
مینی کہ آنسو اوسکی آنکہون سی جاری ہوئی اور اوسنی اپنی جگہہ سی حرکت نہ کی تا کہ مین داخل کشتی ہوا
اور جبتک مین نظر سی غایب نہ ہوا تبتک مجہی دیکہتا رہا اور دوسری روایت مین یہہ قصہ اسطرح
منقول ہی کہ حضرت نی سفینہ کو ایک نامہ معاذ کو یمن مین بہیجا تہا رستہ مین اوسکو شیر ملا اور اوسنی کہا
کہ مین رسول رسولخدا صلعم ہون یہہ سنکر وہ شیر ایک طرف ہٹ کر آگی چلا گیا اور فریاد کی اور راہ سی
ہٹ گیا کہ آتی دفعہ پہر اوس شیر نی یہی حرکت کی جب سفینہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا تو
یہہ حال بیان کیا حضرت نی سنکر فرمایا کہ اول جو صدا شیر نی کی تہی تو پوچہا تہا کہ رسولخدا کس طرح
ہین اور آتی دفعہ جو صدا کی تو یہہ کہا کہ میرا اسلام رسولخدا کو کہنا فائدہ سفینہ غلام حضرت کا تہا
اور نام اوسکا رومان یا مہران یا طہران تہا حضرت نی اوسی آزاد کر دیا تہا اور وجہ لقب ہونے
سفینہ کی یہہ تہی کہ ایک دفعہ حضرت کی وہ ہمراہ تہا اور اسباب بہت اوٹہایا ہوئی تہا حضرت نی فرمایا
یہہ سفینہ ہے جب سے یہہ لقب ہو گیا معجزہ [illegible] جابر انصاری سی روایت کی ہی کہ عقبہ ملعون نی

کچھہ حضرت سی بے ادبی کی حضرت نی اوسی نفرین کر کے دعا کی اور فرمایا کہ اے خدا تو اپنی درندون مین سے ایک درندہ اوس پر مسلط کر بعد اوسکے ایکدفعہ حضرت معہ بعض اصحاب مکہ سے باہر ایک علف زار مین تشریف لیگئی اور عتبہ حضرت سی پہلے جا کر گھانس مین چھپ رہا تہا کہ رات کو حضرت ہلاک کری جابر کہتا ہے کہ ہمین خبر نتہی جب رات ہوی تو ایک شیر آیا او عتبہ کو پکڑ کر حضرت کی منزلگاہ کے پاس لایا اور فریاد کی کہ سب متوجہ ہوی اوسوقت بزبان فصیح یہہ کہا کہ یہ عتبہ پسر ابولہب ہی کہ مکہ سے بارادۂ قتل جناب رسول خدا صلعم باہر آیا تہا بعد اسکے عتبہ کو پارہ پارہ کر کے پھینک دیا او گوشت اوس کا نہ کہایا سبحان اللہ کیا حضرت کا رتبہ ہے کہ دشمنانِ حضرت کا گوشت تک درندہ نہین قبول کرتے اور ایک روایت مین اسطرح ہے کہ حضرت نی عتبہ کو نفرین کی تو وہ خائیف رہتا تہا تا کہ ایک سفر مین وہ گیا اور ابولہب نے اوسکی حفاظت کی واسطے تاکید کی شب کو اہل قافلہ نے اپنی بیچ مین اوسکی تمام اسباب کے نیچے سلایا جب سب سو رہی تو ایک شیر آیا او رسب کے سونگہتا ہوا اسباب کیطرف گیا اور وہان سے عتبہ کو نکال کر ٹکڑے ٹکرکی پھینک دیا **معجزہ** راوندی وغیرہ نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ مین حضرت کی خدمت گیا آپنے فرمایا کہ تیری بکریان کیا ہوئین مینے عرض کی کہ یا حضرت قصہ اون کا عجیب ہی ایکدن مین نماز پڑہتا تہا کہ ایک گرگ آیا اور ایک بکری گلہ مین سے لی گیا مینے نماز کو قطع نکیا ناگاہ دیکہا مینے کہ ایک شیر آیا اور اوس نے اوس بکری کو گرگ سے چھڑایا اور گلہ مین چہوڑ دیا اور مجہے ندا دی کہ اے ابوذر دل اپنا نماز مین لگا ای کہنا کہ خدا یتعالی نے مجہی تیری گوسپندون پر موکل کیا ہے جب مین نماز سے فارغ ہوا تو شیر نے کہا کہ جناب رسالت مآب صلعم کی خدمت مین اب جا اور اون سے عرض کر کہ خدا یتعالی نے آپکے سبب آپکی مصاحب کی یہ قدر کی کہ اوسکی بکریون پر مجہے مسلط کیا یہ حال سنکر حاضرین نے تعجب کیا **معجزہ** کلینی راوندی وغیرہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ عقب یمن مین ایک وادی ہے کہ اوسی برہوت کہتے ہین اور اوس وادی مین ایک چاہ ہی کہ نام اوس کا بلہوت ہی اور ہر شام ارواح کافرون اور مشرکون کی وہان آتی ہین اور صدید جہنم پیتی ہین اور اوسکی عقب ایک اور وادی ہے وہان چند گروہ ہین کہ اون کو ذریح کہتے ہین جب حضرت مبعوث ہوے تو اون مین ایک گوسالہ کے دم زمین پر مارتی اور بآواز بلند فریاد کی کہ اے آل ذریح فریاد کنندہ بزبان فصیح آواز کرتا ہے کہ نہین خدا مگر پروردگار

نے عالم اور محمد رسول خدا بہترین پیغمبران ہے اور علی وصی اوسکا افضل اوصیا ہی یہ سنکر اوس قوم نے اوسوقت کہا کہ خدا تعالی نے ایک امر عظیم کیواسطے اس گوسالہ کو گویا کیا ہے بعد اسکے گوسالہ نے پہر وہی ندا کی اوسوقت اونہون نے ایک کشتی بنائی اور سات آدمیون کو اوس مین سوار کیا اور بقدر رسقدور توشہ اون کے ہمراہ کر دیا اور کشتی کو چہوڑ دیا خدا نے بے مدد خدا ہوا اور ہوا کی اوس کشتی کو جدہ مین پہونچایا اور وہان سے وہ لوگ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی پہلے اس سے کہ وہ کچہہ کہین حضرت نے فرمایا کہ آل ذریح گوسالہ نے تم مین ندا کی ہے اونہون نے عرض کی ہان یا رسول اللہ صلعم اب آپ ہمیں دین و کتاب عرض کرین حضرت نے اونکو دین تلقین کیا اور ایک بنی ہاشم کو اونپر امیر کر کے ہمراہ اون کے روانہ کیا اور ابتک وہ دین حق پر ہین اور کچہہ اختلاف اونمین نہین ہوا **معجزہ** روایت متواترہ مین ہے کہ جب حضرت غار ثور مین تشریف لیگئی تو اوسیوقت عنکبوت نے آکر درہ کوہ پر جالا بنایا اور کبوترون نے وہیے تا کفارون کو یقین ہو کہ حضرت یہان ہین ہی کہتے ہین کہ کبوتران حرم اونہین کبوترون کی نسل سے ہین **معجزہ** اسیطرح روایت ہی کہ بروز فتح مکہ جانورون نے آپکے سر پر سایہ کیا **معجزہ** ابن شہر آشوب و راوندی وغیرہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جناب فرماتے ہین کہ ایک دفعہ جناب رسالت پناہ صلعم صحرا مین قضای حاجت کیواسطے تشریف لیگئے اور موزہ پای مبارک سے دور کیا بعد قضای حاجت کے حضرت نے وضو کیا اور موزہ پہننے کا ارادہ کیا اور چاہین کہ موزہ پہنین کہ یکایک ایک مرغ سبز کہ اوسی سبز قبا کہتے ہین ہوا سے اوترا اور حضرت کا موزہ اوٹہا کر لے گیا اور اوپر لیجا کر پہینک دیا اس جنبش مین ایک مار سیاہ اوس موزہ مین سے نکلا اور بعض روایت مین ہے کہ وہ مرغ سانپ کو موزہ مین سے نکال کر لے گیا اسی سبب سے حضرت نے اوس کے شکار کو منع فرمایا **معجزہ** تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام مین منقول ہے کہ ایک مرد مومن حضرت کی خدمت مین آیا حضرت رسول خدا صلعم نے اوس سے سوال کیا کہ تیرا دل اون مومنون سے کہ تیرے مانند وہ محب محمد و علی ہین کسطرح ہے اوس نے عرض کی کہ یا حضرت مین اون کو اپنی جان کے برابر جانتا ہون یہہ سن کر حضرت نے فرمایا کہ ای دوست خدا کے جا اور کسی بلا سے اور فقیر سے پروا نہ کر

کہ خدا تعالی بسبب تیرے اس عقیدہ کی اسقدر نعمت عطا کریگا کہ کسیکو ایسا فائدہ نہوا ہوگا مگر وہ کوئی کہ جیسا
ہوگا پس وہ مرد مومن ہمیشہ حضرت پر اور حضرت کے آل پر صلوات بھیجتا تھا ایکدن عمر و ابوبکر اوسی
ملی ابوبکر نی کہا کہ محمد نی تجھی خوب توشہ تشنگی و گرسنگی دیا ہی پھر عمر نے کہا محمد نی آخرت کی باطل کا
جیسا کہ وہ وعدہ ہا دروغ لوگونکو دیتا ہی تجکو بھی دیتی ہین دوسرے دن پھر ابوبکر و عمر نی اوس شخصکو بازار مین
دیکھا آپسمین دونون نی کہا کہ چلکر اس احمق سی ہنسنا چاہیی یہہ کہکر اوسکی پاس آئی عمر نے
اوس سے کہا کہ آج لوگون نے بازار مین تجارت کی اور بہت فائدہ اوٹھایا تو نی کیا تجارت کی اوسنی
کہا کہ میرے پاس مال تہا جو تجارت کرتا مگر صلوات محمد و آل محمد صلعم پر بھیجتا ہون عمر نی کہا کہ اوس
شغل سے سوا آٹا اسی بہی محرومی اور کیا فائدہ اوٹھائیگا جب تمہی اپنی گھر جائیگا تو خوان گرسنگی سامنی
بچہایا جائیگا اور اوسپر طعام الم و حرمان ہوگا اور وہ فرشتے کہ محمد کی تشنگی و گرسنگی و مذلت لاتی ہین
تیری واسطے بہی لاوینگے یہہ سنکر اوس مرد نے جواب دیا کہ بخدا سوگند کہ یہہ بات نہین ہے بلکہ محمد صلعم رسول خدا ہیں
جو اوسپر ایمان لاوے وہ سعادتمند و نیکو ہین سی ہے اور اللہ تعالے گرامی کریگا اونکو جو اوسپر ایمان لاتی ہین اور
اللہ تعالے تنگی کی بہت سی راحتین دیگا یہہ باتین ہو رہی تہین کہ ایک شخص سامنی سی آیا کہ ایک
مچھلی اوسکے ہاتھ مین تہی اور وہ بدبو اور فاسد ہوگئی تہی اور ان دونون نی از روے طنز ماہی فروش سے
کہا کہ اس ماہی کو اس اصحاب سے کی ہاتھ بیچ اوسنی اس شخص سے کہا کہ تو مجھسے یہہ ماہی لے لی کہ اور
کوئی اسکو نہین لیتا اوس شخص نے کہا کہ میری پاس اسکی قیمت نہین ہے اون دونون نی کہا کہ تو یہہ
ماہی لے قیمت ہم اسکی رسول خدا سے لوا دینگے پس اوس شخص نے وہ ماہی لی لی اور وہ ماہی فروش
حضرت کے پاس گیا حضرت نے اسامہ سے فرمایا کہ ایک درہم اسی دیدے وہ ماہی فروش خوش ہوکر وہ درہم
لیگیا بعد اسکے اوس مرد مومن نے اون دونو منافقون کی سامنی اوس مچھلی کو پاک کیا ایکایک اوس
ماہی کے پیٹ مین سے دو گوہر گران بہا نکلے کہ ہر ایک دو دو سو درہم کی قیمت کا تہا یہہ دیکھکر وہ دونو
بہت جلے اور اوس ماہی فروش کے پاس جاکر کہا کہ تیری مچھلی کی پیٹ مین سے دو گوہر بیش قیمت
نکلے ہین اور تو نی فقط مچھلی بیچی تہی تو جا کر وہ گوہر لی آ ماہی فروش نے آکر وہ دونو گوہر اوٹھا لیے
اوسیوقت وہ دونو گوہر اوس ماہی فروش کی ہاتھ مین دو عقرب ہوگئی اور اوسکی ہاتھ کو کاٹا
یہہ حال دیکھکر ماہی فروش چلایا اور اونکو اپنی ہاتھ سی پھینکدیا ابوبکر و عمر نی کہا کہ یہہ محمد کے

جادو سمجھے نہین بعد اسکے اوس مومن نے اوس مچھلی کے پیٹ مین سے اور دو گوہر پائے پھر ان منافقون نے کہا کہ یہہ بھی تیری
ہین انہین لیتے تھی جب اوس ماہی فروش نے اونکے اوٹھانیکا ارادہ کیا وہ دونو موتی سانپ بنگئے اور اوسپر حملہ آور
ہوکر اوسکے کاٹنے کو دوڑے پس ماہی فروش نے یہہ حال دیکھکر اوس مومن سے کہا کہ یہہ مجھے ہی کا نہین تو لیلے اونکو
مر دیجیے تا ہم مین اوٹھایا تو وہ مار و عقرب چارون موتی ہوگئے یہہ دیکھکر اون دونو نے کہا کہ سحر مین ہم نے محمد سے
زیادہ نہین دیکھا اوس مومن نے یہہ سنکر کہا کہ ای دشمنان ایمان لاؤ خدا پر کہ اوسنے حجت اپنی تم پر تمام کی ہی اور
اپنی عجائبات قدرتکا معائنہ کرایا ہی بعد اسکے وہ چارون موتی حضرتکی خدمت مین لایا اوسیوقت تجار عرب
سے آئے ہوئے تھی آکی اور اون موتیونکو چار ہزار درہم کو خرید کرکی لیگئے حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تجھے یہہ نعمت اس
سبب سے ملی کہ تو محمد و علی و آل محمد صلعم کی تعظیم کرتا ہی پہر حضرت نے فرمایا کہ اب مین تجھے اس مال کی تجارت
سودمند بتلاؤن اوسنے عرض کی کہ فرمائیے آپ نے فرمایا کہ ان روپیونکو تخم کر درختان بہشت کا یعنی یہہ روپے ان مومنین مین
تقسیم کر کہ خدا تعالی ثواب اسکا مضاعف کریگا اور ہر ایک حبہ سے تربیت کرکے اوسکو برابر کوہ واحد و قبیس کے کردیگا
اور تیرے واسطے ایک قصر جنت مین بنائیگا کہ اوسکے کنگورے یاقوت سرخ کی ہونگے معجزہ روایت ہے
کہ حضرت کے واسطے ایک کمان تحفہ مین آئی تھی اوس کمان مین عقاب کی صورت نقش کی ہوئی تھی جسوقت حضرت
نے اپنا دست مبارک اوس نقش پر رکھا اوسیوقت وہ محو ہوگیا ٭ بیان اون

معجزات کا جو حضرت سے عالم انسان مین واقع ہوئے

ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ایک عورت مشرکہ حضرت کو نہایت اذیت دیتی تھی اور زبان سے کلمات
بیہودہ نسبت حضرت کے کہتی تھی ایکدن وہ حضرت کے سامنے سے گذری اور طفل دو ماہہ اوسکی دوش پر تھا
جب حضرت کے نزدیک وہ عورت پہنچی تو وہ طفل بقدرت الہی گویا ہوا اور اوسنے کہا کہ السلام علیک
یا رسول اللہ محمد بن عبد اللہ یہہ سنکر اوسکی ماں بہت متعجب ہوئی پہر حضرت نے اوس لڑکے سے پوچھا
تو نے کیونکر جانا کہ مین رسول خدا ہون اوسنے عرض کی کہ مجھے پروردگار عالم کی طرف سے روح الامین نے اعلام کیا ہی
پہر حضرت نے پوچھا کہ روح الامین کون ہی اوسنے کہا کہ جبرئیل ہی کہ اب وہ آپکے سر مبارک پر کھڑا ہی اور
اور آپکو دیکھ رہا ہی پہر حضرت نے فرمایا کہ تیرا نام کیا ہی اوسنے جواب دیا کہ میرا نام عبد العزی رکھا ہی اور مین اوس سے
اعتقاد نہین رکھتا آپ جو چاہین میرا نام رکھدین حضرت نے فرمایا کہ تیرا نام عبد اللہ رکھا پہر اوسنے
عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم دعا کیجیے کہ خدا تعالی مجھے بہشت مین آپکے خدمتگارون مین کرے

حضرت نے سبب اسکا دریافت کیا اوس نے کہا کہ سعادت مند ہی وہ کہ جو آپ پر ایمان لایا اور بدبخت وہ ہی ہے جو آپ سے منکر ہے یہ کہکر اوس نے نعرہ مارا اور مرگیا **معجزہ** ابن شہر اشوب نے روایت کی ہے کہ ایک لڑکا بولتا نتہا لوگون کو یہ گمان تھا کہ یہ گونگا ہی اوسکو حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین لائے حضرت نے اوس سے پوچھا کہ مین کون ہون اوسیوقت وہ گویا ہوا اور کہنے لگا کہ آپ رسول خدا صلعم ہین بعد اسکے وہ باتین کرنے لگا **معجزہ** روایت ہی کہ حجۃ الوداع مین ایک کودک کو کپڑے مین لپیٹ کر لائے کہ حضرت اسکی واسطے دعا فرمائین اوسکو حضرت نے اپنی دست مبارک مین لیا اور فرمایا کہ ای لڑکے مین کون ہون اوس نے باواز بلند کہا کہ آپ رسول خدا صلعم ہین آپ نے فرمایا کہ ای لڑکے تو سچ کہتا ہی پس اوس کا لقب مبارک ہی ہوگیا اور اوسی مبارک یمامہ کہنے لگے **معجزہ** روایت ہی کہ کفار قریش نے طفیل عمرو سے کہا کہ جب تو مسجد حرام مین جائے تو روئی اپنی کانون مین رکہہ لینا کہ مبادا تو قرآن پڑہنا محمد کا سنے اور وہ تجہے فریب دے طفیل نے بموجب اون کے کہنے کے روئی کانون مین رکھکر داخل مسجد ہوا مگر حضرت کی آواز کے وہ روئی مانع نہوئی جسقدر کانون مین روئی زیادہ بھرتا جاتا تھا اوسیقدر کانون مین اور زیادہ آواز آتی تہی یہہ معجزہ دیکہکر وہ مسلمان ہوا اور اوس نے عرض کی یا حضرت مین اپنی قوم کا سردار ہون اگر کچہہ علامت ہو تو مین اپنی قوم کو اسلام کی دعوت کرون یہ سنکر حضرت نے استدعا کی کہ اے پروردگار اسکو کوئی علامت عنایت کر اوسیوقت اوسکی سر تازیانہ سے ایک نور مانند برق کے چمکنے لگا **معجزہ** راوندی نے مرہ بن جفیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ بعض غزوات مین مین حضرت کی ہمراہ تھا اور ایک اسپ مادہ ناتوان گھوڑی پر سوار تھا حضرت نے دیکہکر فرمایا کہ ای صاحب اسپ راوی کہتا ہی کہ مین نے عرض کی کہ یا حضرت یہہ اسپ لاغر و ناتوان ہے چل نہین سکتی اوسوقت حضرت کی دست مبارک مین تازیانہ تھا وہ آہستہ سے اوسکی ران مین لگایا اور فرمایا کہ ای خدا برکت دی اسی اس مادیان مین اوسی وقت وہ گھوڑون سے سبقت لیجاتی تہی اور حضرت کی دعا کی برکت سے اوسکے پیٹ کے بچھڑے بیچنے بارہ ہزار درہم کو فروخت کیئے **معجزہ** کتاب خرایج و علام الورا مین منقول ہے کہ ایک کودک کو حضرت کی خدمت مین لائے کہ اوس کے سر پر بال نہ تھے اور حضرت سے استدعا کی کہ یا حضرت آپ دعا فرمائین کہ اسکے سر پر بال پیدا ہو جائین حضرت نے اوسکے سر پر دست مبارک پھیرا اوسوقت اوسکی سر پر

بال نکل آئی یہ جو خبر اہل یمن کو پہونچی وہ ایک طفل کو لیکر مسیلمہ کذاب کے پاس گیے اوس نے جو اوسکی
سر پر اپنا دست نجس پہیرا اوسکے سر کے بال سب گر پڑے اور وہ گنجہ ہوگیا **بیان اون معجزات کا**
جو آپ سے مردونکے زندہ کرنے اور مریضون کے شفا دینے مین واقع ہوئے راوندی و ابن
شہر آشوب نے حضرت امام حسین علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ ایکدن ایک شخص
حضرت رسالت پناہ کی خدمت مین آیا اور اوس نے عرض کی کہ یا حضرت جاہلیت مین ایک دفعہ
سفر سی گھر مین آیا ایک دختر میری پانچ برس کی تہی اوسکو دیکہا مینی کہ زیور پہنی ہوی باہر جاتی ہی پس مجھے غیرت
آہی اور اوسکا ہاتھ پکڑکر فلان وادی مین اوسکو مارکر ڈال آیا حضرت نی فرمایا کہ میری ساتھ چل اور اوس جنگل
کو مجھی بتلا وہ مرد حضرت کے ہمراہ ہوا اور اوس وادی مین لے گیا وہان حضرت نے اوس سے پوچہا کہ تیری دختر کیا نام تھا
اوس نے کہا کہ فلانہ حضرت نے آواز دی کہ ای فلانہ زندہ ہو باذن خدا اوسیوقت وہ دختر اوس جگہہ سی باہر آئی
اور کہنے لگی لبیک و سعدیک یا رسول اللہ صلعم حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تیرے پدر و مادر مسلمان ہوے ہین کہی تو
تجھی اون کے پاس پہونچادون اوس لڑکی نی کہا مجھی اون سے کچہہ کام نہین خدا کو مینی اپنی حق مین اون سے بہتر پایا
ہی **معجزہ** راوندی وغیرہ نے روایت کی ہی کہ ایک جوان انصار کی والدہ بہت پیر تہی اور نابینا ہی
ہوگئی تہی اتفاقاً وہ جوان بیمار ہوا حضرت اوسکی عیادت کی واسطی تشریف لیگئی جب اوسکی گھر مین گئی تو
سنا کہ وہ مر گیا ہی اوسکی مانی دعا کی کہ الٰہی خداوندا مینی اس امید پر تیرے پیغمبر کیطرف ہجرت کی تہی کہ ہر شدت غم مین
تو میری یاری کری اب اس مصیبت کا مجھپر بار نہ ڈال اوسیوقت وہ جوان زندہ ہوگیا اور حضرت کے ہمراہ کھانا کھایا
معجزہ راوندی نے روایت کی ہے کہ ایک شخص انصار مین تھا اور اوسکی گھر مین ایک
بزغالہ تھا اوس نے اوس بزغالہ کو ذبح کیا اور اپنی زوجہ سی کہا کہ اس گوشت مین سے
تہوڑا سا پکاے اور تہوڑا سا بہون لے شاید حضرت رسالت پناہ صلعم ہمین مشرف کرین
اور آجکی رات ہماری گھر مین افطار فرمائین یہ کہکر حضرت کی خدمت مین مسجد مین گیا بعد
اسکے گھر مین جو لڑکی خوردسال اوسکی تہی اونہون نے جو بزغالہ کو ذبح ہوتے ہوے دیکہا کہ باپ نے اوسکی ذبح کیا ہی
پس ایک بھائی سی دوسرے بھائی کہنی لگا کہ آ مین تجھی ذبح کرون یہ کہکر چھری لے اور اپنے بھائی کو ذبح کر
ڈالا والدہ نے جو اوسکی یہ حال دیکہا چلائی اور فریاد کرکے دوڑی وہ لڑکا ماں سے ڈر کر
بھاگا اور کھڑکی کے نیچے جا پڑا اور مر گیا اوس زن مومنہ نے اون دونون طفل مردہ کو

مہمان کیا اور آپ طعام واسطے قدوم حضرت کے تیار کرنے لگی جب حضرت اوسکی گھر مین داخل ہوئی
اوسیوقت جبرئیل نازل ہوئے اور حضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اس سے ارشاد کیجیے کہ یہ اپنی فرزندون کو
حاضر کرے حضرت نے اوس شخص سے فرمایا کہ اپنی لڑکونکو میرے پاس لا اوسنے اپنی زوجہ سے پوچھا کہ لڑکے کہان
ہین اوسنے کہا کہ کہین گئی ہوئے ہین اوس جوان نے حضرت سے بیان کیا حضرت نے فرمایا نہین اونہین
ضرور لا پھر اوس نے آکر اپنی بی بی سے مبالغہ کیا اوسنے سارا حال بیان کردیا پس اوس شخص
نے دو نو لاشین حضرت کی خدمت مین حاضر کین حضرت نے اونکی زندہ ہونی کی دعا کی اوسیوقت
وہ زندہ ہوگئے اور مدت تک زندہ رہی **معجزہ** نعمان بن بشیر سی روایت ہی کہ زید بن خارجہ نے
جب وفات پائی تو اوسکی نعش ڈہکی ہوئی گھر مین تہی اور عورتین گرد اوسکی چلا رہی تہین اور وقت مغرب اور
عشا کا تہا ناگاہ اوس نعش نے آواز دی کہ چپ ہو جب اوسکی منہ پر سے کپڑا اوٹھایا تو اوس نے کہا
محمد رسول اللہ الامین وخاتم النبیین نبی الکتاب الاول یعنی محمد پیغمبر خدا ہین اور آخر ہین سب پیغمبرون کے
موافق لوح محفوظ کی پھر آواز آئی کہ صدق صدق یعنی سچ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر
کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور پھر مردہ ہوگیا **معجزہ** سلمان رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلعم مدینہ مین داخل ہوئی تو ابو ایوب انصاری کے گھر مین
تشریف لیگئی اوسوقت اوسکی گھر مین ایک بزغالہ اور ایک صاع جو کی اور کچھ نہ تہا پس اوس نے وہ بزغالہ
ذبح کیا اور پکایا اور جو کو آرد کر کے اوسکی روٹیان پکائین اور حضرت کی خدمت مین حاضر کین حضرت نے
فرمایا ندا کرو کہ جو کھانا کھانا چاہے تو ابو ایوب کے گھر مین آئی پس لشکر لوگ آنے شروع ہوی یہانتک کہ سارا
مکان بھر گیا حضرت نے وہ طعام سبکو تقسیم کیا سب نے پیٹ بھر کر کھایا اور بچ بھی رہا پھر حضرت نے
فرمایا کہ اس بزغالہ کے استخوان جمع کرو اور پوست مین رکھدو حسب الحکم استخوان اوٹھا کر پوست مین
رکھدیے حضرت نے فرمایا کہ زندہ ہو باذن خدا اوسیوقت وہ بزغالہ زندہ ہوگیا حاضرین نے
صدای شہادتین بلند کی **معجزہ** اسطرح روایت ہی کہ ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے حضرت
سیدۃ النساء العالمین کے نکاح کے دن ایک بزغالہ ذبح کر کے پکایا تہا حضرت نے فرمایا بسم اللہ
کہکر کھاؤ اور استخوان اسکے نہ توڑو بعد فراغ طعام کے حضرت نے دعا کی کہ الٰہی خداوند تو جانتا ہے
کہ ابو ایوب مرد فقیر ہے اور تو نے اس بزغالہ کو پیدا کیا اور تو ہی نے اسی فانی کیا تو ہی پھر اسی زندہ کر

پس اوسیوقت قدرت الہی اور دعائے جناب رسالت پناہی سے وہ زندہ ہوگیا اور اہل مدینہ اوسی بعوشہ کہتی تھے
اور بیمار اوسکی ورود سے شفا پاتی تہی معجزہ کتاب بصایر مین حضرت امام زین العابدین علیہ السلم سے مروی
ہے کہ جناب رسالت پناہ صلعم ایکدن تشریف رکہتی تہی اور فرمارہی تہی کہ چند روز ہوئی کہ مینی گوشت
تناول نہین کیا ایکمرد انصاری نے جو یہ بات سُنی اوٹہکر اپنی گھر گیا اور اپنی بی بی سے کہا کہ آج حضرت
یون فرماتے تہی اوسنے کہا کہ ہمارے گھر مین ایک بزغالہ ہی اوسی ذبح کر اور پکا کر لیجا پس وہ مرد نے اوسی
ذبح کرکے بریان کیا اور حضرتکی خدمت مین لایا حضرت نے فرمایا کہ اسی کھاؤ اور استخوان نہ توڑو جب وہ مرد پھرا
اپنی گھر مین گیا تو دیکھا کہ وہی بزغالہ گہر مین ڈہونڈتا پہرتا ہی معجزہ خرایج مین روایت ہے کہ ایک دفعہ
حضرت رسالت پناہ صلعم نے ایک آہو کو طلب کیا اور حکم کیا کہ ذبح کرکے بریان کر جب اوسکو بریان
کرکے لائی حضرت نے فرمایا اسکا گوشت کھاؤ اور استخوان اسکی نہ توڑو بعد انفراغ طعام حضرت نے
فرمایا کہ اسکے پوست مین اسکی استخوان رکھدو جب وہ استخوان رکھدی تو حضرت نے دعا کی اوسیوقت
وہ زندہ ہوکر چرنے لگا معجزہ کتاب بصایر مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلم سی روایت ہے
کہ جب حضرت فاطمہ بنت اسد نے انتقال کیا تو جناب امیر علیہ السلم حضرت رسالت پناہ صلعم کی
خدمت مین آئی اور عرض کی کہ میری والدہ فوت ہوئین حضرت یہ خبر سُنکر گریان ہوے اور فرمایا
کہ وہ میری بہی والدہ تہین اسوقت حضرت نے اپنی ردای مبارک دی کہ اسکا کفن دو بعد تکفین کے
جب جنازہ لیچلے تو حضرت ہمراہ ہوے اور نماز میت حضرت نے پڑہی اور ایسی پڑہی کہ پہلی اوس کے کبہی
کسی پر نہ پڑہی تہی پہر حضرت اونکی قبر مین اوتری اور لیٹے بعد اسکے جب حضرت فاطمہ کو قبر مین
رکہا تو حضرت نی پکارا کہ ای فاطمہ اونہون نے جواب دیا لبیک یا رسول اللہ صلعم حضرت نے فرمایا تمنے
وعدہ پروردگار کا درست پایا جو کہ تمسے کیا تہا اونہون نے کہا کہ ہان مینے درست پایا اللہ تعالی تجہی
جزای خیر دی بعد اسکے بہت دیر تک آپنے کچہہ راز کہا اور پہر قبر سے باہر آئی لوگون نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنے باب فاطمہ مین چند امور ایسے کیے ہین کہ کسی اور سے
نہین کیئے حضرت نے فرمایا کہ سبب اسکا یہ ہی کہ ایکدن مینی فاطمہ سے کہا تہا کہ مردم برہنہ قبر سے
محشور ہونگے اوس نے فریاد کی اور کہا وافضیحتا اس سبب سے مینی پیراہن اپنا کفن کیواسطے دیا
اور خدا سی درخواست کی کہ کفن اسکا کہنہ نکرنا پہر ایکدن مینے فشار و عذاب قبر کا بیان کیا تھا

اوسپر بھی فاطمہ نے ایسا ہی استغاثہ کیا تھا اسواسطی مین اوسکی قبر مین سویا اور خدا سے چاہا کہ ایک دروازہ بہشت اسکی قبر مین کھولدی اب اوسکی قبر ایک باغ باغہای بہشت سے ہوگئی ہے معجزہ شیخ طوسی وغیرہ محدثان خاصہ وعامہ نے روایت کی ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسالت پناہ صلعم نے مجھی جنگ خیبر کیواسطی طلب کیا ان روزونمین میری آنکھین اسقدر دکھتی تھین کہ مین کھول نہ سکتا تھا پس جب حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا آپنے آب دہان مبارک میری آنکھونمین لگا دیا اوسیوقت آنکھین اچھی ہوگئین اور پھر کبھی مینے آزار چشم نہ دیکھا پھر حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ الہی اوسکو شدت گرما و سرما سی علی کو محفوظ رکھہ حضرت کی دعا کی برکت سی آج تک مین شدت گرما و سرما سی ستاذی نہین ہوا چنانچہ جناب امیر علیہ السلام شدت سرما مین ایک پیراہن پہنتی تہی اور پروا نہ کرتے تہی معجزہ راوندی وغیرہ نے روایت کی ہی کہ جنگ خیبر مین سلمہ بن الاکوع کو ایک زخم منکر لگا حضرت مقدس نبوی نے تین دفعہ آب دہان مبارک اوسپر لگایا ایک ساعت مین اچھا ہوگیا معجزہ اور آپ آنکھہ قتادہ کی جنگ احد مین ڈھیلے سے باہر نکل پڑی تہی حضرت نے اپنے دست معجزنما سے اوٹھا کر رکھدی اوسیوقت وہ آنکھہ اوس کی دوسری آنکھہ سے بھی زیادہ روشن ہوگئی معجزہ راوندی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جنگ بدر مین حضرت ابوجہل سے ہاتھ معاذ بن عفر کا جدا ہوگیا تھا وہ کٹا ہوا ہاتہ حضرت کے پاس اوٹھا لایا حضرت نے اوس موقع پر آب دہن مبارک لگا دیا اور کٹا ہوا ہاتہ جا دیا اوسیوقت وہ ہاتہہ قوی تر سابق سے ہوگیا معجزہ اوسی راوی نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ ایک جنگ مین پانو عمر بن معاذ کا کٹ گیا تھا حضرت نے آب دہان مبارک اوس موضع پر لگایا اوسیوقت پانو اچھا ہوگیا معجزہ روایت ہی کہ محمد بن مسلم نے جبان کعب کو قتل کیا تو گھبراہٹ مین آتی دفع محمد کے پانو پر ضرب لگی اور زانو کی پاس سے ٹوٹ گیا جب حضرت کی خدمت مین آیا حضرت نے دست مبارک موضع ماؤف پر لگایا اوسیوقت وہ دوسرے پانو کی مانند ہوگیا معجزہ روایت ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلعم نے عبد اللہ بن عتیک کو ابو رافع یہودی کی قتل کیواسطی بھیجا اوس نے اوسی قتل کیا ہنگام مراجعت اوس کا پانو اوٹھہ کر ٹوٹ گیا جب وہ حضرت کی خدمت مین آیا حضرت نے فرمایا کہ پانو دراز کر اوسنے دراز کیا حضرت نے دست معجزنما

اوسپر پھیرا اوسی وقت وہ اچھا ہو گیا **معجزہ** عروہ بن زبیر سے روایت ہی کہ وہ کہتا ہی کہ مکہ مین ایک عورت تھی زہرہ نام وہ مسلمان ہوئی بعد اسلام کی اوسکی آنکھین نابینا ہوگئین کفار کہنے لگے کہ لات وعزی نے اسی اندھا کر دیا ہے یہہ سنکر حضرت نے دست مبارک اپنا اوسکی آنکھون پر پھیرا اوسیوقت آنکھین اوسکی روشن ہوگئین **معجزہ** ابن شہر آشوب سے روایت ہی کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی پاس ایک عورت نابینا تھی حضرت رسالت پناہ نے اوسے دیکھکر فرمایا کہ آنکھین تیری روشن ہوجائینگے اوسیوقت اوسکی آنکھین روشن ہوگئین **معجزہ** راوندی نے عثمان بن حیدر سے روایت کی ہی کہ ایک نابینا حضرت کی خدمت مین آیا اور اپنی حال کی شکایت کی حضرت نے اوسکو ایک دعا تعلیم فرمائی کہ نماز پڑہکر یہ دعا پڑہ پس اوسیوقت اوس نے وضو کیا اور نماز پڑہی اور وہ دعا پڑہی عثمان کہتا ہے کہ مین اوس مجلس مین بیٹھتا ہے تھا کہ وہ شخص بینا ہوگیا صحیح وسالم اپنے گھر گیا گویا کبھی اندھا ہی نہ تھا **معجزہ** کتاب بصایر مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ وہ فرماتے ہین کہ ایک مرد نابینا حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین آیا اور اوس نے عرض کی کہ یا حضرت دعا کیجئے کہ میری آنکھین روشن ہوجائین حضرت نے دعا کی اوسیوقت اوسکی آنکھین روشن ہوگئین اسیطرح ایک اور نابینا حضرت کی خدمت مین آیا اور اوس نے بہی استدعا کی اوسکو حضرت نے جواب دیا . . . . کہ تو بینا ہونیکو اچھا جانتا ہے یا بہشت کو اوس نے عرض کہ یا حضرت بدلہ نابینا ہونے کا کیا بہشت ہی حضرت نے فرمایا کہ خدائے تعالے اس سے کریم تر ہے کہ بندہ کو اپنی علت کوری مین مبتلا کرے اور بدلہ اوس کا اوسی بہی بہشت نہ دی **معجزہ** کتاب خرایج مین منقول ہے کہ ایک شخص کے اعضا علت جزام سے گر پڑے تھی اوس نے آکر حضرت سے شکایت کی حضرت نے قدح آب طلب کیا اور آب دہن مبارک اوس مین ڈالدیا اور فرمایا کہ یہہ پانی سب اعضا پر مل اوس نے وہ پانی تمام بدن پر مل لیا اوسیوقت اوس کے اعضا درست ہوگئے **معجزہ** راوندی وغیرہ نی اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسالت پناہ صلعم حجۃ الوداع کو تشریف لیچلی تو حضرت وادی روحا مین پہونچے وہان ایک عورت ایک لڑکی کو کندہی پر ڈالے ہوے لائی اور اس نے عرض کی کہ یا حضرت جب سے یہ پیدا ہوا ہے بیہوش و مصروع ہی حضرت نے اس لڑکی کی منہ مین آب دہان مبارک ڈالا اوسیوقت وہ اچھا ہوگیا بعد اسکی حضرت نے ارادہ قضا حاجت کا کیا مگر اوس وادی مین ایسی جگہہ نہ تھی کہ حضرت لوگون سے نہان ہوکر حاجت دور کرے

کہ تو ان درختہاے خرماکی پاس جا اور ان پتھرونکی پاس جا اور کہہ کہ رسول اللہ صلعم فرماتی ہین کہ تم یہان آکر
ایک جا ہو جاؤ اور پتھر ایکجا ہو کر بلند ہو جائین راوی کہتا ہے کہ جسوقت مینے جا کر یہہ پیغام حضرت کا
دیا اوسیوقت وہ درخت ایک جگہہ ہو گئے اور پتھرونکی ایک دیوار بنگئی حضرت نے اون درختونکے
پیچھے قضای حاجت کی بعد الفراغ کی حضرت نے اونسے فرمایا کہ اپنی جگہہ چلی جاؤ اوسیوقت وہ
درخت اور پتھر اپنی اپنی جگہہ چلیگئے **معجزہ** بطریق عامہ روایت ہے کہ حبیب بن فدیک کی
باپ کی آنکھونمین پہلی پڑگئی تہی اور وہ بالکل نابینا ہو گیا تہا حضرت رسالت پناہ صلعم نے
اوسکی آنکھون پر دم کیا اوسیوقت اوسکی آنکھین اچھی ہو گئین راوی کہتا ہے کہ اسّی برسکی
عمر مین مینے اوسے سوئی پروتی ہوے دیکھا **معجزہ** بطریق عامہ روایت ہے کہ محمد بن حاطب کے ہاتھہ
لڑکپن مین ہانڈی اولٹ پڑی اور ہاتھہ جل گیا جناب رسالت پناہ صلعم نے اوسپر دست مبارک
پہیرا اور آب دہن معجز نشان لگایا فوراً اچھا ہو گیا **معجزہ** اسیطرح روایت ہے کہ شرحبیل جعفی کی
ہتیلی مین ایک ایسا غدود تہا کہ بسبب اوسکی وہ تلوار پکڑ نسکتا تہا نہ گہوڑے کی باگ تہام سکتا تہا
اوسنے اوس غدود کا حال حضرت کی خدمتمین بیان کیا حضرت نے اپنی ہتیلی کو اوس غدود پر
جا کے زور کیا اوسیوقت وہ غدود جاتا رہا اور نشان تک باقی نرہا **معجزہ** اسیطرح روایت ہے
کہ عبد اللہ بن انیس کے سر مین چوٹ آئی حضرت نے آب دہن مبارک لگادیا اوسیوقت وہ
چوٹ اچھی ہو گئی **معجزہ** روایت ہی کہ حبیب بن یساف کے جنگ بدر مین درمیان دونو
کندہونکی تلوار لگی اور زخم ایسا کاری آیا کہ ایکجانب بدن کے لٹک پڑی حضرت نے اوسیوقت
اوسکی بدنکو ملایا اور اوسپر دم کیا اوسیوقت اچھا ہو گیا اور یہہ معجزہ عین جنگ مین واقع ہوا
کہ پہر حبیب نے اپنے قاتل کو قتل کیا **معجزہ** ابو القاسم نے معاویہ بن حکم سے روایت کی ہے
کہ وہ کہتا ہی کہ ہم حضرت رسالت پناہ صلعم کی ہمراہ غزوۂ خندق مین تہے ایکدفعہ میرے بہائی علی
بن الحکم نے گہوڑا اپنا خندق مین اوتارا دیوار خندق سے اوسکی پانوکو صدمہ پہونچا وہ حضرت کی
خدمتمین حاضر ہوا ہنوز وہ گہوڑے سے نیچے نہین اوترا تہا کہ حضرت نے اپنا دست مبارک اوسکی
چوٹ پر پہیرا اور فرمایا بسم اللہ فوراً وہ چوٹ اچھی ہو گئی اور درد جاتا رہا **معجزہ** ابن عباس
سے روایت ہے کہ ایک عورت جناب رسالت پناہ صلعم کی حضور مین اپنی لڑکی کو لائی کہ اوسکو جنون تہا

حضرت نے اوسکی سینہ پر ہاتھ پھیرا اوسیوقت اوسنے زور سے قی کی اور اوسکے پیٹ میں سے ایک چیز سیاہ کتے کی
پلے کی مانند نکلی اور وہ اچھا ہوگیا **معجزہ** راوندی وغیرہ نے روایت کی ہی کہ ایکدفعہ حضرت
ابوطالب بیمار ہوگئے تو حضرت رسالت پناہ صلعم اونکی عیادت کیواسطے تشریف لیگئے حضرت ابوطالب نے
جناب مقدس نبوی سے کہا کہ اے برادرزادے پروردگار سے دعا کر کہ مجھے صحت بخشے حضرت نے اوسوقت
دعا کی کہ یا خدا میرے عم کو شفا دے حضرت کے دعا کرتی ہی حضرت ابوطالب اوٹھہ کھڑے ہوگئے گویا بند
میں سے رہا ہوگئے **معجزہ** اسیطرح ایکدفعہ جناب امیر علیہ السلم بہت بیمار ہوئے آپ نے فرمایا کہ یا اللہ
اگر میری اجل آگئی ہی تو آجائے تا میں اس بیماری کی تکلیف سے نجات پاؤن اور اگر اجل نہیں آئی
تو مجھے شفا دے اور جو امتحان کے لئے یہہ بیماری ہے تو مجھے صبر دے حضرت نے جو یہہ سنا دعا کی اور فرمایا کہ ای پروردگار
علی کو شفا دے اوسیوقت حضرت امیر علیہ السلم اچھے ہوگئے اور جناب امیر فرماتے ہیں کہ پھر کبھی مجھے وہ
درد نہیں ہوا **معجزہ** خاصہ و عامہ سے روایت ہے کہ پہلے اس سے کہ حضرت رسالت پناہ صلعم
مدینہ میں ہجرت کرین بیماری اور کثرت طاعون سب شہروں سے اوسمیں زیادہ تھی جب حضرت نے
مدینہ میں نزول اجلال فرمایا تو دعا کی کہ بارخدایا محبوب کر ہمیں نسبت مدینہ جیسا محبوب کیا تھا
مکہ کو اور ہوا اسکی صحیح کر اور بیماری یہانکی جحفہ میں منتقل کر پس ببرکت دعاے حضرت مدینہ کی
سب شہروں سے بہتر آب ہوا ہوگئی اور بیماری بالکل جاتی رہی اور طاعون نے جحفہ کو خالی
کردیا **معجزہ** راوندی نے روایت کی ہی کہ ابیض بن حمال نے کہا کہ میری منہہ پر سفید داغ
ہوگئی تھی میں جا کر حضرت سے اسی عرض کی کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجے اوسوقت
حضرت نے دست مبارک میرے منہہ پر پھیرا فوراً وہ داغ جاتی رہی گویا تھی ہی نہیں تھا
معجزہ شیخ طبرسی وغیرہ نے روایت کی ہی کہ ایوب ایک رئیس گاں عرب میں سے تھا اوسکو علت
استسقے کی ہوگئی تھی اوسنی لبید بن ربیعہ کو معہ تحفہ حضرت کی خدمت میں بہیجا جب وہ حضرت کی خدمت میں پہنچا
تو حضرت نے تحفہ اوسکا رد کیا اور فرمایا کہ میں مشرک کا تحفہ نہیں لیتا بعد اسکے لبید نے اوسکی بیماری کا
حال بیان کیا حضرت نے تھوڑیسی خاک اوٹھا کر آب دہان مبارک اوسپر ڈالا اور فرمایا کہ اسی پانی میں
ڈالکر اوسی پلادینا لبید وہ خاک لیکے تو لی مگر جانا کہ یہہ حضرت نے استہزا کیا ہی جب وہ آیا
تو وہ خاک ایوب کو پلائی اوسیوقت وہ اچھا ہوگیا **معجزہ** ابن شہرآشوب نے جابر رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہی کہ مین ایک دفعہ بیمار ہوا او بیہوشی مجپہ طاری ہوئی حضرت رسالت پناہ صلعم
میری عیادت کو تشریف لائے اور میرا یہ حال دیکھکر جس پانی سے کہ حضرت نے دست مبارک دہویا تھا
وہ میرے پر چھڑک دیا اوسیوقت مین ہوش مین آگیا اور اچھا ہوگیا **معجزہ** ابن شہر آشوب نے روایت
کی ہی کہ طفیل بن عامر یا حسان بن عمرو کو مرض خورہ عارض ہوا حضرت نے رسالت پناہ صلعم سی اوس نے
شفا کیواسطی عرض کی حضرت نے اونکے واسطے آب طلب کیا اور آب دہان مبارک اوس مین ڈالدیا اور فرمایا کہ اس پانی سی غسل کراو
اوس نے غسل کیا اوسیوقت اچھا ہوگیا **معجزہ** اسیطرح عبداللہ بن انس کو ایک عارضہ ہوا حضرت نے دست مبارک
سے اوسی مس کیا اوسیوقت وہ جاتا رہا **معجزہ** ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ عامر بروز فتح مکہ اپنے
پسر کو کہ وہ پنجا بہ تھا حضرت رسول اللہ صلعم کی خدمت مین لایا اور عرض کی کہ یا حضرت اسکا تالو اوٹھا
دیجیے آپنے فرمایا کچھہ حاجت نہین اور اوس لڑکے کو آپنے لے لیا اور آب دہان مبارک اوسکی مُنہ مین ڈالدیا
وہ ازروی خواہش نکل گیا حضرت نی فرمایا کہ اللہ تعالی اسی آب فراوان بخشی گا پس حضرت کی دعا نے
یہ اثر کیا کہ جس زمین پر وہ قدم رکھتا تھا پانی اوسمین سے نکل آتا تھا مزروع اور قنوات اوسکی مشہور
ہین **معجزہ** روایت ہی کہ جنگ احد مین جناب امیر المومنین علیہ السلام کی چالیس زخم لگے
تھے حضرت نی آب دہان مبارک اونپر لگا دیا اوسیوقت زخم سب اچھے ہوگئے گویا لگے ہی نہ تھے

بیان معجزات اجابت دعای حضرت صلی اللہ

ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ جناب رسالت پناہ کی ہنگام طفولیت مین مکہ مین قحط پڑا بعض کفار
قریش نے لات وعزی سے دعا کی کہ پس ورقہ بن نوفل نے کہا کہ ای گروہ قریش حق سی کیون
دور ہوتے ہو تمہارے پاس بقیہ ابراہیم موجود ہے یعنی ابو طالب یہ سنکر سب نے حضرت ابو طالب
کو طلب باران مین اپنا شفیع گردانا پس حضرت ابو طالب نے ہمراہ جناب مقدس نبوی
تشریف لے گئے اور پشت مبارک کا کعبہ پر تکیہ کیا اور دست دعا آسمان کی طرف بلند کیا
اوسیوقت ابر پیدا ہوا اور مینہ برسنا شروع ہوا اور یہان تک برسا کہ قحط رفع ہوا۔
معجزہ شیخ طوسی نے اسطرح روایت کی ہے کہ جنگ حدیبیہ مین اصحاب جناب رسالت پناہ
صلعم کو تشنگی ہوئی اور صحابہ نے حضرت سی عرض کی حضرت نے دعا کی اوسیوقت ابر اٹھا اور

اور ابر اسقدر برسا کہ سب سیراب ہوگئے معجزہ راوندی نے بعض صحابہ سے روایت کی ہے کہ ایکدن حضرت
تشریف رکھتے تھے کہ یکایک ہمسے جدا ہوکر تشریف لیگئے اور وہان جاکر دست مبارک دراز کیا
جیسے کوئی کسی سے مصافحہ کرتا ہے بعد اسکے تشریف لائے اور ہمارے پاس رونق بخش ہوئے ہمنے عرض کی یا حضرت
باتین تو ہمنے سنین مگر کسیکو دیکھا نہین یہہ کیا اسرار تھا حضرت نے فرمایا یہہ اسمٰعیل فرشتہ باران تھا
خدا تعالےٰ سے اجازت لیکے میری ملاقات کیواسطے آیا تھا مینے اوس سے پوچھا کہ مینہہ یہان کب برسیگا اسنے کہا
کہ فلان ماہ فلان روز بارش ہوگی اور راوی کہتا ہے کہ جب وہ روز ہوا ہمنے نماز صبح پڑہی کچھہ آثار برسنے کی
نہ معلوم ہوئے جب ہم نماز عصر پڑھ چکے تو ابر ظاہر ہوا اور بہت برسا مین ہنسا حضرت نے فرمایا کیون ہنستا ہے
مینے عرض کی کہ وعدہ فرشتہ کا ظاہر ہوا حضرت نے فرمایا یہہ ضرور لکہنی ہوتا سبب مزید ظہور حق ہو
معجزہ راوندی روایت کرتا ہے کہ جنگ تبوک مین بسبب نہونے پانی کے لوگ تشنہ ہوئے حضرت رسول اللہ
صلعم سے عرض کی کہ یا حضرت دعا کیجئے حضرت نے دعا کی پس اسیوقت ابر آیا اور اسقدر برسا کہ رود خانے
جاری ہوگئے بعض منافق کہنے لگے کہ یہہ ابر بے ہنگام بسبب نظرات کواکب کے تھا معجزہ راوندی
نے روایت کی ہے کہ ایک شخص کے سر کے بال موضع سجود پر آکر گرتے تھے حضرت رسولخدا صلعم نے اوسکے
حق مین دعا کی کہ یا خداوندا اسکے سر کو قبیح کر اوسیوقت اوسکے سر کے بال تمام گر پڑے معجزہ روایت ہے
کہ مادر انس نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم انس آپکا خادم ہے اسکے واسطے دعا کیجے چونکہ
وہ بے دیانت قابل سعادت آخرت کے نتھا حضرت نے دعا کی کہ یا خدا اموال و اولاد انس کے زیادہ کر پس حضرت
کی برکت دعا سے اسقدر اوسکے فرزند ہوئے کہ ایک طاعون مین سو فرزند اوسکے مرے معجزہ راوندی وغیرہ نے
روایت کی ہے کہ حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ دست چپ سے وہ طعام کہاتا تھا حضرت نے اوسسے فرمایا کہ
کہانا دست راست سے کہا اوسنے کہا کہ مین اس ہاتھہ سے نہین کہا سکتا اور یہہ اوسنے جھوٹ کہا تھا
حضرت نے فرمایا نہ کہا سکتا ہوگا بعد اسکے ہر چند وہ چاہتا تھا کہ دست راست اپنا منہہ تک پہونچاوے
مگر نہ پہونچ سکتا تھا اور طرف جاتا تھا معجزہ راوندی وغیرہ نے عمر بن اخطب سے روایت کی ہے کہ وہ
کہتا ہے کہ ایکدفعہ جناب رسالت پناہ صلعم نے پانی مجھسے طلب کیا مینے پانی حاضر کیا اور ایک بال پانی مین
پڑا تھا اوسے نکال ڈالا حضرت نے دو دفعہ فرمایا کہ پروردگار حسن و جمال اسکو عنایت کر ایک شخص
کہتا ہے کہ مینے عمر کو دیکھا جبکہ عمر اوسکی ترانوے برس کی تہی مگر ایک بال سفید سر مین اسکے ظاہر

نہ ہوا تہا معجزہ سید مرتضی و ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی نابغہ جعدی نی حضرت کی مدح مین شعر پڑھے
اوسمین ایک یہ شعر تہا کہ مضمون اوسکا یہہ ہے کہ مین آسمان پر گیا اور امید ہے کہ بالاتر اس سے جاؤن
حضرت نے فرمایا کہ آسمان سے اوپر تجہی کس چیز کا گمان ہے اوسنی عرض کی بہشت کا حضرت نے فرمایا خوب کہا
تو نی اللہ تعالی تیرا منہہ بنا رکہی راوی کہتا ہی کہ مینی اوسی دیکہا کہ جب اوسکی عمر ایکسو بیس ۱۲۰ برس کی ہو چکی
تہی اور تمام بدن پر شکنج ہو گیا تہا مگر دانت اوسکی نہایت سفید و لمعان تہے اور بعض روایت مین ہے
کہ جب اوسکی دانت گر پڑتی تہی اوس سے بہتر نکل آتی تہی معجزہ راوندی نے روایت کی ہی کہ ایک عورت
حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور اوسنی عرض کی کہ مین اپنی شوہر کو دشمن رکہتی ہون
حضرت نے اوسکی شوہر کو بلایا اور ان دونو کی واسطے دعا کی اور پیشانی دونو کی آپسمین ملا کر فرمایا کہ الہی خدا
الفت ڈال دے درمیان ان دونو کی بعد اسکے وہ عورت کہتی تہی کہ اب مجہے نزدیک کوئی محبوب تر شوہر سی نہین ہے
معجزہ راوندی وغیرہ نے روایت کی ہی کہ عمرو بن الحمق خزاعی نی حضرت رسول خدا صلعم کو پانی دیا تہا
حضرت نے اوسی دعا دی کہ الہی خدا اوسکو جوانی سی بہرہ مند کر اسی برس کی عمر ہوئی اور ایک بال سفید
اوسکی محاسن مین نہ تہا معجزہ عطا سی روایت ہے کہ ثابت بن زید کو مینی دیکہا کہ میان سر مین اوسکی
سیاہ بال تہی اور تمام سر و ریش مین اوسکی سفید بال تہی مینی اوس سے کہا کہ عجب بات ہے کہ میان
سر تو تیرا سیاہ ہی اور سب تمام بال سفید ہین اوسنی کہا سبب یہہ ہے کہ لڑکپن مین مین لڑکون سے
کہیل رہا تہا کہ حضرت رسالت پناہ صلعم میرے سامنی سی گذری مینی حضرت کو سلام کیا آپنی فرمایا
کہ تو کون ہے مینی عرض کی کہ مین سایب برادرزادہ نمر بن قاسط کا ہون پس حضرت نے میری
سر پر دست شفقت پہیرا اور دعا برکت دی بسبب برکت مس کرنی دست مبارک آنحضرت
یہان بال سفید نہین نکلے معجزہ راوندی نے فضل بن عباس سے روایت کی ہی کہ وہ کہتی ہین
کہ ایک شخص حضرت کی خدمت مین آیا اور اوسنی عرض کی کہ مین بخیل و ترسناک و بسیار خواب کنندہ
ہون آپ دعا فرمائین کہ یہہ صفتہا بد مجہسی دور ہو جائین حضرت نے دعا کی اوسی دن سے
اوس سے زیادہ بخشندہ تر و شجاع تر و کم خواب تر کوئی معلوم نہوتا تہا معجزہ راوندی نے روایت
کی ہی کہ جناب رسالت پناہ صلعم نی ایک یہودی سی کچہہ قرض منگایا تہا اوسنی بہیجا حضرت نے
اوسی دعا دی کہ الہی خدا حسن و جمال اوسکا دایم رکہنا راوی کہتا ہی کہ اسی برس کا وہ ہو گیا تہا

اور ایک بال سفید اوسکی ریش سے نکلا تھا معجزہ راوندی نے انس سے روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہے کہ ایکدن
جناب رسولخدا نے فرمایا کہ اس در سے وہ داخل ہوگا جو بہترین اوصیا ہے اور قدر اوسکی نزدیک پیغمبر کے سب سے
زیادہ ہے پس اوسیوقت جناب امیر تشریف لائے حضرت نے جناب امیر کو دیکہکر فرمایا کہ اے خداوند اس سے
الفت کر اور ہر بلا برطرف کر بعد اسکے جناب امیر علیہ السلم گریاں ہوئے آنحضرت نے پایا تا داخل رحمت الٰہی ہوئے
معجزہ ابن شہر آشوب سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے نامہ اپنا قبیلہ بنی حارثہ کو بہیجا اور طرف اسلام کے
دعوت کی اونہون نے حضرت کا نامہ دہو ڈالا اور کاغذ کو اپنی ڈول کی سوراخ مین رکہدیا حضرت نے
یہہ سنکر اونکو نفرین کی کہ ای بارخدا عقل انکی سلب کر بعد اس دعا کے وہ اسقدر کم عقل ہوئی کہ
قلت عقل و تدبیر مین عرب مین ضرب المثل ہین معجزہ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ایکدفعہ
جناب مقدس نبوی اذیت قریش سے دلگیر ہوکر عرفات کیطرف تشریف لیگئی وہان چند شتر
ابو شریان کے چرتی تہی جب وہ ملعون آیا اور حضرتکو دیکہا آپ سے پوچہا کہ تو کون ہے حضرت نے فرمایا مین ہون
محمد رسول اللہ صلعم اوس ملعون نے کہا کہ تو یہانسی جا یعنی جن شترونمین تو ہوا اونکی کیا قرار اوسوقت
حضرت نے اوسکو نفرین کی اور فرمایا کہ ایخداوند اسکی عمر اندوہ و تعب مین طولانی کر راوی
کہتا ہی کہ دیکہا مینی کہ وہ بدترین حال مین گرفتار تہا اور فرط رنج و الم سے پیر ہوگیا تہا اور آرزوی مرگ
کرتا تہا اور مرتا نہ تہا لوگ کہتی تہی کہ اثر نفرین جناب رسالت پناہ صلعم سے ہے معجزہ وہی راوی
روایت کرتا ہی کہ جناب رسولخدا صلعم نے درباب اسیران ہوازن اصحاب سے مشورت کی
اس امر کی کہ ان اسیرون کو واپس دینا چاہتی سب نے حضرت کا فرمانا قبول کیا مگر ایک شخص نے
منظور نکیا اور سنی اپنا حصہ طلب کیا حضرت نے دعا کی خداوندا اسکا بہرہ جبس کم کر پس جسوقت
وہ اپنا حصہ جدا کرنیکو آیا تو دختران باکرہ و پسران سالم سی گذر گیا اور ایک پیرزال کو دیکہکر کہا
کہ اسی لیونکا یہہ کسی قبیلہ کی بزرگ ہوگی وہ بہت سا زر اسکی رہائی مین مجہی دینگی جب وہ اوسکو
لیگیا تو وہ عورت بقدر نکلی اور کسینے اوسی رہا نکیا اور اوسی خود روپوش اوسکے [illegible] + +
معجزہ فاضل بقاعہ نے روایت کی ہی کہ بادشاہ فرنگ نے حضرت رسول اللہ صلعم کے نامہ کی تعظیم کی
اور بادشاہ عجم نی حضرت کا نامہ پہاڑ ڈالا بقول نظامی غرور دریکان نامہ گردن شکن ساخت
نہ نامہ بلکہ نام خود شکستن را + پس حضرت نے اوسکے نفرین کی اور جانشینان اوسکا کلمہ [illegible]

قبضہ اسلام میں آیا اور عزیز ندا اوسکی اسیر مسلمان ہو اور شاہ فرنگ کو حضرت دعا کی ملک اوسکا
پائندہ رہا معجزہ دوسرا راوی جعفر بن نطورسی روایت کرتا ہی کہ وہ کہتا ہی کہ مین حضرت رسالتپناہ
صلعم کی خدمت میں ہنگام جنگ تبوک حاضر تھا یکایک تازیانہ حضرت کے دست مبارک سے گر پڑا میں نے
گھوڑے سے اوتر کر تازیانہ حضرت کو اوٹھا کر دیدیا حضرت نے فرمایا کہ خدا عمر تیری دراز کری [illegible] کہ ایک
سو بیس برس تک زندہ رہا معجزہ اوسی راوی سے روایت ہے کہ ایکروز جناب رسالتپناہ [illegible] عبداللہ
بن جعفر طیار کے سامنے گذرے اور وہ لڑکوں میں کھیل رہے تھے اور مٹی کا گھر بنا رہے تھے حضرت نے
فرمایا کہ یہ گھر کیا کریگا اوسنے عرض کی فروخت کرونگا حضرت نے فرمایا فروخت کر کے کیا کریگا اوسنے
کہا رطب خریدونگا اور کھاؤنگا حضرت نے دعا دی کہ خدا تعالیٰ اسکے [illegible] میں برکت دے [illegible]
اسکا سود مند کر بیع کت دعا حضرت سے یہ عالم ہوا کہ جو چیز اونہوں نے خریدی اوس میں فائدہ [illegible]
ہوا اور اسقدر مالدار ہو گئے کہ جود و بخشش میں مثل ہو گئی یہانتک کہ اہل مدینہ جو قرض
لیتے تھے تو وعدہ کرتے تھے کہ ہنگام عطا عبداللہ بن جعفر کے ہم ادا کرینگے معجزہ روایت ہے کہ ابو ہریرہ
ایک مشت خرما لایا اور اوسنے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا برکت کیجئے حضرت نے [illegible] فرمایا
کہ ان خرموں کو کیسہ میں رکھ لے اور جسقدر چاہے نکال لے پس اوس نے [illegible] خرچ کئے [illegible] ہوئے
معجزہ اسیطرح روایت ہے کہ سلمان رضی اللہ عنہ بہت قرضدار ہو گئے تھے [illegible]
اونکو دی کہ عشر عشیر بھی اوس قرض کی نہ تھی مگر اعجاز حضرت سے تمام قرض ادا ہو گیا
معجزہ راوندی نے انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت رسالتپناہ کے ہمراہ بازار میں
گیا اور میرے پاس دس درہم [illegible] حضرت [illegible] تھے [illegible] دس درہم کی [illegible] نظر پڑی شاہراہ
میں حضرت نے ایک کنیز کو دیکھا کہ وہ رو رہی ہی حضرت نے اوس سے وجہ گریہ استفسار فرمائی اوسنے
عرض کی کہ [illegible] میری پاس سے دس درہم جاتے رہے اب میں اپنی مالک کے ڈر سے
گھر نہیں جا سکتی حضرت نے مجھسے فرمایا کہ دس درہم اسکو دیدے وہ میں نے دیدیے پس جب حضرت
بازار میں تشریف لے گئے تو ایک عبا دس درہم کو خریدی اور مجھسے فرمایا کہ قیمت اسکی دیدے
میں نے جو کیسہ کھولا تو وہ دس درہم موجود تھے معجزہ روایت ہے کہ ام سلیم ایک مشک روغن کی
بھر کر حضرت رسالتپناہ صلعم کیواسطے لائے حضرت نے فرمایا کہ مشک خالی کر کے [illegible] مشک لیا

جو گھر مین گئے تو دیکھا کہ مشک روغن سے بھری ہوئی ہے اور مدت تک اوس سے روغن کھایا اور بعض روایت
مین ہے کہ حضرت اوس کے خیمہ مین تشریف لیگئے تھے اونسے حضرت کی ضیافت کی اور مشک روغن کی لائی اوسمین تہوڑا
روغن نکلا حضرت نے اپنی دست معجز نما مین لیکر چہوا اوسی وقت وہ مشک روغن سے بہر گئی پہر مدت تک
اوس مین سے وہ نکالا کی معجزہ روایت ہی کہ ایک لڑکے کی سر پر حضرت رسول خدا نے دست مبارک
پہیرا اور فرمایا کہ تو ایک قرن زندہ رہیو وہ لڑکا سو برس تک زندہ رہا معجزہ ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ وہ کہتا ہی کہ میری ماں بہت مشرک تہی اور جب مین اوسے اسلام کیطرف کہتا تو وہ حضرت کو برا کہتا
تہی ایکدن حضرت کی خدمت مین گیا اور یہہ حال بیان کیا حضرت نے دعا کی کہ یا اللہ ہدایت کر
ابو ہریرہ کی ماں کو پس ابو ہریرہ کہتا ہی کہ مین واپس گہر آیا تو دروازہ بند تہا ماں نے جو میری آواز پاؤن کی سنی
کہا وہین ٹہر اور یہہ کہا اور دروازہ کہولکر غسل کیا اور کلمہ شہادت پڑہکر اسلام لائی سبحان اللہ یہہ حضرت کی
دعا کی سریع التاثیری ہے کہ ایسی منافقہ ایسی جلدی ایمان لی آئی معجزہ بطریق بیہقی سے
کہ جناب رسول خدا صلعم نے حنظلہ بن خذیم کے سر پر دست مبارک رکہا اور اوسکے حق مین دعاء برکت کی سو
یہہ حال ہوا کہ جس کسی آدمی کی منہہ پر ورم ہوتا یا بکری کے تہنون پر ورم ہوتا اور وہ ورم والا محل کو
حنظلہ کے سر مین موضع مس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لگا دیتا تو اوسیوقت وہ ورم
جاتا رہتا تہا معجزہ طبرانی نی روایت کی ہی کہ عابد بن عمرو جنگ حنین مین زخمی ہوئے جناب
رسالت پناہ صلعم نے اونکی پیشانی سے خون صاف کیا اور حق مین اونکی دعا کی سو اونکی پیشانی آپکے
دست مبارک کی اثر سے ایسی روشن ہوگئی اور ہمیشہ اوتنی جگہہ روشن رہی معجزہ بیہقی نی عمرو بن
ثعلبہ جہنی سی روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہے کہ مینی حضرت رسالت پناہ صلعم سے سیالہ مین ملاقات کی
اور مسلمان ہوا آپ نے میری منہہ پر ہاتہہ پہیرا سو اوسکا یہہ حال ہوا کہ وہ سو برس کا ہوکر مرا مگر چہرہ پر جہان
آپنے سر و رو پر دست مبارک پہیرا تہا وہان کے بال سفید نہوئی معجزہ کتاب استیعاب مین
روایت ہے کہ ایکدفعہ حضرت رسالت پناہ صلعم کہانا نوش فرماتی تہی کہ اوسوقت زینب بنت
ام سلمہ آئین آپنے اونکی منہہ پر بطریق مزاح پانی پہینکا اوسیوقت اونکا چہرہ ایسا روشن ہوا
کہ منہہ نظر آتا تہا اور ہمیشہ جمال اونکا ویسا ہی رہا ہر چند پیر سال ہوگئین تہین مگر رونق جوانی
موجود تہی سبحان اللہ بطریق مزاح جب یہہ حال ہو تو ارادہ کا تو کیا ذکر ہی معجزہ جریر

ہین عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت رسولخدا صلعم نے مجھی واسطے خراب کرنی بتخانہ ذی الخلصہ کے فرمایا اور میرا
یہہ حال تہا کہ مین گہوڑے پر بیٹھہ نہ سکتا تہا سواری مین اکثر گر پڑتا تہا مینی یہہ حال حضرت سے
عرض کیا حضرت نے یہہ سنکر میری سینہ پر ہاتھہ پہیرا اور دعا کی کہ یا اللہ اسی ثابت رکھیو اور سیدہ ان سے
مین کبہی گہوڑے سی نگرا اور بعد اوسکے ڈیرہ سو سوار لیکر اوس بتخانہ کو توڑ ڈالا **معجزہ** عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلعم جنگ بدر مین تین سو پندرہ آدمی کی ہمراہ نکلے اور آپ نے
دعا کی کہ یا اللہ یہہ لوگ ننگی پانو ہین انکو سواری دے اور یہہ لوگ ننگے بدن ہین انکو کپڑا دے اور یہہ
لوگ گرسنہ ہین انکا پیٹ بہر سو برکت دعا جناب سرور کائنات سے اللہ تعالی نے فتح دی اور جب وہان
پہری تو کوئی آدمی ایسا نتہا جسکے پاس ایک اونٹ یا دو اونٹ نہون اور سبہون نے لباس و طعام
خاطر خواہ پایا بعض روایت مین پندرہ سو آدمی بہی ہین **معجزہ** ابو امامہ سے روایت ہے کہ ایکدفعہ جناب
رسولخدا صلعم کہانا تناول فرما رہے تہی کہ ایک لڑکی آئی اور اوسنی کہانا طلب کیا حضرت اپنے آگے سی
دینی لگے اوسنی عرض کی کہ مین آپ کے منہہ کا کہانا مانگتی ہون حضرت نے دہان مبارک کا کہانا اوسی دیا
اور وہ کہا گئی وہ لڑکی پہلی بہت بیحیا تہی پہر ایسی حیادار ہوئی کہ مدینہ مین اوس سے زیادہ حیادار
عورت کوئی نتہی یہہ برکت پس خوردہ حضرت سے ظہور مین آئی **معجزہ** بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب
رسول اللہ صلعم نے عبد الرحمن بن عوف کیلیے دعا کی کہ اللہ تعالی اسکی مال مین برکت دے پس عبد الرحمن
کہتا ہی کہ مین اگر پتہر اوٹہاتا تہا تو مجھی توقع ہوتی تہی کہ سونا ملیگا اور برکت دعائے حضرت سے وہ بقدر
مالدار ہوا کہ بعد انتقال کی پہاڑ جیسی سونا کہود کر اوسکی وارثون مین تقسیم ہوا تہا اور کہودنے والی
کہودتی کہودتے تہک گئی تہی عبد الرحمن نے ہنگام وفات چار ازواجون مین سے ایک زوجہ کو طلاق
دی ربع ثمن جو اوسے حسب فرایض پہنچتا تہا تو اوسکے ورثا نے اوسے تیراسی ہزار دینار پر مصالحہ کیا
اور ایک باغ چار لاکہہ روپیہ کی قیمت کا ازواج مطہرات کو دی مرا اور پچاس ہزار دینار
فی سبیل اللہ خرچ کئی غرض لاکہو کہہا روپیہ اوسنی صرف کیے اور یہہ سب برکت دعاء حضرت سے تہا
معجزہ اسیطرح ابن عباس کو حضرت نے دعا دی کہ اسکو خدا سمجھہ دے علم دین اور سکہا اسکو تفسیر
سو تفسیر اونکی مشہور ہے **معجزہ** ابونعیم نے روایت کی ہی کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے مقداد رضی اللہ عنہ کے حق مین دعائے برکت کی پس وہ حضرت کی دعا کی برکت سی مالدار

ہو گئی گو مین چاندی کی اونکی پاس تہین وجہ مقداد نے بیان کیا کہ مقداد ایکدن قضاے حاجت
کیواسطے باہر گئی تہی وہ بیٹہی رہی تہی کہ ایک چوہا سوراخ مین سے ایک دینار لیکی نکلا اور اونکی سامنے
رکہہ گیا اور اسیطرح اوسنے لا لا کر غرض سترہ دینار لایا مقداد اون سب دیناروںکو حضرت کی خدمت مین
لائی اور حال بیان کیا حضرت نے پوچہا کہ تمنے سوراخ مین ہاتہہ تو نہین ڈالا مقداد نے قسم خدا کی کہائی
کہ مینی ہاتہہ نہین ڈالا یہہ سنکر حضرت نے فرمایا کہ یہہ اللہ تعالے کیطرف سے صدقہ ہی تمہارے واسطے
البتہ اسمین برکت دیگا اوسکی بی بی کہتی ہی کہ اون دیناروںمین سے آخر دینار ختم ہو نپایا تہا
کہ مینی گوندین چاندی کے مقداد کے گہر مین دیکہین **معجزہ** روایت ہے کہ حضرت نے عروہ بن الجعد بارقی
کی حق مین دعا کی عروہ قسمیہ کہتا تہا کہ میرا یہہ حال ہوا کہ کناسہ مین جا کہڑا ہوتا تہا اور وہان سے
نہ پہرتا تہا جبتک کہ چالیس ہزار درہم نفع کی حاصل نکر لیتا تہا **معجزہ** عمران بن حصین سے
روایت ہے کہ وہ کہتا کہ ایکدفعہ مین جناب رسالت پناہ صلعم کیخدمت مین حاضر تہا کہ جناب سیدة النسا
عالمین علیہا السلام تشریف لائین اور آپ کے سامنی کہڑی ہوئین حضرت نے اونکی طرف دیکہا
کہ بسبب گرسنگی کی چہرہ زرد ہو رہا ہے آپ نے جناب سیدہ کی سینہ پر ہاتہہ رکہکر فرمایا کہ اے روزی دینے والے
بہوکوںکی اور بلند کرنیوالے پستوںکی فاطمہ بنت محمد کو بلندی دے یعنی تکلیف انکی دور کر راوی
کہتا ہی کہ اوسیوقت چہرہ حضرت سیدہ کا سرخ ہو گیا اور زردی جاتی رہی راوی کہتا ہی
کہ مین ایکبار حضرت سیدہ کی خدمت مین گیا اونہوننے فرمایا کہ اوس دن سے پہر کبہی مجہی بہوک نے تکلیف
نہین دی **معجزہ** حبہ العرنی ام عاصم زوجہ عتبہ بن فرقد سے روایت کی ہی کہ ہم تین بیبیان
عتبہ کی تہین مگر عتبہ کی بدن مین ایسی خوشبو تہی کہ ہماری خوشبو پر غالب رہتی تہی سبب اسکا
ہمنے پوچہا اوسنے بیان کیا کہ ایکبار مین بیمار ہوا تہا جناب رسولخدا نے اپنا آب دہن مبارک
میری بدن پر دست مبارک سے لگایا تہا فقط یہہ وہ برکت ہی کہ تمام عمر عتبہ کی بدن کی خوشبو
نہ گئی **معجزہ** روایت ہی کہ ایک دفعہ جناب رسولخدا صلعم نے منہہ پر قتادہ بن ملحان
مس کیا تہا پس اوسکی منہہ پر لطافت یہانتک آ گئی کہ دکہائی دیتا تہا منہہ اوسکی منہہ کے
اندر جیسا دکہائی دیتا ہے آئینہ مین **معجزہ** اسیطرح مس فرمایا سر عبدالرحمن بن زید کا اور وہ
قصیر القامت تہا اور دعا برکت کی پس وہ سر آمد مردوں کا ہوا طویل قامت و خوش جمال

بیان معجزات تکثیر طعام کا شیخ طوسی و راوندی وغیرہ جماعۂ کثیرہ صحابہ سے روایت کیہ جنگ
تبوک مین ایکدفعہ ہوچکا اور آدمی گرسنگی سے مرنے لگے اور چاہا کہ اونٹ اپنے حلال کرکے کہائین حضرت
مقدس نبوی نے یہہ خبر سنکر ارشاد فرمایا کہ ندا دو کہ جسکے پاس کچہہ طعام ہو وہ حاضر کرے پس کوئی ایک مشت
کوئی نیم مد لایا یہانتک کہ تئیس صاع سے زیادہ نہوا اور آدمی چار ہزار جمع ہوگئے اوسوقت حضرت نے دست مبارک
اوٹہایا اوس طعام قلیل مین رکہا اور فرمایا کہ کوئی پیشدستی نکرے اور بغیر خدا کا نام لئے کوئی نہ اوٹہاوے
پس ایک گروہ آیا حضرت نے فرمایا کہ نام خدا لو اور کہانا لیجاؤ پس اونہون نے بسم اللہ کہکر جتنا کہانا
لے لیا اسیطرح فوج فوج لوگ آتے تہے اور طعام ظرفون مین لیجاتے تہے یہانتک کہ سب نے اپنے ظرف
بہر لئے اور کہانا بہت باقی رہگیا **معجزہ** راوندی نے روایت کی ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلعم تین
دفعہ شب کو مسجد مین تشریف لاتے تہے ایکدفعہ آخر شب آپ تشریف لائے منبر کے پاس فقرا سوتے تہے
اونکو دیکہکر حضرت نے کنیز کو طلب کیا اور فرمایا کہ کچہہ کہانا باقی ہے تو لا حضرت کا یہہ ارشاد سنکر وہ ایک
دیگ سنگین لائی کہ اوسمین تہوڑا سا طعام تہا پس حضرت نے دس فقیر اوسمین سے بیدار کئے اور فرمایا
کہ اسمین سے کہاؤ اور نام خدا لو پس اونہون نے کہایا اور سیر ہوگئے بعد اسکے حضرت نے دس فقیر اونکو
اوٹہایا اونہون نے بہی کہایا اور سیر ہوگئے یہانتک کہ جسقدر وہان فقیر تہے سب نے کہایا اور
دیگ مین طعام باقی تہا پہر حضرت نے کنیز سے فرمایا کہ اسکو گہر مین عورتون کے واسطے لیجا
معجزہ راوندی وغیرہ نے جناب امیر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ مین
ایکدفعہ بازار مین گیا اور ایک درہم کا گوشت اور ایک درہم کا آرد مول لیا اور فاطمہ کے پاس لایا
اور اونہون نے وہ پکایا اور مجہسے کہا کہ اگر میرے پدر بزرگوار کو بلا لاؤ تو بہتر ہے پس مین حضرت
رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین گیا تو دیکہا کہ حضرت بسبب شدت گرسنگی پہلو پر خوابیدہ تہے
اور فرماتے تہے کہ پناہ بخدا اوس گرسنگی سے پس مینے عرض کی کہ یا حضرت میرے پاس کچہہ طعام
حاضر ہوا ہے یہہ سنکر حضرت اوٹہے اور مجہپر تکیہ دیکر گہر کی طرف تشریف لیگئے اور فرمایا
کہ اے فاطمہ طعام حاضر کرو پس حضرت فاطمہ علیہا السلام نے کہانا حاضر کیا حضرت نے فرمایا
اسپر کپڑا ڈہانک دو حضرت سیدہ نے اوسپر کپڑا ڈہانک دیا پہر حضرت نے فرمایا کہ اے فاطمہ
ام سلمہ کیواسطے نکالو اور عائشہ کیواسطے نکالو یہانتک کہ سب بیبیون کو بہیجا بعد اسکی

فرمایا کہ اپنے پدر و شوہر کے واسطے نکالو بعد اسکے فرمایا کہ ہمسایون کے واسطے بھیجو غرض سب کو بھیجا اور حضرت
کی برکت سی اسقدر اور باقی رہا کہ چند روز تک ہمنے کھایا **معجزہ** علی بن ابراہیم وراوندی وغیرہ نے
جابر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین کہ جنگ خندق مین مینے حضرت رسالت
پناہ صلعم کو دیکھا کہ بسبب گرسنگی کے شکم مبارک پر سنگ باندہ رکھا تھا جابر کہتا ہے کہ حال دیکھکر مین گھر
گیا میرے گھر مین ایک گوسپند تہی اور ایک صاع جو پس مینے حضرت کا حال اپنی بی بی سے بیان کیا اوس
بکری کو حلال کیا اور حضرت سی آکر عرض کی کہ آج چاشت میری گھر مین فرمایئے گا حضرت نے فرمایا کہ کیا
چیز تیرے گھر مین ہے جابر نے عرض کی کہ ایک گوسپند و ایک صاع جو پھر حضرت نے فرمایا کہ کسی کو ساتھ
لاؤن یا تنہا آؤن جابر کہتا ہے کہ مین کہہ نہ سکا کہ آپ تنہا تشریف لائین پس مینے عرض کی کہ جسکو آپکے
مرضی مقدس ہو اوسکو ہمراہ لایئے اور مینے یہ گمان کیا کہ جناب امیر علیہ السلام کو حضرت ہمراہ لائینگے
بعد اوس کے مین نے گھر مین جاکر کھانا تیار کیا اور پھر حضرت کی خدمت مین جاکر عرض کی کہ کھانا تیار
ہے حضرت نے سنکر کنارہ خندق پر تشریف لائے اور باواز بلند ندا دی کہ ای گروہ مسلمانان اجابت کرو
دعوت جابر کی پس مہاجر و انصار خندق سے باہر آئے اور متوجہ میری گھر کی طرف ہوئی اور راہ مین
جو اہل مدینہ ملتا تھا اوسی حضرت فرماتے تہی کہ چل جابر کی دعوت مین پس بقولی ہشت سو اور بقولے
آٹھ سو اور بقولے ہزار آدمی جمع ہوئی اور جابر کہتا ہے کہ یہہ حال دیکھکر مین گھبرایا اور گھر مین جاکر
اپنی بی بی سے کہا کہ حضرت کیسے ہمراہ گروہ بیحساب آیا ہی عورت نے کہا کہ تونے حضرت سے کہدیا تھا کہ کیا
پکا ہے مینی کہا کہ ہان کہدیا ہے اوسنے کہا کہ تو خاطر جمع رکھہ حضرت خوب جانتے ہین پس حضرت معہ ہمراہی
گھر مین تشریف لائی اور گھر تنگ تھا حضرت نی دیوار کو فرمایا کہ ٹوٹ جا اوسیوقت دیوار ہٹ گئی اور
لوگون کیلیے جگہہ ہوگئی پس حضرت سر تنور پر تشریف لیگئے اور آب دہان مبارک اوس مین ڈالا پھر دیک
کھولکر اوسکو ملاحظہ کیا بعد اوس کے عورت سی فرمایا کہ ایک ایک نان تنور سے نکالتی جا اور مجھے دیتی جا
پس حضرت روٹی لیتے جاتے تہی اور حضرت امیر علیہ السلام اوسی پیالہ مین توڑتے جاتے تہی حضرت
نے جابر سے فرمایا کہ دست گوسپند معہ شوربہ کے لا اور اوسکی ترید بنا پس وہ ایک دست معہ شوربہ لایا
اور روٹی پر ڈالا حضرت نے دس آدمیون کو بلایا اور کھلا دیا بعد اوس کے پھر حضرت نے جابر
سے فرمایا کہ دست گوسپند لا اوس نے حاضر کیا حضرت نے دس آدمیون کو کھلا دیا پھر حضرت نے

چاہتی تھی فرمایا کہ دست گوسپند لا اوسنے عرض کی کہ گوسپند کے دو دست ہوتے ہین سو مین لا چکا اب کہان سی لاؤن
حضرت نے فرمایا کہ اگر تو انکار نکرتا اور چپکا چلا جاتا تو سب آدمیون کو دست گوسپند ہی کہلاتا غرض سب
آدمیون کو حضرت نے کہلایا اور سب سیر ہو گئی پھر حضرت جابر سی فرمایا کہ اب مین اور تو کہائین جابر
کہتا ہی کہ مین حاضر رہا مینے اور جناب رسالت پناہ صلعم و جناب امیر علیہ السلام نے طعام تناول کیا
اسکے بعد جو دیکھا تو دیگ اوسیطرح پُر از نان و شوربہ تھا کچہہ طعام کم نہوا تہا چند روز تک ہمنی
وہ طعام کہایا معجزہ راوندی وغیرہ نی انس سے روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہی کہ ایکدفعہ ابوطلحہ نی
حضرت رسالت پناہ صلعم مین آثار گرسنگی دیکھی پس گہر مین جاکر مجھی حضرت کی خدمت مین بہیجا انس کہتا ہے
کہ پہلی اسکی کہ مین کچہہ عرض کرون حضرت نے فرمایا کہ تجھی ابوطلحہ نے بہیجا ہے مینی عرض کیا کہ ہان یا حضرت پس
آپ اوٹھی اور حاضرین سی فرمایا کہ تم بہی چلو سب حضرت کے ہمراہ ہوئی ابوطلحہ نی جو یہہ مجمع آدمیونکا
دیکہا ام سلیم سے کہا کہ حضرت معہ گروہ کثیر تشریف لاتے ہین اور ہم مین اسقدر طعام نہین رکہتا یہہ گفتگو وہ کر
رہا تہا کہ حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ ای ام سلیم لا جو کچہہ ہی پس ام سلیم نے چند نان جو اور قدرے
روغن حاضر کیا حضرت نے اوس نان کو اپنی دست معجز نما سی تہرید کیا اور دس دس اصحابہ کو بلا کر کہانا
شروع کیا یہانتک کہ سب سیر ہو گئی اور وہ قریب ستر آدمی کی تہی معجزہ ابن شہر آشوب نے روایت
کی ہی کہ جناب رسالت پناہ صلعم نے ایکعورت کو کاسہ عسل دیا اوسنی مدت تک اوسمین سے کہایا اور وہ
کم نہوا ایکدن اوسنی دوسرے ظرف مین وہ عسل نکالا اوسیوقت وہ ہو چکا جب حضرت کے سامنی
یہہ واقعہ بیان کیا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر اوسی ظرف مین رہنی دیتی تو ہمیشہ کہاتی معجزہ ابن
شہر آشوب نے جابر انصاری سے روایت کی ہی کہ ایک مرد آیا اور جناب رسول خدا صلعم سے طعام طلب کیا
حضرت نے ساٹھہ صاع گندم اوسی دئی پس وہ اور اوسکی عورت ہمیشہ اوسمین سی کہاتی تہی اور
کبہی وہ کم نہوتی تہی ایکدن اوسنی کہا کہ انکو تولنا چاہئی کہ کتنی باقی رہی ہین پس اوسنی وزن کیا
اوسدن وہ گندم تمام ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر نہ تولتا تو ہمیشہ کہاتا معجزہ بطریق عامہ عبدالرحمن
بن ابوبکر سی روایت ہے کہ وہ کہتا تہا کہ ہم ہمراہ حضرت رسالت پناہ صلعم کے ایک سو تیس آدمی تہے
پس ایک صاع آٹا گوندہا گیا اور ایک بکری حلال کی گئی اور اوسکی کلیجی بہونی گئی قسم خدا کی
کہ ہم ایک سو تیس آدمی تہے ہر ایک کو اوس کلیجی کی بوٹی پہونچی بعد اسکے حضرت نے اوس

بکری کی گوشت کو دو پیالون مین بہرا سو ہم سب نے خوب سیر ہو کر کہایا اور بچ رہا وہ ہمراہ لیا ۞
معجزہ بطریق عامہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلعم نے مجہکو حکم دیا کہ اہل صفہ کو بلا لا مینی
سبکو جمع کیا حضرت نے ہم سب کے سامنی ایک پیالہ رکہا سو ہم سب نے سیر ہو کر کہایا اور وہ پیالہ
ویسا ہی رہا جیسا تہا سوا اسکے کہ اوسمین نشان اونگلیون کے معلوم ہوتے تہی اور اصحاب صفہ بقول بعضے
کچہہ کم چار سو اور بقول بعضے کچہہ اوپر سو آدمی تہی معجزہ بیہقی نی جناب امیر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ
حضرت فرماتی تہی کہ ایکدفعہ جناب سرور کائنات صلعم نی اولاد عبد المطلب کی دعوت کی اور وہ چالیس
آدمی تہی اور انمین سے کچہہ لوگ ایسی قوی تہی کہ ایک آدمی ایک بکرے کو کہا جاوے اور سات آٹہہ سیر دودہ
پی جاوے اور حضرت نے آدہ سیر آٹا پکوایا اوس سے سب نے سیر ہو کر کہایا اور بچ رہا پہر حضرت نے ایک بڑا پیالہ
دودہ کا منگایا جسمین تین چار آدمیونکی لایق دودہ آتا تہا پس حضرت کی برکت سی اوسمین سے سب نے
دودہ پیا اور وہ ویسا ہی رہا جیسا کہ کسینی پیا ہی نتہا معجزہ بطریق عامہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے
کہ وہ کہتا ہی کہ ہم سات جناب رسالتمآب صلعم کی ایک پیالہ مین نوبت بنوبت صبح سے رات تک
کہاتی تہی دس آدمی کہاتی تہی جب وہ کہا چکتی تہی دس آدمی اور کہاتی تہی لوگون نی پوچہا
کہ اوسمین طعام کہان سی آتا تہا اوسنی اشارہ آسمان کیطرف کیا کہ وہانسی معجزہ انس سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلعم کو زینب کے عروسی مین لاتی تہی پس ام سلیم نی حضرت کیواسطی ایک کاسہ بزرگ مین طعام
بہیجا اور انس سے کہا کہ حضرت کیخدمت مین لیجا اور میری طرف سے قلت طعام کی عرض کرنا پس
انس اوسکو حضرت کے سامنی لایا حضرت نے فرمایا کہ اسکو رکہہ اور فلان فلان جماعت کو بلا لا اور
جو کوئی تجہی راہ مین ملی اوسکو بہی لی آ انس کہتا ہے کہ مین گیا اور جن جن کو حضرت نے فرمایا تہا اونکو لی آیا
اور جو کوئی میرے سامنی آیا اوسکو بہی ہمراہ لیا پس تخمیناً تین سو آدمی کی آئی اور گہر بہر گیا اوسوقت
حضرت نے دست مبارک اپنا اوس طعام مین رکہا اور کچہہ پڑہا اور دس دس آدمیون کو طلب فرمایا
اور ارشاد کیا کہ بسم اللہ کہو اور اسمین سے کہاو چنانچہ سب کہا کر سیر ہوگئی بعد اوسکی حضرت نے انس سے
فرمایا کہ اوٹہالی اس پیالہ کو انس کہتا ہی کہ وہ پیالہ مینی اوٹہایا پس مجہی معلوم نہین کہ جس وقت وہ طعام
رکہتی ہو وقت زیادہ تہا یا اوٹہاتے وقت معجزہ روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلعم نے ایک لشکر مین
چار سو شتر کا زاد و توشہ ترتیب کر دیا اور وہ خرمی باقی تہی گویا ایک خرمہ تہا اوسمین سے کم نہوا تہا

معجزہ شیخ طوسی و ابن شہر اشوب نے زید بن ارقم سی روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت نے صبح تک کچھہ تناول نفرمایا تھا جب صبح ہوئی تو حضرت جناب فاطمہ علیہا السلام کے گھر مین تشریف لیگئی و ہان جاکر ملاحظہ فرمایا کہ جناب حسنین علیہم السلام شدت گرسنگی سے گریہ کر رہے ہین حضرت نے آب دہان مبارک اپنا دونوصاحبزادون کے منہ مین ڈالا دونوصاحبزادہ سیر ہوکر سوگئی بعد اسکے حضرت مع جناب امیر علیہ السلام ابوالہشم کی گھر مین تشریف لیگیے اوسنی عرض کی یا حضرت مین شرمندہ ہون کہ آپ تشریف لائے اور میری پاس اسوقت کچھہ نہین کہ حاضر کرون پہلے سے کچھہ رکھا ہوا تھا سو ہمسایونکو تقسیم کردیا حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل مجھے ہمسایہ کی رعایت کی وصیت کیا کرتا تہا یہانتک کہ مجھی گمان ہوا کہ میراث انکی واسطے مقرر کریگا اس اثناء مین حضرت نے ایک درخت خرما اوسکی گھر مین دیکھا اوس سے فرمایا کہ اے ابوالہشم تو رخصت دیتا ہی کہ نزدیک اس درخت کے جاؤن اوس نے عرض کی کہ یا حضرت یہ درخت بے بر ہے کبھی اسمین ثمر نہین آیا آپکی مرضی ہو تو تشریف لیجائین پس حضرت اوس درخت کے پاس تشریف لیگئے اور جناب امیر علیہ السلام سی فرمایا کہ ای علی ایک قدح آب لاؤ حضرت امیر نے حاضر کیا حضرت نی وہ پانی دہن مبارک مین ڈالا اور اوس درخت پر چھڑکا قدرت الہی سی اوسیوقت وہ درخت خوشون سے بھر گیا حضرت نے فرمایا کہ پہلے ہمسایہ کو دو پھر حضرت نے ہمراہ حاضرین کے بیٹھہ کر وہ خرمی تناول کیئے اور جناب حسنین علیہم السلام کے واسطے بھیجی اور ہمیشہ وہ درخت میوہ لاتا تھا اور سب لوگ تبرک سمجھہ کے لیجاتے تہی اور اسی نخل الجیران کہتے تہے سال حرہ مین ہنگامہ یزید علیہ اللعنہ مین وہ درخت کٹ گیا **معجزہ** خاصہ و عامہ نے نقل کی ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ صلعم نے مدینہ کیطرف ہجرت کی تو اثنائے راہ مین خیمہ ام معبد پر پہونچی اور عامر و عبداللہ و ابوبکر حضرت کے ہمراہ تہے ام معبد در خیمہ پر بیٹھی ہوئی تہی حضرت کے اصحاب اوسکی پاس گئے اور اوسی کہا کہ تیرے پاس اگر گوشت و خرما ہو تو فروخت کر اوس نے کہا کہ میرے پاس کچھہ ہوتا تو مین تمہاری مہمانداری کرتی اسی اثناء مین حضرت نے کنار خیمہ مین اوسکی ایک گوسپند بندہی ہوئی دیکھی فرمایا کہ یہ گوسپند کسکی ہی ام معبد نے کہا کہ میری ہے اور بسبب ضعف و لاغری کے ہمراہ گوسپندون کے چرنے نہین گئی یہان بندہی ہوئی ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ دودہ رکھتی ہے اوس نے عرض کی کہ نہایت ناتوان ہے دودہ کہان مدت ہوئی کہ یہہ دودہ نہین دیتی حضرت نی فرمایا

تو رخصت دیتی ہے کہ مین اوسکو دہ لون اوس نے کہا دہ لیجیے مگر دودہ اسکی پستان مین نہ پاؤگے
بعد اسکے حضرت نی اوس گوسپند کو بلایا اور دست مبارک اوسکی پستان پر ملا اور فرمایا کہ الٰہا اس
گوسپند مین برکت دی او سیوقت اوس بکری کے پستان مین شیر اوتر آیا حضرت نے ایک ظرف طلب
کرکے اوسمین جو دودہ دہا اور ام معبد کو دیا اوس نے پیا اسیطرح آپ دوہتے جاتے تھے اور سب کو دیتے جاتی
تھی یہانتک کہ سب سیراب ہوگئی پھر بہت سا دودہ اوسکے پاس چھوڑ گئے جب اوس کا شوہر صحرا سی آیا
اور اوس نے دودہ دیکہا ماجرا پوچھا ام معبد نے سارا حال بیان کیا اوس نے سنکر کہا کہ وہ پیغمبر ہوگا
مبعوث ہوا ہے **معجزہ** راوندی نے سلمان رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ وہ کہتے ہین کہ تین روز
مینی روزہ رکہا اور تینون دن بغیر پانی کے کچھہ نپایا جس سے افطار کرون یہہ حال مینے حضرت مقدس
نبوی سے عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ میری ہمراہ آئین ہولیا راہ مین حضرت نے ایک بکری دیکھی اوس کے
مالک سے کہا کہ اسے آگے لا اوسنی عرض کی کہ یا حضرت یہ بکری شیر نہین آپنے فرمایا کہ تو لے تو آ اوس نے
حاضر کی حضرت نے دست مبارک اپنا اوس کی پستان پر پہیرا او سیوقت اوسکی پستانون مین
شیر ہی شیر ہوگیا حضرت نی فرمایا قدح لا اوس نے حاضر کیا حضرت نی دودہ دہا اور قدح بھر کے
اوسکے مالک کو دیا بعد اوسکے سلمان کہتے ہین کہ مجھے دیا پھر آپ نوش فرمایا **معجزہ** بطریق عامہ
بیہقی نے اکثر اصحابون سے روایت کی ہے کہ ایک سفر مین ہم ساتھ جناب رسول خدا صلعم کے
چارسو آدمی تھے قضارا ایک جا اوترے کہ وہان پانی نہ تھا سب لوگ گھبرا گئے اور اس بات
کی جناب رسول صلعم کو خبر دی اتنے مین ایک چھوٹی سی بکری سینگون والی حضرت رسالت صلعم
کے سامنے دودہ دوہانے کے واسطے آگئی حضرت نے اوس کا دودہ دوہا اور نوش کیا اور ہم سبکو
ہی پلایا یہانتک کہ سب سیر ہوگئے بعد اسکے حضرت نے رافع سے فرمایا کہ اسی رات بھر تھام رکھو ہر چند
یہ تھتی معلوم نہین ہوتی تھی رافع نی اوسے باندہ رکہا اور سو رہے پہر رات رہی جو اونکی آنکھہ کہلی تو
اوس بکری کو نہ پایا آنحضرت کو خبر کی آپنے فرمایا جو اوسے لایا تھا وہی لیگیا **معجزہ** وہی
راوی روایت کرتا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود لڑکپن مین بکریان عقبہ ابی معیط کی چراتی
تھے ایک دفعہ حضرت وہان سے ہو کے گذرے اور عبد اللہ سے پوچھا کہ تیرے
پاس دودہ ہے اوس نے کہا ہے مگر مین امانت دار ہون آپ نے فرمایا ایسے

بکری لا جسکے نر متصل نہوا ہو یعنی جو جفتی نہوئی ہو دودہ اوسکی تہنون مین کبہی نہوا ہو پس ابن مسعود نے
ایک ویسی ہی بکری سامنی کی حضرت نے فرمایا کہ ایک پیالہ لاؤ اوسنی حاضر کیا آپنے اوسمین دودہ
دوہا آپ بہی نوش فرمایا اور اوسی بہی دیا پہر آپنے تہنونکی طرف خطاب کرکی فرمایا کہ جیسے تہے
ویسی ہوجاؤ پس وہ ویسی ہی ہوگئی یہہ ہی معجزہ عبد اللہ بن مسعود کے اسلام کا سبب ہوا اور
اسیطرح حلیمہ سعدیہ کی بکریان باآنکہ قحط تہا مگر حضرت کے برکت سی پر شیر رہتی تہین اور سبکی
بکریون کا دودہ خشک ہوگیا تہا معجزہ راوندی وغیرہ نی روایت کیے ہی کہ ایام حفر خندق مین
ایکدفعہ دختر عبد اللہ بن رواحہ کی حضرت رسولخدا صلعم کے سامنی سی گذری آپنے اوس سے پوچہا
کہ کسکو ڈہونڈتی ہی اوسنی عرض کی کہ یہہ خرمے مین عبد اللہ کیواسطے لائی ہون حضرت نے فرمایا کہ
یہان لے آ اوسنی حاضر کیے اور ایک دسترخوان طلب کیے کی وہ خرمے اوسپر رکہی اور پہر ندا دی کہ حاضرین
آؤ اور کہاؤ پس جسقدر لوگ تہی وہ آکر حاضر ہوئے اور کہا کر سیر ہوئے اور بچ بہی گئی باقی حضرت نے
اوس لڑکی کو دیدی اور بروایت شہر آشوب تین ہزار آدمی تہے معجزہ راوندی وغیرہ نی جابر
انصاری سے روایت کیے ہی کہ وہ کہتا تہا کہ جنگ احد مین میرا باپ شہید ہوا بعد اوسکی قرض اوسکا
بہت باقی رہا ایکدن جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہی دیکہا اور فرمایا کہ تیرے باپ کا
قرض کسطرح ہے مینی عرض کی کہ اوسیطرح ہے تب آپنے فرمایا کہ تجہسی کون طلب کرتا ہی مینی عرض کی کہ
فلان یہودی آپنے فرمایا کہ وعدہ اوسکا کب کا ہی مینی عرض کی کہ وقت خشک ہونے خرمونکی حضرت نے
فرمایا کہ جب وہ وقت آئی تو خرمونمین تصرف نکرنا اور مجہی خبر کرنا اور طرح طرح کے خرمے الگ رکہنا
جب وہ ہنگام آیا تو مینی حضرت کو اطلاع دی پس حضرت میرے ہمراہ تشریف لائے اور ہر ایک صنف
مین سی حضرت نے خرمے اوٹہائے اور پہر ڈالدئے اور مجہسی فرمایا کہ یہودی کو طلب کر مینی یہودی کو بلایا حضرت
نی اوس سے فرمایا کہ جو اسمین سے تجہی صنف پسند ہو اپنی قرض مین لیلے اوسنی کہا کہ سب خرمے میرے قرض مین
وفا نکرینگے مین ایک صنف کو کیونکر اختیار کرون حضرت نے جواب دیا جسقدر تیرا حق ہے اوسمین سے
لی پس اوس یہودی نے اشارہ خرما صحابی کیطرف کیا کہ ابتدا اوس سے کرو حضرت بسم اللہ فرماکر
اوس ڈہیر پر جا بیٹہی اور فرمایا کہ ماپ کر اسمین سے دیتی جاؤ پس اوسکو دینا شروع کیا یہانتک
کہ قرض اوسکا ادا ہوگیا اور خرمے جتنی تہی اوسمین سے کچہہ کم نہوئی پہر حضرت نے فرمایا کہ ای جابر

قرض کچھہ اور بھی جابر نے عرض کی اور نہین حضرت نے فرمایا کہ ان خرمون کو سا او ٹہا کر اپنے گھر لیجا خدا برکت
دیگا پس جابر کہتا ہی کہ مین وہ خرمے اوٹہا کر لیگیا سال بہر کو ہمارے وہ خرمے کافی ہوئے اور بہت سے
اوسمین سے فروخت کئے اور بہت سے تحفہ بہیجے مگر خرمے کم نہوے یہانتک کہ وقت خرمائے تازہ کا آگیا ہے

بیان اون معجزات کا جو تکثیر آب مین واقع ہوئی

راوندی و ابن شہر آشوب وغیرہ نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلم سے روایت کی ہے
کہ وہ فرماتے ہین کہ جناب امیر المومنین علیہ السلم نے فرمایا کہ مین حضرت رسالت پناہ صلعم کے
ہمراہ ایک غزوہ مین گیا تہا ایک منزل پر پہونچے کہ وہان پانی نتہا اور سب لوگ تشنہ ہوئے
حضرت نے ایکطرف آب طلب کیا کہ اوسمین تہوڑا سا پانی تہا پس حضرت نے دست معجز نشان
اوسمین ڈالا اوسیوقت انگشتان حضرت سے پانی نے جوش مارا تا تمام لوگ اور اسپ و شتر سیراب ہوے
اور سب نے اپنے ظرف بہر لیے اور حضرت کے لشکر مین بارہ ہزار شتر اور بارہ ہزار اسپ اور تیس ہزار آدمی تہے
معجزہ روایت ہے کہ جب جناب رسالت پناہ صلعم نے جنگ حدیبیہ سے مراجعت فرمائی تو اثناء راہ مین
ایک وادی مین پہونچے کہ اوسے وادی الشفق کہتے ہین اور وہان پانی اسقدر تہا کہ ایکدو آدمی سیراب
ہون حضرت نے فرمایا کہ جو پہلے پانی پر پہونچے وہ پئے نہین جب تک مین نہ آؤن جب حضرت تشریف
لائے تو ایک قدح مین پانی منگا کر آب دہن مبارک اوسمین ڈالا اور وہ اوس چشمہ مین ڈالدیا
اوسیوقت اوس چشمہ مین پانی نے جوش کیا اور ایک صدائے عظیم ظاہر ہوا اور پانی نے اسقدر طغیانی کی
کہ سارا لشکر سیراب ہوگیا اور سب نے مشکہائے مطہرہ اپنے پر کر لیے بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ سنو گے کہ
اوس چشمہ کا پانی اسقدر زیادہ ہوا کہ سب اطراف و جوانب کو اوسنے سبز کیا چنانچہ وہی ہوا ہے
معجزہ خاص و عام سے بطریق متعددہ روایت ہے کہ جب حضرت نے حدیبیہ مین نزول اجلال فرمایا تو حضرت
کے ہمراہ پندرہ سو اصحاب تہے اور ہوا نہایت گرم تہی لوگون نے حضرت سے عرض کی کہ آب روان تو خشک ہوگیا
اور کنوان جو ہمارے طرف ہے اوسمین پانی نہین ہے اور جن کنوؤن مین پانی تہی وہ قریش نے لیلیے حضرت نے
یہہ سنکر ایک ڈول پانی کا طلب فرمایا اور وضو کر کے آب دہان مبارک اوس ڈول مین ڈالا اور فرمایا کہ یہہ
پانی کنوئین ڈالدو جسوقت وہ پانی کنوئین مین ڈالا اوسیوقت پانی نے اسقدر جوش کیا کہ کنوان لبریز
ہوگیا اصلا ایک روایت مین ہے کہ ایک تیر حضرت نے اوس کنوئین مین ڈالدیا اوس تیر سے پانی نکلنا شروع ہوا

یہان تک کہ سب مردمان لشکر سیراب ہوئی جب آپ حدیبیہ سی تشریف لیجانے لگے فرمایا کہ تیر نکال لو جسوقت
تیر نکالا اوسی وقت پانی خشک ہو گیا **معجزہ** اسیطرح جنگ تبوک مین اصحابون نے حضرت رسالت پناہ
صلعم سے تشنگی کی شکایت کی حضرت نے تیر ایک شخص کو دیا کہ کنوئین کے اندر اسے گاڑ دی جسوقت
تیر گاڑا اوسیوقت پانی نے جوش کیا اور یہانتک اوبلا کہ لب چاہ تک آگیا اور تیس ہزار آدمی اور سب
حیوان اوس سے سیراب ہوئی **معجزہ** روایت ہی کہ ایک سفر مین لوگون نے حضرت رسالت پناہ
صلعم سے تشنگی کی شکایت کی حضرت اوتر پڑے اور جناب امیر علیہ السلام کو ایک اور شخص کو بلا کر فرمایا
کہ جاؤ اور پانی کی تلاش کرو وہ گئے اور اون کو ایک عورت ملی کہ اوسکے پاس دو مشک پانی تھا
اوسکو پانی سمیت حضرت کی خدمت مین لائی حضرت نے ایک ظرف منگایا اور مشک کھولکر اوس مین
پانی ڈالا اور لوگون کو آواز دی کہ پانی پیو عمران جو راوی اس معجزہ کا ہے وہ کہتا ہے کہ ہم چالیس آدمی
پیاسے تہی اونہون نے خوب پیا اور جتنی مشکین اور ظروف ہمارے ساتھ تہے سب بھر لیئے اور
قسم خدا کی کہ اوس عورت کی دونو مشکین اون سے زیادہ بھری معلوم ہوتی تہین انس سے روایت
ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالت پناہ صلعم زوارہ مین کہ یہہ ایک جگہہ ہے قریب مدینہ کے تشریف رکہتی
تہے وہان ایک ظرف وضو کا آپکے سامنے لائی آپنے دست مبارک اوس برتن مین رکہدیا اوسیوقت
حضرت کی اونگلیون مین سے پانی مانند چشمہ کے نکلنے لگا اور ہم سب لوگون نے کہ تین سو تہے وضو کر لیا
معجزہ اور اسیطرح عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہی کہ ہم ہمراہ جناب رسول خدا صلعم کے ایک سفر مین
تہے رستہ مین پانی کم رہگیا حضرت نے فرمایا کہ کچھہ بچا ہوا پانی ہے لے آؤ پس ایک ظرف مین تہوڑا سا پانی
لے آئے حضرت نے دست مبارک اوسمین ڈالا اور فرمایا کہ لو پاک کرنے والے مبارک اور اللہ کی برکت
کو ابن مسعود کہتا ہی کہ دیکھا مینے کہ پانی جناب رسول خدا صلعم کی اونگلیون سے جوش مارتا تہا اور نیز ہم
سنا کرتے تہے کہ تسبیح طعام جسوقت حضرت تناول فرماتے تہی **معجزہ** ابو قتادہ سی روایت ہی کہ حضرت
رسالت پناہ صلعم نے ایک سفر مین فرمایا کہ آج تم دن ڈہلے سی صبح تک چلو کل تمہین البتہ پانی ملیگا
پس حضرت آدہی رات تک چلے راہ سی علاحدہ ہو کر استراحت فرمائیے علی الصباح دن چڑہی اوٹہی حضرت
نے وضو کیا اور تہوڑا سا پانی ظرف وضو مین چہوڑ دیا اور نماز قضا پڑہکر روانہ ہوسے جب دن چڑہا
سب لوگون نے عرض کی کہ ہم ماری پیاس کے مرے جاتے ہین آپنے فرمایا کہ گہبرو مت یہ فرما کر حضرت نے وہ لوٹہ طلب کیا اوس سے پانی ڈہلنا

ابو قتادہ کہتا ہے کہ مین نے پلانا شروع کیا لوگون کا ہجوم ہو گیا حضرت نے فرمایا گھبراؤ مت سب سیراب ہو جاؤ غرض سب حضرت کے برکت سے سیراب ہوئے راوی کہتا ہے کہ مین اور حضرت باقی رہے حضرت نے پانی مجھی دیا مینے عرض کیا کہ پہلی آپ نوش فرمائین حضرت نے فرمایا ساقی کو سب سے پیچھی پینا چاہیے پس مینے پیا بعد اس کے حضرت نے نوش کیا اور سارا لشکر خوب سیراب ہو گیا **معجزہ** جابر سی روایت ہے کہ حدیبیہ مین لوگ پیاسی ہوئے جناب رسول اللہ صلعم کی سامنے ایک لوٹا تہا اوسمین کچہہ پانی تھا اوس مین سے حضرت نے وضو کیا لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت لشکر مین نہ پینے کو پانی ہی نہ وضو کو مگر اسقدر کہ جو آپ کے لوٹے مین ہے اوسیوقت حضرت نے دست معجز نما اوس لوٹے مین رکھا اور اونگلیون سے مانند چشمہ کے پانی جوش مارنے لگا سو ہم سب آدمیون نے پیا اور وضو کیا جابر سے پوچھا کہ تم سب کتنے آدمی تہی انہون نے کہا کہ اگر لاکھ آدمی ہوتے تو کفایت کرتا مگر ہم پندرہ سو آدمی تہی یہہ معجزہ حدیبیہ مین بطریق متعددہ بیان ہے چونکہ حضرت نے وہان بیس دن تک نزول اجلال فرمایا تھا چند بار ایسا معجزہ واقع ہوا یہہ معجزہ حضرت کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ سے عجیب تر ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عصا مارنے سے سنگ مین سے پانی نے جوش کیا تھا سو پتھر ایسی چیز ہی کہ اوس مین سے پانی نکلتا ہی برخلاف گوشت و پوست کے کہ اسکو کچہہ علاقہ پانی سی نہین مگر حضرت کے انگشت قمر شگاف و انامل چشمہ بار سی پانی نی اسقدر جوش کیا کہ ہزارون آدمی سیراب ہو گئے صلی علی محمد و آلہ وسلم اور یہہ حضرت کا معجزہ متواترہ سے ہے کہ بہت مقام پر واقع ہوا **معجزہ** روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالت مآب صلعم حضرت ابو طالب کے ہمردیف تشریف لیجاتے تہے راہ مین حضرت ابو طالب تشنہ ہوے اور حضرت سی اوہون نے کہا کہ یا ابن اخی مین تشنہ ہون یہہ سنکر حضرت نیچی اوترے اور قدم زمین پر مارا اوسیوقت ایک چشمہ نمودار ہوا حضرت نے فرمایا کہ ای عم اسمین سے پانی پی لو **معجزہ** طبرسی و راوندی وغیرہ نے روایت کی ہی کہ ایک گروہ آیا اور اوس نے حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین اپنی تلخی آب کے شکایت کی حضرت اون کے کنوئین پر تشریف لے گئے اور آپ نے لعاب مبارک اوس مین ڈالا اوسی وقت کنوئین مین پانی نے جوش کیا اور لبالب بھر گیا اور اوس کا پانی شور تھا شیرین ہو گیا اب وہ معروف ہے وہ چاہ مکہ سے باہر کو واقع ہے اور چاہ غسیلہ کر کے مشہور ہے اور اہل چاہ اعظم کرامت اوسکو سمجھتے ہین جب یہہ واقع قوم مسیلہ کذاب کے اوسکے پاس گئے اور اوس سے کہا کہ تو بہی کوئی ایسا معجزہ دکھلا

وہ ایک کنوئین پر گیا کہ پانی اوسکا بہت شیرین تہا اوسنی آب دہن نحس اوس چاہ مین ڈالا اوسیوقت پانی تلخ و شور ہو گیا اور تہہ مین غایب ہو گیا وہ اب تک یمن مین مشہور ہے **معجزہ** راوندی نے زیاد بن الحرث خزاعی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ بعد مسلمان ہونیکے مین نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت میرا ایک کنواں ہے کہ جاڑے مین تو بہیراوسکا پانی کافی ہوتا ہے مگر گرمی مین کافی نہین ہوتا ہم حوالی مین سے پانی لاکر گذارہ کرتی تہی اب جو ہم مسلمان ہو گئی ہین تو مردمان حوالی ہمسی دشمنی رکہتی ہین اور اپنی کنوون سے پانی بہرنے نہین دیتی یہہ سنکر حضرت نے دس سنگریزہ دست مبارک مین لیے اور اپنی دست مبارک اونپر پہیرا اور دعا کی اور مجہسی فرمایا کہ یہہ سنگریزہ لی اور جا جب تو چاہ پر پہنچے تو تمام خدا کا ایک سنگریزہ اوسمین ڈال دیجو زیاد کہتا ہے کہ مینی حسب الارشاد حضرت کے عمل کیا پہر مینی کثرت آب سی تہہ چاہ کو ندیکہا **معجزہ** اسیطرح ایک اور اعرابی نے قلت آب کی شکایت کی حضرت نے اوسکو بہی سنگریزہ عنایت کئی اوسنی جاکر جو ڈالی تو اوسیوقت اوس چاہ کا پانی اسقدر ابلا کہ لب تک آگیا **معجزہ** انس سے روایت ہے کہ جناب سرور خدا صلعم اپنی وضو کا پانی بچا ہوا اوٹہا کی کنوئین مین ڈالدیا اوس کنوئین مین پانی اسقدر رہا کہ کبہی کم نہوا **معجزہ** اسیطرح انس کے گہر مین ایک کنواں تہا اوسمین حضرت نے آب دہن مبارک ڈالا اوسیوقت اوس کنوئین کا پانی اسقدر میٹہا ہوا کہ سارے مدینہ مین اوسکی برابر میٹہا نتہا **معجزہ** روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کے سامنی ایک ڈول بہرا ہوا زمزم کا لائے آپ نے اوسمین کلی ڈالدی اوسیوقت اوس پانی مین سے مشک کی بو آنی لگی **معجزہ** روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلعم ایک چشمہ آب پر گذری اور اوسکا نام پوچہا لوگون نے عرض کی کہ اسکا نام نیسان ہے اور پانی اسکا شور ہے آپ نے فرمایا نہین بلکہ نام اسکا نعمان ہے اور پانی اسکا شیرین ہے پس اوسیوقت اوسکا پانی شیرین ہو گیا **معجزہ** اسیطرح ایک چاہ مین حضرت نے آب دہن مبارک ڈالا پس اوسیوقت اوسکا پانی مشک سے زیادہ خوشبو ہو گیا **معجزہ** روایت ہے کہ ایکبار جناب سرور خدا صلعم اصحابون کو توشہ راہ کے لیے ایک مشک پانی کی منہہ بند کرکی دی اور دعا کی جب وقت نماز کا ہوا اور اصحاب نماز کیواسطی اوترے اور مشک کا منہہ کہولا تو دیکہا کہ منہہ مین مشک کے مکہن ہے اور اندر دودہ بہرا ہوا ہے **معجزہ** حنس بن عقیل ایک صحابی ہین وہ کہتی ہین کہ مجہی حضرت رسالت پناہ صلعم نے شربت ستو دیا کہ اوسمین سے پہلے آپ نوش فرمایا تہا پس جب مین اوسکو پیا نہا تو اگر تشنہ ہوتا تہا تو سیراب ہو جاتا تہا اور گرمی مین سرد ہوجاتا تہا جب

بیان اون معجزات کا جو کفایت شر دشمنان مین واقع ہوئی

روایت ہے کہ جب آیۂ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ (یعنی خدا نگہہ رکہتا ہی تجہی لوگون سے)
نازل ہوئی تو حضرت رسالت پناہ صلعم نے سر مبارک خیمہ سی باہر کیا اور جو لوگ حضرت کی
پاسبانی کرتی تہی اونسی فرمایا کہ اب تمہاری حراست کی مجہی احتیاج نہین اب خدا تعالیٰ میرا محافظ
و نگہبان ہے اوس دن سے حضرت نے اپنی نگہبانی چہوڑ دی چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایسی حفاظت کی کہ شرارت کسی
شریر کی پیش رفت نہ گئی **معجزہ** علی بن ابراہیم و ابن بابویہ وغیرہ نے اِنَّا کَفَیْنَاکَ الْمُسْتَہْزِئِیْنَ الَّذِیْنَ یَجْعَلُوْنَ
مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا آخَرَ یعنی بدرستی ہم کافی ہین تجہی استہزا اور سخریہ کرنیوالون سے کہ گردانتی ساتہہ خدا کے
معبود دوسرا۔ اس آیہ کی تفسیر مین لکہا ہی کہ جو آپ پر استہزا کرتی تہی وہ بدترین صورت سی ہلاک
ہوئی ولید ایک جگہہ گذرا جبریل علیہ السلام نے اوسپر اشارہ کیا وہان تراشۂ تیر پڑی ہوئی تہی
ایک تراشہ اوسکے پانو مین چبہہ گیا بسبب تکبر کی اوسنے اوسکو پانو سی نہ نکالا یونہین گہر چلا گیا
اور کرسی پر سو رہا وہان خون اسقدر اوسکی پانو سی جاری ہوا کہ بچی جو اوسکی دختر سوتی تہی وہ
بستر تر ہوگیا اوسنی آنکہہ کہول کر کہا کہ دہانہ مشک کا کسنے کہولدیا یہہ سنکر ولید نے کہا کہ یہہ پانی
نہین ہے بلکہ خون تیری پدر کا ہے سب فرزندون کو جمع کر کہ مین وصیت کرون مین جانتا ہون کہ زمین
نہجی کا پس اوسکی فرزند جمع ہوئی اور اوسنی وصیت کی اور جہنم واصل ہوا۔ اسیطرح عاص بن وائل
آیا جبریل نے اوسکی طرف اشارہ کیا اوسیوقت ایک لکڑی اوسکے پانو مین لگی اور پشت پا نکلگئی اس
صدمہ سے وہ راہی دار البوار ہوا بعض روایت مین ہے کہ ایک کانٹا اوسکی پانو مین لگا اور اوسنی
اتنا کہجایا کہ مر گیا۔ پہر اسود بن مطلب گذرا جبریل علیہ السلام نے اوسکی آنکہہ کیطرف اشارہ کیا
وہ اوسیوقت اندہا ہوگیا اور سر دیوار پر مار کر راہی دوزخ ہوا۔ بعض روایت مین ہی کہ اشارہ
اوسکی شکم کیطرف کیا تہا اوسنی پانی اسقدر پیا کہ پانی پیتی پیتی پیٹ پہٹ گیا اور ہلاک ہوا۔
اسود بن عبد یغوث کو جناب رسولخدا صلعم نے نفرین کی تہی کہ خدا تعالیٰ اسکی آنکہین نابینا کر اور
مرگ فرزندان مین اسی مبتلا کر پس روز نزول آیۂ مذکورۂ بالا کی جبریل علیہ السلام نے ایک تہپڑ اوسکے
منہہ پر مارا کہ آنکہین اوسکی اندہی ہوگئین مگر زندہ رہا جب جنگ احد مین اوسکا بیٹا مارا گیا اور
اشر نفرین جناب مقدس نبوی ظاہر ہو گیا تب وہ ملعون جہنم واصل ہوا۔ پہر حارث بن

کی طرف حضرت جبرئیل نے اشارہ کیا اوسکو سانپنے کاٹ کر داخل دوزخ کیا بعض روایت مین ہے
کہ باد سموم اوسی لگی اور اوسکی سبب رنگ اوسکا سیاہ ہوگیا جب گھر مین آیا تو گھر والون نے
اسقدر اوسی مارا کہ ہلاک ہوا پھر حارث بن قیس کے طرف حضرت جبرئیل نے اشارہ کیا اوس نے
ماہی شور کہائی اسقدر پانی پیا کہ مر گیا سبب مرگ استہزا کنندگان حضرت مین اختلاف روایات
ہے بہرنہج سب جلد ترین داخل جہنم ہوئے **معجزہ** شیخ مفید وغیرہ نے جابر انصاری سے روایت کی ہے
کہ حکم بن العاص حضرت پر ہنستا تھا اور منہ چڑاتا تھا کبھی اپنا منہ کج کر لیتا تھا حضرت رسالت پناہ نے
فرمایا کہ ایسا ہی ہوجائیگا اوسیوقت اوسکا منہ کج ہوگیا اور مدت العمر ویسا ہی رہا **معجزہ** علی بن
ابرہیم وراوندی وغیرہ نے روایت جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سی کی ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ
جناب رسول خدا صلعم نزدیک کعبہ کے نماز پڑھا کرتے تھے یہ سنکر ابوجہل نے قسم کھائی کہ جب مین
محمد کو نماز پڑہتے دیکھون گا ہلاک کرون گا ایک روز حضرت نماز پڑھ رہے تھے کہ اوس ملعون کی نظر
پڑی ایک سنگ گران اوٹھا کر حضرت کی طرف چلا اور سنگ کو بلند کر کے ارادہ مارنے کا کیا اوسیوقت
ہاتھ اوسکا گردن مین لپٹ گیا اور وہ پتھر ہاتھ کو لپٹ گیا بعد اسکے ناچار ہوکر حضرت سے استغاثہ کیا
آپنے دعا کی جب وہ پتھر ہاتھ سے الگ ہوگیا اور ایک روایت ہی کہ جب ابوجہل ملعون پتھر اوٹھا کر
حضرت کیطرف چلا تو لرزہ اوسکے بدن مین پڑ گیا لوگون نے جو اسکی وجہ پوچھی تو اوسنے بیان کیا کہ مینے
درمیان اپنی اور حضرت کے آدمی دیکھی کوہ تن اور غرق آہن کہ وہ حضرت کے گرد کھڑے تہی اگر ذرا بھی
مین حرکت کرتا تو مجھی مار ڈالتے بعد اسکے ایک اور ملعون اوٹھا اوسنی کہا مین جا کر محمد کو ہلاک کرتا ہون جب حضرت
کے نزدیک آیا اولٹا بہاگا اور بیان کیا کہ مجھہ مین اور حضرت مین ایک اژدہا مانند شتر کی حائل ہوگیا اور دم اپنی زمین
پر مارنے لگا مین ڈر کر اوسسے پہر آیا **معجزہ** روایت ہی کہ ایک دفعہ ابوجہل ملعون کعبہ مین اس ارادہ سی آیا
کہ حضرت رسالت پناہ کی گردن پر اپنا پاے نجس رکھے مگر حضرت کے پاس سے پہر گیا لوگون نے استفسار کیا کہ کیون پہر آیا اوسنے
کہا کہ مینے اپنی اور حضرت کے درمیان خندق آتش دیکھی اور چند فرشتہ دیکھی کہ اونکے بال تہی حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے
پاس آتا تو فرشتے اوسی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے **معجزہ** وراوندی وغیرہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہی کہ ایک دفعہ جناب
سرور کائنات صلعم محاذی کعبہ سجدہ مین تہی اور اوسدن ابوجہل نے ایک اونٹنی ذبح کی تہی پس بچہ دان
اوسکا منگا کر پشت مبارک جناب رسالت پناہ صلعم پر ڈالدیا حضرت سیدہ علیہا السلام کو جب

یہہ خبر ہوئی تو حضرت فاطمہ نے آکر اوسے پشت مبارک سی دور کیا جب حضرت نماز سے فارغ ہوئی دعا
فرمائی کہ اے خداوند تو بدلا لینے والا ہے اُن کافران قریش سے اور ابو جہل و عتبہ وغیرہ کا نام لیا
راوی کہتا ہی کہ جس جس کا حضرت نے نام لیا تھا سبکو مینے قتل ہوا اور پڑا ہوا چاہ بدر مین دیکھا
معجزہ راوندی نے بسند معتبر جناب محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ جناب رسالت پناہ
صلعم اکثر نماز شب مین سورہ تبت تلاوت فرماتے تہی کافرونکے ام جمیل سے کہ زن ابولہب کے تہی کہا کہ آج
رات کو محمد نماز مین تجپر اور تیری شوہر پر لعنت کرتا تہا اور تمہاری مذمت کرتا تہا وہ ملعونہ یہہ سنکر نہایت
خشم آلود ہوئی اور حضرت کی تلاش مین نکلی کہ اگر محمد کو دیکہون تو بہت برا کہون یہ کہتی ہوئی مسجد مین
آئی حضرت کے پاس ابوبکر بیٹہا ہوا تہا اوس نے عرض کی کہ یا حضرت آپ چہپ جائیے ام جمیل آتی ہے مین
خائف ہون کہ کہین آپ کو برا نہ کہے حضرت نے فرمایا وہ مجہی نہ دیکہے گی جب وہ ملعونہ حضرت کے نزدیک
آئی حضرت کو نہ دیکہا ابوبکر سے پوچہا کہ تو نے محمد کو دیکہا ہی اوس نے کہا کہ مین نے نہین دیکہا یہ سنکر واپس اپنے
گھر چلی گئی حضرت نے فرمایا کہ خداتعالی نے ایک حجاب زرد مجہہ مین اور اوسمین حایل کیا تہا **معجزہ**
اسیطرح شیخ طبرسی نے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ ابو جہل و ولید وغیرہ نے اتفاق کیا تہا کہ جب حضرت
مسجد مین تشریف لیجائین تو حضرت کو قتل کرین جب جناب رسول خدا صلعم تشریف لائی اور نماز کو کہڑی
ہوئی اون ملعونون نے ولید کو حضرت کے قتل کے واسطے بہیجا جب وہ وہان آیا جہان حضرت نماز پڑہتے
تہے تو حضرت کو نہ دیکہا مگر آواز سُنی یہہ حال اون ملعونون سے بیان کیا اونہون سنے
باور نہ کیا اور سب متفق ہو کر آئے مگر حضرت کو نہ دیکہا مگر صدا حضرت کی سُنی وہ
ملعون صدا کی طرف چلے اوسوقت اوس صدا کو وہ اپنے پس سر سننے لگے غرض جدہر
جاتے تہے صدا دوسری طرف آنے لگتی تہی حیران ہو کر پہر گئے اللہ تعالی نے یہ آیہ بہیجی
وجعلنا من بین ایدیہم سدا ومن خلفہم سدا فاغشیناہم فہم لایبصرون
معجزہ شیخ طبرسی و ابن شہر آشوب وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسالتپناہ
صلعم واسطے جنگ ایک طایفہ عرب کے ایک موضع مین تشریف لے گئے تہے کہ اوسی
ذی امر کہتے ہین جب حضرت کے تشریف آوری کی خبر اونہون نے سنی پہاڑون مین چہپ گئے

پس حضرت نے وہان نزول اجلال فرمایا اور قضائی حاجت کیواسطی دور تشریف لیگئی اس عرصہ مین مینہ برسنی لگا اور حضرتکا جامہ مبارک تر ہوگیا حضرت نے بعد قضائی حاجت جامہ مبارک کو درخت پر سوکہنی کو ڈالدیا اور نیچی درخت کے آرام فرمایا دو اعرابی حضرتکو دیکہتی تہی ایک اونمین بہت مرد دلاور بہادر تہا اور دعشوربن حارث اوسکا نام تہا وہ حضرت کے سر مبارک تک شمشیر برہنہ کئی ہوئی آیا اور کہا کہ آج کون میرے ہاتہہ سی تجکو نجات دیگا حضرت نے فرمایا خدا اوسیوقت حضرت جبریل نے اوسکی سینہ پر ایک ہاتہہ مارا کہ شمشیر اوسکی ہاتہہ سے چہٹ کر زمین پر جاپڑی اور وہ خود بہی گر پڑا حضرت نے وہ شمشیر اوٹہا کر فرمایا کہ اب مجہی کون منع کریگا اوسنے کہا کوئی نہین یہہ کہا اور کلمہ شہادت پڑہکر مسلمان ہوا اور اپنی قوم کو دعوت اسلام کی **معجزہ** ابن شہر آشوب نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ ایکدفعہ کفار قریش نے حجرہ اسمٰعیل مین جمع ہوکر لات وعزی کی قسم کہائی کہ محمدؐ کو اگر مسجد مین دیکہین تو سب متفق ہوکر مار ڈالین جناب فاطمۃ الزہرا علیہا السلام نی جو یہہ خبر سُنی گریان گریان حضرتکی خدمتمین آئین اور ماجرا عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ ای دختر میرے وضو کو پانی لا پس حضرت سیدہ نے پانی حاضر کیا حضرت نے وضو کیا اور مسجد مین تشریف لیگئی حضرتکو دیکہتی ہی سب نے کہا وہ آیا مگر اللہ تعالی نے ایسا رعب اونکی دلون پر ڈالا کہ سب نے نیچی سر کرلئی اور یہانتک سر نیچی کئی کہ ذقن اونکی سینہ سے لگ گئے پس حضرت نے یکمشت خاک اوٹہا کر اونپر پہینکی اور فرمایا کہ شاہت الوجوہ پس جس جس پر وہ خاک پڑی وہ بروز بدر ہلاک ہوا **معجزہ** ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ایکدفعہ حضرت رسالت پناہ صلعم ابطح کو تشریف لیجاتی تہی ابو جہل ملعون نے ایک سنگریزہ اوٹہایا اور حضرت کے طرف پہینکا وہ سنگریزہ سات دن تک ہوا مین معلق رہا کفار نے کہا اسی کسنی معلق رکہہ چہوڑا ہی حضرت نے فرمایا جسنی آسمان کو بی ستون سرپا کر رکہا ہی **معجزہ** ابن شہر آشوب اور اکثر محدثون نے روایت کی ہی کہ جنگ حنین مین شیبہ بن عثمان نے ارادہ قتل جناب سرور خدا صلعم کا کیا اور حضرت کے سر مبارک کے پیچہی سی آیا تو اوسنے ایک شعلہ آتش درمیان اپنی اور حضرت کے حائل دیکہا مگر حضرت اوسکا ارادہ معلوم کر گئی اور حضرت نے اوسی فرمایا کہ ای شیبہ میرے پاس آ جب وہ نزدیک آیا تو حضرت نے دعا کی کہ اے خداوند شیطان کو اس سے دور کر شیبہ کہتا ہی کہ جسوقت یہہ

حضرتنے دعا کی اوسیوقت حضرت میرے آنکہونمین ایسی عزیز ہوئی کہ مین جان سے زیادہ سمجہنی لگا بعد اسکی
حضرتنے فرمایا جا اور کافرون سے جنگ کر جب لڑائی سے انفراغ پایا تو جو کچہ کہ شیبہ کی خاطر مین گذرا تہا
اور اوسنے دیکہا تہا بیان کیا حضرتنے اوسکی واسطے استغفار کی معجزہ سید ابن طاوس وغیرہ
نے روایت کی ہی کہ عامر بن طفیل اور اربد بن قیس نے حضرت رسالت پناہ صلعم کی قتل کا ارادہ
کیا اور مسجد مین آتے سے پہلی عامر حضرت کے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ اگر مین مسلمان ہونگا تو میرے
واسطی کیا ہوگا حضرتنے فرمایا جو اور مسلمانونکی واسطے ہی پہر اوسنے کہا کہ مجہے اپنا خلیفہ کیجیے
حضرتنے فرمایا کہ یہہ امر خدا کی اختیار ہی اسیطرح اور کچہہ وہ سوال کرتا رہا اور حضرتکو باتونمین
لگایا اور اربد سے عم اپنی کو اشارہ کیا کہ شمشیر لگا وہ حضرت کے پیچہے گیا اور شمشیر کہینچنی لگا ایک
بالشت تو شمشیر کہنچی پہر ہر چند اوسنے چاہا کہ ساری شمشیر کہینچون میسر نہوا اربد کہتا ہی کہ مینے
اپنی اور حضرت کے درمیان ایک دیوار حایل دیکہی اور دوسرے دفعہ جو ارادہ کیا تو عامر کو اپنی اور حضرت کے
بیچ مین دیکہا جب نظر حضرتکی اوسپر پڑی فرمایا کہ ایخداوندا انکی شر مجہسے کفایت کر یہہ سنکر لوگون نے
ہجوم کیا اور وہ بہاگے مگر ایک اونمین اپنی گہر نہ پہونچا اللہ تعالی نے اربد کو رستہ مین صاعقہ سے ہلاک کیا
عامر گہبراہٹ مین سلولیہ کے گہر مین اترا کہ وہانکا جانا وہ ننگ سمجہتا تہا اور اوسیوقت مادہ طاعون
اوسکی انگلی مین پہیلا اور جہنم واصل ہوا معجزہ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ جب کفار
جنگ بدر سے پہرے تو ابولہب نے ابوسفیان سے پوچہا کہ تمہارے فرار کا کیا باعث ہوا اوسنے کہا کہ ہم مسلمانونکو
دیکہتے ہی بہاگ نکلے اور بہتون نے اونمین سے قتل ہی کیا اور اسیر ہی کیا اور مردم سفید رو دیکہے کہ اسپان
ابلق پر سوار تہے زمین و آسمان مین اور انکا کوئی مقابلہ نکر سکتا تہا ابو رافع ام فضل کے بیٹے نے کہا کہ وہ ملائکہ
تہے ابولہب نے جو یہہ سنا جلکر ابو رافع کو زمین پر دے مارا ابو رافع نے ایک عمود اوسکی سر پر مارا کہ
دماغ اوسکا پہٹ گیا بعد اسکے سات روز وہ زندہ رہا اسعرصہ مین اللہ تعالی نے اوسی مرض عدسہ
مین گرفتار کر کے جہنم واصل کیا عدسہ ایک مرض ہی کہ عرب اوسکی سرایت سے حذر کرتی ہین اور
اسی سبب سے ابولہب کے لاش تین دن تک گہر مین سڑا کی اور کسینے نہ اوٹہائی بیٹے تک الگ
ہو گئے آخر اوسکی لاش کو باہر پہینک کر پتہر اوسپر ڈالدیے کہ لاشہ اوسکا پنہان ہو گیا اور آج تک
وہ عمرہ کی راہ میں واقع ہی اور جو وہان جاتا ہی چند پتہر پہینک دیتا ہی ایک پتہرونکا انبار ہو گیا ہی

بسبب دشمنی جناب سرورکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسا بزرگ عرب کیا خراب و ذلیل ہوا دنیا مین آثار ذلت یہہ ہوی اور عاقبت مین عذاب الیم مین گرفتار ہوگا **معجزہ** ابن شہر آشوب نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جنگ احزاب مین ابوسفیان نے سات ہزار تیرانداز مقرر کیئے تہے کہ ایک دفعہ حضرت کے لشکر کیطرف تیرباران کرین جب اصحاب نے یہ حال سُنا خوفناک ہوے اور حضرت سے شکایت کی حضرت نے آستین النصرت آئین کو اپنی ہوا مین حرکت دی اور دعا کی جسوقت اون تیراندازون نے تیر چہوڑے اللہ تعالے نے ایک ہوا بہیجی کہ اون تیرون کو پہیر کر وہ لیگئی اور ہر ایک تیر نے جاکر اپنی صاحب کو مجروح کیا اور ایک تیر مسلمانون تک نہ پہونچا **معجزہ** ابن شہر آشوب وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ایکدفعہ حضرت رسولِ خدا صلعم قلعہ یہود مین تشریف لیگئی کہ اون سے نانِ خورش خرید فرمائین ایک یہودی نے کہا کہ جو چیز آپکو درکار ہے وہ سب میرے ہان موجود ہی وہان چلیئے اور گہر مین اپنی زوجہ سے کہا کہ جب مین محمد کو گہر مین لاؤن تو یہ سنگ بزرگ اوپر سے اوسکے سر پر ڈال دیجیو اوسیوقت حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور ایک پر اپنا اوس پتہر پر مارا کہ وہ پتہر گرا اور اوس نے دیوار کو سوراخ کیا اور مانند صاعقہ کے اوس ملعون کیطرف آیا اور مثال طوق اوسکے گلے مین پڑگیا اور وہ یہودی بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا تو رونے لگا حضرت نے اوس سے استفسار فرمایا کہ تونے کیا ارادہ کیا تہا کہ اس بلا مین مبتلا ہوا اوس نے عرض کی کہ یا حضرت سچ تو یہ ہے کہ مین آپکو اپنی گھر مین ہلاک کرنے کو لایا تہا آپ سید عرب و عجم این میری خطا معاف کیجئی حضرت کو رحم آیا اور دعا کی اُسیوقت وہ سنگ اوسکی گردن سے دور ہوگیا **معجزہ** اوسی راوی نے جابر انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک قریش نے قسم کھائی تہی کہ مین محمد کو ہلاک کرون گا پس اوسیوقت اوس کا گھوڑا کودا اور اوسکو وہی مارا کہ اوسکی گردن ٹوٹ گئی اور جہنم واصل ہوا **معجزہ** ابن شہر اشوب نے حضرت عباس سے روایت کی ہی کہ عمر بن یزید شجاعت مین معروف تہا اور قبیلہ اپنے کنانہ کا سرگروہ تہا کافرون نے اوس سے استعانت حضرت کے قتل مین چاہی اوس نے اقرار کیا اور حضرت کی طرف متوجہ ہوکر جب آپکے نزدیک پہونچا زمین پر گرپڑا منہ اوس کا مجروح ہوگیا وہان سے وہ بہاگا اور ابطح پہونچا خون اوس کی پیشانی سے

جاری تہا جب قریش نے اوسی اِس حال سی دیکہا استعجاب پوچہا کہ یہہ کیا ہوا اوسنی جواب دیا کہ بڑا بیوقوف ہی جو تمہارا فریب کہا گئے مینی کبہی ہرگز ایسا واقعہ نہ دیکہا تہا یعنی جب مین نزدیک محمدؐ کی پہونچا تو مینی دیکہا کہ دو اژدہے اوسکے پس سر سے نمودار ہوگئے آتش اونکی منہہ سی نکلتی تہی اور اونہون نی مجہہ پر حملہ کیا مین بیتحاشہ بہاگ کر یہان آیا **معجزہ** ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ایکدفعہ ایک ملعون نے آب دہن نجس حضرت کیطرف ڈالی اور وہ رستہ مین سے پہر کر اوسکیطرف آئی اور وہ بہاگا لوگون نی کہا تجہی کیا ہوا ہی اوسنی کہا وائی تم پر تم دیکہتی نہین کہ ایک شتر مست میری پیچہی بہاگا آتا ہی لوگون نے کہا ہمین نہین دکہائی دیتا اوسنی کہا مجہی تو دکہائی دیتا ہی اور بہاگ کر طائف مین پہونچا **معجزہ** ابن شہر آشوب وغیرہ سی روایت ہے کہ جب یہودیونکو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری کا یقین کامل ہوگیا تو وہ لعین درپی قتل حضرت سید المرسلینؐ کی ہوئی اور ستر یہودیون نے اتفاق کر کی اپنی تلوارون کو زہر مین بجہایا اور حضرت کے درپی قتل ہوے اور شب تار مین جب حضرت کوہ حرا کی طرف تشریف لیگئے تو وہ مردود بہی عقب مین حضرت کے چلی جب راہ مین پہونچی چاہا کہ حضرت پر تلوارین ماریں ہوگیا دیکہتی ہین کہ وہ کوہ درمیان حضرت کے اور اونکی حایل ہوگیا یہہ دیکہکر اون مردودون نے تلوارین میانمین کیں اوسیوقت وہ کوہ جو حایل ہوتہا الگ ہوگیا پہر اون لعینون نے شمشیرین کہینچکر حضرت پر حملہ کیا پہر وہی حال دیکہا کہ کوہ بیچ مین حایل ہوگیا چنانچہ حضرت کے کوہ حرا تک پہنچتی پہنچتی سینتالیس دفعہ یہہ امر واقع ہوا کہ جب وہ تلوارین کہینچتی تہی تو وہ کوہ درمیان مین حایل ہو جاتا تہا اور جب تلوارین میان مین کر لیتی تہی تو وہ حجاب دفع ہو جاتا تہا بعد اسکی جب حضرت کوہ پر پہونچی تو اون ملعونون نی حضرت کو احاطہ مین کر لیا اور چاہا کہ حضرت پر تلوارین ماریں اوسیوقت وہ کوہ کہنچ گیا اور حضرت مین اور اون مردودون مین بہت فاصلہ ہوگیا اور یہی حال رہا تاکہ حضرت عبادت سے فارغ ہوئی جب حضرت نی معاودت فرمائی پہر اون یہودیون نے ارادہ قتل کا کیا اور وہی معاملہ دیکہا کہ کوہ حایل ہوگیا چنانچہ سینتالیس دفعہ ہنگام معاودت بہی یہی واقعہ پیش آیا جب حضرت نیچی تشریف لی آئی اور اونکا مکر کوئی کارگر نہوا تو اون بیدینون نے اپنی تلوارین حضرت کیطرف پہینکدین اوسیوقت پہاڑ دونو طرف سے آملا اور اون ملعونونکی ہڈی پسلی توڑ ڈالی اور وہ سب کے سب واصل جہنم ہوئی اور حضرت کے گوش مبارک مین عالم بالا سی ندا آئی کہ یا حضرت اپنی پس پشت

ملاحظہ کیجیے حضرت نے بھی دیکہا تو اوسوقت وہ کوہ آگ ہو گیا اور کافر اوسمین سے گر پڑے اور تمام بدن اونکا ٹوٹ گیا تہا اور خون جاری تہا پس حضرت اونکی شرح صحیح رسالت روانہ ہوئی اوسوقت چیار طرف سے پہاڑ رون فی ندا دی کہ گوارا ہوا آپکو حق تعالی یاری کہ کسطرح آپ کے دشمنونکو دفع کیا اور ہمیشہ اسیطرح آپکا خدا وند تعالی مددگار رہیگا اور جباران زمانہ کی گردن علی ابن ابی طالب سے خدا اوسکو بیعت کروائیگا اور دشمنان دین قتل ہونگی معجزہ روایت ہے کہ جب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ مین بن سلام جا کر گیا تو حسد عبد اللہ بن ابی کا افزون ہوا اور حضرت کے در پی قتل ہوا اور تدبیر یہہ کی کہ اپنی گہر مین ایک کنواں کہودا اور اوسمین نیزہ و خنجر زہر آب دیے ہوے رکہی اور اوسکی منہہ بچہونا کیا اور حضرت رسالت پناہ صلعم کی اپنی گہر مین ضیافت کی اور یہہ ٹہرایا کہ اس فرش پر اونکو بٹہا دینگے اور وہ کنوئین مین گر پڑینگی اور ہلاک ہونگی غافل اس سے کہ چراغی را کہ ایزد بر فروزد * ہر آنکو تف زند ریشش بسوزد * اور بہت سے لوگون کو با شمشیر ہا برہنہ پنہان کیا کہ جب جناب رسولخدا صلعم چاہ مین ہلاک ہون تو تم نکلکر حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام اور مخصوصان حضرتکو قتل کرنا اور طعام جو پکایا تہا اوسمین بہی بہت سا زہر ڈالا تہا کہ اگر وہ تدبیر نہ ہوگی تو کہانا کہا کے سب ہلاک ہونگے جب وہ تدبیر اوس ملعون کے تمام ہو گئے تو حضرتکی خدمتمین آیا اور ضیافت کیواسطی معہ مخصوصین طلب کیا اس اثنا مین جبرئیل امین نازل ہوے اور سارا حال اوسا اوس شقی کی تدبیر بیان کیے اور عرض کی کہ حقتعالی فرماتا کہ جہان وہ کہی وہان بیٹہو اور جو وہ کہلاوی سو کہاو تا آیات و معجزات ظاہر ہون اور جسہون نے تیری قتل کا ارادہ کیا ہی وہ بہی ہلاک ہون پس حضرت اوسکی گہر تشریف لیگئی اور وہ جو فرش اوسنی چاہ پر بچہایا تہا حضرت اوسپہ جا بیٹہی اور دور مین سب اصحاب بیٹہی اور حضرتکو کچہہ خلل نہوا وہ ملعون یہہ حال دیکہکر نہایت حیران ہوا پہر بغور دیکہا تو معلوم ہوا کہ حضرت کے اعجاز سے منہہ اوس کوئین کا مانند زمین کے سخت ہوگیا ہی ناچار دوسری تدبیر کی کہ وہ طعام زہر دار لاکر حضرت کے سامنی رکہا حضرت نے طعام طرف ہاتہہ دراز کیا اور جناب امیر علیہ السلام کو فرمایا کہ العلی یہہ دعا پڑہکر تم کہانا کہاو * بسم اللہ الشافی بسم اللہ الکافی بسم اللہ المعافی بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شی فی الارض و لا فی السماء و ہو السمیع العلیم پس حضرت امیر نے یہہ دعا پڑہی اور سب صحابہ اور جناب رسولخدا صلوات اللہ علیہ و علی آلہ نے وہ طعام

تناول کیا جب سیر ہوگئے تو اوٹھہ کھڑے ہوے جب اوس ملعون نے دیکھا کہ کھانے سے بہی کچھ آپ پر اثر نہوا تو سمجھا کہ
غلطی سے اس کھانے مین زہر نہین ملایا پس یہہ سمجھکر سب اپنی دوستونکو لاکر بٹھایا اور وہ طعام کھلایا اور
دختر اوس ملعون کی جسنے یہہ تدبیر نکالی تہی جب اوسنے دیکھا کہ سر چاہ مانند زمین کے ہوگیا پس وہ اوسکو دیکھنے
بیٹھی تہی اسیوقت قعر چاہ مین جا کر جہنم واصل ہوئی اور مضمون اس قول کا ظاہر ہوا من حفر بیرا لاخیہ
وقع فیہ پس یہہ حال دیکھکر اوس ملعون نے کہا یہہ نکہو کہ لڑکی چاہ مین گرکر مرگئی بلکہ یہہ کہو کہ لب بام پرسے
گر پڑی بعد اسکے اوس ملعون کے یارون نے جو وہ طعام زہر مار کیا تہا وہ سب بہی جہنم کو گئے حضرت نے جو اوس
ملعون سے حال اوس دختر کا اور اوسکے یارون کا استفسار فرمایا اوسنے کہا کہ دختر لب بام پرسے گر پڑی
اور یارون نے کہانا بہت کہا لیا ہیضہ کرکے مرگئے یہہ سنکر حضرت نے فرمایا کہ خدا خوب جانتا ہے کہ کس سبب
سے مری **معجزہ** روایت ہے کہ ایکدن جناب رسالتمآب صلعم گروہ مہاجر و انصار مین تشریف رکہتے
تہے کہ یکایک حضرت نے فرمایا کہ اسوقت میرا جی حریرہ کو چاہتا ہے کہ وہ روغن اور عسل کا بنا ہوا ہو
حضرت امیر نے فرمایا کہ مین بہی یہی چاہتا ہون بعد اسکے حضرت نے ابوبکر سے فرمایا کہ تو کیا چاہتا ہے
اوسنے کہا مین تہی گاہ برہ بریان چاہتا ہون پہر عمر و عثمان سے حضرت نے استفسار کیا اونہون نے
سینہ بریان برہ کی خواہش کی جب حضرت یہہ سن چکے تو آپ نے فرمایا کہ کونسا مومن ہماری
ضیافت کرتا ہے جو کہ ہمنے طلب کیا ہے یہہ سنکر عبد اللہ بن ابی ملعون نے خیال کیا کہ یہہ موقع
خوب ہے اب مین زہر دیکر سبکو ہلاک کرون یہہ سوچکے حضرت سے عرض کی کہ مین ضیافت کرتا ہون
پس یہہ کہکر گہر مین گیا اور حریرہ وغیرہ خوب ساز زہر ڈالکر تیار کیا اور حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر
عرض کی کہ طعام طیار ہے حضرت نے سب حاضرین کو ہمراہ لیا اوسنے عرض کی کہ یا حضرت کہانا
کم ہے آپ بہت آدمی نہ لیجائے حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی نے عیسی کو ایک خوان بہیجا تہا کہ
اوسمین چند مچھلیان اور چند گردہ نان تہی مگر اللہ تعالی نے اوسمین اسقدر برکت دی کہ سات ہزار سو
آدمیون نے اوسمین سے کہایا کچھہ محل تردد نہین ہے عبد اللہ نے عرض کی کہ آپکو اختیار ہے پس سات ہزار
آٹھہ سو اصحابہ حضرت کے ہمراہ اوسکے گہر گئے اوسنے وہان یہہ تدبیر کی تہی کہ اون منافقونکو
اسلحہ دیکر تیار کر رکہا تہا کہ جب حضرت زہر سے ہلاک ہون تو مخصوصان حضرت کو تم ہلاک کرنا
غرض جب حضرت اوسکے گہر پر تشریف لیگئے تو اوسنے تنگی خانہ کا عذر کیا کہا حضرت آپ

و علی و سلمان و مقداد و عمار چلین پس سب باہر رہین حضرت نے فرمایا کہ جو خدا طعام کم مین برکت دیگا وہ
تنگی خانہ بہی دور کریگا پس حضرت نے سبکو گھر مین طلب کیا اور وہ سب اعجاز حضرت سے اوس گھر مین
سما گئی اور وہ گھر کشادہ ہو گیا وہ ملعون متعجب ہوا پہر حضرت نے فرمایا کہ یہ طعام گھر مین کہدی سب
کہا لینگے اوسنی کہا کہ یا حضرت سبکا ہاتہہ دور دور سے کیونکر پہونچیگا آپنے فرمایا کہ جس خدا نے گھر کو کشادگی دی ہے
وہ ہاتہہ بہی انکا کہانی تک پہونچا دیگا پس اصحابون نے اپنی اپنی جگہہ بیٹھے ہوے ہاتہہ دراز کیا حضرت کے اعجاز سے
سبکا ہاتہہ کہانی تک پہونچگیا اور سب نے سیر ہو کر کہایا فقط استخوان بکری کے خوان مین رہگئی بعد اسکے حضرت نے
رومال مبارک اپنا بچہا کر فرمایا کہ یا علی ہریرہ اسپر ڈالدو تا سب کہائین چنانچہ سب نے سیر ہو کر کہا لیا اور
کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم خوب سیر ہو گئے پہر حضرت رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ تمہارا پیغمبر
خدا تعالی کے نزدیک عیسی سے گرامی تر ہے جیسا کہ حق تعالی عیسی کیواسطے مردہ کو زندہ کیا تہا تمہاری
پیغمبر کیواسطے بہی زندہ کریگا یہہ فرما کر حضرت نے اپنا رومال اون ہڈیون پر ڈالدیا اور دعا کہ خداوندا جب
تو نے اس حیوان مین برکت دی اور اسکی گوشت سے ہمکو سیر کیا اب پہر اسمین ایسی برکت دے کہ ہم اسکے
دودہ سے سیر ہون پس یہہ حضرت کے دعا فرماتی ہی اوسیوقت گوشت و پوست اون ہڈیون پر ہو گیا
اور وہ بکری حرکت مین آئی اور پستان اوسکے پر از شیر ہو گئین یہہ دیکہکر حضرت نے فرمایا کہ مشک
و ظروف لاؤ پس سبنی حاضر کئی حضرت نے وہ ظروف دودہ سے بہر دئی اور حاضرین نے خوب سیر ہو کر
دودہ بہی پی لیا پہر حضرت نے فرمایا کہ اگر مجہی یہہ ڈر نہوتا کہ امت گمراہ ہو جائیگی اور اسی گوسالہ بنی اسرائیل
کیطرح نہ پرستش کرنی لگی تو مین اسکو چہوڑ دیتا کہ یہہ زندہ رہتی اور چلتی پہرتی اور گہانس کہاتی پہر
فرما کر حضرت نے دعا کی کہ یا الٰہی پہر اسی ہڈیان کر دی جیسی کہ تہی اوسیوقت وہ ہڈیان ہو گئی اور
حضرت اور سب اصحاب اس ملعون کی گہر سے واپس آئی اور سب اصحاب ذکر کشادگی خانہ اور
فراوانی طعام و دفع ضرر زہر کا ذکر کرتی تہی حضرت نے فرمایا کہ مجہکو یہہ حال دیکہنے سے حال جنت کا
یاد آیا کہ اسیطرح خداوند عالم ہماری شیعون کیواسطے نعمائی جنت افزون کریگا اور اسقدر نعمت
دیگا کہ یہہ دنیا کی نعمت اوسکی سامنی ایک ریگ کا ذرہ ہی بیابان بی پایان مین اور جو برادر ایمانی پر
احسان کریگا اور برادر اوسکی حاجت کے لئے کریگا تو اسیطرح اللہ تعالی اوسکی واسطی روضۂ جنان مین نعمت
دراوان کریگا اور نظیر اس طعام زہر آلودگی اور نہ ضرر پہونچانا اوسکا برکت خدا سے جیسے کرتا

ہماری شیعون کا حصہ لی ور تقیہ کرنا اور زیر غضب و خشم کو پہانا کہ اسکے بدلے خداوند تعالی نعمتہائی انتہا
جنت مین عنایت کریگا اور خطاب کریگا کہ گوارا ہو تمہین یہہ لذائذ نعمائے الہی اور یہہ بسبب تقیہ و صبر کا
کہ تمنی کیا تہا فقط معجزہ راوندی وغیرہ نی روایت کی ہی کہ ایکدفعہ حضرت مکہ سی باہر تشریف
لیگئے نصیر بن الحارث حضرت کے درپی قتل ہو کر عقب سے چلا جب حضرت کے نزدیک پہونچا ڈر کر
بہاگا ابوجہل نی اوس سے پوچہا کہ کہان سے آتا ہی اوس ملعون نے کہا کہ آج محمد تنہا باہر گیا تہا مین
اوسکی پیچہی اس ارادہ سے گیا تہا کہ اوسے قتل کرون جب اوسکی نزدیک گیا تو دو شیر نکو دیکہا
کہ اوسکی پاس گونج رہی ہین مجہی دیکہکر میری طرف متوجہ ہوئے تو مین بہاگا ابوجہل نے کہا یہہ اوسکا جادو ہے ✢
معجزہ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ایک قریشی نے حضرت رسالت پناہ صلعم کو سجدہ مین
دیکہا ایک پتہر اوٹہا کر چاہا کہ حضرت کو مارے کہ ہاتہہ اوسکا مع سنگ ہوا مین خشک ہو گیا ✢ ✢
معجزہ ابن شہر آشوب سے روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلعم مسجد مین قرات قرآن فرماتے
تہی اس سبب سے کفار قریش بہت متاذی ہوتے تہی ایکدفعہ سب اوٹہی کہ چلکر حضرت کو پکڑ لین ناگاہ
دیکہا کہ ہاتہہ اونکی اونکی گردن مین طوق ہوگئے اور سب آنکہون سے اندہے ہوگئی ناچار حضرت کی خدمت مین آئے
اور قسم کہائی کہ اب ہم آپکو آزار نہ دینگے حضرت نے اونکے لئے دعا کی ہاتہہ اونکی اوسیوقت چہٹ گئی
اور آنکہین روشن ہوگئین پس آیات اول سورہ یسن نازل ہوئین معجزہ ابن شہر آشوب نی
ابوذر سے روایت کی ہی کہ ایکدفعہ حضرت سجدہ مین تہے کہ ابولہب ملعون نے ایک پتہر اوٹہایا اور حضرت کے
مارنیکا ارادہ کیا اوسیوقت اوسکا ہاتہہ ہوا مین خشک ہو گیا ناچار حضرت کے سامنے تضرع و زاری کی
اور کہا کہ مین اگر اس بلا سے آزاد ہونگا تو آپکو آزار نہ دونگا حضرت نے دعا کی ہاتہہ اوسکی اچہے ہو گئے اوسیوقت کہنے لگا کہ
تو بڑا جادوگر ہی اس باب مین سورہ تبت نازل ہوئی معجزہ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ جناب
رسولخدا اپنی شاخصہ کی پاس تشریف لیگئے اور اونپر اسلام عرض کیا اونہون نے قبول نکیا اور پچاس سوار
حضرت کے پیچہی بارادہ قتل آ پہنچے حضرت نے اون سوارونکو دیکہکر اونکی کفایت شر کی دعا کی اوسیوقت
ایک ہوا چلی کہ وہ سب ہلاک ہوگئی معجزہ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ایک کافر نی روز احد
پتہر حضرت رسالت پناہ صلعم کو مارا اور وہ حضرت کے پائے مبارک پر لگا حضرت نے فرمایا الٰہی اسکو
ذلیل کر ہی بعد انفراغ جنگ وہ ملعون پہر راستہ مین ایک جا سو رہا ایک بزکوہی آئی اور اپنی

شاخ اوسکی پیٹ مین چبہوئی ہر چند اوسنی فریاد کی کچھہ حاصل نہوا اور وہ شاخ چنبر گردن سے نکلگئی اور وہ جہنم واصل ہوا **معجزات روز جنگ احزاب** معجزہ متواترہ جناب مقدس نبوی صلعم سے ہی کہ جنگ احزاب مین باوجود افزونی کفار اور قلت مسلمانان اللہ تعالی نے بدعائے آنحضرت ایک باد تند بہیجی کہ سنگریزہ اوس مین سے برستی تہی اوسنی خیمے کفار کے اوکہاڑ دیئے اور کافر ہلاک بہی ہوئے اور بہاگ ہو گئے معجزہ ابن شہر آشوب نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب عرینیون نے حضرت کے چرواہے کو قتل کیا اور مویشی غارت کرکے لیچلے حضرت نے اونپر نفرین کی اور فرمایا کہ خداوندا یہہ راہ بہول جائین پس وہ چل نسکے اور راہ بہول گئے اور حضرت کے اصحاب جاکر اونکو پکڑ لائے معجزہ ابن شہر آشوب سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکعورت کی خواستگاری کی اوسکے والد نے عذر کیا کہ وہ علت برص مین گرفتار ہے باآنکہ وہ اچہی تہی حضرت نے فرمایا کہ ہوگی اوسیوقت حضرت کے فرمانے ہی اسکو برص ہوگئے معجزہ روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے زہیر شاعر کو دیکہا اور فرمایا کہ الہی اوند مجہی پناہ دی اس شیطان سے فوراً حضرت کے دعا قبول ہوئی اور بعد اسکے وہ ایک شعر نکہہ سکا یہہ شاعر حضرت کے ہجو کیا کرتا تہا معجزہ روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتی تہی جب اونہون نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا ایک کافر نے کہا کہ جلجاوہ جو جہوٹ کہتا ہو اوسی شب کو اوس ملعون نے چاہا کہ اوٹہکر چراغ کی بتی اوکسائے چراغ سی اوسکی اونگلی مین آگ لگ گئی اور ہر چند اوسنی سعی کی مگر وہ نہ بجہی اور مشتعل ہوکر تمام بدن اوسکا جلا دیا معجزہ ابن عباس سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی معیط ملعون نے ایکدفعہ جناب مقدس نبوی صلعم کیطرف آب دہان نجس ڈالا پس اوسیوقت آب دہان اوسکا دو حصہ ہوکر اوسکی منہہ پر آیا اور دو جگہہ سی اوسی جلادیا حضرت نے فرمایا کہ جب تک مکہ مین رہیگا تو زندہ رہیگا اور جب باہر جائیگا تو اپنی شمشیر سی کشتہ ہوگا پس عتبہ بروز احد کشتہ ہوا معجزہ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ابی بن خلف نے مکہ مین حضرت رسولخدا سے کہا تہا کہ مین تمہی قتل کرونگا حضرت نے فرمایا مین تجہی مارونگا انشاء اللہ پس روز احد حضرت نے ایک چوب اوسکی طرف پہینکی اور وہ لکڑی اوسکی گردن مین لگی اور کچہہ خراش سا ہوگیا پس وہ بہاگا اور مانند گاؤ کی فریاد کرتا تہا ابو جہل نے کہا تو اسقدر کیون فریاد کرتا ہی یہہ

ایک خراش ہی ہوئی تو سنی کہا کہ اوس شخص نے مجھسی وعدہ مار نیکا کیا تہا اگر آپ دہن بہی مجہپر پہینکدیتا تو مین مرجاتا بعد ایکروز کی وہ جہنم واصل ہوا معجزہ بطریق عامہ طبرانی نی حکم بن ابی عاص سے روایت کی ہی کہ وہ کہتا تہا کہ ہم چند کافرون نی آپسمین جناب رسالت پناہ صلعم کے قتل کا ارادہ کیا کہ انکو انکو مار ڈالین سو ایک جگہہ ہم اسی انتظار مین کہڑی رہے یہانتک کہ آپ ہمارے قریب پہونچی سو ہمنے پیچہی ایک آواز بلند سنی جسنے ہمنی گمان کیا کہ ملک تہامہ مین کوئی آدمی اس آواز کے صدمہ سی زندہ نرہا ہوگا پس ہم سب غش کہاکر گری اور اتنی دیر بیہوش پڑی رہے کہ حضرت مسجد الحرام سی نماز پڑہکر اپنی دولتخانہ کو تشریف لیگئے بعد اسکے دوسرے رات پہر ہمنی ایسا ہی قصد کیا مگر جسوقت حضرت سوئی خدا صلعم ہمارے پاس آپہنچی دیکہا ہمنے کہ کوہ صفا و مروہ ہمارے اور حضرت کے درمیان حایل ہوئے

معجزہ روایت ہے کہ جنگ احد مین حضرت رسالت پناہ صلعم ایک اصحاب کے قریب پہونچی وہ تیر اپنی کمان مین رکہہ چکا تہا اور چاہتا تہا کہ ایک مشرک کو ماری پس حضرت نی اپنی دست مبارک سی لمس کیا اور فرمایا کہ اب اس تیر کو چلا جب اوسنی تیر چلایا تو وہ مشرک اپنی جگہہ سی ہٹ گیا اور دوسرے طرف چلا گیا پس تیر بہی اوسکی پیچہی ہی گیا یا اینکہ اوسکو قتل کیا +

بیان اون معجزات کا جو کہ غیب کی خبرین حضرت نی دین

ابن بابویہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایکدفعہ کچہہ قریش حضرت رسول خدا کے گہر مین آئی حضرت نے اونسی فرمایا کہ کل مینہہ برسی گا جب دوسرا دن ہوا تو آسمان سب دنون سے زیادہ صاف ہو گیا جب دن چڑہا تو ایک اکابر قریش حضرت کے پاس آیا اور اوسنی کہا کہ ای محمد صلعم تو نی اپنا دروغ کیون ظاہر کیا پہلے تو تو کبہی ایسا نتہا یہہ اوسکی کہتی ہی ایک ابر پیدا ہوا اور اسقدر برسا کہ اہل مدینہ فریاد کرنی لگی اور حضرت سے دعا سو توقف باران کی استدعا کی +

معجزہ حمیری نے اونہین حضرت سے روایت کی ہی کہ روز بدر جو اشرفیان حضرت عباس کے پاس تہین وہ بطور غنیمت لی لین اور ہا کہ ہمین فدا ادا طلب کیا حضرت عباس نے کہا مین اور کچہہ نہین رکہتا حضرت نے فرمایا کہ وہ کیا ہوا جو ام فضل کے پاس رکہا ہی یہہ سنکر حضرت عباس نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون وحدانیت خدا پر اور تیری پیغمبری پر جسوقت زر مینی ام فضل کو دیا تہا اوسوقت کوئی حاضر نہ تہا سوا خدا کی معجزہ راوندی وغیرہ نی روایت کی ہی کہ ایکدن حضرت تشریف رکہتی تہی کہ

ناگاہ ایک گروہ حضرت کیخدمتمین آیا پہلے اس سے کہ وہ کچھہ کہین جناب رسالتمآب صلعم نے
اونسے کہا کہ تم کچھہ سوال کرنی آئی ہو اگر کہو تو وہ سوال بیان کرون اونہون نے عرض کی کہ حضرت
بیان فرمائین آپنے ارشاد فرمایا کہ تم یہہ پوچھنے آئی ہو کہ نیکی کس سے کرنی چاہیئے سو نیکی کرنے
صاحب حسب نسب و صاحب ایمان سے چاہئے اور تم پوچھا چاہتی ہو جہاد سی عورتون کے سو جہاد
کرنا عورتون کا اچھی طرح بسر کرنا شوہرونکی ساتھہ ہے اور تم پوچھا چاہتی ہو کہ روزی کہان سے آتی ہے
سو خدا نے چاہا ہے کہ روزی دیوے مومنونکو اوس جگہ سے کہ وہ نہ جانتے ہون اسواسطے کہ جو بندہ جا روزی اپنی نہین
جانتا تو بہت سی دعا کرتا ہی معجزہ ابن شہر آشوب نے ایک مرد انصاری سے روایت کی ہی کہ چند یہود
ایکدفعہ حضرت رسالت پناہ صلعم کیخدمتمین آئی اور حضرت سے کہا کہ ہمین آپ اس سے اطلاع دین کہ ہم
کیا سوال کرنی آئی ہین حضرت نے جواب دیا کہ تم سوال کرنی آئی ہو حال ذوالقرنین سے وہ ایک لڑکا
تہا اہل روم سے کہ وہ اطاعت کنندہ خدا اور جہاد دوست تہا اور بادشاہ روی زمین کا ہوا اور مشرق سے مغرب تک
پہرا اور یاجوج اور ماجوج کی سد باندہی معجزہ ابن بابویہ وغیرہ نی ابن عباس سے روایت کی ہی کہ
ایکدن ابوسفیان حضرت رسولخدا صلعم کیخدمتمین آیا اور اوسنی عرض کی کہ یا رسول اللہ مین
چاہتا ہون کہ کچھہ آپ سے سوال کرون حضرت نے فرمایا کہ اگر تو کہہ تو مین کہہ دون اوسنی کہا بہت اچھا
حضرت نے فرمایا تو مجھسے پوچھیگا کہ ہماری عمر کتنی ہوگی ابوسفیان نی کہا درست ہے پہر حضرت نی فرمایا کہ
مین تریسٹھہ برس زندگانی کرون گا اوسنی کہا درست ہے حضرت نے فرمایا کہ تو زبان سی اقرار کرتا ہے
مگر دلمین نفاق رکھتا ہی چنانچہ یہی تہا کہ وہ دلمین دشمن تہا معجزہ ابن بابویہ وغیرہ نی روایت
کی ہی کہ وائل حجر کہتا ہے کہ جب جناب رسولخدا صلعم کی پیغمبری کی مجھی خبر پہونچی تو اون دنون مین
شہر کا بادشاہ تہا اور ساری یمن میری مطیع تہی مین سبکو ترک کر کی حضرت کے خدمتمین پہونچا تو حضرت کی
اصحابون نے کہا کہ تمہاری آنی سی تین دن پہلی حضرت نے خبر آنی کی فرمائی تہی اور ارشاد کیا تہا کہ وائل
بن حجر تمہارے پاس براہ دور و دراز آتا ہی یعنی حضرموت سے اور اسلام آورندہ و طاعت کنندہ وہ آتا ہے
اور بادشاہ کا بیٹا ہی مینی کہا واقعی مین بادشاہت چہوڑ کر آیا ہون معجزہ ابن بابویہ نی روایت
کی ہی کہ ایکدفعہ چند اسیر حضرت رسالت پناہ صلعم کیخدمتمین آئی حضرت نے سوائی ایک کے اور سب کے
قتل کا حکم دیا اوسنی عرض کی کہ یا حضرت مجہی کیون چھوڑ دیا حضرت نے فرمایا کہ مجھی جبرئیل نے

خبر دی ہے کہ تجھ میں پانچ خصلتین ہین غیرت شدید اپنی حرمت پر اور سخاوت و شجاعت و خوشخوئی و راست گوئی اوس مرد نے کہا واللہ یہہ خصلتین مجھ میں ہین آپ پیغمبر بلاشک ہین یہہ کہکر وہ ایمان لایا **معجزہ** صفار وغیرہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ جب جناب رسالت پناہ صلعم غار ثور مین تشریف لے گئے تو ابوبکر حضرت کے ہمراہ تھا یعنی ابوبکر غار مین بہت اضطراب کرتا تھا حضرت نی ہرچند اوسکی تسکین کے واسطی فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ کشتی جعفر کی دریا مین مضطرب ہی ابوبکر نے کہا کہ آپنے دیکھی ہے تو مجھی بہی دکھائیے حضرت نی فرمایا میرے پاس آ وہ حاضر ہوا حضرت نی دست مبارک اوسکی آنکھون پر پھیر کر فرمایا نظر کر جب اوس نے نظر کی تو دیکھا کہ کشتی جعفر کی دریا مین مضطرب ہے پھر آپنے فرمایا کہ مدینہ کی طرف دیکھ اوسنے نظر کی تو دیکھا کہ انصار اپنے محلون مین بیٹھے ہین اور آپس مین باتین کر رہے ہین مگر اسپر بھی اوس کا اضطراب کم نہوا اور اوسنے دل مین کہا کہ یہہ جادوگر ہے حضرت نی فرمایا تو صدیق نہین زندیق ہے اور ایک روایت مین ہے کہ زیادہ جو اوسنے اضطراب کیا تو حضرت نی دکھا دیا کہ برابر کنارہ دریا ہے اور اوسمین برابر کشتی لگی ہوئی ہے آپنے فرمایا کہ کافر اگر درہ مین آجائین گے تو ہم اس کشتی پر سوار ہو کر چلے جائین گے مگر وہ ویسا ہی مضطرب رہا اور چاہتا تھا کہ کافرون مین جا ملون **معجزہ** خاصہ و عامہ نے روایت کی ہے کہ حاطب نے جناب رسالت پناہ صلعم کے مکہ جانے کی خبر ایک خط کو لکھی حضرت جبرئیل نے حضرت رسول خدا صلعم کو مطلع کیا حضرت نی جناب امیر علیہ السلام اور مقداد رضی اللہ عنہ اور زبیر کو بھیجا اور فرمایا کہ فلان باغ مین جاؤ اور وہان ایک عورت ہی اوسکے پاس نامہ حاطب کا ہے کہ اوس نے مشرکان عرب کو لکھا ہے وہ لے آؤ جب یہہ وہان پہونچے تو اوس عورت کو دیکھا مقداد و زبیر نے ہرچند تفحص کیا نامہ اوس کے پاس نہ نکلا اور اوس سے پوچھا تو وہ منکر ہوئی مقداد و زبیر نے حضرت امیر علیہ السلام سی کہا کہ نامہ اسکے پاس نہ نکلا اب چلنا چاہیئے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ پیغمبر خدا صلعم نے تو فرمایا ہی کہ نامہ اسکے پاس ہے اور تم کہتے ہو کہ نامہ نہین ہے یہہ کہکر حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے شمشیر کھینچی اور اوس عورت پہ حملہ کر کے فرمایا کہ نامہ نکال وہ ڈر گئی اور نامہ اپنی گیسو مین سے اور بعض روایت مین ہے کہ کمر سی نکال کر دیا جناب امیر نے وہ نامہ حضرت رسالت پناہ صلعم کے

مین پہونچایا پہر حضرت نے حاطب سے پوچہا کہ تو نے نامہ کیون لکہا اوس نے عرض کیا کہ یا حضرت مین کافر نہین
ہوا لیکن اہل مکہ کا حق مجہپر بہت تہا مینے چاہا کہ اوس سے سبکسار ہون حضرت نے غایت حلم سے یہ عذر
ناواجب اوس کا منظور فرمایا **معجزہ** راوندی نی ابوسعید خدری سی روایت کی ہی کہ بعض جنگ مین
ہم باہر گئیے اور آپس مین دس آدمی رفیق ہوگئے جو کچہہ ملتا تہا وہ آپسمین تقسیم کر لیتے تہی ایک شخص
ہم مین تہا کہ وہ اکیلا تین آدمیون کا کام کرتا تہا اس سبب سے ہم اوس سے بہت راضی تہی اور یہہ حال
اوس کا ہمنے حضرت رسول خدا صلعم سے بہی عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ اہل جہنم سے ہی راوی کہتا
ہے کہ جب لڑائی شروع ہوئی وہ شخص زخمی ہوا اور درد کی شدت کی تاب نہ لاکر اوس نے اپنی کو ہلاک کیا
جب حضرت سے یہ حال عرض کیا تو حضرت نے فرمایا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مین رسول و بندہ خدا ہون
اور خبر میری دروغ نہین ہوتی **معجزہ** راوندی نی روایت کی ہی کہ ابو درداء جاہلیت مین ایک بت
رکہتا تہا اور اوسکی پرستش کرتا تہا ایک دفعہ عبداللہ بن رواحہ اور محمد بن مسلمہ پہر اوس کے گہر مین گئی اور
اوس بت کو توڑ ڈالا جب وہ گہر مین آیا تو اپنی عورت سی پوچہا کہ یہہ کام کسنے کیا اوسنے کہا کہ مجہی خبر
نہین مینے توٹنی کی صدا سنی مگر کسیکو دیکہا نہین پہر اوس عورت نی کہا کہ اگر اسی کچہہ قدرت ہوتی تو
دفع ضرر اپنا کرتا اس کلام نے اوس کے دل مین اثر کیا پس ابو درداء نے اوس سے کپڑے طلب کیئے اور پہن
کر حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین آیا اور مسلمان ہوا پہلے اس سے کہ وہ آئی حضرت نے فرمایا کہ ابو
درداء آتا ہے اور مسلمان ہوگا **معجزہ** خاصہ و عامہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے
ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو خبر دی اوس حال سے جو زمن عثمان سی گذرا آپنے فرمایا کہ ای ابوذر
تیرا کیا حال ہوگا جب تجہی گہر سے نکالین گے اوس نے عرض کی کہ مین مسجد الحرام مین رہونگا آپنے
فرمایا کہ اگر وہان سے بہی نکالین گے تو کیا کریگا اوس نے عرض کی کہ شام کو چلا جاؤنگا حضرت نے فرمایا اگر
وہان سے بہی نکالین گے تو کیا کریگا اوس نے کہا کہ شمشیر کہینچونگا یہانتک کے مارا جاؤنگا حضرت نے فرمایا
کہ نہین صبر کرنا حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر تو تنہا زندگی کریگا اور تنہا مریگا اور تنہا محشور ہوگا اور ایک
گروہ اہل عراق کا تجہے غسل و کفن دیگا چنانچہ یہی گذرا جو حضرت نے فرمایا تہا **معجزہ** روایت ہے
کہ آپنے زید بن [illegible] سے فرمایا تہا کہ تجہہ سے پہلی تیرا ایک عضو بدن بہشت مین جائیگا پس جنگ نہاوند مین
پہلے ہاتہہ کٹ گیا اور حضرت کا فرمودہ درست ہوا **معجزہ** [illegible]

ایک شخص پچھنے لگوائی اور خون عبد اللہ بن زبیر کو دیا کہ ڈال آ عبد اللہ خون باہر لاکر پی گیا جب وہ آیا حضرت نے اوس سے پوچھا کہ خون تو نے کیا کیا اوس نے عرض کی کہ مین پی گیا آپنے فرمایا کہ تو بادشاہ ہوگا وہی سے ہر دم سی بچی اور وہ ای ہی بچی مردمی سی **معجزہ** روایت متواترہ سی ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ میری زنون مین سے ایک زن اونٹ پر سوار ہوگی اور وہ اونٹ بہت پشم دار ہوگا اور میری وصی سی لڑنے جایگی اور منزل حواب کی سگ اوسپر فریاد کرینگے چنانچہ وہ عایشہ تہی کہ جنگ جمل مین سب امور واقع ہوی **معجزہ** خاصہ و عامہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سی روایت کی ہی کہ عمار یاسر رضی اللہ عنہ مسجد مین اینٹین لاتے ہین حضرت رسالت پناہ صلعم نے خاک اونکی پشت سی پاک کے اور فرمایا کہ ای عمار تجھی قتل کریگا وہ گروہ جو امام پر خروج کریگا اور ستمگار ہونگے اور آخر خوراک تیری شیر کی ہوگی چنانچہ یہہ سب کچھہ جنگ صفین مین واقع ہوا **معجزہ** اخبار متواترہ سی ہی کہ جناب رسول خدا صلعم نے اکثر مجالس مین جناب امیر علیہ السلام کی شہادت کی خبر دی اور فرمایا کہ ای علی تیری ریش تیری سر کی خون سے خضاب ہوگی اسی سبب سے حضرت امیر علیہ السلام خضاب نہ کرتے تہی او منتظر اوس وعدہ کی تہی **معجزہ** اسیطرح روایت متواترہ سی ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلعم نے فرمایا کہ ای علی تو قتال کریگا تین طایفون سے اور مکرر فرمایا کہ پہلی جلیبی مینی تنزیل قرآن پر قتال کی ہی میرے بعد تو تاویل قرآن پر قتال کریگا **معجزہ** اسیطرح حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی حال کی اور مکان شہادت کی حضرت نے خبر دی تہی اور کربلا کی خاک ام سلمہ رضی اللہ عنہ کو دی تہی اور فرمایا تہا کہ جب میرا فرزند حسین شہادت پائیگا تو یہ خاک خون ہو جائیگا چنانچہ اوسی طرح واقع ہوا **معجزہ** اسیطرح حضرت رسالت پناہ صلعم نی جناب امام موسی رضا علیہ السلام کی جائی دفن سے خبر دی تہی کہ خراسان مین ہوگی **معجزہ** راوندی نے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت رسالت پناہ صلعم کی پاس سائل ہوا حضرت نی اوسی فرمایا کہ تو بازار مین جا دوسرے دن پہر وہ آیا اور اوس نے عرض کی کہ کل مین بازار گیا تہا مجھی کچھہ نہ ملا اور بی طعام رات کو گرسنہ سو رہا حضرت نے فرمایا آج پہر جا وہ بازار مین گیا تو دیکھا کہ ایک قافلہ آیا ہوا تہا اوس نے کچھہ اوس سے خریدا اور اوس مین ایک اشرفی اوسکو نفع کی حاصل ہوئی وہ لیکر اپنی گہر گیا اور فجر کو پہر حضرت کی خدمت مین گیا اور عرض کی کہ مجھے بازار مین سے کچھہ نہ ملا حضرت نے فرمایا فلان قافلہ مین سی فلان متاع تو نی لیا اور ایک اشرفی تجھی نفع کی ملی اوس نے کہا درست ہی پہر حضرت نی اوس سے پوچھا کہ تو جہوٹ کیون بولا اوس نے عرض کی

آزمایش کی تھی لوگ آپکی غیب دانی بیان کرتے تھے مینے چاہا مین بھی آزمایش کرون اب یقین میرا زیادہ
ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ جو کسی سے سوال نہین کرتا خدا اوسی تونگر کرتا ہی جو اپنے اوپر در سوال کھولتا ہی خدا
ستر دروازے فقر کے اوسپر وا کرتا ہی کہ کوئی اوسی بند نہین کر سکتا پھر اوس شخص نے کسی سے سوال نہ کیا
معجزہ راوندی نی جابر انصاری سے روایت کی ہی کہ جناب رسالت پناہ صلعم نے ملاحظہ کیا کہ جناب امیر
علیہ السلام اور زبیر کچھ باتین کر رہی ہین حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر علی سی کیا باتین کر رہا ہی اول جو عرب
مین سے علی کی بیعت توڑیگا وہ تو ہوگا **معجزہ** روایت ہی کہ معاذ جبل کو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے یمن کو بھیجا تو فرمایا کہ معاذ مجھے تو اب نہ دیکھی گا چنانچہ وہی ہوا کہ بعد اوسکی روانگی کی حضرت نے وفات پائی
معجزہ راوندی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جناب رسول خدا صلعم غزوہ
بنی المصطلق مین تشریف رکھتے تھے کہ ایک ہوای عظیم چلی حضرت نے فرمایا کہ اس ہوا کی چلنی کا یہ سبب ہے کہ مدینہ
مین ایک منافق مرا ہی جب مدینہ مین آئی تو سنا کہ رفاعہ بن زید کہ عظمای منافقین سے تھا اوس دن
جہنم واصل ہوا تھا **معجزہ** راوندی نی روایت کی ہی کہ جناب رسالت پناہ صلعم نے نامہ قیس بن عرفہ کو لکھا
اور اوسی طلب کیا وہ حسب الطلب روانہ ہوا اور اپنی ہمراہ خویلا ابن حارث کلبی کو لایا جب مدینہ کی قریب پہونچے
تو خویلا حضرت کے پاس آنے سی ہراسان ہوا قیس نے کہا کہ تو یہان دامن کوہ مین ٹھہر رہ مین جاتا ہون
اگر دیکھونگا کہ حضرت ہماری نسبت کچھ ارادہ ضرر کا نہین رکھتی تو تجھے بھی اعلام کرونگا جب قیس حضرت کی
مجلس مین داخل ہوا اوس نے عرض کی کہ یا حضرت مین امان مین ہون حضرت نی فرمایا کہ تجھے مینے امان دی مع
اوس تیری رفیق کی جسے فلان کوہ مین چھوڑ آیا ہی یہ معجزہ دیکھکر وہ مسلمان ہوا **معجزہ** ابن شہر آشوب
نے ذخیرہ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایک دفعہ ابوذر غفاری حضرت رسالت پناہ
صلعم کی خدمت مین آیا اور اوس نے عرض کی کہ مین مدینہ مین گھبرا گیا ہون مجھکو اور میرے پسر و برادر کو
حضرت رخصت دین تو موضع لغانہ مین جاوین وہ موضع حجاز مین ہی حضرت نے فرمایا کہ تو جاتا تو ہی مگر مین
ڈرتا ہون کہ تجھے ایک قبیلہ غارت کری اور پسر و برادر کو تیری قتل کری اور پھر تو میرے پاس آئی اور
اپنی عصا کا تکیہ کیتی ہو اور کہے کہ پسر و برادر کو میرے مار ڈالا اور گلہ میرا غارت کیا الغرض ابوذر گئی اور
موضع قبیلہ بنی فزارہ تک پہونچے تھے کہ اونہون نے دست غارت دراز کیا اور گوسفندون کو چھینکر لیگئے
اور پسر و برادر کو اونکے قتل کیا ناچار ابوذر حضرت کی خدمت مین پھر آئی اور چونکہ زخمی ہوگئی تھی عصا

پر تکیہ کیئے ہوئی تہی اور حضرت کے خدمت مین عرض کیا کہ جو آپ نے فرمایا تہا وہ واقع ہوا **معجزہ** راوندی نے روایت کی ہی کہ غزوہ ذات الرقاع مین ایک کافر کہ اوسی عاصم کہتی تہی وہ حضرت رسول خدا صلعم کی خدمت مین آیا اور اوس نے کہا کہ ای محمد تو غیب کے بات جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ غیب سوا ای خدا کی اور کوئی نہین جانتا اوس ملعون نے کہا کہ مین اپنی شتر کو تیری خدا سی دوست رکہتا ہون حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالے نی علم غیب سے اپنی مجہی خبر دی ہی کہ ایک پہوڑا تیری بائین رخسار سی ظاہر ہوگا اور دماغ تک تیری سرایت کریگا اور اسی سے تو جہنم واصل ہوگا جب وہ مرد اپنی قبیلہ مین گیا تو جو حضرت نے فرمایا تہا وہی قرحہ اوس کی ذقن مین پیدا ہوا اور دماغ تک سرایت کر گیا جب اوس ملعون نے کہا کہ اوس قریشی نے سچ کہا تہا بعد اسکی جہنم واصل ہوا **معجزہ** روایت ہی کہ جناب رسالت مآب صلعم حضرت نے عباس اپنے عم سی فرمایا کہ وای ہی میرے فرزندونپر تیری فرزندون سے اونہون نے عرض کی کہ اگر مجہی فرمائی تو مین خصی ہو جاؤن حضرت نے فرمایا یہ امر شدنی ہی چنانچہ وہی ہوا کہ بنی عباس نے اکثر اماموں کو کس کس اذیت سی زہر دیکر شہید کیا کہ بیان سے باہر ہے **معجزہ** روایت ہی کہ حضرت رسول خدا صلعم نی خبر دی کہ بنی امیہ ہزار مہینہ بادشاہی کرینگے اور جو جو کفر وضلالت اونہون نے کی وہ حال سب حضرت نے فرمایا **معجزہ** ابن بابویہ وغیرہ نے بطریق متعددہ مروی ہی کہ ایکدن جناب سرور کائنات علیہ التحیۃ والثنا کی پاس حضرت امیر المومنین و حضرت فاطمہ و حضرت امام حسین علیہ السلام بیٹھے تہی حضرت نے فرمایا کہ تمہاری قبرین پراگندہ ہونگی حضرت امام حسین علیہ السلام نی استفسار کیا کہ یا حضرت مین اپنی موت سے انتقال کرونگا یا کشتہ ہونگا حضرت نے فرمایا کہ ای فرزند تو ستم سی کشتہ ہوگا اور تیرا بہائی تیغ ستم سی **معجزہ** سعد بن طاؤس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ وہ فرماتے ہین کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا کہ مین ایکدن جناب رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر تہا کہ آپ نے کہ نو آدمی حضر موت سے آئینگی چہہ تو اوس مین سے مسلمان ہونگے اور تین مسلمان نہونگے مینی عرض کیا کہ درست ہی جب دوسرا دن ہوا فجر کو حضرت مسجد مین تشریف لائی جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین جانب راست حضرت کے بیٹہا تہا کہ دیکہا مینی کہ نو آدمی حضر موت کی طرف سے آتے ہین انہون نے آکر حضرت کو سلام کیا اور عرض کیا کہ یا حضرت ہمپر اسلام عرض کیجئے حضرت نے کلمہ ایمان تلقین کیے اون مین سی چہہ آدمی ایمان لائے اور تین مسلمان نہوی اون تینوں مین سی ایک کو حضرت نے فرمایا کہ جلد تو صاعقہ سی جہنم واصل ہوگا اور دوسرے کو فرمایا کہ تجہی سانپ کاٹیگا اور تیسری کو فرمایا کہ تو اپنی اونٹنی ڈہونڈہنی کو جائیگا

فلان طایفہ تجہی قتل کریگا وہ چلی گئی اور تہوڑی دنونکی بعد وہ جو مسلمان ہوی تہی وہ پہر آئی اور
اونہون نے بیان کیا کہ یا حضرت جسطرح آپنے فرمایا تہا وہ تینون آدمی اوسیطرح مری اور ہمارا یقین زیادہ
ہوا اب ہم آئین ہین کہ اسلام کو پہر تازہ کرین معجزہ طبرسی نی عایشہ سی روایت کی ہی کہ جناب رسالت
مآب صلعم نی کشتہ ہونی حجر بن عدی اور اوسکے اصحابون کی خبر دی چنانچہ اوسیطرح معاویہ نی اونہین
شہید کیا معجزہ شیخ طبرسی نی ابو بن بشیر سی روایت کی ہی کہ جناب رسول خدا صلعم سنگستان مدینہ مین
پہونچی وہان ایستادہ ہوکر فرمایا کہ انا للہ و انا الیہ راجعون حضرت کی صحابہ نے کلمہ سنکی سے متغیر ہوکے
آپنے فرمایا نیکان امت میرے اسجا شہید ہونگے چنانچہ وہی ہوا کہ یزید پلید نے سن ترسٹہہ ہجری مین مسلم
بن عقبہ کو مدینہ پر بقصد یورش بہیجا اور جنگ عظیم ہوئی چند ہزار صحابہ شہید ہوئی چنانچہ سات سو
اوسمین قاری قرآن تہے معجزہ راوندی و طبرسی نی روایت کی ہی کہ جناب رسول خدا صلعم نی خبر دی تہی
کہ عبد اللہ بن عباس اور زید بن ارقم آخر عمر مین نابینا ہونگے چنانچہ وہی ہوا معجزہ راوندی وغیرہ نے
روایت کی ہی کہ برادر مادری ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی ہان ایک لڑکا پیدا ہوا اونہونے اوس کا نام ولید رکہا
حضرت نے فرمایا کہ نام اپنی فرزندون کے فرعون کے نام پر نرکہو اور نام رکہو بدرستیکہ میری امت مین ایک ولید نام
پیدا ہوگا اور میری امت کی واسطی فرعون سے بدتر ہوگا جب ولید پیدا ہوا تو حضرت کا فرمانا ظاہر ہوا معجزہ
اسیطرح حضرت نے مروان کے حق مین فرمایا کہ یہہ پدر چار ظالم جبار کا ہوگا معجزہ خاصہ و عامہ سی روایت
ہی کہ حضرت جبرئیل نے جناب رسول خدا صلعم کو خبر دی نجاشی بادشاہ حبش کے مرنیکی پس حضرت نے
اصحابون کو بقیع مین جمع کرکے نماز پڑہی اور جنازہ اوس کا ملاحظہ کیا بعد چند روز کے خبر پہونچی کہ نجاشی
اوسیدن مرا تہا معجزہ بطریق متعددہ منقول ہے کہ جب جناب رسالت مآب نے حضرت جعفر طیار کو جنگ تبوک مین
بہیجا تو جسدن جنگ واقع ہوئی تو اوسدن تمام جنگ کا واقع حضرت نے بیان فرمایا کہ اسوقت زید بن حارث
مارا گیا اور علم جعفر نے لیا پہر آپنے فرمایا کہ جعفر کے دونو بازو جدا ہوئے اور وہ شہید ہوا اور اللہ تعالے
نے عیوض دو بازو کی دو بال اوسی عنایت کئی کہ اوس سے وہ پرواز کرتا ہی اب علم کو عبد اللہ بن رواحہ
نے لیا وہ بہی شہید ہوا اب علم کو خالد نی لیا اور دشمن بہاگ گئے بعد اسکی حضرت اوٹہکر حضرت جعفر
کے گہر مین تشریف لیگئی اور اون کے فرزندون کو بلاکر رسم تعزیت ادا فرمائی بعد اسکی وہی بات
ظاہر ہوئی اور اوسیطرح جنگ واقع ہوئی معجزہ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ ایکدن

حضرت رسالت مآب صلعم نی حراقہ بن مالک کے ہاتھ کیطرف ملاحظہ کیا وہ پہنچا اوسکا تپلا اور پرمو تھا
آپنے فرمایا کہ کیا حال ہوگا تیرا اوسدن جبدن دست برنجن بادشاہ عجم کے تو اپنے ہاتھ مین ڈالیگا جب زمان
عمر مین مداین فتح ہوا تو عمر نے اوسی بلایا اور دست برنجن بادشاہ عجم کی اوسکے ہاتھ مین ڈالدئی **معجزہ**
اور اسیطرح فرمایا کہ جب مصر کو فتح کروگی تو قبطیونکو نہ قتل کرنا کہ مادر ابراہیم اونکی نسل سے تہی **معجزہ**
اور اسیطرح فرمایا کہ تم روم کو فتح کروگی جب اوسکو فتح کرو تو کلیسا کہ جانب شرق اوسکے واقع ہی اوسی مسجد
نہ کرنا **معجزہ** اسیطرح حال خیبر کا خاصہ و عامہ نے نقل کیا ہی کہ دونو خلیفہ سنی صاحبون کے بھاگ کر آئی تو
حضرت نے فرمایا کہ آج مین رایت اوسکو دونگا جو کرار غیر فرار ہی اور بغیر فتح کئی ہوئی وہ نہ آویگا چنانچہ یہی
ہوا کہ علی الصباح حضرت نے لوا جناب امیر علیہ السلام کو عنایت فرمایا اور حضرت امیر نے جا کر خیبر کو فتح کیا
معجزہ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ایک سائل نے حضرت رسالت پناہ صلعم سی آکر سوال کیا آپنے
اوس سے فرمایا کہ ٹہر جا تا کہین سے آجای اوسیوقت ایک شخص آیا اور ایک کیسہ حضرت کے پاس رکھدیا اور
عرض کی کہ یہ چارسو درہم ہین آپ انکو مستحقین کو تقسیم کر دیجیی حضرت نے اوس سائل سے فرمایا کہ چارسو اشرفیان
لے صاحب مال نے عرض کیا کہ یہ طلا نہین نقرہ ہی حضرت نی فرمایا کہ تو مجھی دروغ کی نسبت ندی خدا نے
مجھی راست کو کیا ہی بعد اسکی جو اوس نے کیسہ وا کیا تو چارسو دینار طلا اوسمین سے نکلی صاحب مال متعجب ہوا
اور قسم کھا کر بیان کیا کہ مینے اسی درہم نقرہ سی بہرا تہا حضرت نے فرمایا تو سچ کہتا ہی لیکن چونکہ میری زبان
سے دینار طلا نکلے تہی اللہ تعالی نے اون کو دینار طلا کر دیا **معجزہ** حذیفہ بن الیمان سے روایت ہی
کہ جناب رسالت پناہ صلعم نی ایکدن خطبہ پڑھا پس اوسمین کوئی چیز نچہوڑی جو کہ قیامت تک ہونے
والی ہی یعنی سارا حال قیامت تک کا بیان کر دیا بعض لوگون نے اوسی فراموش کیا اور بعضون نے
یاد رکھا راوی کہتا ہی کہ کوئی چیز جو واقع ہوتی ہی اور مین بہولی ہوئی اوسی ہوتا ہون تو وہ جسوقت
واقع ہوتی ہی تو یاد آجاتی ہی جیسے کہ کوئی بہولی خبر یاد آتی ہی بخدا اسوگند کہ حضرت نے فتن آیندہ سی
کچہہ ترک نہ فرمایا گردیدہ ہونیوالون پر تمام گذرنی دنیا تک اور تین سو مرد آپکے ہمراہ تہی آپنے فرمایا نام اونکا
اور نام اونکے باپ کا اور قبیلہ کا **معجزہ** اسیطرح ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ وہ کہتی ہین حضرت
رسول اللہ صلعم نی ہمسے تمام دنیا کا حال فرمایا یہانتک کہ پرندہ آسمان پر ہلاتا ہی وہ بھی بیان کر دیا ہی
ہمارا ہی یعنی اوس علم سی **معجزہ** اسیطرح حضرت نے فتح ہونی مکہ کا اور بیت المقدس اور یمن و شام و عراق

کاسب کچھہ فرمایا معجزہ فرمایا جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کو کہ تم سب سے پہلے مجھسے بہشت مین ملوگی سو وہی ہوا کہ حضرت سیدہ نے بعد حضرت کی چھہ مہینے زندگانی کی اور پھر حضرت کی خدمت مین پہونچین معجزہ اور فرمایا حضرت نے درباب خوارج کی کہ وہ خروج کرین گے پتھرین فرقہ پر وہ مراد جناب امیر علیہ السلام سی ہے اور خوارج کی علامت فرمائی کہ اون مین ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کہ اوسکو ذو الثدیہ کہتے ہونگے کہ بازو اوس کا مانند پستان زن کے حرکت کرتا ہوگا چنانچہ حضرت امیر علیہ السلام نے جنگ خوارج مین اسی نشان سی اوسی ڈہونڈکر نکالا اور بعض روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین خوارج کو پاؤن تو مارون مانند قوم عاد ثمود کی معجزہ اسیطرح خبردی حضرت نے احزاب مین ہم سی کافر جنگ کرین اور ہم کرین اور یہہ ہی جنگ خندق مین فرمایا کہ بعد ازین کافر ہمپہ چڑہ کر نہ آوینگے چنانچہ یہی ہوا معجزہ اور اسی طرح خبردی بیماری طاعون سے بعد فتح بیت المقدس کے اور وہ واقع ہوئی زمان عمر مین کہ تین روز مین ستر ہزار آدمی مری معجزہ اسیطرح فرمایا کہ اگر دین متعلق ثریا سی ہو تو بھی اوسکو لوگ فارس کے پاوینگے معجزہ اسیطرح خبردی حضرت نی ایک مرد کی حال سے کہ اوس نے خیانت ایک مہر کی کی تہی یہودیکی مہر و نگین سے اور وہ اوسکی جای سکونت سی نکلی معجزہ اور اسیطرح ایک شخص نے ایک گلیم چرائی تہی حضرت نی نشان دیا پس وہ اوسکی اسباب مین سی نکلی معجزہ اسیطرح خبردی حضرت نی مواضع ہلاک اہل بدر اور ہر ایک کا موضع تعین کردیا تہا چنانچہ وہی ہوا معجزہ اسیطرح خبردی حضرت نے فیروز دیلمی کو مرگ کسری سے کہ جسوقت وہ کسری کی طرف سے حضرت کے پاس برسالت آیا تہا اور فیروز دیلمی نے جو تحقیق کیا تو وہی روز تہا اس معجزہ کو دیکھکر وہ ایمان لایا معجزہ اور اسی طرح خبردی حضرت نے سحر غاصم یہودی سے کہ حضرت کی بالون پر اوس نے کیا تہا اور کوئین مین جاکر رکہا تہا اور جبرئیل نے خبردی اور سورہ موذتین نازل ہوئین اور ہر آیت پر اوسکی گرہ کھلتی تہی چنانچہ یہہ حال تفسیر موذتین مین لکھا ہوا ہے معجزہ ابن عمر سے روایت ہی کہ وہ کہتا ہے کہ ایک بار مین حضرت رسالت پناہ صلعم کیخدمت مین مسجد منی مین بیٹھا تہا ناگاہ ایک شخص انصاری اور ایک شخص قبیلہ ثقیف مین سی آیا اور دونون نے حضرت کو سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم ہم کچھہ سوال کرنے آئے ہین حضرت نے فرمایا کہو تو مین بتادون جو تم سوال کیا چاہتی ہو اور ہونے

عرض کی کہ بہت بہتر ہے آپ نے فرمایا کہ تم پوچھنے آئے ہو کہ اپنی گھر سے جو تم نے قصد خانہ کعبہ کا کیا
کیا ہمین ثواب ہوا ہے اور بعد طواف کے دو رکعتین کا کیا ثواب ہے اور طواف صفا و مروہ کا
اور وقوف عرفات اور رمی جمار اور قربانی کرنیکا کیا ثواب ہے اون دونون نے عرض کیا کہ قسم ہے
اوسکی جسنے تمہین براستی بہیجا کہ ہم یہی سوال کرنے آئے تہے معجزہ اسیطرح واثلہ بن اسقع سے
روایت ہے کہ مین حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت مجمع اصحاب مین باتین
فرما رہے تہے مین درمیان حلقہ کے جا بیٹھا بعض اصحاب نے کہا کہ یہانسے اوٹھہ جاؤ کہ وسط حلقہ
بیٹھنا منع ہے حضرت نے فرمایا اسی بیٹھا رہنے دو مین جانتا ہون جس غرض کو یہہ آیا ہے واثلہ کہتا ہے
کہ مینی عرض کی کہ وہ کیا بات ہے جسکے واسطے مین حاضر ہوا ہون حضرت نے فرمایا کہ تو یہہ استفسار کرنی آیا ہے
کہ نیکی کیا چیز ہے اور شک کیا چیز ہے مینی عرض کی کہ قسم بخدا کہ مین اسلئے آیا ہون پہر آپنے فرمایا کہ
نیکی وہ چیز ہے کہ سینہ مین ٹہہرے اور دل کو اوس پر اطمینان حاصل ہو اور شک وہ چیز ہے کہ سینہ مین نہ
ٹہہرے سو تو شبہ والی بات چہوڑکر غیر شبہ والی بات کو اختیار کر اگرچہ مفتی تجہی فتوی دیوے
تو شبہ کی بات کو نہ اختیار کر معجزہ بیہقی نے عاصم بن کلیب سے روایت کی ہے کہ جناب رسالت
پناہ صلعم ایک انصاری کی جنازے پر تشریف لیگئے تہے بعد فراغ دفن کے اوسکی عورت نے حضرت کی
دعوت کی آپ اوسکے گہر تشریف لیگئے جب کہانا آیا آپنے کہانا شروع کیا ایک ہی لقمہ اوٹہا کر
چبایا اور نہ نگلا اور فرمایا کہ یہہ ایسی بکری کا گوشت ہے کہ بغیر اجازت مالک کے لیگئی ہے اوس عورت نے
کہا مینے بازار مین بکری منگائی وہان نہ ملی پہر ایک ہمسایہ کی پاس بکری تہی اوسکی پاس آدمی
بہیجا وہ نہ ملا مگر اوسکی بی بی نے بکری بہیجدی اوسکا یہہ گوشت ہے غرض جو حضرت نے فرمایا تہا وہ ظاہر
ہوا کہ بے اجازت مالک کے آئی تہی آپنے فرمایا اس کہانیکو قیدیونکو کہلا دو قیدی کافر تہے
معجزہ روایت ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ صلعم شعب ابی طالب مین تہے تو کفار
قریش نے ایک عہدنامہ بمضمون قطع برادری اور استحکام عداوت ساتہہ بنی ہاشم کے
لکہکر کعبہ مین لٹکا دیا تہا اور کوئی چیز شعب تک آنے نہ دیتے تہے چنانچہ حضرت نے وہان بڑی تکلیف
اوٹہائی اسی اثنا مین اللہ تعالی نے حضرت کو مطلع کیا کہ اوس عہدنامہ کو دیمک کہا گئی جہان
نام اللہ کا تہا اوسکو چہوڑ دیا باقی کہا لیا یہہ بات حضرت نے حضرت ابوطالب سے کہی انہون نے قریش کو خبر دی

کہ عہدنامہ کو دیمک کھا گئی ہے سوائے نام اللہ کے اگر یہ سچ ہو تو تم ہماری دشمنی سے باز آؤ پس انہون نے
جو نامہ منگا کر دیکھا تو جو حضرت نے فرمایا تھا وہی واقع ہوا تب وہ نادم ہوئے اور بنی ہاشم سے کہا کہ تم
شعب سے نکل آؤ **معجزہ** طبرانی نے روایت کی ہے کہ صفوان بن امیہ اور عمیر بن وہب چچازادے
بھائی تھے بعد جنگ بدر کے انہون نے ایکدن مقام حجر مین بیٹھکر تذکرہ کشتگان بدر کا کیا صفوان
نے کہا کہ ان لوگون کے مرنے کے بعد لطف زندگی نہین عمیر نے کہا سچ ہے میرے پاس روپیہ نہین کہ قرض
ادا کرون اور اپنے عیال کا بھی ڈر ہے نہین مین جاکر محمد صلعم کو قتل کرتا صفوان نے کہا مین تیرا دین ادا کرونگا
اور تیری عیال کی خبرگیری کرونگا پس عمیر نے یہ سنکر تلوار سان پر رکھوائی اور زہر مین بجھائی اور
اونٹ پر سوار ہوکر مدینہ پہونچا جب حضرت کے قریب آیا حضرت نے پوچھا تو کیون آیا ہے
اوسنے کہا کہ اپنے قیدی کیلئے آیا ہون کہ آپ احسان کرین اور اوسے چھوڑ دین پھر آپ نے فرمایا کہ تلوار کیون
گردن مین ڈالی ہے اوسنے کہا کہ تلوار کسکام کی ہے آپ نے پھر مکرر پوچھا اوسنے وہی جواب دیا حضرت نے
فرمایا یہ بات نہین بلکہ تونے اور صفوان نے مقام حجر مین تذکرہ کشتگان بدر کا کیا تونے کہا کہ مین مقروض
اور خوف عیال کا نہ رکھتا تو مین جاکر محمد صلعم کو قتل کرتا صفوان تیرے قرض کا اور خبرگیری عیال کا متکفل ہوا
اور تو میری قتل کی لئے آیا ہے یہ سنتی ہی اوسنے کہا اشہد انک رسول اللہ یعنی گواہی دیتا ہون
کہ تم رسول خدا ہو اس بات کو سوائے میرے اور صفوان کے کوئی نہین جانتا تھا یہ خدا نے آپکو اسکی اطلاع دی
مین اسلام لایا غرضکہ وہ مسلمان ہوا **معجزہ** ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت پناہ
صلعم نے فرمایا کہ امر میری امت کا انتظام سے رہیگا یہانتک کہ سب سے پہلے رخنہ ڈالیگا ایک شخص
بنی امیہ مین سے جسکا نام یزید ہوگا اور یہی ہوا کہ فساد یزید ملعون کے اظہر من الشمس ہین **معجزہ** زید
بن ارقم کہتا ہے کہ مین ایکدفعہ بیمار ہوا جناب رسالت پناہ صلعم میری عیادت کیواسطے تشریف
لائے اور فرمایا کہ تو اس بیماری سے اچھا ہوجائیگا مگر جب کیا حال ہوگا کہ میرے بعد تو جیتا رہیگا
اور اندھا ہوجائیگا زید کہتا ہے کہ مینے عرض کی کہ ثواب سمجھکر صبر کرونگا آپ نے فرمایا تو بہشت مین
داخل ہوگا انیسہ بیٹی زید کی کہتی ہے کہ بعد وفات جناب سرور کائنات صلعم زید باپ میرا اندھا
ہوگیا پھر مدت کے بعد آنکھین روشن ہوگئین بعد اوسکے مرگیا **معجزہ** ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے آنے سے پہلے حجاز مین

ایک آگ نکلیگی کہ روشن کردیگی اونٹونکی گردنون کو شہر بصری مین یعنی ایسی روشنی ہوگی کہ
اوسکی روشنی بصری تک شہر شام مین سے پہونچیگی سو موافق اوسکے وقوع ہوا کہ اواخر عہد خلفائے
عباسیہ مین ۲ جمادی الاخر ۶۵۴ھ ہجری بروز جمعہ بعد نماز عشا وہ آگ ملک حجاز مین متصل
مدینہ طیبہ کے نکلی اور وہ مانند ایک شہر کلان کے تہی کہ جسمین قلعہ برج و کنگرہ ہون طول اوسکا
بقدر ۱۲ میل اور عرض بقدر ۴ میل اور ارتفاع بقدر یکنیم قد آدم اور مانند دریا موجین مارتی
تہی اور مانند سیلاب کے چلتی تہی اور مانند رعد کے آواز کرتی تہی اور پتہرونکو جلا دیتی تہی
اور پہاڑونکو آنگ کیطرح گلا دیتی تہی اور درختون پر اوس سے کچہہ اثر نہ پہونچتا تہا اور اوسکی
روشنی نے عالم کو ایسا روشن کیا تہا کہ مدینہ کے لوگ رات کو اوسکی روشنی مین دن کی مانند
کام کرتے تہے اور نور اوس آگ کا شہر مصر و ثمانیہ مین معاینہ کیا گیا اور ۲۷ رجب ۶۵۴ھ مین
وہ آگ فرو ہوئی اور حضرت کی پیشین گوئی ظاہر ہوئی اور یہہ پیشین گوئی اوس آگ سے نکلنے سے
پہلے چارسو برس کی کتابون مین لکہی ہوئی تہی اور یہہ معجزہ حضرت کا اوسمین ظاہر ہوا کہ قسطلانی
لکہتا ہی کہ وہ آگ جو پتہرونکو گلا دیتی تہی وہ ایک پتہر تک پہونچی کہ وہ آدہا داخل حرم مدینہ تہا اور
آدہا خارج تہا پس جو کہ پتہر خارج حرم تہا اوسکو اوسنے جلا دیا اور جو نصف داخل حرم تہا اوسمین کچہہ
اثر نہ کیا اور باوجود کہ وہ آگ پتہرون کو جلا دیتی تہی مگر مدینہ طیبہ مین اوس آگ مین سے نسیم سرد آتی تہی
معجزہ طبرانی نے انس سے اور ابوداؤد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جناب رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ قدریہ مجوس میری امت کی ہین یعنی کچہہ لوگ اس امت کے
قدریہ ہو جاینگے اور دوسری روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جب قدریہ بیمار ہووین اونکے
عیادت نکرو اور مر جائین تو اوسکے جنازے پر نجاؤ **فائدہ** باآنکہ ایسی مستند حدیث موجود ہے
حضرات مشائخین چشتی صاحبون کے کسقدر قدریہ ہونے مین اصرار کرتے ہین اور مزید
وحدانیت اونکی منصوص ہوتی ہے **معجزہ** روایت ہی کہ خالد کو جناب رسالت پناہ صلعم
نے اکیدر حاکم دومۃ الجندل کے گرفتار کرنیکو بہیجا اور فرمایا وہ شکار نیل گائے کا کرتا ہوگا
اوسے پکڑ لینا چنانچہ وہی ہوا کہ اوسے شکار کا شوق بہت تہا چاندنی رات مین وہ شکار کو
نکلا تہا کہ خالد نے گرفتار کیا **معجزہ** عثمان بن طلحہ سے روایت ہی کہ ایام جاہلیت مین

ہم کعبہ کو پنجشنبہ کو اور دوشنبہ کو کہولا کرتے تہے ایکدن حضرت سو بخدا صلعم چند لوگون کے ہمراہ کعبہ مین داخل
ہوے مینی حضرت کے ساتہہ درشت کلامی کی اور برا کہا حضرت نے فرمایا کہ اے عثمان ایکدن تو اس
کنجی کو میرے ہاتہہ مین دیکہیگا کہ جسے مین چاہون اوسے دیدون مینی کہا تب قریش مرجائینگے آپنے
فرمایا نہین بلکہ وہ دن قریش کے عزت کا ہے کا چنانچہ یہی ہوا کہ روز فتح مکہ عثمان کہتا ہے کہ مینی لا کر کنجی
حضرت کو دی اور پہر آپنے مجہے دیدی کہ لے یہہ ہمیشہ تیری پاس رہیگی مین جو چلا تو آپنے پہر مجہی بلاکر
فرمایا کہ ہمنے جو کہا تہا کہ یہہ کنجی ہمارے ہاتہہ مین ہوگی سو ہوئی مینے عرض کی درست ہے اور آپ سو بخدا بیشک ہین
اور دوسرا معجزہ آپ کا یہہ ہوا کہ آپنے فرمایا تہا کہ عثمان کے یہان رہیگی سو ابتک اوسکے خاندان مین
کلید کعبہ رہتی ہے **معجزہ** صحیح مسلم مین ثوبان سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسالت پناہ صلعم کہ اللہ تعالی نے
زمین کو سمیٹ کر مجہی مشارق و مغارب زمین کی دکہادی سو جہانتک مینی دیکہا وہانتک عنقریب
بادشاہی میری امت کی پہونچیگی سو وہی واقع ہوا کہ مشارق و مغارب عالم مین حضرت کا دین موجود ہے
معجزہ اسیطرح عبد اللہ بن عباس کو فرمایا کہ یہہ پدر بادشاہون کا ہوگا سو وہی ہوا **معجزہ**
اسیطرح جب قبیلہ ہوازن کے لوگ سب معہ مویشی حنین مین آگئے اور حضرت کو خبر ہوئی تو آپنے فرمایا
کہ یہہ سب غنیمت مسلمانونکی ہوگی سو وہی ہوا **بیان معجزات عالم جنات کا**
روایت ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلعم مامور ہوئی کہ فرقہ جن پر تبلیغ رسالت کرین اور اونکو
اسلام کیطرف دعوت فرمائین پس اللہ تعالے نے نصیبین کے جنون کو حضرت کے پاس بہیجا اوسدن حضرت نے
اصحابون سے فرمایا کہ آج مین مامور ہوا ہون کہ شب کو جنون کے سامنی قرآن پڑہون تم میری پیچہی پیچہی
آؤ پس عبد اللہ بن مسعود آپکے ہمراہ ہوئے عبد اللہ کہتے ہین کہ جب حضرت اعلای مکہ پر پہنچی اور
حجون مین داخل ہوئے تو حضرت نے ایک خط کہینچا اور مجہی فرمایا کہ تو اسمین بیٹہا رہ اور باہر نہ آنا جبتک
مین نہ آؤن پس حضرت آگے تشریف لیگئے کہ نماز مین مشغول ہوئے اور تلاوت قرآن کی شروع کی
عبد اللہ کہتے ہین کہ ناگاہ دیکہا مینی کہ مردان سیاہ فام نے ہجوم کیا اور مجہہ مین اور حضرت مین
حایل ہوگئے اور پہر مانند پارۂ ابر پراگندہ ہوگئے مگر ایک گروہ اونکا حاضر رہا جب حضرت
نماز سے فارغ ہوئے تو وہان سے تشریف لائے اور مجہسے فرمایا کہ کچہہ تو نے دیکہا مینے عرض کی کہ یا حضرت مینی
مردان سیاہ فام دیکہے کہ جامہ سفید پہنے ہوئی تہے حضرت نے فرمایا وہ نصیبین کے جن تہے بعضی

کتب مین مرقوم ہے کہ اون جنون نے حضرت سے معجزہ طلب کیا اور آپ نے فرمایا کہ یہہ درخت گواہی
میری پیغمبری کی دی تو تم مانوگے اونہون نے کہا ہان پس حضرت نے اوس درخت کو بلایا اور اوسنے
گواہی دی **معجزہ** علی بن ابراہیم نے روایت کی ہی کہ جناب رسالت پناہ صلعم زید بن حارث
کی ہمراہ مکہ سے باہر تشریف لیگئے اور بازار عکاظ تک تشریف لیگئے کہ وہان لوگون کو دعوت
اسلام فرمائین پس وہان کسی نے حضرت کی دعوت قبول نکی حضرت واپس مکہ کی طرف آئے جب
اوس موضع پر پہونچے کہ اوسی وادی محبہ کہتے ہین تو وہان حضرت نماز شب کے واسطے کہڑے ہوئے
او قرآن کی تلاوت فرمائی ایک گروہ جن کا وہان گذرا اور قرأت حضرت کی سنی جب حضرت
تلاوت سے فارغ ہوئے تو وہ جن اپنی قوم کیطرف آئے اور اون سے کہا کہ اے قوم ہم نے سنی وہ کتاب جو نازل
ہوئی ہی موسی علیہ السلم کے بعد تحقیق کہ وہ تصدیق کرتی ہی جو کہ آگے گذرا ہی اور ہدایت کرتی ہے
طرف حق کے پس تم اجابت کرو داعی حق کو اور ایمان لاؤ تا خدا تمہارے گناہ بخشے یہہ سنکر وہ سب جن
حضرت کی خدمت مین آئے اور ایمان لائے اور حضرت نے اونکو تعلیم شرایع اسلام کی اور سورہ رحمن نازل ہوا
اور حضرت نے اونپر حاکم مقرر کئے اور ہر وقت وہ حضرت کی خدمت مین آتے تھے اور حضرت جناب امیر
علیہ السلم سے فرماتے تھے کہ انہین مسائل دین سکہاؤ اور جنون مین مومن کافر و ناصبی و یہودی و مجوسی
و نصرانی سب طرح کے ہوتے ہین **معجزہ** ابن بابویہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلم سے
روایت کی ہی کہ ایک عورت جنیہ تھی کہ اوسکا نام عصرا تھا وہ حضرت رسولخدا صلعم کی خدمت مین
آکر دین کی باتین سنتی تھی اور صالحین اجنہ کو جاکر سناتی تھی اور وہ ایمان لائے تھے اتفاقا وہ
چند روز حضرت کی خدمت مین نہ حاضر ہوئی حضرت نے جبرئیل سے اوسکا حال پوچھا جبرئیل نے عرض کی کہ
وہ ایک اپنی خواہر ایمانی سے دیکہنی کو گئی ہوئی ہی جب عصرا حضرت کی خدمت مین آئی حضرت نے اوس سے
فرمایا کہ اس سفر مین تو نے کیا دیکہا اوس نے عرض کی کہ بہت عجائبات مینے دیکھی آپنے فرمایا جو عجیب تر امر دیکہا ہو وہ بیان کر
اوسنے عرض کی کہ مینے ابلیس کو دیکہا کہ دریائے اخضر مین سنگ سفید پر بیٹہا تہا اور ہاتہہ اپنی آسمان کیطرف بلند
کئے ہوئے یہہ کہہ رہا تہا کہ یا الہی جب تو اپنا فرمودہ بجا لائیگا اور مجہی داخل دوزخ کریگا تو مین تجہسے سوال کرونگا
کہ بحق محمد علیہ السلم و بحق فاطمہ و علی و حسنین علیہم السلم کے مجہی جہنم سے خلاصی دے اور انکی ساتہہ
محشور کر عصرا کہتی ہی کہ مینے کہا کہ اے حارث یہہ کسکے نام ہین جنکے توسل سے تو دعا کرتا ہی

اوسنی کہا کہ ان ناموںکو مینی ساق عرش پر لکہا ہوا دیکہا تہا سات ہزار برس پہلے پیدا ہونے آدم سے
اس سبب سے مینی جانا کہ یہہ گرامی ترین خلق ہین اللہ تعالی کی نزدیک اس سبب سے بحق ان کے مینی سوال کیا
حضرت رسول خدا نی یہہ سنکر فرمایا کہ بخدا سوگند کہ اگر تمام اہل زمین خدا تعالے کو ان ناموںکی قسم دین تو البتہ
اللہ تعالے سب کے دعا مستجاب کری **معجزہ** علی بن ابراہیم نے روایت کی ہی کہ جن فرزند جان ہین و اہل ایمان
اونمین ہین اور شیاطین ابلیس کی اولاد مین ہین اونمین کوئی مومن نہین مگر ایک کہ نام اوسکا ہام بن
ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہے وہ ایکدفعہ جناب رسالت پناہ صلعم کیخدمت مین آیا وہ ایک مرد بلند قامت عظیم
الجثہ بصورت مہیب تہا حضرت نے اوس سے پوچہا کہ تو کون ہی اوسنی اپنا نام بتایا اور عرض کیا کہ جب
قابیل نی ہابیل کو مارا تہا تو مین لڑکا سا تہا اور لوگونکو حرام کیطرف رغبت دلاتا تہا حضرت نے فرمایا کہ تو
بد جوان تہا اور بد پیر ہی اوسنی عرض کی کہ یا حضرت مینی نوح علیہ السلام کے ہاتہہ پر توبہ کی ہی مین اون کے
ہمراہ کشتی مین تہا اور اونہوں نے جو اپنی قوم پر نفرین کی تہی تو مینی اونپر عتاب کیا اور مین حضرت ابراہیم
کی ساتہہ تہا جب اونکو آگ مین ڈالا اور وہ آگ سرد ہوگئی اور مین موسی علیہ السلام کے ہمراہ تہا جس وقت
کہ فرعون کو اللہ تعالی نے غرق کیا تہا اور ہود علیہ السلام کے ساتہہ تہا جب اونہوں نے اپنی قوم پر نفرین کی اور مینی
عتاب کیا اونپر کہ آپنے کیون نفرین کی اور مین حضرت صالح کی ساتہہ تہا جب اونہوں نے نفرین کی اپنی
قوم پر اور مینی عتاب کیا بسبب نفرین کے اور مینی سب کتب پیشین پڑہی ہین سب مین اللہ تعالی نے آپکے
آنی کی بشارت دی ہے اور سب پیغمبر آپ پر سلام بہیجتے تہے اور کہتے تہے کہ وہ بہترین پیغمبران اور گرامی ترین
انسان ہی پس جو خدا تعالے نے آپ پر نازل کیا ہی اونمین سے کچہہ مجہی تعلیم کیجئی حضرت نے جناب امیر علیہ السلام
کو فرمایا کہ اسکو تعلیم کرو اوسنی عرض کی کہ یا حضرت مین اطاعت نہین کرتا مگر پیغمبر کی یا اوسکی وصی کی
یہہ کون شخص ہے جسکے حوالہ مجہی آپنے کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہہ برادر و وصی و وزیر و وارث میرا ہے
نام اسکا علی ابن ابی طالب ہے ہام نی عرض کی کہ درست ہے مینی انکا نام کتابہائے گذشتہ مین ایلیا
لکہا ہی پس حضرت نے میری تعلیم قرآن و شرایع اوسکو کیا اور وہ لیلۃ الہریر صفین مین حضرت امیر کی
خدمت مین حاضر ہوا تہا **معجزہ** ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ بنی عذرہ ایک بت رکہتے تہے اور
نام اوس بت کا حمام تہا جب حضرت رسول اللہ صلعم مبعوث ہوئے تو لوگون نے اوس بت مین سے چند
شعر سنے جسکا مضمون اوسکا یہہ ہے کہ اے فرزندان بیدین حرام ظاہر ہوا حق اور ہلاک ہوا حمام

اور دفع کیا شرک کو اسلام نے بعد چند روز ایک شخص طارق نام اوس بت کے پاس آیا اور سجدہ کیا یکایک
اوس بت مین سے صدا آئی کہ ای طارق مبعوث ہوا پیغمبر صادق اور آیا ساتھہ حق ناطق کے
اب تم میری صدا نہ سنوگے یہہ صدا کہکے وہ بت منہہ کی بل گر پڑا اور ٹوٹ گیا زید بن ربیعہ نے
یہہ حال حضرت سے بیان کیا آپ نے فرمایا یہہ صدا جنات مومن کی تھی معجزہ ابن شہر آشوب نے
خریم بن فاتک اسدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہی کہ مین اپنی اونٹ چرا رہا تھا کہ یکایک مینے آواز
ہاتف کی سنی کہ وہ کہتا ہے کہ یہہ پیغمبر خدا ہے ساتھ خیرات اور یہہ لایا ہی سورہ یاسین و حامیمات مینے
آواز کنندہ سی پوچھا کہ تو کون ہی اوسنے کہا کہ مین ہون مالک بن مالک مجھی رسولخدا صلعم نے قبیلہ
نجد کیطرف بھیجا ہی خریم کہتا ہی کہ مینے اوس سے کہا کہ کیا خوب ہوتا جو کوئی میری یہہ اونٹ دیکھتا رہتا
اور مین پیغمبر کے پاس جاکر ایمان لاتا اوسنے کہا تیری اونٹونکی مین نگہبانی کرونگا تو جا پس مین اونٹ پے
سوار ہوا اور مدینہ کیطرف راہی ہوا جب مین دروازہ مدینہ پر پہونچا تو وہ روز جمعہ تھا اور زوال کا
وقت تھا مینے کہا کہ یہان ٹھہر رہون جب یہہ اپنی نماز سے فارغ ہولینگے تو جاؤنگا یہہ خیال کرکے مینے
اپنی اونٹ کو بٹھایا کہ اوسیوقت ایک آدمی آیا اور اوسنے کہا کہ جناب رسولخدا صلعم فرماتے ہین
کہ حاضر ہو مین حضرت کی خدمتمین حاضر ہوا آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا کہ ای خریم جو شخص کہ تیرے
اونٹونکا ضامن ہوا تھا کہ تیری گھر پہنچا دونگا وہ کہان ہے مینے عرض کی کہ مجھے معلوم نہین آپ نے
فرمایا اوسنے تیری گھر مین اونٹ پہنچا دی مینے کہا کہ شہادت دیتا ہون مین کہ خدا ایکتا ہے اور آپ پیغمبر خدا ہین
معجزہ ابن شہر آشوب نے تمیم داری سے روایت کی ہی کہ ہم ایک سفر مین منزل مین اوترے جب
ہمنے چاہا کہ سو رہین سوحسب دستور ہمنے کہا کہ ہم آجکی رات امان مین اہل وادی کی ہین یہہ قاعدہ
جاہلیت مین تھا کہ وادی کے جنون سے امان طلب کرتی تھے اور بے کھٹکے سو رہتی تھے تمیم کہتا ہی کہ ناگاہ مینے
صدا سُنی کہ کوئی کہتا ہی کہ پناہ بخدا اگر اب جن کسیکو امان نہین دیسکتے کسواسطے کہ پیغمبر حق مبعوث ہوا
اور ہمنی موضع حجون مین اوسکے عقب مین نماز پڑھی اب مکر شیطان برطرف ہوا اور جنات کو تیر شہاب سے
آسمان سے راندہ دیا اب تو حضرت محمد صلعم رسول پروردگار پاس معجزہ ابن شہر آشوب نے مازن
بن عصفور سے روایت کی ہی کہ وہ کہتا تھا کہ ہمنی اوایل بعثت حضرت رسالت پناہ صلعم میں ایک
بکری ایک بت کیواسطی ذبح کی یکایک اوس بت مین سے یہہ صدا آئی کہ اب ایک پیغمبر مبعوث ہوا

مضر سے پس اب تو چھوڑ بت کو کہ وہ ایک پتھر سے بنا ہوا ہے مازن کہتا ہے کہ دوسرے دن پھر میں نے بکری
ذبح کی پھر اوس بت سے صدا سُنی کہ پیغمبر مُرسل آیا ہے اور کتاب منزل لایا ہے بعض روایت میں ہے
کہ مازن حضرت کی خدمت میں آیا اور ایمان لایا حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور بھی کچھ مطلب ہے مازن نے عرض کی
کہ تین مطلب میرے ہیں ایک یہہ کہ میں شوق باجے سننے کا اور شراب پینے کا اور زنا کاری کا بہت
رکھتا ہوں دوسرے یہہ کہ ہمارے ملک میں قحط پڑا ہے تیسرے یہہ کہ میری اولاد نہیں ہے اوس وقت حضرت نے
دعا کی کہ الٰہی اسکو بدلے راگ کے توفیق قرأت قرآن کی دے اور بدلے حرام عورتوں کے حلال عورتیں اور
اولاد بھی عنایت کر مازن کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہ سب عیب مجھسے دور کئے اور ملک ہمارا سرسبز
ہوگیا اور چار عورتیں خوبصورت نکاح میں آئیں اور حیان بن مازن لڑکا لائق پیدا ہوا **معجزہ** ابن
شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ جب جناب رسولخدا صلعم متوجہ غزوہ حنین ہوئے اثنای راہ میں لوگوں نے
آکر عرض کی کہ یا حضرت ایک مار عظیم نے راہ ہماری بند کی ہے کہ وہ کوہ بلند کی مانند راہ میں حایل ہے
ہم جا نہیں سکتے یہہ حال سُنکر حضرت اوسکے پاس تشریف لیگئے حضرت کو دیکھتے ہی اوس مار نے سر
اوٹھایا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ میں ہشیم بن لملاع بن ابلیس ہوں اور آپ پر ایمان لایا ہون
اور دس ہزار اپنی فرزندوں سمیت آیا ہوں کہ آپکی جنگ میں مدد کروں حضرت نے فرمایا کہ سر راہ سے
دور ہو اور مع اولاد اپنی راہ راست سے آپس اوسیوقت اوسنے راہ چھوڑ دی اور مسلمان چلے گئے ؎
معجزہ حمیری نے بسند حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام روایت کی ہے کہ حضرت امام علیہ السلام نے
فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے برتری اور غلبہ سب مخلوق پر جیسا پیغمبر آخر الزمان کو دیا تھا ایسا کسی پیغمبر کو نہیں
دیا چنانچہ ایکدن جناب ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین نے شیطان کا کلہ ستون مسجد پر رکھکر
دبایا اور زبان اوسکی حضرت کے دست مبارک میں لگتی اوسوقت حضرت نے اپنے اصحابوں سے فرمایا کہ اگر یہہ
دعا سلیمان کی نہوتی کہ اونہوں نے خدا سے وہ بادشاہی طلب کی تہی کہ بعد اونکی کسیکو نہو تو البتہ اوس
میں شیطان کو تمہیں دکھا دیتا **معجزہ** محاسن برقی میں مذکور ہے کہ جناب رسالت پناہ صلعم ایک
تشریف رکھتے تہے اور جناب امیر بھی حضرت کی خدمت میں حاضر تہے کہ ناگاہ ایک مرد پیر آیا اور حضرت کو سلام کیا
اور رو نے لگا حضرت نے جناب امیر علیہ السلام کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ یا علی تم نے اسے پہچانا حضرت
امیر المومنین نے عرض کی کہ میں نہیں جانا کہ یہہ کون ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ شیطان تہا جناب امیر

کہا کہ اگر مین جانتا تو ایک ضرب سے اسکو قتل کر کے آپکی اُمت کو اسکی ضلالت سے خلاص کرتا ہے
سنکر شیطان پھرا اور اوسنے کہا کہ ای ابو الحسن جانو تم کہ مین ہرگز تمہاری دوستون کے
نطفہ مین شریک نہین ہوں اور آپ کے دشمن کی اوسکے باپ سے پہلے مین اپنا نطفہ شریک کرتا ہون
معجزہ سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین کہ ایکدفعہ مین جناب محمد صلعم
کے ہمراہ ایکجا مین بیٹھا تھا کہ ناگاہ ایک بگولہ پیدا ہوا اور وہ حرکت کرتا ہوا حضرت کے پاس پہونچا
اور اوسمین سے ایک شخص پیدا ہوا اور اوسنے حضرت سے عرض کیا کہ یا حضرت میری قوم نے
بھیجا ہے کہ آپ سے امان طلب کرون حال یہہ ہے کہ ایک ہماری گروہ نے ہمپر ستم کیا ہے
آپ میرے ہمراہ کسیکو بھیجے کہ وہ ہم مین اور اونمین موافق کتاب خدا کے حکم کرے کل مین
اوس شخص کو جسکو آپ میرے ساتھہ کر دینگے یہان پہونچا جاونگا آپنے فرمایا تو کون ہے اور
تیری قوم کونسی ہے اوسنے کہا مین قرطہ بن شمراخ ہون اور قبیلہ ہمارا انجاح ہے پہلے ہم
آسمان پر جاتے تھے اور خبرین سنتے تھے جب آپ مبعوث ہوئے تو ہم صعود آسمان سے منع کئے گئے
ہم ایمان لائے مگر بعض ہماری قوم کے کافر ہین اور ہم مین اور اونمین خلاف ہے اور وہ ہمسے زیادہ ہین
ہمارے چارپایونکو اور راعیونکو وہ آزار پہونچاتے ہین اور پانی نہین دیتے حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو
اپنا منہہ کہول تا مین تیری ہیئت اصلی دیکہون حسب الحکم حضرت کے اوسنے اپنا منہہ کہولا تو معلوم
ہوا کہ وہ ایک مرد تھا کہ بال بہت سے رکہتا تہا اور آنکہین بلند تہین اور درازی آنکہونکی موافق طول سر کے
تہی اور حلقہ چہوٹے تہے اور دانت مانند درندونکے تہے حضرت نے اوس سے فرمایا کہ جسے مین ساتہہ
تیرے کردون اوسے کل پہونچا جانا پہہ پہر حضرت نے ابوبکر سے ارشاد کیا کہ تم اسکے ساتہہ جاؤ اور سنا
اسکے حکم کرو اوسنے عرض کی کہ کہان جانا ہوگا آپنے فرمایا زمین کے نیچے ابوبکر نے عرض کی کہ مین زمین کے نیچے
کیونکر جاونگا پہر حضرت نے عمر سے کہا اوسنے بہی یہی جواب دیا بعد اسکے جناب امیر المومنین یعسوب
الدین علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علی تم جاؤ اوسیوقت حضرت اوٹہہ کہڑی ہوئے اور شمشیر حمایل کر کے
قرطہ کے ہمراہ روانہ ہوئے سلمان کہتے ہین کہ مین جناب امیر علیہ السلام کے ہمراہ وادی صفا تک گیا
وہان سے جناب امیر نے مجہے رخصت کیا اور اوسوقت زمین شگافتہ ہوئی اور حضرت امیر اور
قرطہ آنکہون سے ناپدید ہوگئے سلمان کہتے ہین کہ مین اندوہگین واپس آیا جب صبح ہوئی حضرت

رسولخدا صلعم نماز صبح ادا کرکے کوہ صفا پر تشریف لیگئی اور صحابہ حضرت کے گرد تہے حضرت امیرؑ کی راہ دیکہی مگر وہ تشریف نہ لائے اور آفتاب بلند ہوا حضرت واپس تشریف لائے منافق لوگ یہہ حال دیکہکر خوشیان کرنے لگی کہ ابو تراب سے تو فراغت ہوئی بعد اسکے نماز ظہر کا وقت آیا مگر حضرت امیرؑ نہ آئی بعد اسکے جناب رسولخدا صلعم نے نماز عصر ادا کی اور پہر کوہ صفا پر تشریف لیگئے یہانتک کہ آفتاب غروب ہونی پر آیا ناگاہ کوہ صفا شگافتہ ہوا اور جناب امیر علیہ السلم مانند خورشید انور کی اوسمین سے طالع ہوئے اور حضرت کی شمشیر سے خون ٹپکتا تھا اور قرطہ حضرت کے ہمراہ تہا پس جناب امیرؑ کو دیکہکر جناب رسالت پناہ صلعم اوٹہی اور جناب امیر کے پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا کہ اسقدر دیر کیون لگائی کہ منافقونکی زبان کہلوائی جناب امیرؑ نے عرض کی کہ یا حضرت مین اوس قوم جنات مین گیا کہ جنہون نے قرطہ پر زیادتی کر رکہی تہی اونکو مینے تین خصلت سے دعوت کی اول یہہ کہ خدا اور رسولخدا کا اقرار کرو اونہون نے اقرار نہ کیا پہر مینے دوسری بات یہہ کہی کہ ایمان نہین لاتے تو جزیہ دو اونہون نے یہہ بہی قبول نکیا پہر مینے کہا کہ قوم قرطہ سے آشتی کرلو بعض آب مزارع اوسکے قبضہ مین رہین یہہ بہی اونہون نے قبول نکیا ناچار مینے شمشیر کہینچی اور بنام خدا لیکر اسی ہزار جن کو قتل کیا جب یہہ حال اونہون نے دیکہا تو صلح پر راضی ہوئے اور امان طلب کرکے مسلمان ہوئے بعد اسکے قرطہ نے عرض کی کہ یا حضرت خدا تعالی آپ کو اور امیر المومنین کو جزای خیر دیگا یہہ کہکر رخصت ہوا **معجزہ** بطریق عامہ بیہقی نے سواد بن قارب سے روایت کی ہے کہ اونسی کہ ایام جہالت مین میری ایک جن سے آشنائی تہی اور مجہی وہ غیب کی خبرین دیتا تہا اور مین لوگون سے کہتا تہا اور فائدہ کثیر مجہی حاصل ہوتا تہا ایکبار مین سوتا تہا کہ اوس جن نے مجہی آکر جگایا اور کہا کہ اوٹہہ اور ہوش مین آ اور سمجہہ اگر تجہی شعور ہے کہ ایک پیغمبر لوئی بن غالب سے پیدا ہوا ہے پہر اوسنی چند اشعار پڑہی کہ مضمون اوسکا یہہ ہی کہ مجہی تعجب ہے جنون کی حال سے کہ وہ مضطرب ہوکر اپنی اونٹون پر زین باندہکر بطلب ہدایت مکہ کو جاتے ہین اور مسلمان جن مانند ناپاک جنون کے نہین ہین تو بہی کوچ کر اوس شخص کی طرف جو قبیلہ بنی ہاشم کا سردار ہی اور بلند کر اپنی دونون آنکہین طرف اوس سردار کے سواد بن قارب کہتا ہے کہ مین وہ ابیات سنکر رات بہر بےچین رہا دوسری رات پہر اوس جن نے مجہی جگایا

اور اوسی مضمون کے اشعار پڑھے تیسری رات بھی ایسا ہی اتفاق ہوا جب تین رات متواتر
مین نے یہہ حال دیکھا تو میرے دل مین محبت اسلام کی پیدا ہوئی اور مین
مکہ کو روانہ ہوکر حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین فیضیاب ہوا آپ نے مجھے دیکھکر فرمایا کہ
مرحبا ای سواد بن قارب ہم جانتے ہین جس سبب سے تو آیا ہے مینے عرض کی کہ کچھ شعر مینے
مدح مین کہے ہین اوسکو سن لیجئے آپ نے فرمایا پڑھو پس مینے قصیدہ بائیہ جو حضرت کی شان مین
کہا تھا وہ پڑھا **معجزہ** بیہقی نے جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اول خبر
جناب رسولخدا صلعم کی مدینہ مین اسطرح پہونچی کہ ایکعورت پر مدینہ مین ایک جن عاشق تھا اور
ہر رات اوس عورت کے پاس آتا تھا اکثر جانور کی صورت بنکر دیوار پر آبیٹھتا تھا جب خلوت
ہوتی تھی تو آدمی کی شکل بنکر اوس سے صحبت کرتا تھا ایکبار گی اوسکا آنا موقوف ہوگیا چند روز نہ آیا
ایکروز بصورت جانور آکر دیوار پر بیٹھا اوس عورت نے کہا کہ تجھے کیا ہوا کہ اتنی مدت سے نہین آیا اوسنے
کہا کہ مین اب تجھسے رخصت ہوتا ہون تجھسے اب ملنے کی توقع نرکھہ مکہ مین ایک پیغمبر پیدا ہوا ہے
کہ اوسنے زنا ہمپر حرام کیا ہے **معجزہ** ابو نعیم نے عثمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے
کہ ایکدفعہ ہم حدود شام مین تھے وہان ایکعورت کاہنہ تھی کہ اس فن مین بہت مشہور تھی ہم سے اوس
ملاقات کو گئے اور اوس سے حال اپنے سفر کا پوچھا اوسنے کہا اب مجھے کچھ معلوم نہین ہوتا جس
جن سے مجھے ربط تھا اور اوس سے پوچھکر مین بتاتی تھی ایکدن اوسنے میری دروازہ پر کھڑے ہوکر کہا
کہ اب مین رخصت ہوتا ہون مینے اوس سے کہا کہ کیون رخصت ہوتا ہے اوسنے کہا کہ احمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوئے ہین اور ایسی بات ظاہر ہوتی ہے جسکی طاقت نہین **معجزہ** ابو نعیم نے
جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ قبل بعثت جناب رسولخدا صلعم ہم ایک بت کے پاس
موضع بوانہ مین بیٹھے تھے اور ایک اونٹ واسطے نذر اوس بت کی ذبح کیا تھا ناگاہ اوس
بت کے پیٹ مین سے ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے کہ خبردار ہو اور سن تو عجب کی بات اب
جاتا رہا جنون کا چورانا اخبار آسمانی کا بسبب آنے وحی کے اور جنون کو مارتے ہین شعلون سے
بسبب آنے ایک پیغمبر کے مکہ مین کہ نام اوسکا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہجرت گاہ اونکی
یثرب ہے جبیر کہتا ہے کہ ہم متحیر ہوکر وہا سے اوٹھے بعد چند روز کے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی ✤✤

معجزہ ذباب بن حارث سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ ایک جن میرا آشنا تھا اور وہ خبریں غیب کی
مجھے پہونچاتا تھا ایکدن میرے پاس آیا مینے اوس سے کچھہ پوچھا اوسنے میری طرف بنگاہ حسرت دیکھا
اور کہا کہ ای ذباب تعجب کی بات سُن کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب لیکر خدا کی طرف سے
مبعوث ہوئی ہین مکہ مین اور لوگون کو طرف حق کی بُلاتے ہین اور لوگ نہین مانتے ذباب
کہتا ہے کہ مینے کہا کیا کہتا ہے جواب دیگر سوال دیگر اوسنے کہا پھر سمجھہ لیگا تو چند روز گذرے
تھے کہ حضرت کی پیغمبری کی خبر پہونچی اور اسیطرح بہت سے لوگون کو جنون نے حضرت کی مبعوث
ہونے کی اطلاع دی تہی معجزہ چنانچہ ایک شخص روایت کرتا ہی کہ ایکدفعہ مین ایک جنگل مین
میدان صاف مین چلا جاتا تھا اور ادہر اودہر کوئی نظر نہ آتا تھا یکایک ایک شتر سوار میری
روبرو پیدا ہوا اور اوسنے باواز بلند کہا یَا اَحمَدُ یَا اَحمَدُ اَللّٰہُ اَعلیٰ وَاَمجَدُ اَتَاکَ وَعدَکَ مِنَ الخَیرِ
یَا اَحمَدُ یعنی ای احمد صلعم ای احمد صلعم اللہ بہت بلند رتبہ ہے اور بہت بزرگ ہی آیا جو کچھہ
وعدہ کیا ہی تمسی اللہ نے خیر کا ای احمد صلعم یہہ کہکر وہ شتر سوار میری نظر سے غایب ہو گیا
معجزہ ایکمرد انصاری وہان حاضر تھا اوسنے بیان کیا کہ مین شام کو گیا تھا ایکبار زمین [illegible]
آب وگاہ مین چلا جاتا تھا یکبار مینے یہہ اشعار سُنے کہ مضمون اونکا یہہ تھا ایک ستارہ
چمکا اور اوسنے اپنی مشرق کو روشن کیا وہ ایک رسول ہی جو کوئی اونکی تصدیق کریگا وہ
فلاح پاویگا اللہ نے اوسکے امر کو ثابت کیا معجزہ اسیطرح عمر نے ایک کاہن سے پوچھا تھا کہ کیا
اب جنون سے صحبت رہتی ہی اوسنے کہا کہ قبل از اسلام میرا جن جو ہم صحبت تھا وہ آیا اور آواز دی
یَا سَالِمُ یَا سَالِمُ اَلحَقُّ المُبِینُ وَالخَیرُ الدَّائِمُ غَیرُ حُلمِ النَّائِمِ اَللّٰہُ اَکبَرُ یعنی ای سالم ای سالم
آیا حق ظاہر اور نیکی ہمیشہ کی نہ خواب سونے والے کا اللہ بہت بڑا ہے معجزہ فاکہی
اخبار مکہ مین عامر بن ربیعہ اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ایکدفعہ ایک جن
کوہ ابو قبیس پہ آواز سخت کی اور چند شعر ہجو دین اسلام مین پڑھی اور مضمون اونکا یہہ تھا کہ
مسلمانونکو جلد مار ڈالو اور شہر سے نکال دو اور بت پرستی نچھوڑو یہہ آواز جو آئی تو کافر بہت
خوش ہوئی اور مسلمانون سے کہنے لگے کہ غیب سے تمہارے قتل کا اور شہر بدر کرنے کا حکم ہوتا ہے یہہ بات
سُنی سے مسلمانونکو نہایت رنج ہوا اور جناب رسالت پناہ صلعم کہنے [illegible]

بیان کیا حضرت نے فرمایا تم خاطر جمع رکھو وہ آواز کرنیوالا ایک شیطان تھا مسعر نام عنقریب
اللہ تعالی اوسکو سزا کو پہنچائیگا جب تیسرا دن ہوا تو آپنے فرمایا کہ آج ایک جن بہت قوی ہیکل
سمحج نام میرے پاس آکر مسلمان ہوا مینے اوسکا نام عبد اللہ رکھا اوسنے مجھسے اجازت مسعر کے قتل
کی لی اور مینے دی آج وہ مارا جائیگا یہہ سنکر مسلمان خوش ہوے اور منتظر رہے شام کے وقت اوس
مقام سے ایک آواز سخت آئی اور چند شعر پڑہے کہ مضمون اونکا یہہ ہے کہ ہمنے مسعر کو مار ڈالا اس
سبب کہ اوسنے سرکشی کی اور تکبر کیا اور حق کو حقیر کیا اور بری بات کی راہ نکالی جناب پاک پیغمبر
کی شان مین بے ادبی کی مینے ایک شمشیر درخشان سے کام اوسکا تمام کیا **معجزہ** ابو نعیم نے ایک
شخص سے جو قبیلہ خثعم سے تھا اوس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ عرب کا یہہ قاعدہ تھا کہ حرام و حلال
نہین جانتے تھے اور بتون کو پوجتے تھے اور جب آپسمین جھگڑا ہوتا تھا تو بتون کے روبرو جاتے تھے اور حال
بیان کرتے تھے اور جو اونکے پیٹ مین سے آواز آتی اوسپر عمل کرتے تھے ایک رات ہم بسبب ایک
جھگڑے کی قربانی اور نذر گذرانکر ایک بت کی پاس بیٹھے تھے اور منتظر آواز کے تھے کہ ناگاہ اوسکے
پیٹ مین سے آواز آئی کہ یہہ چند شعر اوسنے پڑھے مضمون اونکا یہہ ہے ای آدمیون کی جسام
والو کہ بتون سے حکم چاہتے ہو کیون ایسی بیعقل ہوگئے ہو یہہ پیغمبر ہین سردار سب آدمیون اور بڑے
عادل سب حاکمون مین ظاہر کرتے ہین نور اسلام کو اور نکالتے ہین آدمیونکو گناہون سے
یہہ آواز ہم سنکر بھاگ گئے اور یہہ قصہ نقل ہر مجلس ہوا یہانتک کہ ہمین خبر آئی کہ جناب رسولخدا صلعم
مکہ مین پیدا ہوے **معجزہ** طبرانی وغیرہ نے باسانید متکثرہ عباس بن مرداس کہ سردار مشہور
سرداران عرب سے تھا روایت کی ہے کہ مجھے میری باپ نے ہنگام وفات واسطے عبادت ایک
بت کے کہ نام اوسکا ضمار تھا وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ اگر تجھے کوئی مشکل پیش آئے تو اس بت
کیطرف رجوع لانیو ایکدن مین جنگل مین شکار کیواسطے گیا تھا اور دوپہر کیوقت آرام کیواسطے ایک درخت کے
سایہ مین بیٹھا تھا اور رسی میری تو کبہی شہری ہوئی تھی کہ یکایک دیکھا مینے کہ ایک شتر مرغ
سفید تر از برف کے ہوا سے اوترا اور اوسپر ایک مرد سفید پوش سوار تھا اوسنے آکر مجھسے کہا ای عباس
بن مرداس کچھہ جانتا ہے کہ آسمانکو چوکیدار محافظت کرتے ہین اور جنگ و قتال زمین پر شایع ہوئی
اور گھوڑے معہ زین و لجام تیار ہوے اور جو یہہ راہ نیک نے مین پر لایا روز جمعہ کو پیدا ہوا ہے اور

اوسکی پاس ایک اونٹنی قصوا نام ھی عباس کہتا ہی کہ یہہ کلام سُنکر مین ترسناک ہوا اور اونٹ گہر کو پہیر آیا اور اول اوس بُت کی پاس جاکر متوجہ ہوکر بیٹہا اوس بُت کی پیٹ مین سے ان چند شعرونکی آواز آئی کہ مضمون اونکا یہہ ھی کہ تمام قبایل سُلیم سے کہدو کہ بتخانے والے ہلاک ہوئے اور مسجد والے زندہ ہوئے ضمار ہلاک ہوا اور راستے لوگ پوجتی تہے ایکمدت تک قبل اوتر نے کتاب کے حضرت اونکی کہ نام اونکا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی بیشک وہ وارث ہوئے نبوت اور ہدایت کے بعد مریم کی بیٹے کی قریش مین سے ہین ہدایت پانے والے عباس کہتا ہی کہ مینی یہہ قصہ چہپایا یہانتک کہ کفار جنگ احزاب کو گئی تہے اور مین نطر عقیق کے اونٹ خریدنے کیواسطے گیا تہا یکایک ایک آواز سخت آسمان سے سُنی سر اوٹہاکر جو مینی دیکہا تو دیکہا کہ وہی پیر مرد سفید پوش شتر مرغ پر سوار ھی اور کہتا ہی کہ وہ نور کہ روز جمعہ کو پیدا ہوا ہی عنقریب سیاہ تہہ ناقہ قصوا کے ملک نجد مین پہونچیگا عباس کہتا ہے جب سے اعتقاد اسلام کا میرے دلمین پیدا ہوا تہا **معجزہ** ابو نعیم نی سعد بن عمرو ہذلی سے روایت کی ھی کہ وہ کہتا ھی کہ میری باپ نے ایکدن ایک بُت کی آگے بطور نذر کی ایک بکری حلال کی تہی یکایک اوس بُت کے پیٹ مین سے ان شعرونکی آواز آئی مضمون اونکا یہہ ھی تعجب ہے کہ ایک پیغمبر پیدا ہوی اولاد عبد المطلب سے حرام کرتے ہین زنا کو اور بتونکی لئی ذبح کرنیکو نگہبانی کی گئی آسمانونکی اور پہینک مارنے لگئی ہم ستارون سے راوی کہتا ہی کہ میرا باپ مکہ کو گیا اور حضرت کا حال معلوم کیا **معجزہ** ابن سعد نے جعد بن قیس مرادی سے روایت کی ھی کہ ہم چار آدمی اپنی وطن سے بارادۂ حج روانہ ہوئے راہ مین ملک یمن کے ایک جنگلمین چلے جاتی تہے یکایک ایک آواز ان اشعار کی آئی کہ مضمون اونکا یہہ ھی کہ ای سوار و جانیو الو جب تم زمزم اور حطیم پر پہونچو تو ہمارا اسلام پہونچا ئیو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نی جنکو پیغمبر کیا ہی اور یہہ کہدیجو کہ ہم تمہارے دین کے تابع ہین اور اسی بات کی وصیت کی تہی ہمین مسیح ابن مریم نی **معجزہ** بیہقی وغیرہ نی بلال بن حارث سے روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہی کہ ہم ایکبار حضرت رسالت پناہ صلعم کے ہمراہ سفر مین تہے جب مقام عرج مین منزل ہوئی تو مین اپنی خیمہ سی حضرت کی ملاقات کیواسطی گیا وہان جاکر دیکہا مینی کہ آپ لشکر سی نکلکر دور جنگلمین تنہا تشریف رکہتی ہین جب مین حضرت کے متصل گیا تو آواز شور و غوغا میرے کانمین آئی گویا بہت سے آدمی آپسمین کچہ جہگڑا کر رہی ہین مینی توقف کیا اور سمجہا کہ مردان غیب آئے ھی

پس حضرت خود وہان سے اوٹھکر تبسم فرماتی ہوئی تشریف لائے اسمینی عرض کی کہ یا حضرت یہہ شور وغوغا
کیسا تہا آپنے فرمایا کہ مسلمان جنونمین اور کافر جنونمین سکونت کی بابت جھگڑا تھا اور میرے پاس
انفصال اس نزاع کیواسطے آئی تہی مینی یون فیصلہ کر دیا کہ مسلمان حبش مین اور کافر غور مین سکونت
کرہین اور آپسمین نملین راوی جو اس حدیث کا ہی کثیر بن عبد اللہ وہ کہتا ہی کہ مینی تجربہ کیا ہے
کہ حبش مین جسی جن کا آسیب ہوتا ھی وہ شفا پاتا ہی اور ملک غور مین جسی جن کا آسیب
ہوتا ہی وہ اکثر ہلاک ہوتا ھی **معجزہ** خطیب نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ھی کہ وہ کہتا ہی کہ ایکدفعہ
ہم ہمراہ جناب رسول خدا صلعم سفر مین تہی ایکجگہہ حضرت درخت خرما کی نیچی تشریف رکہتی تہی کہ ایک
ایک مار سیاہ کلان نے حضرت کیطرف آنیکا قصد کیا لوگون نی چاہا کہ اوسے مار ڈالین حضرت نے
فرمایا کہ اسے آنے دو پس وہ سانپ حضرت کے قریب گیا اور اپنا سر حضرت کے کان کے سوراخ
پاس لیگیا پھر آپنے اوسکی کانونکی پاس مونہہ لیجا کر کچھہ فرمایا بعد اسکے وہ سانپ غایب ہوگیا گویا
کہ زمین اوسی نگل گئی ہمنی کہا یا رسول اللہ صلعم سانپ کو آپنے اپنی گوش مبارک تک پہونچنے دیا
ہمین نہایت ڈر تہا حضرت نے فرمایا یہہ سانپ نہ تہا یہہ جن تھا اور جنون کا بہیجا ہوا آیا تہا
فلان سورہ مین وہ کچھہ آیتین بہول گئی تہے سو اون آیتونکی تحقیق کو اسی بہیجا تہا تم لوگونکو
دیکھکر سانپ کی صورت بنکی آیا تہا وہ آیتین پوچھگیا **معجزہ** جابر کہتی ہین کہ پہر حضرت وہانسے
سوار ہوئے اور راہ مین ایک گانوں مین پہونچی گانوکے آدمی آپکی آمدکی خبر سنکر باہر گانوکے منتظر تہے
جب حضرت وہان پہونچی تو اونہونے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم اس گانو مین ایکعورت نوجوان ہے
اوسپر ایک جن عاشق ہوا ہے نہ وہ کہاتی نہ پیتی یقین ہے کہ ہلاک ہوجائیگی حضرت نے
اوسی بلایا جابر کہتی ہین کہ مینی اوسعورتکو دیکہا ایسی خوبصورت تہی جیسے چاند کا ٹکڑا پس حضرت نے
فرمایا کہ ای جن تو جانتا ہی کہ مین کون ہون مین محمد رسول اللہ صلعم ہون تو اس عورت کو
چھوڑدی اور چلا جا حضرت کے فرماتے ہی وہ عورت ہشیار ہوگئی اور نقاب مونہہ پر کہینچ لیا اور
مردون سے شرم کرنے لگی اور بالکل اچھی ہوگئی **معجزہ** بخاری نی عمر سے روایت کی ھی کہ
وہ کہتا ھی کہ ایکدن مین بتونکی پاس حاضر تہا ایک شخص نے ایک گوسالہ بتون کی نذر کرکے
ذبح کیا تھا ایک بت کے پیٹ مین سے آواز بلند نکلی کہ وہ کہتا تہا یا جلیح امر نجیح

روایت ہے کہ وہ کہتے ہین کہ ایک جنگ مین مین حضور جناب رسالت پناہ صلعم کے تین سر لایا اور
مینے عرض کی کہ یا رسول صلعم انمین سے دو کو تو مینے قتل کیا اور تیسرے کا یہہ حال ہے کہ مین نے ایک
مرد سفید رنگ دراز قامت کو دیکھا کہ اوس نے اوسے قتل کیا مینے اوس کا بھی سر اوٹھا لیا حضرت نے فرمایا
وہ فلان فرشتہ تھا **معجزہ** حضرت سائب بن ابی جلیش سے روایت ہی کہ وہ کہتا ہی کہ قسم خدا
کی مجھی کسی آدمی نے قید نہین کیا تھا جبکہ قریش شکشت کہا کر بہاگے مین بہی بہاگا ناگاہ دیکھا مینے
کہ مرد سفید رنگ دراز قامت کہ گھوڑے پر معلق ہوا مین سوار تھا مجھی باندہ کر چھوڑ دیا عبدالرحمن
بن عوف نے مجھی دیکھکر کہا اسے کسلیئے باندھا ہی کسی نے نہ بتایا آخر مجھی جناب رسالت مآب
کے حضور مین لے گیئے حضرت نے مجھسے پوچھا کہ تجھے کس نے اسیر کیا مینے کہا کہ مین نہین جانتا آپ
نے فرمایا فرشتہ نے تجھی اسیر کیا ہے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہی کہ حضرت
عباس کو جنگ بدر مین ابوالیسر نے اسیر کیا تہا اور وہ بہت کم زور حقیر تھا اور حضرت عباس
بہت قوی تہی حضرت نے ابوالیسر سے استفسار فرمایا کہ تو نے عباس کو کیونکر اسیر کیا اوس نے
عرض کی کہ یا حضرت عباس کے اسیر کرنے مین مجھے ایک شخص نے مدد دی کہ مین نے اوسی کبھی
نہ دیکھا تھا حضرت نے فرمایا کہ فرشتہ الہی تھا جس نے مدد کی تہی **معجزہ** عمر سے روایت ہی کہ ایک
دن ہم حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین بیٹھے ہی کہ ناگاہ ایک شخص سفید پوش کہ بال
اوسکے سیاہ تہی اور کوئی علامت سفر کی اوسمین پائی نہ جاتی تہی نہ ہم مین سے کوئی اوسے
جانتا تہا نمودار ہوا اور حضرت کے پاس بیٹھا اور چند سوال در باب اسلام کیئے حضرت نے جواب دیئے
وہ اوس نے تصدیق کیئے پھر وہ شخص چلا گیا حضرت نے فرمایا کہ یہ کون شخص تھا عمر نے فرمایا خدا اور رسول
خدا دانا تر ہے آپنے فرمایا کہ یہہ جبرئیل تھا اور سایل بنکر اس وضع سے آیا تھا کہ تم لوگون کو دین
کی باتین سکھائی بعض روایت مین ہے کہ جسوقت وہ شخص چلا گیا آپنے فرمایا کہ اسے بلا لاؤ لوگ
اوسکے پیچھے گیئے سو کسیکو نہ دیکھا **معجزہ** عمار یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت حمزہ
رضی اللہ عنہ نے جناب رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین عرض کیا کہ مجھی جبرئیل کو اصلی صورت
پر دکھا دو آپنے فرمایا تم دیکھہ نہ سکوگے اونہون نے عرض کی آپ دکھا دیجیی حضرت نے فرمایا بیٹھ جاؤ
وہ بیٹھہ گیی اور حضرت جبرئیل کعبہ پر اوترے آپنے حضرت حمزہ سے فرمایا کہ نگاہ اوٹھاؤ اونہون نے

انکہہ اوٹھا کر دیکہا کہ حضرت جبرئیل کا جسم زبرجد احضر کا ہے اوسیوقت غش کہا کے حضرت حمزہ گر پڑے
اور ایک روایت مین ہے کہ دوسری دفعہ پہر حضرت حمزہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو جناب رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین دیکہا **معجزہ** تفسیر جناب امام حسن عسکری علیہ السلام
مین منقول ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ صلعم نے مدینہ مین نزول اجلال فرمایا تو وہان حضرت
سے بہت سی معجزات ظاہر ہوئی یہود یہہ حال دیکہکر رنجیدہ ہوئی اور آغاز مکر وکید کیا اور جو کہ
حضرت کی تکذیب مین زیادہ تر ساعی تہی وہ مالک بن صف وکعب بن الاشرف وحی بن اخطب
و ابو یاسر و ابو یاسر و ابولبانہ بن عبدالمنذر وشعبہ ایکدن مالک نے جناب رسول خدا صلعم سی کہا
کہ تم دعوی کرتے ہو کہ مین رسول خدا ہون پس اگر یہہ بساط کہ جسپر ہم بیٹھے ہین اگر آپ کی رسالت
پہ گواہی دے تو ہم ایمان لاتے ہین پہر ابولبانہ نے کہا کہ مین ایمان جب لاؤن گا کہ جب میرا
یہہ تلوار کہ میرے ہاتھ مین ہے گواہی دیگا کعب نے کہا کہ مین جب لاؤن گا جب یہہ میرا دراز
گوش جسپر مین سوار ہون گواہی دیگا حضرت نے فرمایا کہ جس صورت مین تم میرا اور علی کا وصف
توریت و انجیل وصحف ابراہیم مین دیکہہ چکے ہو پہر اور معجزہ کی کیا حاجت دوسری یہہ میری
کتاب معجزہ روشن ہے کہ تمام خلق جسکے مثال لانے سی عاجز ہے پس اللہ تعالی نے جب مجہکو
یہہ معجزہ دیا تو اب اور معجزہ کی طلب خدا سی نہین کر سکتا سوائی اسکے کہ وہ خود عنایت فرماہی
جسوقت حضرت یہہ فرما چکے اوسیوقت وہ بساط گویا ہوئی کہ شہادت مین دیتی ہون کہ نہین
ہے سوای اوس خدا اور معبود یکتا کی جو بے مثل و بے مانند ہے اور تغیر وزوال کو اوسپر راہ نہین اور
کسی کو اوس نے اپنی حکم مین شریک نہین کیا اور وہ زن و فرزند سے مبرا ہے اور گواہی دیتی ہون
مین کہ آپ بندہ و رسول اوسکے ہین اور آپ کو خدا تعالی نے اسواسطے بہیجا ہی کہ آپ ہدایت
کرین دین حق کی تا کہ خدا تعالی غالب کرے آپکے دین کو سب دینون پر ہر چند مشرکین کارہ ہون
اور گواہی دیتی ہون کہ علی ابن ابی طالب برادر وصی و خلیفہ آپکا ہی اور بہترین خلق ہے بعد آپکے
جس نے کہ اوس سے دوستی کے اوس نے آپ سے کی اور جس نے اوس سے دشمنی کی اوس نے آپ سے
کی ہے اور جس نے آپکی اطاعت کی اوس نے خدا کی اطاعت کی اور وہ مستحق سعادت ہوتا ہی اور
جس نے آپ کی نافرمانی کی اوس نے خدا کی نافرمانی کی وہ مستحق عذاب الیم کا ہوتا ہی اور جہنم اوسکی

جا ہوتی ہے جب یہود نے یہ حال دیکھا متعجب ہوئی اور از روی عناد کہنے لگے کہ یہ سحر ظاہر ہے
جسوقت اونہون نے یہ بات کہی اوسیوقت وہ لباط حرکت مین آئی اور وہ جو اوسپر تہی اون کو
اپنے اوپر سے نیچے پھینکدیا اور خدا تعالی نے پھر اوسی گویا کیا اور اوس نے کہا کہ مین بساط ہون
اللہ تعالی نے گرامی کیا اور گویا کیا مجہی اپنی توحید تحمید گوئی اور واسطے پیغمبری محمد رسول صلعم کہ
وہ رسول ہے جمیع خلایق کیطرف اور واسطے گواہی دینے امامت علی ابن طالب پر کہ برادر وزیر محمد
رسول اللہ صلعم کا ہی اور اوسکے نور سے پیدا ہوا ہی اور اوسکا یاری کنندہ ہی اور گردن شکنندہ
دشمنان ہے اور مین اوسکے تابع ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے اوسی امام کیا ہی اور
بیزار ہون اوس سے جو کہ اوس کا دشمن ہے پس لایق نہین کہ تم کافر مجہپر پانو رکہو اور مجہپر بیٹہو
مگر وہ بیٹھنے کے لایق ہین جو کہ ایمان خدا اور رسول اوسکے وصی پر لائین پس حضرت نے سلمان
وابوذر و مقداد و عمار کو فرمایا تم اس بساط پر بیٹہو کہ جیسی اس بساط نے گواہی دی ہی اوس طرح
تم ایمان لائے ہو جب وہ بساط پر بیٹھی تو اللہ تعالی نے تازیانہ ابو البانہ کو گویا کیا اور اوس نے
کہا کہ گواہی دیتا ہون مین بیگانگی خدا کہ وہ سب چیز پر قادر و توانا ہے اور آفرینندہ خلایق و
تدبیر کنندہ جمیع آمور ہے اور گواہی دیتا ہون کہ آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بندہ و رسول
برگزیدہ و دوست اوس کے ہو اور آپ کو اللہ نے رسالت کیواسطے بہیجا ہی کہ سعادتمند
آپکے سبب سے نجات پائین اور بدبخت ہلاک ہون اور گواہی دیتا ہون مین کہ علی ابن ابی طالب
کا مذکور ملا اعلی مین ہے کہ وہ سید خلایق ہے بعد آپکے اور اب وہ قتال کرتا ہے تنزیل قران
پر تا مخالفین کو آپکے دین مین لائے اور بعد آپکے قتال کریگا تاویل قرآن پر کہ اوس سے وہ منافق
بیدین سے منحرف ہوگئے ہین اور خواہش نفوس نے اونپر غلبہ کیا ہے گا اور معنی کتاب خدائے
تعالی کی اونہون نے تحریف کی ہین پس دوستان خدا کو بہشت مین لیجائیگا اور دشمنان خدا کو
شمشیر آبدار سے نار جہنم مین پہونچائی گا بعد اسکی اوس تازیانہ نے ابو البانہ کو منہہ کے بل پھینک
دیا اور جب وہ اوٹہتا تھا اوسی پھینکدیا تھا یہ احوال دیکہکر ابو البانہ نے کہا کہ وای یہ مجہی
کیا ہوا تازیانہ نے جواب دیا کہ ای ابو البانہ مین تیرا تازیانہ ہون حقتعالی نے مجہی گویا کیا اور مشرف
کیا اپنی توحید تحمید مین اور مجہے مخصوص کیا واسطے اوس پیغمبر کے کہ جسی بہترین بندگان کیا ہے

اور مجھے اونہین سے کیا کہ جو اوسکی مطیع و دوست ہون اور پہر مجھی مخصوص کیا و اسطے تصدیق شوہر اوسکے مثل جو کہ وہ بہترین زنان عالم ہے اور شوہر اوسکا امت مین بیان کرنے والا حلال وحرام کا ہے اور ذلیل کرنے والا دشمنون کا ہے اپنی شمشیر آبدار سے پس لایق نہین کرین اوسکے ہاتھ مین رہون کہ جو انکار خلافت حضرت مقدس نبوی کرے اور مین ہمیشہ تیرے ساتھہ رہی کیئے جاؤن گا جبتک کہ تو ایمان نہ لاویگا یا ہلاک نہو ویگا یہہ سنکر ابو البابہ نے کہا کہ ای تازیانہ مین بہی شہادت دیتا ہون جو تو نے دی ہی اور ایمان لایا جو تو نے کہا تازیانہ نے جواب دیا کہ اب جو تو نے اظہار ایمان کیا مین بہی تیرے ہاتہہ مین قرار لیتا ہون مگر خدا خوب جانتا ہی جو تیری دل مین ہے اور خدا یتعالے روز قیامت حکم کریگا تیرے واسطے جناب امام باقر علیہ السلام فرماتے ہین کہ ایمان ابو البابہ کا صحیح نہ تھا اور احمال بد اوس سے ظہور مین آئے پس بعد اسکے وہ یہودی حضرت کی خدمت مین سے اوٹھکر چلے اور یہان آپس مین کہا کہ محمد صلعم صاحب بخت ہی جو چاہتا ہے وہ اوسکے واسطے ہوجاتا ہے پس کعب الاشرف نے چاہا کہ اپنے دراز گوش پر سوار ہو کہ اوس نے کود کر اوسکو پھینک دیا یہانتک کہ سات مرتبہ یہی واقع ہوا اور ساتوین دفعہ وہ دراز گوش گویا ہوا اور اوس نے کہا کہ ای کعب تو بندہ خدا مین سے بد بندہ ہی اوسکی آیات کی نسبت اور اوسکے ایات سی کافر ہوا اور ایمان نہ لایا اور مین دراز گوش تیرا ہون مجھے خدا یتعالی گرامی رکھتا ہی اسواسطے کہ مین گواہی دیتا ہون بیگانگی اوس خالق کے جو خداوند نام اور صاحب جلال واکرام ہے اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ ورسول اوس کا ہی اور بہترین خلایق ہے اور شہادت دیتا ہون مین کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ولی خدا وصی رسول اللہ ہے اور اللہ تعالی اوسکی شمشیر کے سطوت سی اور حملہای پر قوت سی دشمنان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو ذلیل و مقہور کریگا یا وہ ایمان لائین گے یا نیران مین جائین گے پس لایق نہین کہ کافر مجھپر سوار ہو مگر وہ کہ ایمان لائی خدا پر اور تصدیق کرے اوسکی رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سب گفتار و کردار اوسکی رسول کے درست جانے اور جو وہ کہی اوسی صحیح سمجھی خصوصا منصیب کرنے علی علیہ السلام کو وصی وخلیفہ ووارث علم اوس کا ہے اور ادا کنندہ اوس کے قرض کا اور وفا کنندہ اوسکے وعدہ کا پس حضرت نے فرمایا کہ ای کعب تیرا دراز گوش تجہہ سی عاقل تر ہے

اور اوس نے تیرے سوار ہونے سی انکار کیا اور اب تو اسپر سوار نہو سکیگا پس اسی کسی مومن کی ہاتھ فروخت کر ڈال اوس نے کہا کہ مین بہی چاہتا ہون کسواسطے کہ تیری جادو نی اسمین اثر کیا ہے پس قدرت خدا سے اوس حمار نے اوس تبہ کار کو صدا دی کہ ای دشمن خدا یہہ بے ادبی پیغمبر کی نسبت نکر اور اسے ترک کر بجد اسوکند کہ اگر مجکو ڈر اوسکی مخالفت کا نہوتا تو اپنی سمون سے تجہی ہلاک کرتا اور تیرا سر دانتون سے چبا جاتا یہہ سنکر وہ ذلیل و ساکت ہوا اور یہ کلام حمار کا اوسکو نہایت برا معلوم ہوا اور شقاوت اوسپر غالب ہوئی اور باوجود دیکہنے ایسے معجزہ کے ایمان نہ لایا پس ثابت بن قیس نے اوسکو سو درہم کو خرید کیا اور ہمیشہ اوس حمار پر سوار ہوتا تہا اور حضرت کی خدمت مین آتا تہا اور وہ نہایت نرمی و ہمواری سے چلتا تہا اور حضرت فرماتے تہے کہ ای ثابت تیرے واسطے یہہ ایسا ہموار ہوگیا ہے جب وہ یہود گئی یہہ آیہ نازل ہوئی سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ یعنی ایکسان ہی خواہ اون کو ڈراوے خواہ کہ نہ ڈراوے ایمان نہ لائینگے

بیان معجزات کا ہنگام ارتحال حضرت

وفات حضرت سرور کائنات کی بقول اصح دوسرے ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری کو ہوئی اور بقولے بارہوین بہی ہے اور ۲۷ صفر کی بہی ہے دن دوشنبہ کا تہا اور عمر شریف حضرت کی بقول اصح باسٹہہ برس گیارہ مہینہ گیارہ دن کے تہی اور مدت رسالت حضرت کی بائیس ۲۲ برس سات مہینہ ایک روز یا تین روز منجملہ اوس کے بارہ برس اور گیارہ یا ستر ہ دن تو مکہ مین آپنے تبلیغ رسالت کی اور تین روز غار مین اور نو روز مدینہ کی راہ مین گذرے اور نو برس و گیارہ مہینے سولہ روز مدینہ مین تبلیغ رسالت کے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ جناب رسالت مآب نے ہنگام ارتحال جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ ای علی جب مین انتقال کرون تم مجہے غسل دینا اگر اور کوئی شریک ہوگا اور وہ میری عورت پر نظر کریگا تو اندہا ہو جائیگا جناب امیر علیہ السلام نے عرض کی کہ مین تنہا کیا کر سکونگا حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل تمہاری ہمراہی کریگا اور فضل بن عباس سے پانی طلب کرنا اور کہدینا کہ وہ آنکہون پر پٹی باندہ لے وگرنہ اگر میری عورت پر اوسکی نظر پڑیگی تو اندہا ہو جائیگا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہی کہ جب زمانہ ارتحال حضرت رسالت پناہ کا قریب پہونچا تو جبرئیل مع ملک الموت اونکی ساتھ ایک اور فرشتہ تہا کہ وہ ہوا پر موکل ہے اوسکی ہمراہ ستر ہزار فرشتے تہی پس جبرئیل پہلے آئی اور خداتعالی کیطرف سے حضرت کا مزاج پوچہا

بعد اس کے ملک الموت دروازہ پر آکر اذن طلب ہوا حضرت جبرئیل نے عرض کی کہ یا حضرت یہہ ملک
الموت ہی کہ اذن حاضر ہونے کا چاہتا ہے اور آپ کی آستانہ مبارک کی حرمت یہہ ہی کہ یہہ اذن
مانگتا ہے وگرنہ اول کبھی اس سے اور نہ بعد کبھی اسکے اس نے اذن طلب نہین کیا نہ کریگا حضرت نے
فرمایا کہ بلالو حضرت جبرئیل نے ملک الموت کو طلب کیا پس ملک الموت حضرت کی نزدیک آکر باادب کھڑا
ہوا اور عرض کی کہ خدایتعالی نے مجھی آپکے پان بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ میری حبیب کے اطاعت کرنا اگر
فرماییے تو قبض روح کرنا اور نہ فرمائی تو قبض روح نہ کرنا اور واپس چلا آنا بعد حضرت جبرئیل نے عرضکی
کہ خدایتعالے بہت مشتاق آپکے دیدار کا ہے یہہ سنکر حضرت نی ملک الموت کو اجازت دی کہ اپنی
کام مین مشغول ہو۔ روایت ہی کہ عمار یاسر نے حضرت سے پوچھا کہ آپ کو غسل کون دیگا آپنے فرمایا علی غسل
دیگا اور فرشتہ اوسکی اعانت کرینگے پہر آپنے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ ای علی مجھی غسل اچھی
طرح دینا اور کفن میرا یا تو یہہ دو جامہ پوشیدہ ہون یا چادر سفید مصری یا برد یمانی ہو پہر میرے
جنازہ کو اوٹھا کر قبر کے کنارہ پر رکھنا پس اول کہ مجھپر نماز پڑہی گا وہ خداوند جبار ہوگا کہ عرش عظمت
سے مجھپر صلوات بھیجی گا بعد اس کے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اور ملائکہ فوج فوج کہ عدد اونکی سوای
خدایتعالی کے اور کوئی نہین جانتا نماز پڑہین گے بعد اسکے وہ فرشتے پڑہین جو محیط عرش ہین
بعد اسکے ہر آسمان کے فرشتہ نماز پڑہین گے بعد اسکی میری اہلبیت اور اونکی بعد تمام امت روایت
مین ہے کہ جب وقت وفات حضرت کا نزدیک ہوا تو حضرت نے جناب سیدہ کو بلایا اور کچہہ کان مین
کہا بعد اسکے جو حضرت فاطمہ علیہا السلام نے سر اوٹھایا تو گریان ہوئین پہر آپنے پاس طلب کرکے
کچہہ کان مین کہا بعد اوس کے حضرت فاطمہ علیہا السلام خندان ہوئین لوگون نے حضرت سیدہ سے
سوال کیا آپنے فرمایا کہ پہلی حضرت نے مجھسے خبر وفات اپنی ظاہر کی تہی اس سبب سے مین گریان ہوئی
تہی دوسری دفعہ فرمایا کہ اے فاطمہ تو گریہ نکر کہ مینے خداوند تعالی سے سوال کیا ہے کہ پہلے جو میری
اہلبیت سے میری پاس وہ تو ہو اس سب سی مین شادان ہوئے چنانچہ یہی ہوا۔ **روایت**
ہے کہ جب ملک الموت حضرت کی قبض روح کی واسطے آیا تو حضرت نے فرمایا کہ ای ملک الموت جبتک
جبرئیل آئی تبتک توقف کر ملک الموت نے عرض کی سمعاً و طاعتاً اور اولٹا پہر گیا راہ مین جبرئیل سے ملاقی ہوا
جبرئیل نے پوچھا کہ حضرت کی قبض روح کی ملک الموت نے کہا کہ حضرت کو تمہارا انتظار ہے جبرئیل

نے کہا کہ ای ملک الموت نہین دیکھتا کہ حضرت کی روح مقدس کیواسطے دروازہ آسمان کے کھل گئے
ہین اور حوران جنت نے زینت کی ہے حضرت کی روح مقدس کیواسطے پس بعد اسکے دونو واپس
آئے اور ملک الموت نے قبض روح مبارک حضرت کی اور راست وچپ حضرت کی میکائیل وجبرئیل
کھڑے رہے تاکہ آپنے اس تیرہ خاندان سے ارتحال فرمایا حضرت صادق علیہ السلام سے **روایت**
ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ نے عالم بقا کو رحلت کی تو جبرئیل اور اور ملایکہ اور روح کہ شب قدر حضرت
پر نازل ہوتا تھا یہ سب فرشتے آے اور اللہ تعالے نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کا دیدہ مبارک
بینا کردیا تھا کہ وہ حضرت سب کو دیکھتے تھی پس اون فرشتون نے غسل وکفن مین معاونت کی اور
قبر حضرت کی فرشتون نے کھودی جب جناب امیر علیہ السلام نے حضرت کو قبر مین رکھا تو جناب رسالت
پناہ نے اون فرشتون سے کچھ فرمایا حقتعالی نے جناب امیر علیہ السلام کو طاقت سننی اون باتون کی
دی تو یہہ سنا کہ حضرت ملایکہ سے میری سفارش کرتے ہین یہ سنکر جناب امیر علیہ السلام گریان ہوی
بعد اسکے سنا کہ ملایکہ نے جواب دیا کہ ہم علی کی اعانت وخدمتگذاری مین تقصیر نہین کرین گے اور وہ
ہمارا صاحب و پیشوا ہے بعد آپکے ہم ہمیشہ اوسکے پاس آئین گے مگر سوائے آپکے وہ ہمین ظاہر
نہین دیکھین گے لیکن صدا ہماری سنین گے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ جناب رسالت
پناہ صلعم نے رحلت فرمائی تو مینے اپنا ہاتہہ اون حضرت کی سینہ مبارک پر رکھا بعد اوس کے کئی ہفتہ
تک جب مین طعام کھاتی تھی یا وضو کرتی تھی تو بوی مشک اپنی ہاتھ سے سونگھتی تھی **روایت**
ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے مقام احتجاج مین منافقین سے فرمایا کہ آیا تم مین سے
سوای ایسا ہی جس نے پیغمبر خدا صلعم کو غسل دیا ہو اور ملایکہ نے اوسکی اعانت کی ہو اور ملائکہ نازل
ہوئے ساتھ آبرا و ہیلچہ کے کہ وہ بہشت کا تھا اور اوس سے حضرت کی قبر کندہ ہوی اور میری ہمراہ
جس عضو کو حضرت کی مین اوٹھاتا تھا فرشتے ہی اوٹھاتے تھی اور کہتے تھی کہ عورت پیغمبر کو چھپاو
تو خدا تعالی تمہارا ساتر ہو اور تم مین سے کوئی ایسا ہے کہ خدای تعالی جسکی تعزیت اپنی رسول
کی کی ہو یعنی جسوقت حضرت نے رحلت کی تو حضرت فاطمہ نہایت بیقرار وگریان تھین ناگاہ ہم
نے دروازہ سے صدا سنی بے آنکہ گوئیندہ کو دیکھین کہ کوئی کہتا ہے کہ السلام علیک اہل بیت محمد و
رحمۃ اللہ وبرکاتہ پروردگار تمکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ ثواب خدا تسلی دینے والا ہی ہر مصیبت

کا اور تدارک کرنیوالا ہے ہر فوت شدہ کا پس تعزیت خدا پر صبر کرو اور جانو تم کہ سب اہل زمین و آسمان فوت ہونگی والسلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ **بیان اون معجزون کا جو بعد وفات حضرت سی ظاہر ہوئی** شیخ طوسی نے روایت کی ہے کہ جب لوگون نے چاہا کہ عمارت روضۂ منورہ حضرت رسالت پناہ صلعم کی بنائین تو حضرت کی سر مبارک کیطرف سی اور پائی مبارک کیطرف سے نافہای مشک ظاہر ہوی کہ ویسی خوشبو کسی نے کبھی نہ دیکھی تھی **معجزہ** کلینی نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ جعفر بن مثنیٰ خطیب کہتا ہے کہ مین تہا کہ مسجد رسول کے چہت ٹوٹ گئی اور وہان سے لوٹے کروہ جا متصل حضرت کی مرقد مطہر سے تہی وہان بنانے والے آتے جاتے تہے پس جعفر کہتا ہے کہ مینے اسماعیل بن عمار کو کہا کہ تو جا کہ حضرت صادق علیہ السلام سے سوال کر کہ ہم بہی چہت پر جا کر قبر مبارک کی زیارت سے مشرف ہون اوس نے جا کر سوال کیا حضرت نے فرمایا کہ تو ایسی چیز دیکہے گا کہ تیری آنکھیں اندہی ہوجائین گے یہہ تو دیکہی گا کہ حضرت رسالت پناہ کھڑی ہوئے ہوئی نماز پڑھ رہی ہین یا یہہ دیکہی گا کہ حضرت بعض ازواج طاہرہ کے پاس تشریف رکہتے ہین چنانچہ یہی ہوا کہ سال ... مین جب یزید کے لشکر نے مدینہ کو غارت کیا تو ایک شخص چھپا ہوا مسجد نبوی مین رہ گیا اوس نے آپکے اقامت و نماز کے آواز قبر مبارک مین سے سنی **معجزہ** حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ ۴۱ہجری مین معویہ نے ارادہ حج کا کیا تو نجارون کو مدینہ مین بہیجا اور نامہ والی مدینہ کو لکہا کہ حضرت کی منبر کو توڑ ڈال اور جیسا مینے شام مین منبر بنایا ہے ویسا بنوا اسیوقت اونہون نے ارادہ منبر توڑنے کا کیا اوسیوقت آفتاب منکسف ہوا اور زلزلہ عظیم پیدا ہوا اونہون نے یہہ حادثہ دیکہکر منبر کا توڑنا موقوف رکہا اور یہ حال معاویہ ملعون کو لکہا اوس نے جواب مین لکہا کہ جو مینے لکہا ہے وہی کرنا چاہیئے چنانچہ وہ منبر توڑا اور بڑا بنایا **معجزہ** اور صفار وغیرہ نے حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے ایکدن اپنے اصحاب سے فرمایا کہ میری زندگی تمہاری نزدیک اچہی ہی یا مرنا سب نے عرض کی کہ آپ کا زندہ رہنا بہت بہتر ہی کہ آپکے سبب سے ہمنی نجات پائی ہی آپکے مرنے سے ہمین کیا حاصل ہوگا آپنے فرمایا بعد میرے انتقال کے تمہاری اعمال مجہپر عرض کیئے جائین گے جو عمل نیک تمہارا ہوگا اوس سے مین خوش ہونگا اور جو عمل بد دیکہونگا اوسکے لیئے خدا سے آمرزش طلب کرونگا پس ایک شخص منافق نے

کہ یارسول اللہ جسوقت آپکے استخوان خاک ہوجائین گے اوسوقت آپ ہمارے واسطے کیا دعا کرینگے
آپ نے فرمایا کہ یہہ بات نہین جو تو سمجھا ہی اسواسطے کہ حقتعالی نے گوشت ہمارا زمین پر حرام کیا
ہے اور بدن ہمارا تین دن سے زیادہ زمین مین نہین رہتا بعد اسکے روح و گوشت و استخوان
آسمان پر جاتا ہے اور دور و نزدیک سی ہمین سلام پہونچتا ہے چنانچہ روایت ہی کہ ہر پنجشنبہ کو سب آپ
کے اعمال پر عرض ہوتے ہین اور جسکا عمل نیک ہوتا ہی اوس سے خوش ہوتے ہین اور جنکے اعمال
بد ہوتے ہین اون کے واسطے استغفار کرتے ہین اور بعض روایت مین لکھا ہے کہ پنجشنبہ و دوشنبہ
کو دو دن عرض ہوتے ہین **معجزہ** حضرت جعفر امام صادق علیہ السلام سے بسند موثق روایت
ہی کہ جب ابوبکر نے غصب خلافت کیا تو جناب امیر علیہ السلام نے اوس سے فرمایا کہ ایا رسول اللہ
نے تجھی حکم میری اطاعت کا نہین کیا اوس نے کہا کہ اگر مجھے وہ حکم کرتے تو مین اطاعت کیون نکرتا
حضرت امیر نے فرمایا کہ مسجد قبا مین میری ہمراہ چل جب ابوبکر وہان گیا تو اوسنے جناب رسالت پناہ
صلعم کو دیکھا اور جناب امیر علیہ السلام نے عرض کی کہ یا حضرت ابوبکر کہتا ہی کہ آپنے اسی حکم میری
اطاعت کا نہین کیا حضرت نی ابوبکر سے فرمایا کہ مینے تجھی مکرر علی کی اطاعت کیواسطے حکم کیا تھا
یہ سنکر ابوبکر ڈرا اور وہان سی بہر آیا راہ مین عمر سے ملاقات ہوی عمر نے کہا کہ ای ابوبکر تجھی کیا ہوا اوس
نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے یہ فرمایا عمر و نے کہا ہلاک ہو وہ امت جس نے تجہہ جیسے احمق کو اپنا
والی کیا ہے مگر تو نہین جانتا کہ یہہ سحر بنی ہاشم سے ہی **معجزہ** حضرت امام صادق علیہ السلام سے
روایت ہی کہ جب حضرت امیر علیہ السلام کو منافقین کھینچکر مسجد مین لائ تو جناب امیر علیہ السلام
قبر مبارک حضرت رسول خدا و صاحبم کے برابر کھڑے ہوی اور یہ فرمایا کہ جو کہ ہارون نے جواب
مین موسی علیہ السلام سے کہا تھا کہ یا ام القوم استضعفونی و کادو یقتلونی یعنی ای فرزند میرے
مادر کے بدرستیکہ قوم کے مجھی ضعیف کیا اور نزدیک ہوا ہے کہ مجھی مار ڈالین پس اوسوقت قبر
مبارک سی ہاتہہ نکلا ابوبکر کیطرف کہ سب نے پہچانا کہ یہہ حضرت کا دست مبارک ہی اور ایک صدا
آئی کہ سب نے جانا کہ یہہ صدا حضرت کی ہے کہ حضرت نی فرمایا اکفرت بالذی خلقک من تراب
ثم من نطفۃ ثم سواک رجلا یعنی آیا کافر ہوا اوس خداوند سے کہ جس نے تجھی پیدا کیا خاک
سے پہر نطفہ سے تجھی مرد کیا اور بعض روایت مین ہے کہ قبر مبارک سے دست ظاہر ہوا اور

یہ اوسپر لکھا تھا اور لفظ عمر زیادہ تھا یعنی آنحضرت یا عمر با الذی تھا **معجزہ** روایت معتبرہ مین
منقول ہے کہ جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ علم تازہ امام زمان پر فائض کرے بغیر حلال و حرام
و حلال کے تو اوس علم کو ایک فرشتہ کی ہاتھ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ کی خدمت
مین بھیجتا ہے اور حضرت پر حصر کرتا ہے حضرت فرماتے ہین کہ اس علم کو علی کے پاس لیجا
حضرت علی فرماتے ہین کہ حسن کے پاس لیجا غرض اسیطرح سب اماموں کے پاس وہ علم جاتا ہے
جب وہ علم امام حسن عسکری کے پاس جاتا ہے تو حضرت فرماتے ہین کہ اب اسکو لیجا امام زمان یعنی
امام محمد مہدی صلوٰۃ اللہ علیہ کے پاس **معجزہ** حمیری نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ حضرت امام
رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ شب گذشتہ مینے جناب رسول خدا صلعم کو یہان اپنے پاس دیکھا اور
اونہوں نے مجھی اپنی گلے لگایا **کچھہ تھوڑا سا بیان شمایل با برکت کا اور صفات**

حمیدہ و اخلاق پسندیدہ جناب سرور کائنات صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم کا بیان ہی جناب امام حسن علیہ السلام سے کہ قد مبارک جناب رسالت
مآب صلعم کا اوسط تھا نہ بہت دراز نہ بہت چھوٹا اور سر مبارک بزرگ تھا کہ یہہ نشان عقل ہے
اور موئے مبارک نہ بہت پیچیدہ تھے نہ بہت سیدھی تھے کہ بدنما معلوم ہون اکثر موی مبارک
دو حصہ کرکے پس گوش حضرت ڈال لیتے تھی اور نرمہ گوش سے زیادہ بال نہ بڑہاتے تھی اور
پیشانی شریف حضرت کی کشادہ تھی اور ابروی مبارک مقوس و کشیدہ تھی اور بعض روایت
مین ابروی پیوستہ تھی ہے اور درمیان ابرو کے ایک رگ تھی کہ ہنگام غضب وہ ظاہر ہوتی
تھی اور بینی مبارک کشیدہ و باریک تھی اور بیچ مین سے تھوڑا او بھار تھا اور نور اوس سے درخشان تھا
تھا اور رخسار مبارک ہموار تھا اور مانند ماہ شب چہاردہم کے چمکتا تھا اور دہان معجز نشان بہت
تنگ نہ تھا عرب مین دہان تنگ کو برا جانتے ہین اور دندان مبارک بہت سفید و براق و کشادہ
تھی اور نور اون سے چمکتا تھا اور ریش مبارک معتدل رنگ کی تھی نہ بہت زیادہ نہ بہت کم رنگ
مبارک سفید و نورانی تھا سرخی مایل گردن مبارک نور صفا مین ایسی تھی گویا چاندی کے بنی ہوئی
تھی سینہ و شکم باہم برابر تھا شانون کے پاس سے کشادہ تھا اور درمیان سینہ و ناف کے ایک

باریک خط موی سیاہ کا تھا اور سینہ وشکم مبارک پر سوای اوس خط کے بال نہ تھی اور دست مبارک پر اور شانون پر بال تہی اور کف دست اور پای مبارک وسیع اور چکلی تھے اور بند دست و پا قوی تہی کہ نشان قوت وشجاعت ہی اور پشت پا نہایت صاف ونرم تھی حتی کہ قطرہ پانی کا پھسل جاتا تھا اور حضرت نہایت باعظمت وشوکت تہی اور جلالت حضرت کی لوگون کو بہت معلوم ہوتی تہی اور آپکے چہرہ مبارک سی نور عیان رہتا تھا اور شب تار مین آپکی روی مبارک سی روشنی ہوجاتی تہی اور در و دیوار پر عکس روشنی کا پڑتا تھا اور حضرت بروش متکبر نہ مستی نفرماتی تھے مگر وقار سے آپ چلتی تھے اور جو کوی چاہتا تھا کہ مین حضرت سی باتین کرون تو حضرت اوسکی طرف گوشہ چشم نفرماتے تہی بلکہ بخوبی اوسکی طرف توجہ کرکے ہمکلام ہوتے تہی اور اکثر آپ کی نظر نیچی رہتی تہی اور کلام آپکا جامع ہوتا تھا یعنی لفظ تھوڑے اور معنی بہت امور دنیا کے لیئے کبھی آپ غضبناک نہوتے تہی الا کلام حق مین اور خندہ آپکا تبسم تھا اور سب لوگ حضرت کے سامنے چپ بیٹھتی تہی اور سوای عبادت حقتعالی اور فکر کے اور کچھہ کام نفرماتے تھی **خلق** حضرت کا ایسا تھا کہ کسیکا نہوگا مجلس مین جب آپ تشریف لاتی تہی تو آخر مجلس خالی دیکھکر وہان تشریف رکھتے تہی لڑکون کو پہلی سلام کرتے تہی چنانچہ منقول ہے کہ ایک کنیز آئی اور اوس نے آپکا گوشہ دامن پکڑا آپ اوٹھ کھڑے ہوی پہر اوس نے چھوڑ دیا پھر آپ بیٹھ گئے پھر اوس نے پکڑا پھر آپ اوٹھ کھڑے ہوئی چنانچہ تین دفعہ یہی ہوا چنانچہ تیسری دفعہ آپکے دامن کا تار اوسکے ہاتھ آگیا اوس نے دامن چھوڑ دیا لوگون نے اوس سے پوچھا کہ تو نے یہ کیا حرکت کی اوس نے کہا کہ میری بی بی نے ایک تار جامہ مبارک کا تعویذ کے واسطے منگایا ہے سو مین شرم سے مانگ نہ سکی اسطرح مین نے لیا اسیطرح ایک اور کنیز بسبب دیر ہونے کی گھر نہ جاتی تہی کہ مالک مارینگا حضرت خود اوسکے ہمراہ گئے اور اوس کے مالک سی سفارش کی اوس نے آزاد کیا - اور خلق اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ خدا تعالے نے تعریف فرمای ہے کہ انک لعلی خلق عظیم یعنی تحقیق تو سر آمدینہ خلق پر ہو رکھتا ہے **صبر** وبرد باری ایسی تہی کہ اوسکا بیان نہین ہوسکتا سب سے زیادہ صبر یہ تھا کہ کفار اذیت دیتے تہی اور باوجود سب کچھہ اختیار کے آپ صبر فرماتے تہی اور کہتے تہی اللہم اہد قومی فانہم لایعلمون یعنی بار خدایا ہدایت کر میری قوم کو کہ وہ نہین جانتے **حلم** آپکا یہہ تھا کہ

توریت مین لکھا ہے کہ بمقابلہ جہل مین حلم آپ کا زیادہ ہوتا تھا یعنی جسقدر کوئی جہل زیادہ کرتا تھا
آپ حلم زیادہ کرتے تھی چنانچہ ایک یہودی سے حضرت نے خرمے بوعدہ معینہ خریدی تھی
اور وہ تین دن پہلے اپنے وعدہ سے آیا تھا اور حضرت پر نہایت تقاضا کیا اور ردای مبارک
پکڑلی اور کہا کہ ای محمد صلعم تم میرا حق نہین دیتے اور ای اولاد عبد المطلب تم حیلہ گر ہو عمر نی کہا
ای شخص تو ایسے سخن گستاخانہ کہتا ہے تیرا سر تلوار سے کاٹ ڈالون مگر حضرت کچھہ کہتے تھی اور
چپکے دیکھتے تھی بلکہ عمر سے فرمایا کہ قرضخواہ سے کیون اتنی خشونت کرتا ہے پس اوس کا حق ادا کرو
اور بعوض صاع حق سے اسے زیادہ دو کہ یہ حق تہدیدی ہی جو تو نے اس سے کی ہی یہ حال دیکھکر وہ
یہودی مسلمان ہوا۔ اسیطرح اور روایت ہی کہ ایک عورت حضرت سی سایل ہوئی حضرت نے فرمایا
مگر کوئی ہے کہ مجھی قرض دے ایک مرد انصاری نے عرض کی کہ مین دیتا ہون آپنے فرمایا کہ چار وسق
خرما اسی دیدو اوس نے دیدیی بعد مدت کی وہ شخص آیا اور وہ خرمی طلب کیی حضرت نی فرمایا انشا
اللہ جب میرے پاس ہونگی تو دونگا دوسری دفعہ پھر وہ آیا پھر اوسکو حضرت نی یہی فرمایا تیسری
دفعہ پھر وہ آیا حضرت نی وہی جواب فرمایا اوس نے گستاخانہ کہا کہ یا رسول اللہ صلعم یہہ تو آپ بہت
کہہ چکے کہ انشاء اللہ ہم پہونچی گا تو دونگا حضرت نی یہہ سخن اوسکا سخت سنکر بھی تبسم فرمایا اور کہا
کہ کوئی ہے کہ مجھی قرض دی ایک شخص اوٹھا اور اوس نے عرض کی کہ مین دیتا ہون جسقدر آپ طلب
فرمائین حضرت نے فرمایا کہ آٹھہ وسق خرما اس شخص کو دیدی اوس شخص نے کہا یا حضرت میرے
چار وسق آتے ہین آپنے فرمایا کہ چار وسق مینے تجھی بخشے۔ اور اسیطرح اور روایت ہی کہ ایک
اعرابی آیا اور اوس نے ردای مبارک حضرت کی کہینچی اور اس زور سے کھینچی کہ گلوی مبارک خراشیدہ
ہوگیا حضرت نی اوس سے پوچھا کہ غرض تیری کیا ہی اوس نے کہا کہ یہ دو اونٹ میری باردار
کر دیجیے آپنے فرمایا کہ جبتک تو مجھی اس حالت کشش سے رہا نکریگا تب تک مین کیونکر کرونگا اوس نے
کہا بخدا مین آپکو نہین چھوڑنے کا جبتک یہ اونٹ بھری نجائین گے پس حضرت نی آدمی کو بلاکر
فرمایا کہ ایک مین خرمی اور دوسرے مین جو بھر دو سبحان اللہ کیا حلم تھا عفو مزاج مبارک مین
اسقدر تھا کہ باوجود کسیقدر تقصیر کے جہان کوئی عذر کرتا تھا آپ عفو فرماتے تھی چنانچہ زن یہودیہ
نے گوسپند مین آپکو زہر دیا آپنے عفو فرمایا اور ایک شخص نے تلوار کھینچکر حضرت کے قتل کا ارادہ کیا

اور کہا کہ اب تجھی کون بچائیگا آپنے فرمایا اللہ پس اوسیوقت وہ تلوار اوسکی ہاتھ سی گر پڑی آپنے
وہ تلوار اوٹھا کر فرمایا کہ تجھی اب کون بچائیگا وہ لرزنے لگا آپکو رحم آیا اور عفو فرمایا اور اسیطرح صدہا
دفعہ ایسا ہی واقع ہوا کہ منافقین نے ایذا دی اور آپنے عفو فرمایا یہانتک کہ خدا تعالی نے فرمایا
واغلظ علیہم یعنی سختی کر انپر **تواضع** حضرت کی یہان تک تہی کہ کسی خادم پر آپنے غصہ نہین
فرمایا چنانچہ انس کہتا ہی کہ مینے تیس برس خدمتگاری کی مگر کبہی حضرت نی اف نہین کی اور کبہی
کسیطرف پای مبارک دراز نہین کیا اور سب سے کشادہ روی سے پیش آتی تہے اور جو کوی آپکے
پاس آتا تو اپنا کپڑا اوسکے واسطی فرش کر دیتے تہی اور تکیہ سر مبارک کا اوسکو مرحمت فرماتے تہے
اور کبہی منتظر کے واسطے نماز کو تخفیف کرتے ہتی اور فقیرون کے ساتھہ صحبت رکھتی تہی اور زمین
پر تشریف رکہتے تہی اور زمین پر کہانا تناول کرتے تہی اور مسکینون کی عیادت فرماتے تہی اور
غلامون کی دعوت قبول فرماتے تہی اور حمار بے زین پر سوار ہوتے تہی اور بکری کا دودہ دوہتے
تہے چنانچہ مذکور ہے کہ ایک بکری پکانیکو واسطے حضرت نی حکم دیا پس ایک شخص نے اوٹہکر اوسی ذبح
کیا دوسری نے کہا کہ مین پکاؤن گا آپنے فرمایا مین لکڑیان لاؤن گا لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت
ہم اس کام کے لیئے کافی ہین آپنے فرمایا یہہ سچ لیکن مجھے پسند نہین کہ مین ممتاز ہوکر بیٹہون ایک
مرتبہ تسمہ نعلین مبارک کا ٹوٹ گیا تہا ایک صحابی نے عرض کی کہ مین درست کرون حضرت نے
فرمایا یہہ مجھی بات بری معلوم ہوتی ہی کہ مین از راہ امتیاز الگ بیٹہون اور اورون سے کام لون اسی
طرح ایکدفعہ ایلچی بادشاہ حبش کا آیا آپ خود اوسکی خدمت کی لیئے گئی مستعد ہوی صحابہ نے عرض
کی کہ ہم حاضر ہین آپنے فرمایا کہ ان لوگون نے خدمت اور تکریم ہماری یارون کی بہت سی کی ہی
مین چاہتا ہون کہ اوسکی بدلہ مین مین اوسکی خدمت کرون اور حضرت کنیزون کے ساتہ مدینہ مین
باہر تک چلی جاتے تہی ایک عورت دیوانی حضرت کی پاس آئی اور اوس نے کہا کہ میری ایک حاجت
ہی حضرت نی فرمایا بیٹہہ جا اور تو جس مدینہ کی کوچہ مین بیٹہنا چاہے تو مین تیری پاس بیٹہون اور
تیری حاجت روا کرون اور حضرت اوسکی پاس بیٹھے رہی جبتک وہ کچھہ کہتی رہی باآنکہ آپ جانتی
تہی کہ دیوانی ہے اور کبہی آپ کہانے کو برا نہ کہتے تہی اور نہ کبہی حضرت نے دروازہ مبارک حاجب
و دربان بیٹھای اور جو آتا تہا حضرت اوس سے پہلے سلام علیک کرتے تہی روایت ہی کہ ایکدفعہ

پارہ نان خشک نیچے پڑا تھا اور عایشہ چاہتی تہی کہ اوسپر پاون رکھکر چلے کہ حضرت نے وہ ٹکڑا اوٹھا کر تناول
فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ ای حمیرا یہہ نعمت خدا ہے اسکی عزت کر کہ جب کسی سے نعمت بھاگتی ہے ہرگز نہین
آتی **سخاوت** آپ کی اسدرجہہ تہی کہ آپنے خود فرمایا کہ سخی تر پسران آدم سے مین ہون اکثر یہ ہوا
کہ چار چار لاکھ درم آپنے تقسیم کیئے اور شام کو جو سایل نے سوال کیا تو آپنے فرمایا کہ بخدا آل محمد کے پاس
ایک صاع گندم یا ایک درہم نہین ہے چنانچہ منقول ہے کہ ایک عورت نی ایک لڑکے کو اپنی حضرت کے
کے پاس بھیجا اور کہا کہ حضرت سی سوال کر اور جو حضرت فرمائین کہ میرے پاس کچہہ نہین ہے تو تو کہنا
کہ اپنا پیراہن مجھے دیجیے چنانچہ اوس لڑکے نے وہی کہا اور حضرت نے اپنا پیراہن اوتار دیا جسوقت
نماز کا وقت ہوا تو آپ برہنہ تہی نماز کے واسطے نہ جا سکتے تہی پس اوسوقت یہ آیت نازل ہوی
اور اللہ تعالی نے میانہ روی کا حکم دیا لاتجعل یدک مغلولة الی عنقک و لاتبسطها کل البسط فتقعد
ملوما محسورا یعنی نکر اپنے ہاتہ کو بستہ اپنی گردن مین یعنی کچہہ کسی کو نہ دے اور نہ کھول اپنے ہاتہہ کو
اسقدر کہ ہو سو بخش دے پس تہی ملامت ہوا ممنوع نماز سے یا عریان اور کبہی سوال کسی کا آپنے
رد نہین فرمایا سوای نعم کے لا کبہی آپکی زبان پر نہین آیا کسی شاعر نے خوب کہا ہی **شعر** نرفتہ لا
بزبان مبارکش ہرگز ؛ مگر در اشہد ان لا الہ الا اللہ ؛ اور ایثار آپنے جو روز جنگ حنین کیا وہ
قیاس سے باہر ہے کہ شخص عرب کو سو سو اونٹ اور ہزار ہزار دین اور پانچ لاکہہ دینار غنیمت
حنین مین تہے وہ سب آپنے تقسیم کیئے چنانچہ روایت ہی کہ ایک دن ابوسفیان آیا اور اوس نے
کہا کہ یا رسول اللہ آج آپ قبیلہ قریش مین سب سے زیادہ مالدار ہین ہمین بہی کچہہ دیجیے حضرت یہ اوسکا
کلام سنکر متبسم ہوی اور بلال کو فرمایا کہ چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ اسی دو ابوسفیان نے
کہا یزید میرا بیٹا ہے امیدوار بخشش کا ہے آپنے فرمایا کہ چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ اوسی
بہی دو جب وہ بہی لے چکا تو پہر عرض کی کہ دوسرا بیٹا میرا معاویہ ہے وہ بہی امیدوار ہے آپنے حکم
فرمایا کہ اوسکو بہی چالیس اوقیہ چاندی اور سو اونٹ دو یہہ بخشش وہ دیکھکر حیران ہوا اور کہا کہ
یا حضرت مینی آج تک آپسے کوی زیادہ کریم نہین دیکھا اور اسیطرح اہل ہوازن کو آپنے چھہ ہزار قیدی
بے دیت اور چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار بکریان اور چار ہزار اوقیہ نقرہ بہہ دیا غرض ہر
طرح آپ بخشش کرتے تہی کبہی بطور ہبہ کبہی بطور قرض کبہی بطریق ہدیہ چنانچہ ایک عورت ایک طبق

خرمون کا حضرت کی واسطے لائے آپنے رزر ویا طبق مین کا بھر کر اوسے دیدیا اور باوجود اس کے
گھر مین کاسہ چوبین تک بعض دفعہ نہوتا تھا چنانچہ ایک شخص کچھہ حضرت کیواسطے لایا آپنے خادم سی
فرمایا کہ کاسہ گھر سے لی آوے گیا اور تہی دست واپس آیا کہ کاسہ نہین ہی آپنے زمین کو جھاڑ کر فرمایا کہ
اسپر ڈال دے اور وہ تناول کیا **شجاعت و قوت** حضرت کی اسقدر تہی کہ کچھہ بیان نہین
جنگ احد مین جب سر فراز ہوگئے تو باواز بلند آپ فرماتے تہی کہ مین ہون محمد بیٹا عبد اللہ کا اور مین
ہون رسول خدا کا اور جہان سے سب بھاگ جاتی تہی وہان آپ پای ثبات کوہ کی مانند جما کر استقامت
فرماتے تہی چنانچہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ بہ پشت گرمی جناب رسول خدا صلعم جنگ کیا
کرتا ہون اور جسوقت جنگ گرم ہوتی ہی تو مین حضرت سی پناہ مانگتا ہون اور سب سے پہلے آپ
دشمن کے قریب جاتی تہی اور قوت آپ مین ایسی تہی کہ رکانہ پہلوان جو عرب مین مشہور تھا اور
کسی نے اوسی زیر نہ کیا تہا آپنے اوسکو متواتر تین دفعہ زمین پر دے پٹکا اور اسیطرح ایک پہلوان
کہ اوس کا نام ابو الاسعد تہا وہ اسقدر زور آور تھا کہ اگر وہ پوست گاو پر کھڑا ہوتا تہا اور دس آدمی
زور آور اوسکے پاوٗن کے نیچے سے کھینچتے تہے تو وہ پوست نہ کھنچتا تھا اوس نے حضرت سی کہا کہ
آپ مجھی زیر کرین تو مین ایمان لاوٗن حضرت نے اوسی وقت اوسے زیر کیا مگر وہ بدبخت ایمان
نہ لایا اسیطرح بہت سی قوی بازووٗنکو آپنے زیر کیا تھا یہان مشتی نمونہ از خروار ی لکھا گیا **عبادت**
آپکی اسقدر تہی کہ بیان نہین ہوسکتا کہ نماز پڑہتے پڑہتے آپکے پای مبارک پر ورم ہوگیا تھا عوف
بن مالک سی روایت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ مین حضرت کے ساتھ شب کو نماز مین مقتدی ہوا آپنے
اول رکعت مین سورہ بقر شروع کی اور جہان آیہ رحمت آتی تہی وہان آپ خدا تعالی سی رحمت
طلب فرماتے تہی اور جہان آیہ وعید آتی تہی تو پناہ اللہ تعالی سے مانگتے تہی عذاب و عقوبت سی
اور اسیطرح رکوع مین بہت قیام فرماتے تہے اور اسیطرح دوسری رکعت مین سورہ آل عمران پڑہی
اور کبہی ایک آیت ہی کو تمام رات نماز مین پڑہا کرتے تہی وہ آیہ یہ ہی ان تعذبہم فانہم عبادک
وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنی اگر عذاب کری تو اونکو پس یہ بندے تیری ہین اور
اگر بخش دی تو خاص اونکو پس تو غالب استوار کار حکمت والا ہی اور مقصود تکرار اس آیت سے
طلب بخشش امت تہی اور حالت نماز مین کبہی آپکے شکم مبارک سی آواز جوش دیگ مسی آتی تہی اور

اور کبھی آواز آسیا آتی تہی اور آپ اوٹھتے بیٹھتے استغفار فرماتے تہی غرض یہانتک آپ نے
عبادت کی کہ خدا تعالی نے اوس عبادت سی منع فرمایا **حیا** آپکی اسقدر تہی کہ بیان سے باہر ہے
چنانچہ طعام ولیمہ زینب مین لوگ اسقدر بیٹھے کہ حضرت بہت متاذی ہوی مگر حیا کی سبب کچہہ نفرمایا
اللہ تعالی نے ایسی ایذا سے لوگون کو منع فرمایا چنانچہ وہ آیہ یہہ ہے کہ فاذا طعمتم فانتشروا
ولا مستانسین لحدیث ذلکم کان یوذی النبی فیستحیی منکم واللہ لایستحیی من الحق یعنی اسی کہانا
کہا چکو پس منتشر وپراگندہ ہوا ور نہ بیٹھو آرام وچین سے باہم باتین کرنے کو یہہ فعل تمہارا ایذا دیتا
ہے پیغمبر کو پس وہ کرتا ہے تم سے اور خدا نہین شرماتا ہے سچ سے انس سے روایت ہی کہ ایک
شخص حضرت کے پاس آیا کہ اثر زردی کا اوسکے کپڑون پر اسقدر رہا کہ وہ زعفرانی ہوگئی تہی
یعنی نہایت میلے تہی حضرت نی غایت حیاسی اوسی کچہہ نفرمایا اور جب وہ چلا گیا تو ارشاد کیا کہ
اس شخص سے کہدو کہ کپڑے دہو ڈالے اور کبھی کسی سے آپ ایسی بات نفرماتے تہی کہ اوسکو
شرمندہ ہوا اور جب نصیحت فرماتے تہی توکسیکو مخاطب ہوکر نفرماتے تہی کہ لوگون کو کیا ہے
نہو کہ یہہ مرتکب بدی کا ہوا ہے بلکہ عبارت شاملہ ہوتی تہی پس وای برحال اوس قوم کے جو
غضب الہی سے نہین ڈرتے اور آپ بازار مین کبھی باواز بلند نفرماتے تہی اور اکثر نظر زمین پر
رکہتے تہی غرض آدمی کی کیا قدرت کوئی ایک تعریف حضرت کی بیان کرسکے **شفقت ورحمت**
آپکی سب کے حال پر ایسی تہی کہ بیان سے باہر ہے چنانچہ منقول ہے کہ اگر کسی لڑکے کی ماں نماز مین
ہوتی تہی اور وہ لڑکا روتا تو آپ نماز کو سبک فرماتے تہی اور جب ایذا قریش کی نسبت حضرت کے
حد سے زیادہ گذری تو اللہ تعالی نے فرشتہ موکل جبال کو حضرت کی خدمت مین بہیجا اور اوس نے
آکر عرض کی کہ اگر حکم آپکا ہو تو جبل اخشبین کو کہ مکہ معظمہ اون دونون پہاڑون کے بیچ مین آباد
ہے اس قوم پر ڈالدون تاکہ سب ہلاک ہوجائین مگر حضرت نے منظور نہ کیا اور فرمایا کہ مین اللہ تعالی سے
امید رکہتا ہون کہ اون کے اصلاب سے ایسی اولاد پیدا کرے کہ وہ خدا کی عبادت کرین اور اسیطرح
جبرئیل نے عرض کی کہ حکم الہی زمین وآسمان وپہاڑون کو ہوا ہی کہ جو میرا رسول فرمائی اوسکی
فرمانبرداری کرو اگر حکم ہو تو قوم آپکی ابہی ہلاک ہوجائی حضرت نے فرمایا کہ چونکہ اللہ تعالے نے مجہی صبر
حلم عطا کیا ہے تو مین طلب عذاب کیونکر کرون شان اس آیت کی دکھادی کہ خدا تعالی نے فرمایا ہے

وما ارسلناک الا رحمت اللعلمین قلم کو کیا طاقت کہ آپکے شفقت کا بیان لکھے چنانچہ منقول ہے اکثر اپنے بچونکو دعای برکت کی واسطے یا نام رکہوانے کیواسطے حضرت کی خدمت مین لاتے تہی تو حضرت بچون کو اپنی گود مین لے لیتے تہی اس حال مین اگر بچہ بول کرتا تھا اور لوگ غل مچاتے تو آپ اون کو منع فرماتے کہ بچہ کا بول قطع نہ کرو بعد انفراغ بول کے اوس کا نام بہت اچھا آپ رکھتی تہی کہ اوس کے ماں باپ خوش ہوجاتے تہی اور یہ نہ سجھتے تہی کہ حضرت بول اطفال سے خفا ہوتے ہین **وفائی عہد** حضرت مین ایسے تہی کہ ایک شخص سے حضرت نی وعدہ کیا کہ مین اس پتھر پر ٹہرا ہوا ہون جبتک تو آئے پس آپ وہان ٹہیرے یہانتک کے آفتاب گرم ہوگیا لوگون نے عرض کیا یا حضرت اگر سایہ مین چلکر ٹہیر یئے تو بہتر ہے آپنے فرمایا کہ مینے یہان کا وعدہ کیا ہے اگر وہ نہ آئیگا تو مین یہین مرونگا اور یہین سے محشور ہونگا **صلہ رحم** حضرت مین یہ تھا کہ جو چیز آپکے پاس آتی تو پہلے آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس بہیجتے تہی اور پھر حضرت فاطمہ علیہا السلام و حسنین علیہم السلام کو ارسال فرماتے اور اکثر یہ ہوا ہے کہ حالت نماز مین حضرت امام حسین حضرت کی لپشت مبارک پر جا بیٹھے ہین اور آپ نے طول دیا سجدہ کو تا کہ حضرت امام حسین آپ سے اوتر آئے اور ایک دفعہ ہوازن کی قیدیون کے ہمراہ آپکی ہمشیرہ رضاعی آئی آپنے اوسکے نیچے اپنی ردائی مبارک بچھائی **امانت وعفت** آپکی اسقدر تہی کہ آپکا کوئی نظیر وعدیل نہ تھا اور پیش از نبوت حضرت کو محمد الامین کہتے تہی اور کفار باآنکہ نہایت آپکے دشمن تہے اور شاعر و کذاب و مجنون کہا کرتے تہی لیکن آپ کو اسقدر سجھتے تہی کہ اپنی امانت لا لاکر حضرت کی پاس رکھتے تہی اور جب بنائی کعبہ ہوچکی تو چار قبیلہ کعبہ مین تہی وہ حجر الاسود کی رکھنے مین تنازع کرنے لگے آخر صلاح اس پر ٹہری کہ جو اول رستے آئے وہ جو کہے اوسپر عمل کرنا چاہیئے چنانچہ پہلے حضرت ہی تشریف لائی سب نے کہا یہ محمد امین ہین جو یہ فرمائین گے ہم بجا لائین گے چنانچہ حضرت نے چادر مین حجر الاسود کو رکھا اور چارون گوشہ چارون قبیلون کے ہاتھ مین دیئے انھون نے چادر بلند کی اور آپنے اوٹھا کر سنگ اسود کو رکھدیا یہ واقع پیش از بعث ہوا تھا اور اللہ تعالی نے خود فرمایا ہے مطاع ثمہ امین یعنی فرمانبردار کیئے گیئے ہین ملکوت آسمانون مین امانت دار کی اکثر مفسرین کا قول ہے کہ امین سی مراد حضرت رسالت پناہ ہین **اور صدق** حضرت کا یہ تھا کہ کفار خود قایل تہے چنانچہ منقول ہے

کہ روز احد اخنس بن شریق نے ابوجہل سے ملاقات کی اور کہا کہ یا ابا الحکم اسوقت یہان سوا تیرے اور میری کوئی نہین سچ کہہ کہ محمد صلی اللہ والہ وسلم دعوی رسالت مین صادق ہین یا نہین ابوجہل نے کہا واللہ صادق وراست گو ہین اور جب ہرقل بادشاہ روم نے ابوسفیان سے پوچھا کہ تم پہلے دعوی رسالت سی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راست گو جانتے ہو یا دروغ گو ابو سفیان نے کہا واللہ وہ سچے تہی اوس نے کہا کہ درصورتے دینا کے امور مین وہ سچی تہی تو معاملات خدا مین کیونکر وہ دروغ کہہ سکتے ہین وہ بے شک پیغمبر ہین اسیطرح حارث بن عامر مشرکین مین سے لوگون کے روبرو حضرت کو برا کہتا تہا اور جب تنہا ہوتا تو یہ بات کہتا تھا کہ واللہ محمد صلعم سچے ہین اور لایق تکذیب کے نہین اور علی ہذا القیاس بہت سی کفار اسیطرح کہتے تہی یہانتک کہ خدا تعالی نے حضرت کی صداقت کی گواہی دی ہے اور فرمایا ہے فانہم لایکذبونک ولکن الظلمین بایت اللہ یجحدون یعنی وہ کفار تحقیق تجہے نہین جہٹلاتے ولیکن یہ ستمگار نشانہای خدا انکار کرتے ہین چنانچہ ضرب المثل مشہور ہے کہ ضرب الغلام واہانت المولی پس سزا اس تکذیب آیات کی جو کرتا ہے مجہپر چہوڑ دی **پارسائی** حضرت کی ذات ستودہ صفات مین اسقدر تہی کہ کبہی دست مبارک سی حضرت نی احیانا دست کسی عورت اجنبیہ کا مس نہین کیا اور حال عفت وپارسائی سے حضرت کی کتابین بہری ہین اور کبہی حضرت نی مدت العمر مین عمل جاہلیت نہین کیا **قناعت** حضرت کو ایسی تہی کہ جبتک آپ دنیا مین رونق افروز رہے تین دن متواتر گیہون کی روٹی نکہائی اور مہینہ مہینہ بہر تک آگ دیگدان مین حضرت کے ہان نہ پڑتی تہی فقط پانی اور کہجورون پر گذارا ہوتا تہا اور حضرت اور آپکے اہل بیت اکثر متواتر راتین گرسنہ سورہتے تہے اور اکثر آپ راتکو بسبب گرسنگی کے بی آرام رہتے تہی اور اوسکی صبحکو روزہ رکہتی تہی اور توشک جسپر آپ آرام فرماتے تہی اوس مین لیف خرما بہری ہوی تہی ایک شب توشک آپکی دوتہ کرکے بچہادی آپنے صبح کو پوچہا کہ رات کو بچہونے کی نرمی نے مجہی نماز شب سی باز رکہا کیا ہوا تہا حفصہ نے عرض کی کہ توشک چارتہ کر دیے تہی آپنے فرمایا جسطرح ہے اوسی طرح رہنے دو اور اکثر آپ حصیر پر آرام فرماتے تہی کہ نقش اوس کا بدن مبارک پر نمایان ہوتا تہا **عدل** آپکا ایسا تہا کہ آج تک تمام دنیا کے حاکم اور قاضی حضرت کی ضوابط پر عمل کرتے ہین پر نہین کر سکتے **فصیح وبلیغ**

آپ ایسے تھی کہ بعد کلام خدا کے کسی کا کلام ایسا فصیح و بلیغ نتھا اور شاہد اسکی حدیث جوامع الکلم ہین کہ باوجود قلت الفاظ کے معنی کثیرہ پر محتوی ہین اور علم و حکمت آپکے کلام معجز نظام مین یہانتک بھرا ہوا ہے کہ آج تک بڑی بڑی علامہ تفسیر کرتے چلے آتے ہین مگر پھر معترف بعجز ہین غرض کوئی ایسی خوبی نتھی کہ جو حضرت پر ختم نہوگئی ہو وی قلم کو کیا طاقت زبان کو کیا قدرت کہ اوصاف اوس جامع الصفات کی لکھہ سکے اہل تحقیق کو یہ مصرع کافی ہے۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر فقط

الحمد للہ والمنت کہ کتاب مستطاب در معجزات حضرت

سرور انبیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

الموسوم بہ انوار الاعجاز از تالیف ناشر

بیمثال شاعر نازکخیال میر مہدی

صاحب مجروح حصہ اوّل

رونق انطباع پاکر

تازگی بخش دل

مشتاقان

جہان ہوئی

فہرست کتب نایاب قابل دید موجودہ میور پریس دہلی محلہ چہتہ صوفی جی

کیمسٹری یعنی گنجینہ فنون صنعت یہ نایاب اور لاجواب
کتاب چند کتب معتبرہ انگریزی سے ترجمہ کرکے چھاپی گئی ہے
جسکے اندر قریب ڈھائی سو کے عمدہ اور مجرب ترکیبین لکھی
گئی ہین جو ہزارہا روپیہ خرچ کرنے سے بھی کسی شخص کو معلوم
نہین ہوتین ۔ قیمت دو روپیہ مع محصول ۔

گلدستہ طلسمات فرنگ اس نایاب کتاب کے اندر قریب
پانسو کے وہ وہ شعبدے اور طلسمات انگریزی درج ہوئے ہین جو کہ
یورپین تھیٹرون مین پانچ پانچ اور چار چار روپیہ کی کرسی
لگا کر دکھاتے ہین مثلاً بندوق فیر کرنا اور آستین سے کبوترون
کا نکالنا ۔ پیسے کا روپیہ اور روپیہ کا پیسہ بنا دینا ایک ٹوپی کے
اندر سے سینکڑون چیزین نکالکر دکھانا حیرت انگیز پتلی کا ناچ
وغیرہ قیمت دو روپیہ مع محصول

مسمریزم یعنی جوہر مقناطیسی المعروف بہ گنجینہ اسرار غیب
یہ وہ کتاب ہے جسکے دیکھنے اور عمل کرنے سے ہر شخص بلا مدد
استاد گھر بیٹھے چالیس روز کے اندر ہر ایک مرض کو صرف نگاہ
سے ایک لمحہ مین دفع کرسکتا ہے اور کل عالم کا پوشیدہ حال
بتا سکتا ہے ۔ قیمت ایک روپیہ مع محصولڈاک

گنج حکمت اس لاجواب کتاب کے اندر طب یونانی کی وہ
وہ عمدہ آزمودہ اور مجرب نسخے لکھے گئے ہین کہ جو آجتک بڑے بڑے
نامی حکماؤن کے ہان سینہ بسینہ چلے آتے ہین اور جنکو ہزارون
روپیہ کے صرف سے بھی حکیم لوگ نہین بتلاتے ہین اسی کتاب کے
بارہوین حصہ کا نام مجربات باہ ہے یہ وہ کتاب ہے کہ جس کا
پاس رکھنا ہر ایک مرد کے لیئے اکسیر ہے قیمت دو روپیہ اور
پوری کتاب کی قیمت پانچ روپیہ

تشریح الحکمت یہ وہ کتاب ہے جس سے ہر قسم کی
دواؤن کے نام اور خواص جو جملہ کتب حکمت مین عربی
و فارسی اور یونانی ہوتے ہین آسانی سے اردو مین آ سکتا
ہے گویا حکمت کا اصول ہی کتاب ہے قیمت دو روپیہ

کتاب دانش افزا حصہ اول و کتاب استاد زمانہ
حصہ دوم ان دونون کتابون کے دیکھنے اور پڑھنے سے ہر شخص
بلا مدد استاد اردو انگریزی مین پوری لیاقت حاصل
کرسکتا ہے قیمت ہر دو حصہ دو روپیہ مقرر ہے

گنجینہ لغات یعنی معلم ہفت زبان اس کتاب
کے آگے پھر کسی کتاب اردو انگریزی فارسی وغیرہ کے
دیکھنے کی ضرورت نہین رہتی قیمت دو روپیہ مع محصول

رسالہ دلشاد جہان اس رسالہ مین وہ وہ حکایات
اور افسانہ درج ہوئے ہین کہ جسکے دیکھنے سے انسان عقل کا
پتلا بنجاتا ہے علاوہ اسکے لطیفہای بیربر وغیرہ درج ہین قیمت دو روپیہ

الوان نعمت اس کتاب کے تین حصہ مین ۔ حصہ اول
مین مسلمانون کے کل کھانون کی ترکیبین قریباً تین سو کے
درج ہین دوسرے مین ہندوؤن کے کل کھانون کی ترکیبین
قریب ڈھائی سو کے لکھی گئی ہین ۔ تیسرے حصہ مین انگریزی
کھانون کا بیان ہے فی حصہ ۱۲ بارہ آنے سیٹ کامل دو روپیہ

رسالہ ظرافت حصہ اول اس رسالہ مین ظرافت
کوٹ کوٹ کر بھری ہے طبیعت کیسی ہی ناشاد ہو اوسکی دیکھنے
سے باغ باغ ہو جاتی ہے قیمت آٹھ آنے

مسخرہ حصہ دوم رسالہ ظرافت اگر ہنستے ہنستے پیٹون
مین بل پڑ جانے ہون تو اسے ملاحظہ کیجیئے قیمت آٹھ آنے

آئینہ عقل اسکے اندر پند و نصایح و لطایف درج ہین
جسکے دیکھنے سے انسان کی عقل دوبالا ہوتی ہے ایک روپیہ

قسمت کی کسوٹی اس نایاب کتاب مین وہ وہ ترکیبین
لکھی گئی ہین کہ جنسے ہر شخص گھر بیٹھے تیس چالیس روپیہ ماہوار
پیدا کرسکتا ہے مثلاً سندور بنانا ۔ کتھہ بنانا ۔ گلٹ بنانا بتصویر
بنانا ۔ مونگہ بنانا ۔ موتی بنانا ۔ ملمع کرنا ۔ طلسمات کی عجیب و غریب
تصویرین دکھانا وغیرہ وغیرہ فی جلد آٹھ آنے

جادو کی ڈبیا یہ کتاب اسم بامسمی ہے سینکڑون قسم کی
شعبدون کی ترکیبین جنکو ہندوستانی جادو کہتے ہین اس کتاب
مین بتلائی گئی ہین ۔ فی جلد ۸ آٹھ آنے

مہذب النسا اس کتاب مین عورتون کے چال چلن نشست و برخاست اور طریقہ
بول چال ایک عجیب دلچسپ پیرایہ مین لکھے گئے ہین جو قابل دید ہین قیمت ۸